

۹۶
دن

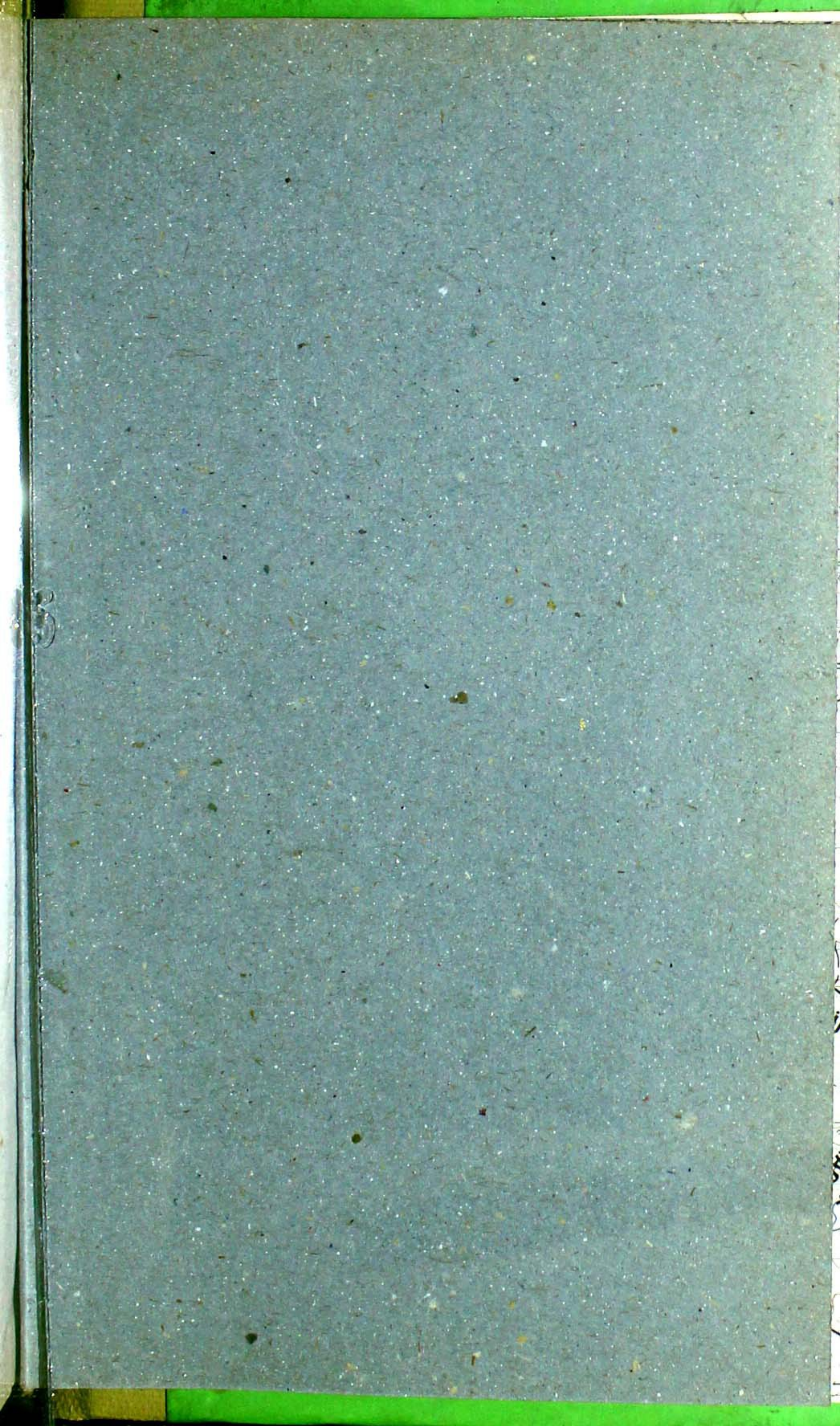
مجلد امین کیونکہ

عربی — اردو

العبرانیۃ

مولانا اخیار اللہ

پشاور پبلشرز لاہور



عربی ————— اردو
باعتبار

1998
العبارات

توضیح حل مشکلات و خلاصہ جات



ضبط حرکات

محمد حسین قصوری

ناشر

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
جلال الدین ہسپتال
اردو بازار لاہور

60009 (جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

طابع _____ ابو بکر صدیق
مطبوعہ _____ صدیقی پبلیکیشنز، لاہور
مطبع _____ معراج پرنٹرز
تعداد _____ ایک ہزار
بار _____ اول

قیمت _____ Rs ۲۸/-
کتابت _____ صفحہ شیخ

تقسیم کار

شیخ محمد شہیر انیسٹریٹ
جلال الدین ہسپتال بلڈ بینک روڈ بازار لاہور



1998

انتساب

اپنے مشفق و محسن استاد حضرت علامہ مولانا
عبدالواحد صاحب ندیم مدظلہ العالی کے نام

ابین کھوکھر

نوٹ: طلباء سے درخواست ہے کہ اس کتاب مطالعہ کرتے وقت اس بات کو ذہن میں
رکھیں کہ نشان پیرا شروع ہونے کا ہے۔ (شکریہ)

تقریظ

مصطفیٰ المنفلوطی کا نام بالعموم اور انجی کتاب العبرات بالخصوص عرب و عجم کے اہل علم طبقے سے مانوس نہیں ہے۔ العبرات کے علاوہ ان کی تحریروں کا ایک مجموعہ النظرات بھی ہے۔ مگر جو مقبولیت اس کتاب کو ہوئی۔ دوسری کوئی کتاب اس کی جگہ نہ لے سکی۔ منفلوطی تحریر میں درد و الم کی تصویر کشی کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھیں بے اختیار اور بار بار پرستی ہیں جس طرح حیرت انگیز میں کہانی شروع ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ المناک انداز میں اختتام کو پہنچتی ہے اور پڑھنے والا زبردست ذہنی دھچکہ محسوس کرتا ہے۔ درد و الم کے ساتھ ساتھ بڑی معنی خیز عبارتیں اور جملے بھی ملتے ہیں جنہیں مجال مطالعہ کسب جاسکتا ہے۔

کتاب فصیح عربی میں ہے۔ اردو دان طبقے کی سہولت اور فاضل عربی و ایم اے عربی کے طلباء کی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے۔ جناب عبد الصمد صائم کا ترجمہ بھی کسی حد تک ضرورت کو پورا کرتا رہا۔۔۔ حبیب اشعر کا ترجمہ "جب رخ سے نقاب اٹھی" کے نام سے متداول رہا۔ مگر ضرورت اس امر کی تھی کہ ترجمہ فصیح و بلیغ بھی ہو اور طلباء کے لئے بھی مفید رہے (کہ اصل عبارت کے ساتھ تقابل بھی ضروری ہے) چنانچہ ہمارے دوست محمد امین کھوکھر صاحب نے العبرات کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ میں نے کسی مقامات سے اسے پڑھا ہے۔ عبارت میں روانی، بیان میں تسلسل، اظہار کی قوت اور انداز فی الواقع دل کو موہ لینے والا ہے۔ ایک در خوبی اس ترجمہ میں یہ ہے کہ اصل کہانی کا خلاصہ پہلے ذکر کر دیا گیا تاکہ قاری کے ذہن میں آئندہ کہانی کا پلاٹ پوری طرح موجود رہے۔ اور یہ چیز امتحانی نقطہ نظر سے بھی ضروری ہے۔ چنانچہ طلباء کی امتحانی ضرورت بھی اس سے پوری ہو گئی ہے۔ نیز بہترین کتابت و طباعت سے بھی جاذبیت بڑھ گئی ہے۔ اُمید ہے کہ طلباء کے علاوہ دیگر حضرات کے لئے العبرات (انسو) کا یہ ایڈیشن بہت مفید ثابت ہوگا۔

خاکسار

حافظ عبداللہ علی ایم اے

مدیر ممتاز ڈائجسٹ

اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصنف کے حالات زندگی

نام:-

سید مصطفیٰ لطفی

ولادت:-

۱۸۷۶ء صوبہ اسیلوٹ کے شہر منفلوط میں۔

عمر:-

۸۶ سال

خاندان:-

آپ کا گھرانہ علم و عمل کے لحاظ سے علاقہ بھر میں ممتاز تھا اور بالخصوص فقہ اور تصوف میں تو بڑے ہی باکمال تھے۔

تعلیم و تربیت:-

آپ نے خاندانی دستور کے مطابق اولاً قرآن مجید حفظ کیا اور باقی تعلیم جامعہ انہر میں مکمل کی۔

میلان طبع:-

بچائے قفر و تصوف کے جو خاندانی طرہ امتیاز تھا آپ قدرتی طور پر ادبیات و لسانیات کی طرف زیادہ مائل و متوجہ ہوئے۔ لہذا اپنے ذوق کو سنجیدہ مضامین جو انسانی رنگ میں تھے اور شعر و شاعری سے سکون و طمانینت بخشتی۔

ادبی حیثیت:-

ادب گویا کہ سید مصطفیٰ کو گھٹی میں ہی پلایا گیا۔ اور خلاف توقع اس فن کو بام عروج پر پہنچانے کا سہرا انہی کے سر ہے۔ اور ادب میں وہ اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسے ابن خلدون کا اپنے زمانے میں منفرد انداز تھا۔ نہ کسی کی تقلید کی تہ ہی آمیزش۔ سید مصطفیٰ لطفی کو ادب کا مجدد کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ ان میں ایسی اہلیت موجود تھی۔

طرز بیان :

ان کے مضامین واقعاتوں میں دردِ عالم کی تصویر کشی۔ پاکیزہ اسلوب نگاری۔ الفاظ کی جدت و عمدگی اور شائستگی لفظی و معنوی خوبصورتی۔ شیریں بیانی اور معاشقہ کے ناروا سلوک اور چیرہ دستیوں کی راز افشانی ان کے مضامین کا خاص حصہ ہیں۔ اور اسی دلنشیں اسلوب کی وجہ سے آپ ماضی محمد عبود جیسے عظیم مفکر کے مقرب بننے

حالات دوران :

آپ کی زندگی میں مختلف مراحل آئے جیل میں صعوبت و عسرت کے دن بھی گزارے اور وزارتِ تعلیم کے انشاء پر دانہ بھی رہے اور نامرگ اسی عہدہ پر فائز رہے۔

وقات :

آپ نے حسن اتفاق سے انیسویں بلبیوں ہر دو صدیوں میں چوبیس چوبیس برس عمر پا کر ۴۴ سال کی عمر میں ۱۹۲۲ء میں دار الفناء سے دار البقا کی طرف رحلت فرمائی۔

تصنیفات :

مختار المنقولی۔ النظرات۔ انبساط۔

ترجمہ :

اشاعر۔ ماجد ولین۔ الفصیلتہ۔

ادب پر تنقید و تبصرہ :

سید مصطفیٰ کے ادب میں جہاں اتنی ڈھیر ساری خوبیاں موجود ہیں وہاں کچھ عیب بھی پائے گئے ہیں جنہیں نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

ادب لفظی کمزوری :-

یعنی متعدد الفاظ اور پھر ان کا بے موقع محفل تصرف (نامناسب مقامات پر ان

کا استعمال)

معنوی پیچیدگی :

کہیں معنوی کوتاہی اور صورتیں سطحیت و سادگی کا عنصر بھی نمایاں ہے۔

العبرت پر نوٹ :

سید صاحب کی تصانیف میں سے العبرت کو زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔

میں اٹھ افسانے ہیں جن میں سے چار ان کے اپنے طبع زاد ہیں اور چار ترجمہ شدہ ہیں۔ ان افسانوں میں ان کے مزاج کے مطابق کرب و الم اور انتہائی عزن و ملال کی کیفیت مذکور ہے۔

وجہ تسمیہ :-

اپنی اس تصنیف کا العبرات نام وضع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی ہر حکایت درد و غم سے لبریز اور اندوہ سے اشکاب ریز ہے۔ جس کی تصنیف کا مقصد درد و الم کی کیفیت میں مبتلا لوگوں کے لئے تسلی و تشفی کا سامان فراہم کرنا ہے۔ سید صاحب کی ان زخم زدہ لوگوں سے ہمدردی و شفقت کی بناء پر ایک طرح سے العبرات ان کے غموں کی ڈھارس ہے۔

العبرات میں درج اٹھ افسانے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۲، الشہدۃ

۱، اَلْیَتِیْم

۱۳، الذِّکْرٰی

۲، اَلْحِبَابُ

۱۶، اَلْجَزَا

۵، اَلْهَادِیَہ

۱۷، اَلْاَضْحِیَہ مَعْمَدَاکِرَت مَرَاغِرَت

۳، اَلْعُقَاب

غم زندگی غم بندگی غم دو جہاں غم جاوداں
میری ہر نظر تیری منتظر تیری ہر نظر میرا امتحان

خلاصہ اہم ترین

ایک صاحب اپنے پڑوسی کی خستہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے گھر کے بالکل سامنے پڑوس میں چوبائے سے پر ایک لڑکا قیام پذیر تھا۔ جو جسمانی اعتبار سے لاغر و لاچار تھا جو ہر وقت مغموم اور اداس رہتا تھا جسے دیکھ کر مجھے اسپر ترس آتا تھا۔ ایک رات میرے کانوں میں اس کے رونے کی آواز آئی مجھ سے نہ رہا گیا اور میں حال معلوم کرنے کے لئے اسکے کمرے میں چلا گیا۔

دیکھا تو علالت و نقاہت سے کراہ رہا ہے اور سخت بیمار میں جل رہا ہے۔ میں اسے دوائی کی ایک خوراک دی اور اس کے بائے میں کرید اتواس نے بتایا کہ بچپن ہی میں وہ ماں باپ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گیا۔ یتیمی کی حالت میں چچا نے میری پرورش کی اور باپ بن کر میری ہر طرح سے کفالت کی۔

اتفاق سے چچا کی ایک بیٹی بھی تھی جو میری ہم عصر تھی۔ ہم ایک ساتھ کھیلے اور اکٹھے پڑھے۔ اس رفاقت سے ایک دوسرے کے دل میں شدید محبت پیدا ہو گئی جو عشق و جنون کی حد تک پہنچی۔ کچھ عرصے کے بعد باپ جیسا شفیق چچا بھی داغِ مفارقت دے گیا اور پھر میں اپنی چچی کے رحم و کرم پر تھا جس کو چچا نے مرتے وقت مجھ سے محبت کرنے کی اچھی طرح تلقین کی تھی لیکن چچی نے بے رخصی اختیار کی اور مجھے گھر سے نکال دیا اور اپنی بیٹی کا رشتہ کسی اور سے طے کر دیا۔ میں اپنی چچا زاد کو اسکی ماں کی طوطا چہنشی کی کیفیت بتائے بغیر وہاں سے چلا آیا اور یہاں آ کر مقیم ہو گیا۔ یہاں آتے ہی گزرے دن یاد آئے اور جدائی کی آگ جھلسانے لگی یہ آگ نہ صرف مجھے جلا رہی تھی بلکہ وہ بھی بدستور اسی فرقت کے صدمے سے شدید بیمار ہوئی مگر میں اس کے حالات سے بالکل بے خبر تھا۔

میری تلاش کے لئے ایک خادمہ کو مامور کیا جو میرا ٹھکانہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوئی اور اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا رقعہ اسی خادمہ نے مجھ تک پہنچایا جس میں لکھا تھا کہ

بچپن کی صحبت کی پرواہ نہ کی بغیر اطلاع کئے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ میرے دل میں تمہارے اس اقدام کا کتنا شدید اثر ہو سکتا ہے لیکن خیر اب جو ہوا سو ہوا میں نے تمہیں معاف کیا۔ اب جان بلب ہے اور صرف تمہارا انتظار ہے ورنہ قبر تک پہنچنے کے لئے میرا سفر کوئی زیادہ لمبا نہیں اب یہی آخری التجا ہے کہ صرف ایک بار دیدار کرادو۔ اب بھی تم نے ٹال مٹول سے کام لیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی شدت سے تمہاری منتظر ہوں تاکہ اپنے ہاتھوں سے مجھے آکر رخصت کرو اس خط کے بعد صبر کا پیمانہ بھر گیا بہت جلد پہنچنا چاہتا تھا لیکن اب وہ اس دار فانی میں نہیں تھی اس غم کی تاب لاتے ہوئے غشی طاری ہو گئی میں نے جا کر دیکھا تو تڑپ رہا تھا اور آہیں بھر رہا تھا۔

کان لگائے تو مجھے آہستہ سے اس کے بڑ بڑانے کی آواز آئی جس میں وہ خدا تعالیٰ سے اپنی موت کی دعا مانگ رہا تھا مجھے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے عہد لیا۔ کہ مرنے کے بعد مجھے محبوبہ کے پہلو میں دفن کرنا اور میں نے وعدہ نبھانے کی حامی بھر لی۔ اور پھر اس نے بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ میں نے حسب وعدہ اسے محبوبہ کے ساتھ دفن کیا۔ اب میں اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں گے آمد ہاں غم کے ساتھ میرے لئے یہ بات تسکین کا باعث ہے کم از کم میں نے اسکی آخری خواہش دور و صبت تو پوری کر دی ہے۔

الْبَيْتِ
«مَوْضُوعَةٌ»

سَكَنَ الْغُرْفَةَ الْعَلِيًّا مِنَ الْمَنْزِلِ الْمُجَاوِرِ لِمَنْزِلِي مِنْ عَهْدٍ قَرِيبٍ
فِي فِي التَّاسِعَةِ عَشَرَ أَوْ الْعِشْرِينَ مِنْ عَمْرِهِ، وَأَحْسِبُ أَنَّهُ طَالِبٌ
مِنْ طَلِبَةِ الْمَدَارِسِ الْعَلِيَّا أَوْ الْوَسْطَى فِي مِصْرٍ، فَقَدْ كُنْتُ أَرَاهُ مِنْ
نَافِذَةِ غُرْفَةِ مَكْتَبِي، وَكَانَتْ عَلَيَّ كِتَابٌ مِنْ بَعْضِ تَوَافِدِ غُرْفَتِهِ
فَأَرَى أَمَامِي فِي شَاحِبًا نَحِيلاً مَسْبُوعًا جَالِسًا إِلَى مُصْبَاحٍ مَبِينٍ فِي
إِحْدَى زَوَايَا الْغُرْفَةِ يَنْظُرُ فِي كِتَابٍ أَوْ يَكْتُبُ فِي دَفْتَرٍ أَوْ يَسْتَظْهِرُ
قِطْعَةً أَوْ يُعِيدُ دَرَسًا فَلَمْ أَكُنْ أَحْفَلُ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ، حَتَّى عَدَّتْ
إِلَى مَنْزِلِي مِنْذُ أَيَّامٍ بَعْدَ مُتَّصِفِ لَيْلَةٍ قَرِيَّةٍ مِنْ لِيَالِي الشِّتَاءِ فَدَخَلْتُ
غُرْفَةَ مَكْتَبِي لِبَعْضِ الشُّرُوفِ فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ جِلْسَتَهُ
رَبْلَكَ أَمَامَ مُصْبَاحِهِ، وَقَدْ أَكَبَّ بِوَجْهِهِ عَلَيَّ دَفْتَرٍ مُشَوَّرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ
عَلَى مَكْتَبِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ لَمَّا أَلَمَ بِهِ مِنْ تَعَبِ الدَّرْسِ وَالْأَمِّ السَّهْرِ قَدْ
عَبَثَ بِحُفْنِهِ سِنَةً مِنَ النَّوْمِ فَأَعَجَلْتُهُ مِنَ الذِّهَابِ إِلَى قَرَائِشِهِ وَسَقَطَتْ
بِهِ مَكَانَهُ، فَمَا رَمَتْ مَكَانِي حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا عَيْنَاهُ مَحْضِلَتَانِ
مِنَ الْبَكَاءِ، وَإِذَا صَفْحَةُ دَفْتَرِهِ الَّتِي كَانَ مُكَبًّا عَلَيْهَا قَدْ جَرَى دَمْعُهُ
فَوْقَهَا فَمَحَا مِنْ كَلِمَاتِهَا مَا حَا، وَمَشَى بَعْضُ مَدَادِهَا إِلَى بَعْضٍ،
فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ عَادَ إِلَى نَفْسِهِ فَتَنَاولَ قَلَمَهُ وَرَجَعَ إِلَى شَأْنِهِ الَّذِي كَانَ
فِيهِ.

زرد رنگت را توجه کرنا ۳۳ محمدک ۳۳ جھکا ۳۳ مٹ جانا ۳۳ سیاہی

تہنیم رابع زاد

کچھ عرصہ ہوا میرے گھر کے قریب والے گھر میں ایک لڑکا انیس یا بیس سال کا ٹھہرا ہوا تھا میرے خیال میں وہ مصر میں کسی مڈل یا ہائی اسکول کا طالب علم ہے۔ میں اسے اپنی لائبریری کی کھڑکی سے دیکھتا تھا جو اس کے کمرے کی ایک کھڑکی کے بالمقابل تھی تو اسے میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ ایسے نوجوان کو جو زرد رنگ کا لاغراور پریشان حال کمرے کے ایک کونے میں چراغ کے پاس کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے یا کسی کاپی پر لکھ رہا ہے یا کوئی پرچہ لٹے ہوئے اپنے سبق کو دہرا رہا ہے۔ میں نے اس کے کسی بھی معاملہ میں توجہ نہ دی۔ چند دن ہوئے میں آدھی رات کے بعد گھر والیں لوٹا جو موسم سرما کی سردرات تھی اور کسی کام سے اپنی لائبریری میں داخل ہوا میں نے اسکی طرف دیکھا تو وہ حسب معمول لیمپ کے پاس لپی پیرس جھکائے جو اس کے سامنے میز پر کھلی پڑی تھی۔ پڑھنے کی تھکاوٹ یا بیداری کی تکلیف کے باعث مدھال ہو چکا ہے اور شدت نیند سے اسکی آنکھیں بوجھل ہو چکی ہیں۔ نیند منفلوب ہو کر بستر پر پہنچنے سے پہلے گر پڑا۔ میں ابھی اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھایا۔ میں نے دیکھا اسکی آنکھیں تر بتر ہیں آنسوؤں سے اسکی کاپی کا صفحہ جس پر وہ سر جھکائے پڑا تھا بھیجا۔ چکا تھا اور اس کے الفاظ مٹ گئے ہیں۔ سیاہی ادھر ادھر پھیل چکی تھی پھر تھوڑی دیر گزری کہ اپنی حالت پر لوٹ آیا قلم سنبھالا اور دوبارہ کام میں منہمک ہو گیا۔

فَأَخْرَجَنِي أَنْ أَرَى فِي ظُلْمَةِ ذَلِكَ اللَّيْلِ وَسَكُونَهُ هَذَا الْفَتَى الْبَائِسُ
 الْمُسْكِينُ مُنْفِرِدًا بِنَفْسِهِ فِي غُرْفَةٍ عَارِيَةٍ بَارِدَةٍ لَا يَبْقَى فِيهَا عَادِيَةٌ
 الْبَرْدِ بِدَنَارٍ وَلَا نَارٍ ، يَشْكُو هَمًّا مِنْ هُمُومِ الْحَيَاةِ أَوْ بَرَزَةً مِنْ
 أَرْزَائِهَا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ مِنْ حَيْثُ لَا يَجِدُ بَحَانِيَهُ
 مَوَاسِبًا وَلَا مُعِينًا ، وَقَلْتُ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ هَذَا الْمَنْظَرِ الضَّرَّاعِ
 الشَّاحِبِ نَفْسٌ قَرِيحَةٌ مُعَذِّبَةٌ تَذُوبُ بَيْنَ أَضْلَاعِهِ ذُوبًا فَيَنْهَافُ
 لَهَا جِسْمَهُ نَهَافَتُ الْحَبَاءِ الْمُفَوِّضِ ، فَلَمَّ أَزَلَّ وَاقِفًا مَكَانِي لَا أَبْرَحُهُ
 حَتَّى رَأَيْتُهُ قَدْ طَوَى كِتَابَهُ وَفَارَقَ مَجْلِسَهُ وَأَوَى إِلَى فَرَّاشِهِ فَانصَرَفْتُ
 إِلَى مَحْدَعِي ، وَقَدْ مَضَى اللَّيْلُ إِلَّا أَقْلَهُ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْ سَوَادِهِ رَقِي
 صَفْحَةٌ هَذَا الْوُجُودِ إِلَّا بَقَايَا أُسْطَرٍ يُوْشِكُ أَنْ يَمْتَدَّ إِلَيْهَا لِسَانُ الصَّلَاحِ
 فَيَأْتِي عَلَيْهَا .

فَلَمَّ لَمْ أَزَلَّ أَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي كَثِيرٍ مِنَ اللَّيَالِي إِمَّا بَأْكِيًا ، أَوْ
 مُطْرَقًا أَوْ ضَارِبًا بِرَأْسِهِ عَلَى صَدْرِهِ ، أَوْ مُنْطَوِيًا عَلَى نَفْسِهِ فِي فَرَّاشِهِ
 بَيْنَ آئِنِ الْوَالْتَةِ الثَّكَلِي ، أَوْ هَائِمًا فِي غُرْفَتِهِ يُنْزِعُ أَرْضَهَا ، وَيَمْسَحُ
 جِلْدَانَهَا حَتَّى إِذَا نَالَ مِنْهُ الْجَهْدُ سَقَطَ عَلَى كُرْسِيِّه بَأْكِيًا مُتَحَبِّبًا ،
 فَاتَوَجَّعَ لَهُ وَأَبْكِي لِيَكَانَهُ وَأَتَمَّى لَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أَدَاخِلَهُ مُدَاخِلَةَ
 الصَّدِيقِ لِصَدِيقِهِ وَأَسْتَبِيهِ ، ذَاتَ نَفْسِهِ وَأَشْرِكُهُ فِي هَيْبِهِ لَوْلَا ،
 إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَفْجَأَهُ بِمَا لَا يَحِبُّ ، وَأَنْ أَهْجِمَ مِنْهُ عَلَى سُرِّ رِيْمًا
 كَانَ يُوْزِنُ الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِ فِي صَدْرِهِ ، وَأَنْ يَكَاغِمَهُ النَّاسُ جَمِيعًا
 حَتَّى أَشْرَفْتُ عَلَيْهِ لَيْلَةَ أَمْسٍ بَعْدَ هِدَايَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَرَأَيْتُ غُرْفَتَهُ مُظْلَمًا
 سَاكِنًا فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَرَجَ لِبَعْضِ شَأْنِهِ ، فَمَّا لَمْ أَلْبَثْ أَنْ سَمِعْتُ فِي
 جَوْفِ الْغُرْفَةِ أَنَّهُ ضَعِيفَةٌ مُسْتَبِيلَةٌ فَأَزَعَجَنِي مَسْمَعُهَا وَفَيْلُ إِلَيَّ ،

ما حُصِبَتْ زَوْهَ مَا كَرَمَ كَيْدًا بِكَيْسٍ عَاجِزٍ ذَلِيلٍ لَيْسَ بِمِثْلِهِ بِصَوَاكَ . فِي زِيَادَتِي غَسَمَ
 وَرَجِي كَرَانًا بِرِيْشَانِ مَرَاتٍ كَمَا ابْتَدَأْتُ حَمْدَهُ فِي رَجَائِي .

مجھے افسوس ہوا اس مسکین غمزدہ نوجوان کو رات کی پرسکون تاریکی میں کہ وہ تن تنہا سخت ٹھنڈے کمرے میں بیٹھا ہے کہ نہ تو سردی کے بچاؤ کے لئے اس کے پاس کمبل ہے اور نہ ہی آگ ہے۔ وہ زندگی کے غموں سے دوچار ہے اور شدید مصائب میں گھر چکا ہے حالانکہ صدقات اور غم برداشت کرنے کی عمر کو بھی نہیں پہنچا نہ تو اسے کوئی غمخوار ملا ہے اور نہ ہی کوئی معاون و مددگار میں نے اپنے دل میں سوچا ضرور اس غمگین منظر کے پیچھے نحیف و نزار چوٹ کھلیا ہوا زخمی دل ہے۔ جو پگھلا جا رہا ہے اس کی پسلیوں میں کہ اس کا جسم لڑی ہوئی عمارت کی طرح گرا جا رہا ہے۔ اپنی جگہ میں کھڑا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا اس نے اپنی کتاب کو لپیٹا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بستر پر لیٹ گیا۔ میں اپنی کوٹھڑی کی طرف

مڑا۔

رات کافی گزر چکی تھی اسکی سیاہی کے صفحہ وجود پر صرف چند سطریں باقی تھیں۔ قریب تھا کہ سبج زبان انکی طرف بڑھے اور انہیں بھی جاٹ لے۔

پھر بسا اوقات اکثر میں اسے راتوں میں دیکھتا تھا رو رہا ہے یا سر جھکائے ہوئے یا اپنا سر اپنے سینے پر مارتے ہوئے یا بستر میں اکٹھے ہوئے پڑا۔

اکلوتے بیٹے پر ماتم کرنے والی مال کی طرح با آواز بلند رو رہا ہے یا کمرے میں پریشان زمین ناپ رہا ہے اور دیواروں کو چھو رہا ہے حتیٰ کہ جب اسکی ہمت جواب دے جاتی تو روتے ہوئے چلاتے ہوئے کرسی پر گر پڑتا اور یہ دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتے اور اسے روتا دیکھ کر میں بھی رو پڑتا اور میں تمنا کرتا کہ کاش اسکے غموں میں سچے دوست کی طرح میں مداخلت کر سکوں اور اسکے بھید سے واقف ہو کر اس کا شریک غم بن جاؤں اگر میں ناپسند کرتا کہ میں اس کے مزاج کے خلاف دخل اندازی کر دوں اور اس کے ان رازوں سے واقفیت حاصل کروں جبکو وہ اپنے سینے میں مخفی رکھنے کو ترجیح دیتا ہے اور یہ کہ تمام لوگوں سے چھپا کے رکھنا چاہتا ہے۔ کل کچھ رات گزرنے کے بعد میں نے دیکھا کمرے میں تاریکی اور سناٹا ہے میں سمجھا وہ کسی کام سے باہر چلا گیا ہے مگر ٹھوڑی ہی دیر بعد کمرے سے مسلسل کراہنے کی دھیمی سی آواز آئی۔ میں یہ آواز سن کر پریشان ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا۔ اس کے

وہی صادرہ من اعماق نفسہ ، کائنی اُسْمَعُ رَبِّيْهَا فِيْ اَعْمَاقِ قَلْبِيْ ،
 وَقُلْتُ اِنَّ الصَّبِيَّ مَرِيضٌ وَلَا يُوْجَدُ بِجَانِبِيْ مَنْ يَقُوْمُ بِشَاْنِهِ ، وَقَدْ
 بَلَغَ الْاَمْرُ مَبْلَغَ الْجِدِّ فَلَا بَدِيْ مِنْ الْمَصِيْرِ اِلَيْهِ ، فَتَقَلَّمْتُ اِلَى خَادِمِيْ
 اَنْ يَّتَقَلَّمَنِيْ بِمَصْبَاحٍ حَتَّى بَلَغْتُ مَنْزِلَهُ وَصَعِدْتُ اِلَى بَابِ عَرَفَةِ
 فَادْرَكَنِيْ مِنَ الْوَحْشَةِ عِنْدَ دَخُوْلِهَا مَا يُدْرِكُ الْوَاقِفُ عَلَى بَابِ قَبْرِ
 بِحَاوِلٍ اَنْ يَّهَيِّطَهُ لِوُدْعِ سَاكِنَةِ الْوِدَاعِ الْاٰخِرِ ، ثُمَّ دَخَلْتُ فَفَتَحَ
 عَيْنِيْ عِنْدَمَا اَحْسَسُ بِيْ وَكَأَنَّمَا كَانَ ذَاهِلًا اَوْ مُسْتَعْرِقًا ، فَادْهَشَهُ
 اَنْ يَّرَى بَيْنَ يَدَيْهِ مَصْبَاحًا ضَبِيْلًا وَرَجُلًا لَا يَعْرِفُهُ فَلَبِثَ شَاخِصًا
 اِلَى مَهِيَّةٍ لَا يَنْطِقُ وَلَا يَطْرُقُ فَاقْتَرَبْتُ مِنْ فَرَاشِهِ وَجَلَسْتُ
 بِجَانِبِهِ ، وَقُلْتُ اَنَا جَارُكَ الْقَاطِنُ هَذَا الْمَنْزِلِ ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ السَّاعَةَ
 تَعَالَجُ نَفْسُكَ عِلَاجًا شَدِيْدًا وَعَلِمْتُ اَنَّكَ وَحْدَكَ فِيْ هَذِهِ الْغُرْفَةِ
 فَعِنَانِيْ اَمْرُكَ فَجَسْتُكَ عَلَيَّ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَوْنًا عَلَى شَاْنِكَ ،
 فَهَلْ اَنْتَ مَرِيضٌ ؟ فَرَفَعَ يَدَهُ بِبَيْطٍ وَوَضَعَهَا عَلَى جَبْهَتِهِ فَوَضَعْتُ
 يَدِيْ حَيْثُ وَضَعَهَا فَشَعَرْتُ بِرَاسِهِ يَلْتَهَبُ اِلْتِهَابًا فَعَلِمْتُ اَنَّهُ مُحْمُوْمٌ ،
 ثُمَّ اَمْرَرْتُ نَظْرِيْ عَلَى جِسْمِهِ فَاِذَا خَبَالٌ سَارٌ لَا يَكَادُ يَتَبَيَّنُ رَآئِيْهِ ،
 وَاِذَا قَمِيْصٌ فَضْفَاضٌ مِنْ الْجِلْدِ بِمَوْجٍ فِيْهِ بَدَنُهُ مَوْجًا ، فَامْرَرْتُ
 اِلْخَادِمَ اَنْ يَّأْتِيَنِيْ بِشَرَابٍ كَانَ عِنْدِيْ مِنْ اَشْرَبَةِ الْحَمِيْ فَجَرَعْتُهُ
 مِنْهُ بِضَعِ قَطْرَاتٍ فَاسْتَفَاقَ قَلِيْلًا وَنَظَرَ اِلَيَّ نَظْرَةً عَذْبَةً صَافِيَةً وَقَالَ
 شُكْرًا لَكَ ، فَقُلْتُ مَا شَكَاتُكَ اَيُّهَا الْاَخُ ؟ قَالَ : لَا اَشْكُوْ شَيْئًا ،
 فَقُلْتُ : فَهَلْ مَرَّ بِكَ زَمَنٌ طَوِيْلٌ عَلَى حَالِكَ هَذِهِ ؟ قَالَ : لَا اَعْلَمُ ،
 قُلْتُ : اَنْتَ فِيْ حَاجَةٍ اِلَى الطَّيِّبِ فَهَلْ تَاوَنُ لِيْ اَنْ اَدْعُوْهُ اِلَيْكَ
 لِيَنْظُرَ فِيْ اَمْرِكَ ؟ فَتَنَهَّدُ طَوِيْلًا وَنَظَرَ اِلَيَّ نَظْرَةً دَامِعَةً وَقَالَ اِنَّمَا

۱۔ بلند آواز سے رونا ۲۔ عاجز وقت تمکنا ۳۔ حرارت چنگاری ۴۔ منہ کا
 تڑپنا ۵۔ ٹھنڈا سانس بھرنا ۶۔ آنسو بہانے والا۔

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی صدا گویا کہ میرے دل کی گہرائیوں میں سنائی دے رہی ہے۔ میں نے سوچا یہ نوجوان بیمار ہے اور اس کے پاس کوئی بھی اس کا پرسانِ حال نہیں اور معاملہ تو بالکل انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ لہذا میرا اس کے پاس جانا ضروری تھا میں اپنے نوکر کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ لیمپ لے کر میرے ساتھ چل میں اس کے گھر پہنچا اور کمرے میں داخل ہو گیا دروازے میں قدم رکھتے ہی میں نے ایسی وحشت محسوس کی جیسے قبر کے دروازے پر کھڑا ہونے والا محسوس کرتا ہے جو چاہتا ہو کہ قبر میں اتر کر مردہ کو آخری الوداع کہے۔ میں کمرے میں داخل ہوا تو اس نے مجھے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں جیسے بالکل غافل اور مدہوش ہو جب اپنے سامنے لیمپ اور اجنبی آدمی کو دیکھا تو حیران رہ گیا تھوڑی دیر ساکت و صامت بگور دیکھتا رہا میں اس کے بستر کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے بتایا کہ میں تمہارا پروسی ہوں اور سامنے والے مکان میں مقیم ہوں۔ میں نے تھوڑی ہی دیر ہوئی تمہاری درد انگیز آواز سُنی ہے مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس کمرے میں اکیلے ہیں مجھے افسوس ہے کہ آپ کی تکلیف کا۔ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اپنے حسبِ توفیق تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔ کیا آپ بیمار ہیں؟ اس نے اپنا ہاتھ بڑی دقت سے اٹھایا اور اپنی پیشانی پر رکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں اس نے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ تو میں نے یہ محسوس کیا کہ بہت زیادہ جل رہا ہے جس سے اس کے کافی بخار ہونے کا اندازہ ہوا۔ پھر میں نے اس کے جسم پر نظر ڈالی تو ایسا لگا جیسے کوئی پرچھائیں ہوں۔ دیکھنے والے کو گمان گزرے اور اس کے جسم پر قمیص کشادہ چمڑے کی تھی۔ جس میں اس کا بدن برسی طرح لرز رہا تھا۔ میں نے ملازم کو شربت لانے کا حکم دیا جو میرے پاس تھا بخار کے مشروبات میں سے میں نے چند قطرے پلائے تو اسے کچھ آفاقہ ہوا۔ اور میری طرف محبت بھری نظروں سے دیکھ کر کہنے لگا۔ شکر یہ! میں نے پوچھا تمہیں کیا تکلیف ہے بھائی تو جواب دیا کچھ نہیں میں نے دریافت کیا کہ کیا کافی نرسہ سے تیری یہی حالت ہے؟ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں میں نے کہا۔

تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے مجھے اجازت دو تاکہ بلا لاؤں اور تمہاری مرض کی تشخیص کراؤں تو اس نے ٹھنڈی اور طویل سانس کھینچی اور پھر تم تاک نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا۔

يَنْفِي الطَّيِّبَ مِنْ يُؤَثِّرُ الْحَيَاةَ عَلَى الْمَوْتِ ، ثُمَّ أَغْمَضَ عَيْنَيْهِ وَعَادَ
 إِلَى ذَهْوَلِهِ وَاسْتَفْرَاقِهِ ، فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا مِّنْ دُعَاءِ الطَّيِّبِ رَضِي أُمَّ
 أَبِي ، فَدَعَوْتُهُ فَجَاءَ مُنَافِقًا مُتَذَمِّرًا يُشْكُو - مِمَّنْ حَيْثُ يَعْلَمُ أَنِّي
 أَسْمَعُ شِكْوَاهُ - إِزْعَاجَةً مِّنْ مَّرْقَدِهِ وَجَشِيمَةً خَوْضِ الْأَزْرَقَةِ الْمَظْلَمَةِ
 فِي اللَّيَالِي الْبَارِدَةِ ، فَلَمْ أَجْهَلْ بِتَغْرِيبِهِ لِأَنِّي أَعْلَمُ طَرِيقَ الْإِعْتِدَارِ
 إِلَيْهِ ، فَجَسَّ نَبْضَ الْمَرِيضِ وَهَمَسَ فِي أذُنِي قَائِلًا : إِنَّ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدِي مُشْرَفٌ عَلَى الْخَطَرِ ، وَلَا أَحْسِبُ أَنَّ حَيَاتَهُ تَطُولُ كَثِيرًا
 إِلَّا إِذَا كَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ مَا لَا نَعْلَمُ ، وَجَلَسَ نَاحِيَةً يَكْتُبُ ذَلِكَ
 الْأَمْرَ الَّذِي يُصَدِّرُهُ الْأَطِبَاءُ إِلَى عَمَلِهِمُ الصَّبَادِلَةَ أَنْ يَتَقَاضُوا مِنْ
 عَيْدِهِمُ الْمَرَضِي ضَرِيئَةَ الْحَيَاةِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ لِشَأْنِهِ بَعْدَ مَا اعْتَذَرْتُ
 إِلَيْهِ ذَلِكَ الْإِعْتِدَارُ الَّذِي يُؤَثِّرُهُ وَيَرْضَاهُ ، فَأَحْضَرْتُ اللَّوَاءَ
 وَقَضَيْتُ بِجَانِبِ الْمَرِيضِ لَيْلَةً لَيْلًا ذَاهِلَةً النُّجْمِ بَعِيدَةً مَا بَيْنَ
 الطَّرْفَيْنِ أَشْقِيهِ اللَّوَاءَ مَرَّةً وَأَبْكِي عَلَيْهِ أُخْرَى حَتَّى انْبَسَقَ نُورُ
 الْفَجْرِ ، فَاسْتَفَاقَ وَدَارَ بَعَيْنِي حَوْلَ فَرَاشِهِ حَتَّى رَأَيْتِي فَقَالَ :
 أَنْتَ هُنَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَحْسَنَ حَالًا مِّنْ ذِي
 قَبْلٍ ، قَالَ : أَرْجُو أَنْ أَكُونَ كَذَلِكَ ، قُلْتُ : هَلْ تَأْذِنُ لِي يَا سَيِّدِي
 أَنْ أَسْأَلَكَ مَنِ أَنْتَ ؟ وَمَا مَقَامُكَ وَحَدُّكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ ؟ وَهَلْ أَنْتَ
 غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَلَدِ أَوْ أَنْتَ مِنْ أَهْلِهِ ، وَهَلْ تَشْكُو ذَاءً ظَاهِرًا
 أَوْ هَمًّا بَاطِنًا ؟ قَالَ : أَشْكُوهُمَا مَعًا ، قُلْتُ : فَهَلْ لَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي بِشَأْنِكَ
 وَتَقْضِي إِلَيَّ بِهَمِّكَ كَمَا يُفْضِي الصَّدِيقُ إِلَى صَدِيقِهِ ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ
 مَعْنِيًا بِأَمْرِكَ عِنَايَتِكَ بِنَفْسِي ؟ قَالَ : هَلْ تَعْلَمُنِي بِكَيْفَانِ أَمْرِي إِنْ
 قَسَمَ اللَّهُ لِي الْحَيَاةَ ، وَبِأَمْضَاءِ وَصِيئِي إِنْ كَانَتِ الْأُخْرَى ؟ قُلْتُ
 نَعَمْ ، قَالَ : قَدْ وَثَّقْتُ بِوَعْدِكَ ، فَإِنْ مَنَّ بِحِمْلٍ فِي صَدْرِهِ قَلْبًا
 شَرِيفًا مِثْلَ قَلْبِكَ ، لَا يَكُونُ كَاذِبًا وَلَا غَادِرًا

أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ ، مَاتَ أَبِي مُنْذُ عَهْدٍ بَعِيدٍ وَتَرَكَنِي فِي السَّادِسَةِ

اِس کس کام کے ہاتھ سے نکل جانے پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ ۲ کو چہرہ ذوق شراب
 ۳ دو فروش ۴ ٹیکس جسد طبیعت۔ عادت۔ مارہ غفلت

ڈاکٹر کی ضرورت وہ شخص محسوس کرتا ہے جو زندگی کو موت پر ترجیح دیتا ہو
پھر آنکھیں بند کیں۔ اور بے ہوش ہو گیا اب سوائے ڈاکٹر کے بلانے کے میرے
پاس کوئی چارہ کار نہ تھا چاہے وہ راضی ہو یا ناراض۔ میں نے ڈاکٹر کو بلایا تو وہ
غصے سے بند کلیف بڑ بڑاتے ہوئے آیا وہ جانتا تھا کہ میں کس رہا ہوں اس
کے شکوے کے اسے نیند سے بیدار کر دیا اور تکلیف دی آنے کی ٹھنڈی رات
تاریک گلیوں میں میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے تعرض کی کیونکہ مجھے معلوم ہے
ڈاکٹروں سے کس طرح معذرت کی جاتی ہے۔ اس نے مریض کی نبض ٹولی اور میرے
کان میں کہنے لگا کہ آپ کا مریض خطرناک حالت میں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ زیادہ
دیر تک زندہ نہیں رہ سکے گا مگر جو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے اور
ایک کونے میں بیٹھ کر حکمنامہ لکھنے لگا جو ڈاکٹر اپنے دوا سازوں کو لکھتے ہیں کہ ان
کے غلام بیماروں سے زندگی کا رکان وصول کریں۔ پھر وہ پل پڑا تو میں نے معذرت
کی جسے ڈاکٹر لوگ پسند کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ میں دوا لے آیا اور میں نے
رات کے بھولے بھٹکے ستارے کی طرح جو دونوں کناروں سے دور ہو مریض کے پہلو میں
رات گزار دی۔ کبھی میں اسے دوائی پلاتا اور کبھی اسکی حالت زار پر روتا حتیٰ کہ صبح کا اجالا
ہو گیا وہ ہوش میں آیا۔ اور اپنی آنکھوں کو بستر کے ارد گرد دکھایا یہاں تک کہ مجھے
دیکھ لیا اور کہنے لگا کہ ابھی تک آپ یہیں ہیں میں نے جواب دیا ہاں! اور
امید ہے کہ آپکی اب پہلے کی نسبت حالت بہتر ہے کہنے لگا کاش ایسا ہو! میں
نے کہا۔ کیا اس بات کی اجازت دو گے کہ میں پوچھ سکوں کہ آپ کون ہیں؟ اور
اس مکان میں اکیلے کیوں ہیں کیا آپ اس شہر میں مسافر ہیں یا آپ کے گھر والے بھی
ہیں؟ کیا آپکو جسمانی تکلیف ہے یا اندرونی کوئی کرب و غم کہنے لگا دونوں۔ میں نے
کہا کیا اپنے حالات مجھے بتا سکتے ہیں۔ اور اس طرح تم اپنے دکھوں کا اظہار کر
سکتے ہو جس طرح ایک دوست اپنے دوست سے کرتا ہے کیونکہ مجھے تم سے ایسے انسیت
ہے جیسے تمہیں اپنے آپ سے وہ کہنے لگا آپ وعدہ کرتے ہیں اگر مجھے اللہ نے زندگی دی تو
میرے راز کو چھپائیں گے اور وصیت پوری کریں گے اگر میں مر گیا تو میں نے جواب دیا ہاں کہنے لگا
مجھے تمہارے وعدے پر بھروسہ ہے کیونکہ جس شخص کے سینے میں آپ جیسے شریف آدمی کا دل ہو
نہ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے اور نہ ہی دھوکہ باز

مجھے چھ سال کی عمر میں

مِنْ عُمْرِي فَقِيرًا مَعْدَمًا لَا أَمْلِكُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْئًا ، فَكَفَلَنِي
 عَمِّي فَلَانُ فَكَانَ خَيْرَ الْأَعْمَامِ وَأَكْرَمَهُمْ وَأَوْسَعَهُمْ بَرًّا وَإِحْسَانًا
 وَأَكْثَرَهُمْ عَطْفًا وَحَنَانًا فَقَدْ أَنْزَلَنِي مِنْ نَفْسِ مَنزَلَةٍ لَمْ يُتْرَكْ أَحَدًا
 مِنْ قَبْلِي غَيْرَ ابْنَتِهِ الصَّغِيرَةِ ، وَكَانَتْ فِي عُمْرِي أَوْ أَصْفَرِ مَيِّ
 قَلِيلًا ، وَكَأَنَّمَا سَرَّهُ أَنْ يَبْرِيَ لَهَا بِجَانِبِهَا أَخًا بَعْدَ مَا نَمَى عَلَى اللَّهِ ذَلِكَ
 زَمَنًا طَوِيلًا فَلَمْ يَدْرِكْ أَمْنِيَّةَ فَعَى فِي عِنَايَتِهِ بِهَا وَأَدْخَلَنَا الْمَدْرَسَةَ
 فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَانْتَبَهَتْ بِهَا أَنْسُ الْأَخِ بِأَخْتِهِ وَأَحْبَبْتَهَا حُبًّا شَدِيدًا
 وَوَجَدْتُ فِي عَشْرَتِهَا مِنَ السَّعَادَةِ وَالْعَبْطَةِ مَا ذَهَبَ بِتِلْكَ الْغَضَاضَةِ
 الَّتِي كَانَتْ لَا تَزَالُ تَعَاوِدُ نَفْسِي بَعْدَ فَقْدِ أَبِي مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ،
 فَكَانَ لَا يَرَانَا الرَّائِي إِلَّا ذَاهِبِينَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَوْ عَائِدِينَ مِنْهَا ، أَوْ
 لِأَعْيُنٍ فِي فَنَاءِ الْمَنْزِلِ أَوْ مَوْثَنَاضِينَ فِي حَدِيقَتِهِ ، أَوْ مُجْتَمِعِينَ فِي
 غُرْفَةِ الْمَذَاكِرَةِ أَوْ مُتَحَدِّثِينَ فِي غُرْفَةِ النَّوْمِ ، حَتَّى جَاءَ يَوْمٌ حَجَابَهَا
 فَلَزِمْتُ خَدْرَهَا وَاسْتَمَرَّرْتُ فِي دَرَاسَتِي .

وَلَقَدْ عَقَدَ الْوَدَّ بَيْنَ قَلْبِي وَقَلْبِهَا عَقْدًا لَا يَحِلُّهُ إِلَّا رَبُّ الْمُنُونِ ،
 فَكُنْتُ لَا أَرَى لَذَّةَ الْعَيْشِ إِلَّا بِجَوَارِهَا ، وَلَا أَرَى ثَوْرَ السَّعَادَةِ
 إِلَّا فِي فَجْرِ ابْتِسَامَاتِهَا ، وَلَا أَوْثِرُ عَلَى سَاعَةِ أَقْضِيهَا بِجَانِبِهَا جَمِيعُ
 لَذَاتِ الْعَيْشِ وَمُسْرَاتِ الْحَيَاةِ ، وَمَا كُنْتُ أَشَاءُ أَنْ أَرَى خُصْلَةً مِنْ
 خِصَالِ الْخَيْرِ فِي فَنَاءٍ مِنْ رَأْدٍ أَوْ ذَكَاءٍ أَوْ حِلْمٍ أَوْ رَحْمَةٍ أَوْ عِفَّةٍ
 أَوْ شَرَفٍ أَوْ وِفَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا فِيهَا .

وَإِنِّي اسْتَطِيعُ ، وَأَنَا فِي هَذِهِ الظُّلْمَةِ الْحَالِكَةِ مِنْ أَهْمُومِ وَالْأَحْزَانِ
 أَنْ أَرَى عَلَى الْبَعْدِ تِلْكَ الْأَجْنَحَةَ النُّورَانِيَّةَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّعَادَةِ
 الَّتِي كَانَتْ تُظِلُّنَا مَعًا أَيَّامَ طِفُولَتِنَا فَتَشْرُقُ لَهَا نَفْسَانَا إِشْرَاقَ الرَّاحِ
 فِي كَاسِهَا ، وَأَنْ أَرَى تِلْكَ الْحَدِيقَةَ الْغِنَاءَ الَّتِي كَانَتْ مِرَاحَ لَذَائِنَا
 وَمُسْرِحَ أَمَالِنَا وَأَحْلَامِنَا ، كَأَنَّهَا حَاضِرَةٌ بَيْنَ يَدَيِ أَرَى لِأَلَاءِ

۱۔ مہربانی ۲۔ زندگی بسر کرنے کا ضروری سامان ۳۔ سر کا اگلا حصہ ۴۔ تروتازہ ۵۔ متحیر ہونا
 ۶۔ سخت سیاہی ۷۔ خواب ۸۔ چراغ کی روشنی ۹۔ چمک ۱۰۔ بہت زیادہ خوشی

بے سہارا چھوڑ گیا میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ اسبابِ دنیاوی
 سے میرے فلاں چچا نے میری رفاقت کی وہ بہترین چچا بہت زیادہ شریف و وسیع الاحسان
 اور بڑا ہی مہربان چچا ثابت ہوا۔ اس نے مجھے اپنے دل میں وہ جگہ دی کہ کسی کو بھی اپنے
 دل میں سوائے اپنی چھوٹی بچی کے جگہ نہ دی وہ میری سمجھ تھی یا کچھ چھوٹی اور گویا کہ
 اسکی خواہش تھی کہ وہ اپنے بھائی کی جگہ مجھے رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے لمبے عرصے تک
 ارنڈ کرنے کے بعد بھی نہ پاسکا اپنا میرے ساتھ اپنی بیٹی جیسا سوک کرنے لگا ہم
 دونوں کو ایک دن اسکول میں داخل کرایا۔ میں اس سے صحبت کرنے لگا جیسے ایک
 بھائی اپنی بہن سے کرتا ہے اور مجھے اس سے شدید محبت ہو گئی اسکی رفاقت میں خوش
 بختی اور قابل رشک ایسی گھڑیاں گزاریں جنہوں نے تمام تلخیوں اور غموں کو بھلا دیا جو
 جو مجھے ہمیشہ پریشان رکھتے تھے۔ میرے والد کی وفات سے اب تک دیکھنے والے
 ہمیں مدرسہ جاتے آتے آتھے دیکھا کرتے تھے یا گھر کے صحن میں کھیلنے ہوئے یا باغ میں
 یا مطالعہ گاہ میں پڑھتے ہوئے یا سونے کے کمرے میں باتیں کرتے ہوئے حتیٰ کہ اسکے
 پردہ کرنے کے دن آٹے تو وہ خانہ نشین ہو گئی اور میں پڑھتا رہا۔ محبت نے میرے
 اور اس کے دل کو ایسا مضبوط جوڑ دیا تھا کہ حوادثِ زمانہ کے سوا کوئی اسکو نہ
 کھول سکتا تھا میں نے زندگی کی لذت صرف اس کے قرب میں دیکھی اور مجھے نیک بختی
 کی روشنی سرف سہکی مسکراہٹوں کی صبح میں نظر آئی اور میں اسکے پہلو میں گزارے ہوئے ایک
 ایک پل پر زندگی کی تمام لذتوں اور سرتوں کو قربان کر دیتا اور میں کسی بھی لڑکے میں ادب
 ہوشیاری عقلمندی۔ حوصلہ۔ رحم پارسائی۔ شرافت اور وفا اس کے سوا نہیں پاتا تھی
 سی استطاعت کے ساتھ میں اب دیکھ رہا ہوں مصائب اور غموں کی سخت تاریکی میں
 رہنے کے باوجود اتنی دوری کے ہوتے ہوئے بھی ان پردوں کو جو نورانی سفید بچپن کے دنوں
 میں مجھ پر سایہ کرتے تھے اور ہم دونوں کی روح اس سے اس طرح روشن تھی جیسے شرب
 جام میں چمکتی ہے۔ میں اب بھی اس سرسبز باغیچے کو دیکھ سکتا ہوں جو ہماری
 لذتوں ہماری ارنڈوں ہمارے خوابوں کی چراگاہ تھی گویا کہ وہ میری نظر کے سامنے
 ہے۔ اس کا پانی چمک رہا ہے۔

مَائِهَا ، وَلَمَعَانِ حُضْبَائِهَا ، وَأَفَانِينَ أَشْجَارِهَا ، وَالرَّوَانَ أَزْهَارِهَا ،
 وَتِلْكَ الْقَاعِدَةُ الْحَجْرِيَّةُ الَّتِي كُنَّا نَقْعُدُهَا مِنْهَا طَرَفِي النَّهَارِ فَتَجْتَمِعُ
 عَلَيَّ حَدِيثٌ تَجَادِبُهُ أَوْ طَاقَةٌ تُؤَلِّفُ بَيْنَ أَزْهَارِهَا أَوْ كِتَابٌ يُقَلِّبُ
 صَفْحَاتِهِ ، أَوْ رَسْمٌ نَتَبَارَى فِي إِتْقَانِهِ ، وَتِلْكَ الْجَمَائِلُ الْخَضْرَاءُ الَّتِي
 كُنَّا نَلْجَأُ إِلَى ظِلَالِهَا كَلَّمَاءٍ فَرَعْنَا مِنْ شَوِطِّ مِنْ أَشْوَاطِ الْمَسَابِقِ
 فَتَشْعُرُ بِمَا تَشْعُرُ بِهِ أَفْرَاحُ الطَّبِيرِ اللَّاجِئَةِ إِلَى أَحْضَانِ أُمَّهَاتِهَا ، وَتِلْكَ
 الْحَقَائِرُ الصَّغِيرَةُ الَّتِي تَحْتَفِرُهَا بَعْضُ الْأَعْوَادِ عَلَى شَاطِئِ الْجُدَائِلِ
 وَالْفُتْرَانِ فَنَمْلُوهَا مَاءً ، ثُمَّ نَجْلِسُ حَوْلَهَا لِنَصْطَادَ أَسْمَاكِهَا الَّتِي
 الْقَبَائِلُ فِيهَا بِأَيْدِينَا فَنُطْرِبُ إِنْ ظَفَرْنَا بِشَيْءٍ مِنْهَا كَأَنَّ قَدْ ظَفَرْنَا
 بِغَنَمٍ عَظِيمٍ ، وَتِلْكَ الْأَقْقَاصُ الذَّهَبِيَّةُ الْبَدِيعَةُ الَّتِي كُنَّا نَرِي فِيهَا
 عَصَافِيرَنَا وَطَبِيرَنَا ، ثُمَّ نَقْضِي السَّاعَاتِ الطَّوَالَ بِجَانِبِهَا نَعْبَثُ
 بِمَنْظَرِهَا وَمَنْظَرِ مَنَاقِبِهَا الْخَضْرَاءِ ، وَهِيَ تَحْسُو الْمَاءَ مَرَّةً وَتَلْتَقِطُ
 الْحَبَّ أُخْرَى وَتُنَادِيهَا بِأَسْمَائِهَا الَّتِي سَكَيْنَاهَا بِهَا ، فَاذَا سَمِعْنَا
 صَفِيرَهَا وَتَغَرَّبَ دَمًا ظَنْنَا أَنَّهَا تَلْتَمِي بُدَاءَنَا ، وَلَا أَعْلَمُ هَلْ كَانَ
 مَا كُنْتُ أَصْبِرُهُ فِي نَفْسِي لِابْنَةِ عَمِّي وَسَدِّ وَإِحْيَاءِ ، أَوْ حَبَابًا وَغَرَامًا ،
 وَلَكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ بِلَا أَمَلٍ ، وَلَا رِجَاءٍ ، فَمَا قُلْتُ لَهَا يَوْمًا
 إِنِّي أُحِبُّهَا لِأَنِّي كُنْتُ أَضُنُّ بِهَا - وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَرَفِيقَةُ صِبَايَ -
 أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ فَاتِحِ هَذَا الْجَرَحِ الْأَلِيمِ فِي قَلْبِهَا ، وَلَا قَلَّتْ فِي
 نَفْسِي يَوْمًا مِنَ الْأَلِيمِ أَنْ أَصِلَ أَسْبَابَ حَيَاتِي بِأَسْبَابِ حَيَاتِهَا ،
 لِأَنِّي كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيْهَا لَا يَسْخَرُونَ بِمِثْلِهَا عَلَيَّ فَيُتَبَسَّئُ بِفَقِيرٍ
 مِثْلِي ، وَلَا حَاوَلْتُ فِي سَاعَةٍ مِنَ السَّاعَاتِ أَنْ أَنْسَقُطُ مِنْهَا
 مَا يَطْمَعُ فِي مِثْلِهِ الْمُحِبُّونَ الْمُسْقَطُونَ ، لِأَنِّي كُنْتُ أَجْلُهَا عَنْ أَنْ
 أَنْزَلَ بِهَا إِلَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَلَا فَكَّرْتُ يَوْمًا أَنْ أَسْتَشْفِ مِنْ وَرَاءِ
 نَظَرَاتِهَا خَبِيئَةَ نَفْسِهَا لِأَعْلَمُ أَيَّ الْمَرْتَلِينَ أَنْزَلَهَا مِنْ قَلْبِهَا ، أَمْزِلَةٌ

اگنے درخت - شیبیں زمین - خمل دوست - بچہ کی تربیت - چھاتی سے لگانا
 - چھوٹی بہن - چھیمانہ - عشق

الآخ فَأَقْنَعِ مِنْهَا بِذَلِكَ ، أَمْ مُتْرَلَةٌ الْحَيْبِ ، فَاسْتَعِينُ بِإِرَادَتِهَا عَلَى
 إِرَادَةِ أَبِيهَا ؟ بَلَى كَانَ حُجَّتِي لَمَّا حَبَّ الرَّاهِبُ الْمُنْتَبِلُ صَوْرَةَ الْعُلَوَاءِ
 الْمَائِلَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي صَوْمَعَتِهِ بَعْدَهَا وَلَا يَنْطَلِعُ إِلَيْهَا .

وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنِي وَشَأْنُهَا حَتَّى نَزَلَتْ بِعَمِّي نَازِلَةٌ مِّنَ الْمَرَضِ
 لَمْ تُنْسِبْ أَنْ ذَهَبَتْ بِهِ إِلَى جَوَارِ رَبِّهِ ، وَكَانَ آخِرُ مَا نَطَقَ بِهِ
 فِي آخِرِ سَاعَاتِ حَيَاتِهِ أَنْ قَالَ لِزَوْجَتِهِ ، وَكَانَ بِحَسْنِ بِهِ طَنًا مِنْ
 « لَقَدْ أَعْجَلَنِي الْمَوْتُ عَنِ النَّظَرِ فِي شَأْنِ هَذَا الْغُلَامِ فَكُونِي لَهُ أُمًّا
 كَمَا كُنْتُ لَهُ أَبًا وَأَوْصِيكَ أَنْ لَا يَفْقَدَ مِنِّي بَعْدَ مَوْتِي إِلَّا شَخْصِي »
 فَمَا مَرَّتْ أَيَّامُ الْحَدَادِ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهًا غَيْرَ الْوَجْهِ وَنَظْرَاتٍ
 غَيْرَ النَّظْرَاتِ ، وَحَالًا غَرِيبَةً لَا عَهْدَ لِي بِمِثْلِهَا مِنْ قَبْلُ فَنَدَاخَلَنِي
 الْهَمُّ وَالْيَأْسُ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي لِلْمَرَّةِ الْأُولَى فِي حَيَاتِي أَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ
 فِي هَذَا الْمَنْزِلِ غَرِيبًا ، وَفِي هَذَا الْعَالَمِ طَرِيدًا .

فَإِنِّي لَجَالِسٍ فِي غُرْفَتِي صَبِيحَةَ يَوْمٍ إِذْ دَخَلَتْ عَلَيَّ الْخَادِمُ
 وَكَانَتْ امْرَأَةً مِّنَ النِّسَاءِ الصَّالِحَاتِ الْمُخْلِصَاتِ فَتَقَدَّمَتْ تَحْوِي
 حَجَلَةً مُتَعَمَّرَةً ، وَقَالَتْ : قَدْ أَمَرْتَنِي مَسِيدَتِي أَنْ أَقُولَ لَكَ يَا سَيِّدِي
 إِنِّي قَدْ عَزَمْتُ عَلَى تَرْوِيحِ ابْنَتِهَا فِي عَهْدٍ قَرِيبٍ ، وَإِنِّي تَرَى
 أَنَّ بَقَاءَكَ بِجَانِبِهَا بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهَا وَبَلُوغِكُمْ هَذِهِ السِّنِّ الَّتِي بَلَغْتُمَاهَا
 رَبَّمَا يُرِيدُهَا عِنْدَ خَطِيبِهَا ، وَإِنِّي تُرِيدُ أَنْ تَتَّخِذَ لِلزَّوْجَيْنِ مَسْكِنًا هَذَا
 الْجِنَاحَ الَّذِي تُسْكِنُهُ مِنَ الْقَصْرِ فِيهِ تُرِيدُ أَنْ تَتَّحَوَّلَ إِلَى مَنْزِلِ
 آخَرَ تَخَارُهُ لِنَفْسِكَ مِنْ بَيْنِ مَنَازِلِهَا عَلَى أَنْ نَقُومَ لَكَ فِيهِ بِجَمِيعِ
 شَأْنِكَ . وَكَأَنَّكَ لَمْ تُفَارِقْهَا .

فَكَأَنَّمَا عَمِدَتْ إِلَى سَزِيمِ رَائِسٍ فَأَصَمَّتْ بِهِ كِبِدِي ، إِلَّا أَنِّي

بِرَكَاتِهَا مَهْرًا ٢ كَصُورِ لَكَانَا ٣ يَحِيدُ

60009

رکھتا ہوں تو اس پر قناعت کر دوں یا دوست کا مقام رکھتا ہوں کہ اس ارادے سے میں کوشش کروں اس کے والدین کے ارادوں کو بدلنے کی بلکہ میری محبت اس راہب کی مانند تھی جو گرجے میں رکھے ہوئے کنواری حضرت مریم کے مجھے سے محبت کرتا ہے صرف اسے پوجتا ہے بڑی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

ہم اسی ڈگر زندگی گزار رہے تھے۔ کہ میرا چچا ایسا بیمار ہوا کہ مرض سے جانبر نہ ہو سکا اور اللہ کو پیارا ہو گیا۔ مرتے دم جو گفتگو کی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی بیوی کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس (لڑکے) سے بہت زیادہ حسن ظن رکھتا تھا لیکن موت نے مجھے اس لڑکے کی تربیت کی مہلت ہی نہیں دی تو اسکی اس طرح شفیق ماں پن کر دکھانا جس طرح میں اس کا شفیق باپ تھا اور میں تجھے اس بات کی تاکید اور وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد میری موت کا اسے احساس مت دلانا ابھی سوگ کے دن بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے دیکھا چہرہ آنکھیں اور حالات بدلتے ہوئے اس سے پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا تھا ایسی باتوں سے مجھے بڑا صدمہ پہنچا اور مایوسی ہوئی نہ زندگی میں پہلی بار اس گھر میں اپنے آپ کو اجنبی محسوس کیا۔ اور سمجھا کہ اس جہاں میں دھتکارہ ہوا انسان ہوں۔ ایک دن اپنے کمرے میں صبح کو بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک گھر کی ملازمہ آئی جو بے حد نیک اور مخلص عورت تھی وہ بڑی میری طرف شرماتی لڑکھڑاتی ہوئی اور کہنے لگی مالکہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے عرض کر دوں کہ انہوں نے کچھ عرصہ بعد اپنی بیٹی کی شادی کا سوچ رکھا ہے ادراں کا خیال ہے کہ باپ کی موت کے بعد تمہارا ایک ساتھ رہنا درست نہیں اب تم دونوں جوان ہو چکے ہو اور تم جس عمر میں پہنچ چکے ہو۔ اس کے منگیترا کو ہر بات شک میں ڈال سکتی ہے اور وہ چاہتی ہیں جس محل میں آپ رہتے ہیں اسکو نئے جوڑے کا مسکن بنائیں لہذا وہ چاہتی ہیں کہ دوسرا گھر جو آپ پسند کریں۔ نقل مکانی کر لیں وہاں پر آپکی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا جیسے آپ ان سے ابگ نہیں ہونے۔

گویا خادم نے میرے بگرمیں ایک تیرسا پیوست کر دیا۔

تَمَسَّكَتُ قَلِيلاً رَيْثَمَا قُلْتُ لَهَا : سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ وَلَا أَحِبُّ إِلَيَّ
مِنْ ذَلِكَ . فَأَنْصَرَفْتُ لِشَأْنِهَا فَخَلَوْتُ بِنَفْسِي سَاعَةً أَطْلَقْتُ فِيهَا السَّبِيلَ
لِعَبْرَانِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَطْلِقَهَا حَتَّى جَاءَ اللَّيْلُ فَعَمِدْتُ إِلَى حَبِيبِي
فَارْدَعْتُهَا بِنَائِي وَكُتْبِي ، وَقُلْتُ فِي نَفْسِي :

وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَا أَسْعُدُ بِهِ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ أَنْ أُعِيشَ بِجَانِبِ
ذَلِكَ الْإِنْسَانِ الَّذِي أَحْبَبْتُهُ وَأَحْبَبْتُ نَفْسِي مِنْ أَجْلِهِ ، وَقَدْ حَبِلُ
بِنَفْسِي وَبَيْنَهُ فَلَا آسَفَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ .

ثُمَّ انْتَلَلْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ انْسِلَالًا مِنْ حَيْثُ لَا يُشْعُرُ أَحَدٌ بِمَا كَانَ ،
وَلَمْ أَنْزُودْ مِنْ ابْنَةِ عَمِّي قَبْلَ الرَّحِيلِ غَيْرَ نَظْرَةٍ وَاحِدَةٍ أَلْقَيْتُهَا عَلَيْهَا
مِنْ خِلَالِ كَلْتِهَا وَهِيَ نَائِمَةٌ فِي سَرِيرِهَا فَكَانَتْ آخِرَ عَهْدِي بِهَا .

لِعَمْرُكَ مَا فَارَقْتُ بَغْدَادَ عَنْ قَلِيَّ

لَوْ آدَا وَجَدْنَا مِنْ فِرَاقِهَا بَدَا

كَفَى حُزْنًا أَنْ رَحَّتْ لَمْ أَسْتَطِعْ لَهَا

وَدَاعًا وَلَمْ أُحَدِّثْ بِسَاكِنِهَا عَهْدًا

وَهَكَذَا فَارَقْتُ الْمَنْزِلَ الَّذِي سَعَدْتُ فِيهِ حُبَّةً مِنَ الزَّمَانِ فِرَاقِ
أَدَمَ جَنَّتِهِ ، وَخَرَجْتُ مِنْهُ شَرِبْدَا طَرِيدًا حَائِرًا مُلْتَأَعًا قَدْ اصْطَلَحَتْ
عَلَى الْهَمُومِ وَالْأَحْزَانِ ، فِرَاقًا لَا لِقَاءَ بَعْدَهُ ، وَفَقْرًا لَا سَادَ لِخَلَّتِي ،
وَعُزْبَةً لَا أَجِدُ عَلَيْهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مُوَاسِيًا ، وَلَا مُعِينًا .

وَكَانَتْ مَعِيَ صِبَابَةٌ مِنْ مَالٍ قَدْ بَقِيَتْ فِي يَدَيَّ مِنْ آثَارِ

۱ تاخیر ۲ چلنا ۳ مدت سال زمانہ عرصہ

۴ برتن میں بقیہ چیز

کچھ سنبھلا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا عنقریب انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ مجھے یہ فیصلہ قبول ہے۔ وہ چلی گئی تو میں نے خلوت میں انسوزوں کی سبیل چھوڑی (یعنی خوب روایا) خدا کو یہی منظور تھا کہ میں اس گھر کو چھوڑ دوں حتیٰ کہ رات ہو گئی۔ میں نے اپنی کٹھڑی سنبھالی اور اس میں اپنے کپڑے اور کتابیں رکھیں اور دل میں سوچا

کہ زندگی کی تمام تر سعادت اس بات میں تھی کہ جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ زندگی بسر کرتا اور جس کی وجہ سے مجھے اپنے آپ سے محبت ہے لیکن اب تو میرے اور اس کے درمیان دیوار حائل ہو گئی ہے۔ اس کے بعد اب کسی چیز پر کوئی افسوس نہیں پھر چیکے سے نکلا تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو اپنی رحلت سے قبل اپنی جچا زاد کو پرٹے کے پیچھے صرف ایک نظر دیکھ سکا۔ وہ سو رہی تھی اور یہ میرا آخری دیدار تھا۔

تیری زندگی کی قسم ہم نے بلنداد کو بخوشی نہیں چھوڑا۔ کاش کہ ہم کوئی چارہ کر سکتے اس کے نہ چھوڑنے کا کتنا غم ہے کہ بوشت رحلت ان کو الوداع کہنا بھی اپنے بس نہ تھا اور نہ بات کر سکے وہاں کے باشندوں سے اور اس طرح میں اُس گھر سے جدا ہوا جس میں میں نے ایک زمانہ سعادت کی زندگی گزار دی تھی۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلے گئے۔ اور نکلا میں وہاں سے راندہ درگاہ حیران شکستہ جگر کہ غم و اندوہ میرے دل پر چھائے ہوئے تھے ایسی جدائی کے جس کے بعد کوئی وصال نہ تھا اور ایسا فقر کہ جس کا کوئی مداوا نہ تھا۔

اور ایسی غربت کہ کوئی بھی غمخوار و ندگوار نہ تھا کچھ پیسے میرے پاس نیچے ہوتے تھے۔ میرے عیش کے زمانہ کے

تِلْكَ النِّعْمَةُ الدَّاهِيَةُ فَاتَّخَذْتُ هَذِهِ الْحُجْرَةَ الْعَارِيَةَ فِي هَذِهِ الطَّبَقَةِ
 الْعُلْيَا مَسْكناً فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْبَقَاءَ فِيهَا سَاعَةً وَاحِدَةً فَأَزْمَعْتُ الرَّحِيلَ
 إِلَى حَيْثُ أَجِدُ فِي فِضَاءِ اللَّهِ وَمُنْفَسِحِ آفَاقِهِ عِلَاجَ نَفْسِي مِنْ هُمُومِهَا
 وَأَحْزَانِهَا ، فَرَحَلْتُ رِحْلَةً طَوِيلَةً قَضَيْتُ فِيهَا بَضْعَةَ أَشْهُرٍ لَا أَهْبِطُ
 بَلَدَةً حَتَّى تَنَازِعَنِي نَفْسِي إِلَى أُخْرَى ، وَلَا تَطْلُعُ عَلَيَّ الشَّمْسُ فِي
 مَكَانٍ حَتَّى تَقْرُبَ عَيْنِي فِي غَيْرِهِ ، حَتَّى شَعَرْتُ فِي آخِرِ الْأَمْرِ
 بِسَكُونٍ فِي نَفْسِي يُشْبِهُ سَكُونَ الدَّمْعِ الْمَلْعِقِ فِي مِحْجَرِ الْعَيْنِ لَا يُفِيضُ ،
 وَلَا يُغِيضُ .

فَقَنَعْتُ بِذَلِكَ ، وَكَانَ مِيعَادُ اللَّتْرَاسَةِ السَّنَوِيَّةِ قَدْ حَانَ فَعَدْتُ ،
 وَقَدْ اسْتَقَرُّ فِي نَفْسِي أَنْ أُعِيشَ فِي هَذَا الْعَالَمِ مُنْفَرِداً كَمَجْتَمِعِ
 وَغَائِباً كَحَاضِرٍ وَبَعِيداً كَقَرِيبٍ ، وَأَنْ أَهْوَى بِشَأْنِ نَفْسِي عَنْ كُلِّ
 شَأْنٍ سِوَاهُ . وَأَنْ أَسْتَعِينَ عَلَى نِسْيَانِ الْمَاضِي بِاجْتِنَابِ مَوْطِنِهِ وَمَظَاهِرِهِ
 فَلَزِمْتُ غُرْفَتِي وَمَلْتَرَسَتِي أَدَاوِلُ بَيْنَهُمَا لَا أَفَارِقُهُمَا ، وَلَمْ يَبْقَ
 أَمْرٌ لِذَلِكَ الْعَهْدِ الْقَدِيمِ فِي نَفْسِي إِلَّا تَرَوَاتُ تُعَاوِدُ قَلْبِي مِنْ جِنِّ إِلَى
 جِنِّ فَاسْتَعِينُ عَلَيْهَا بِقَطْرَاتٍ مِنَ الدَّمْعِ أَسْكَبُهَا مِنْ جُفَيْتِي فِي خِلْوَتِي
 مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ مَا بِي فَاجِدُ بُرْدَ الرَّاحَةِ فِي صَدْرِي .

لَبِثْتُ عَلَى ذَلِكَ بُرْهَةً مِّنَ الزَّمَانِ حَتَّى عَدْتُ بِالْأَمْسِ إِلَى تِلْكَ
 الْفَضْلَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي يَدَيَّ مِنَ الْمَالِ فَادَا هِيَ نَاضِبَةٌ أَوْ مُوشِكَةٌ ،
 وَكُنْتُ مَاخُوذاً بِأَنْ أَهْبِيءَ لِنَفْسِي عَيْشاً مُسْتَقِلاً ، وَأَنْ أُوَدِّيَ
 لِلْمَدْرَسَةِ قِسْطاً مِنْ أَقْسَاطِهَا ، وَالْمَدْرَسَةُ فِي هَذَا الْبَلَدِ خَانُوتٌ قَاسٌ
 لَا تُبَاعُ فِيهِ السَّلْعَةُ نَسِيئَةً ، وَالْعِلْمُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مُرْتَزِقٌ بِرْتَزِقٍ
 مِنْهُ الْمُرْتَزِقُونَ لَا مَنَحَةَ يَمْنَحُهَا الْمُحْسِنُونَ فَأَهْمَتْنِي نَفْسِي ، وَعَلِمْتُ
 أَنَّي مُشْرِفٌ عَلَى الْخَطَرِ ، وَلَا أَعْرِفُ سَبِيلًا إِلَى الْقَوْتِ بِوَجْهِ وَلَا
 حِيلَةٍ ، فَعَمِدْتُ إِلَى كُتُبِي فَاسْتَبَقْتُ مِنْهَا مَا لَا غِنَى لِي عَنْهُ وَحَمَلْتُ

الحج ٢٠١٠ . عمر خنزرونا . پانی جاری ہونا ۳ دوکان ۴ ادھار ۵ روزی

دن گذر چکے تھے (ان پیسوں سے) بالائی منزل پر یہ کمرہ کرایہ پر لے لیا
 چونکہ وہاں اب ایک لمحہ بھی رہنا میرے بس سے باہر تھا اس لئے ارادہ کیا
 خجگہ رہنے کا تاکہ فنائے بسیٹ میں اپنے دکھوں کا مداوا اور علاج کر سکوں
 نے طویل سفر اختیار کیا اور چند ماہ اس حال میں گزار دیئے کہ ایک شہر سے
 سرے شہر کی طرف جاتا تھا اور صبح کہیں اور شام کہیں گزارتا تھا
 تھی کہ میرے دل کو سکون ملا جیسے آنسو آنکھ کے ڈھیلے میں معلق ہو جائے
 نہ رہے سکے اور نہ خشک ہو سکے میں نے اسی حالت پر ہی قناعت کی
 اب اسکول کھلنے کا وقت قریب آگیا میں واپس لوٹ آیا
 میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا کہ میں اس عالم میں تنہا زندہ رہوں گا
 وجود اجتماعیت کے حاضر ہونے کے باوجود غائب اور قریب ہونے کے
 وجود دور رہوں گا سب سے مشغول ہو جاؤں گا اپنی ذات میں اور
 نیاز ہو جاؤں گا اپنے علاوہ سب سے اور بھول جاؤں گا اپنے ماضی کو
 محدود ہو کر رہ گیا کمرے اور اسکول میں میں انہیں تک میرا آنا جانا تھا
 میرے دل میں ماضی کا کوئی بھی اثر باقی نہ بچا مگر تھوڑا بہت دل میں کبھی کبھار
 ال آتا ہے۔ تو اس وقت میں اپنی پیکوں سے آنسوؤں کے چند قطرے خلوت
 بہا لیتا ہوں اس طرح کہ اللہ کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہوتا۔
 بنا کرنے سے میں اپنے سینے میں ایک ٹھنڈک سی محسوس کرتا ہوں کچھ عرصہ میں
 حال میں رہا حتیٰ کہ کل شام میں نے ان بھتیا پیسوں کا حساب لگایا جو میرے
 تھے تو مسموم ہوا کہ وہ ختم ہونے والے ہیں مجھے اپنا اگلے زندگی گزارنے اور اسکول کی
 اس کی ادائیگی کے لئے ان داسوں کی ضرورت تھی اور اس شہر پر یہاں چھوٹی سی
 کانیں ہیں جو ادھار مال فروخت نہیں کرتیں اور علم میں ترمیم میں امیرزادے کے
 فی دولت کے بل بوتے پر حاصل کرتے ہیں بخشش کے طور پر ہم کو یہاں کوئی عطیہ
 نے کو تیار نہیں میں بڑا ہی دل گرفتہ ہوا۔ میں نے جان لیا کہ اب میں ختم کے
 برسوں اور روزی کے حصوں کا کوئی بھی راستہ نظر نہیں آتا اگرچہ یہاں
 ان کو سہارا سمجھا اور ضروری کتابوں کے علاوہ

سائر كما إلى سوق الوراقين فعرضته هناك . . . كاملاً فلم أجد
من يبلغ به في المساومة ربع ثمنه فعدت به حرباً مكسراً وما على
وجه الأرض أحد أذل مِنِّي ولا أشقى .

فلما بلغت باب المنزل رأيت في فناءه امرأة تسأل أهل البيت
عني فسيئتها فإذا هي الخادم التي كانت تحملي في منزل عمي ،
فقلت : فلانة ؟ قالت : نعم ، قلت : ماذا تريدين ؟ قالت :
لي إليك كلمة فاذن لي ، فصعدت معها إلى غرفتي ، فلما خلونا
قلت : هات ، قالت : مررت بي ثلاثة أيام وأنا أفئس عنك في
كل مكان فلم أجد من يدلني عليك حتى وجدتك اليوم بعد
البأس منك ، ثم انفجرت باكياً بصوت عالٍ ، فراعني بكاءها
وخفت أن يكون قد حل بالبيت الذي أحبه بأمن ، فقلت :
ما بكاءك ؟ قالت : أما تعلم شيئاً من أخبار بيت عمك ؟ قلت :
لا ، فما أخباره ؟ فمدت يدها إلى ردايتها وأخرجت من أضعافه
كتاباً مغلقاً فتنازلته منها فقصصت غلافه فإذا هو بخط ابنة عمي
فقرأت فيه هذه الكلمة التي لا أزال أحفظها حتى الساعة . إنك
فارقني ولم تؤدعني فاغترت لك ذلك . فأما اليوم وقد أصبحت
على باب القبر فلا اغتر لكَ إلا تأتي إلي لتودعني الوداع الأخير .
فألقيت الكتاب من يدي وابتدرت الباب مسرعاً فتعلقت الخادم
بنوني وقالت : أين تريد يا سيدي ؟ قلت : إنها مريضة ولا بد
لي من المصير إليها . فصمت لحظة ثم قالت بصوت خافت مريع :
لا تفعل يا سيدي فقد سبقك القضاء إليها .

هنالك شعرت أن قلبي قد فارق موضعه إلى حيث لا أعلم

اجھاؤ ۱۱ پھوٹ پھوٹ کر رونا پھینس بہنا ۳ تہہ

نیٹ میں لے گیا۔ میں نے پورا دن لگا دیا مگر کوئی بھی ایسا نہ ملا جس نے چوتھائی
 مت لگائی ہو میں بہت ہی شکستہ دل ہو کر واپس لوٹا دریاں حالیکہ ردنے زمین
 مجھ سے زیادہ ذلیل اور بد بخت کوئی نہ تھا۔ جب میں گھر پہنچا تو صحن میں ایک
 رت کو دیکھا جو پوچھ گچھ کر رہی تھی میرے بارے میں گھر والوں سے میں نے دیکھا
 یہ وہی خادمہ تھی جو چچا کے گھر میں میری خدمت کرتی تھی۔ میں نے کہا اے تو؟
 ہنے لگی ہاں میں نے کہا کیا چاہتی ہے؟ کہنے لگی آپ سے کچھ کہنا ہے مجھے۔ آپ
 سے اجازت دیں میں اسے اپنے کمرے میں لے گیا جب ہم خلوت میں ہوئے تو میں
 نے کہا اب بتاؤ کہنے لگی تین دن سے میں آپ کو تلاش کر رہی ہوں لیکن کسی سے آپ
 ناپتہ نہ چل سکا۔ بڑی باپوسی کے بعد آج آپ مل گئے پھر وہ پھوٹ پھوٹ
 رہ بلند آواز سے رونے لگی۔ میں ڈر گیا اس کے رونے سے اور خدشہ ہوا
 کہیں کوئی مصیبت تو نہیں پڑی اس گھر پر جس سے مجھے شدید محبت ہے۔ میں
 پوچھا کیوں روتی ہے کہنے لگی آپ کو چچا کے گھر کے بارے میں کچھ معلوم
 ہیں میں نے کہا نہیں کیا بات ہے تو اس نے اپنی چادر کا طرہ ہاتھ بڑھایا
 در اسکی تہ میں سے ایک لپٹا ہوا خط نکالا میں نے اس سے لے کر رفا
 پاک کیا تو وہ خط میری چچا زاد بہن کی طرف سے تھا میں نے اس میں ایسے الفاظ
 بڑھے کہ مجھے ابھی تک بخوبی یاد ہیں تم مجھ سے جدا ہوئے اور الوداع تک
 رہیں کہا لیکن میں نے تمہیں معاف کیا مگر آج قبر کے دہانے پر پہنچ چکی ہوں تم اب
 بھی نہ آئے تو تمہیں معاف نہ کر سکوں گی۔ کیا آخری بار الوداع کہنے نہیں آگے
 میں نے رقعہ اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا
 تو خادمہ نے میرا دامن پکڑ لیا اور کہنے لگی کہاں جناب؟ میں نے کہا وہ بیمار ہے۔
 اور میرا اس کے پاس پہنچا ضروری ہے۔ وہ تھوڑی دیر ساکت و جامد رہی پھر لرزتی
 ہوئی دھیمی آواز میں بولی کہ آپ نہ جائیں اب اس کی ضرورت نہیں
 کیونکہ تمہارے پہنچنے سے پہلے ہی قضا الہی پہنچ چکی ہے
 یہ سن کر ایسا لگا جیسے میرا دل اپنی جگہ سے جدا ہو گیا ہے۔ میں نہیں ہانتا

لَهُ مَكَانًا ، ثُمَّ دَارَتْ بِي الْأَرْضُ الْفُضَاءُ دَوْرَةَ سَقَطَتْ عَلَيَّ أَثْرَهَا
 فِي مَكَانِي لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلِي فَلَمْ أَفْقِ إِلَّا بَعْدَ حِينٍ ، فَفَتَحْتُ
 عَيْنِي فَإِذَا اللَّيْلُ قَدْ أَظْلَمَنِي وَإِذَا الْحَادِمُ لَا تَزَالُ يَجَانِبِي تَبْكِي وَتَتَحَبَّبُ
 فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَقُلْتُ : أَيْتُهَا الْمَرْأَةُ أَحَقُّ مَا تَقُولِينَ ؟ وَ : نَعَمْ .
 قُلْتُ : قُصِّي عَلَيَّ كُلَّ شَيْءٍ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ :

إِنَّ ابْنَةَ عَمِّكَ يَا سَيِّدِي لَمْ تَتَفَعَّ بِنَفْسِهَا بَعْدَ رَجِيْدٍ فَقَدْ سَأَلْتَنِي
 فِي الْيَوْمِ الَّذِي رَحَلْتَ فِيهِ عَنْ سَبَبِ رَحِيلِكَ فَحَدَّثْتَنِي حَدِيثَ الرِّسَالَةِ
 الَّتِي حَمَلْتَهَا إِلَيْكَ مِنْ زَوْجَةِ عَمِّكَ فَلَمْ تُزِدْ عَلَيَّ أَنْ قَالَتْ : « وَمَاذَا
 يَكُونُ مَصِيرُ هَذَا الْبَائِسِ الْمَسْكِينِ ! إِيَّاهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مِنْ أَمْرِهِ
 وَلَا مِنْ أَمْرِي شَيْئًا » ثُمَّ لَمْ يَجْرِ ذِكْرُكَ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيَّ لِسَابِهَا بِحَيْرٍ
 وَلَا بِشَرٍّ كَأَنَّهَا كَانَتْ تُعَالِجُ فِي نَفْسِهَا الْمَأْمُضًا ، وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ
 حَتَّى سَرَى دَاءُ نَفْسِهَا إِلَى جِسْمِهَا فَاسْتَحَالَتْ حَالَهَا وَغَاصَ مَاءُ
 جَمَاهَا وَأَنْطَفَأَتْ تِلْكَ الْإِبْتِسَامَاتُ الْعَذْبَةُ الَّتِي كَانَتْ لَا تُفَارِقُ
 نَعْرَهَا ثُمَّ سَقَطَتْ عَلَيَّ فَرَاشِهَا مَرِيضَةً لَا تَبُلُّ يَوْمًا حَتَّى تَتَكَبَّرُ
 أَيَّامًا فَرَاعَ أُمُّهَا أَمْرَهَا وَوَرَدَ عَلَيْهَا مَا قَطَعَهَا عَنْ ذِكْرِ الْعُرْسِ
 وَالْعُرُوسِ وَالْخِطْبَةِ وَالْخِطْبِ وَكَانَتْ لَا تَزَالُ تَهْتَفُ بِذَلِكَ نَهَارَهَا
 وَلَيْلَهَا فَلَمْ تَدَعْ طَبِيبًا وَلَا عَائِدًا إِلَّا فَرَعَتْ إِلَيْهِ أَمْرَهَا فَمَا أَغْنَى
 الْعَائِدُ وَلَا الطَّبِيبُ وَأَصْبَحَتِ الْفَتَاةُ تَدْنُو مِنَ الْقَبْرِ رَوِيْدًا رَوِيْدًا .
 فَبَيْنَا أَنَا سَاهِرَةٌ بِجَانِبِ فَرَاشِهَا مِنْذُ لَيْلٍ إِذْ شَعَرْتُ بِهَا تَتَحَرَّكُ فِي
 مَنْصَجِهَا فَدَنَوْتُ مِنْهَا فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ آخِذَ بِيَدِهَا فَفَعَلْتُ فَاسْتَوَتْ
 حَالَتَهُ وَقَالَتْ : فِي أَيِّ سَاعَةٍ نَحْنُ مِنَ اللَّيْلِ ؟ قُلْتُ : فِي الْهَزْبِ الْآخِرِ
 مِنْهُ ، قَالَتْ : أَنْتِ وَحَدِّكِ هُنَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَقَدْ مَجَّعَ أَهْلُ
 الْبَيْتِ جَمِيعًا ، قَالَتْ : أَلَا تَعْلَمِينَ أَيْنَ مَكَانِ ابْنِ عَمِّي الْآنَ ؟ فَعَجِبْتُ

انشک ۲ پلانا اولدها ۳ آهسته آهسته ۴ رات کایک خاص حصه . احمق ۵ بھوک کو تسمی دینا .
 نیند سونے کا طریقہ

وہ کہاں چلا گیا وسیع زمین گھومنے لگی اور میں چکرا کر گر پڑا اپنے ارد گرد مجھے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔ دیر بعد مجھے ہوش آیا میں نے آنکھیں کھولیں دیکھا تو رات ہو چکی ہے اور خادمہ پاس بیٹھی سو رہی ہے۔ اور گریہ کر رہی ہے۔ یہاں اس کے قریب ہو کر کہا بتا عورت کیا یہ سچ ہے؟ جو تو کہتی ہے۔ بولی ہاں۔ میں نے کہا مجھے پورا واقعہ سناؤ تو کہنے لگی اچھی چچا زاد آپ کے پلے جانے کے بعد اپنے آپ میں نہیں رہی تھی اس دن جب آپ چلے آئے تو اس نے آپ کے چلے جانے کا سبب پوچھا۔ میں نے اس پیغام کی بابت جو اچھی بچی کا آپکو میں نے دیا تھا بتایا اس نے صرف اتنا کہا کہ اس منلوک الحال غریب کا کیا انجام ہو گا، وہ میرے باا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس کے بعد آپ کا اچھا یا برا ذکر کبھی اسکی زبان سے نہ سنا گیا گو یا وہ اپنے دل میں سخت تکلیف برداشت کر رہی تھی اور تھوڑے ہی دنوں میں بیماری اسکی دل سے اس کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اسکی خوبصورتی اور شادابی ختم ہو گئی اور وہ بستم شیریں جو اس کے ذائقوں سے کبھی جہان نہ ہوتا تھا۔ سمجھ گیا پھر وہ صاحب فرانس ہو گئی۔ ایک دن آرام آتا تو کئی کئی دن بیمار پڑ جاتی تھی اسکی ماں اسکی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئی۔ اور اس نے شادی، دلہا اور نکاح و پیام کا تذکرہ کرنا بھی چھوڑ دیا۔ حالانکہ دن رات وہ اس بات کا ذکر کرتی رہتی تھی۔ کوئی ڈاکٹر حکیم نہ چھوڑا جس سے اسکی معاملہ میں مشورہ نہ لیا لیکن حکیم و ڈاکٹر کچھ بھی نہ کر سکے اور لڑکی ابستہ بہستہ قبر کے قریب ہو گئی۔ اسی دوران میں اس کے بستر کے قریب کئی راتوں سے جاگ رہی تھی۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنے بستر میں حرکت کر رہی ہے۔ میں اس کے قریب ہوئی اس نے اشارے سے کہا۔ میرا ہاتھ تقام میں نے سہارا دیا تو وہ بیٹھ گئی اور مجھے کہنے لگی اس وقت رات کتنی گزر چکی ہے میں نے جواب دیا رات کا تھوڑا سا آخری حصہ باقی ہے تو کہنے لگی یہاں لو کہ سبیل ہے میں نے جواب دیا ہاں سب گھروالے سو رہے ہیں کہنے لگی کیا میرے چچا زاد کی رہائش جانتی ہے تو میں نے اسکی اس بات پر تعجب کیا

لِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا مِنْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ وَقُلْتُ : بَلَى يَا سَيِّدِي أَعْلَمُ مَكَانَهُ ،
 وَمَا كُنْتُ أَعْلَمُ شَيْئًا ، وَلَكِنِّي أَشْفَقْتُ عَلَى هَذَا الْخَيْطِ الرَّقِيقِ الْبَاقِي
 فِي يَدِهَا مِنَ الْأَمَلِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَيَنْقَطِعَ بِانْقِطَاعِهِ آخِرَ خَيْطٍ مِنْ خِيوطِ
 أَجْلِهَا ، فَقَالَتْ : أَلَا تَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَحْمِلِي إِلَيَّ رِسَالَةً رَمِيَّ مِنْ حَيْثُ
 لَا يَتَلَمَّ أَحَدٌ بِشَأْنِي ؟ قُلْتُ : لَا أَحِبُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ يَا سَيِّدِي ..
 فَأَشَارَتْ أَنْ آتِيهَا بِمَخْبَرَتِهَا فَجِئْتُهَا بِهَا فَكَتَبْتُ إِلَيْكَ هَذَا الْكِتَابَ
 الَّذِي تَرَى فَلَمَّا أَصْبَحَ الصَّبَاحُ خَرَجْتُ أُسْأِلُ النَّاسَ عَنْكَ فِي كُلِّ
 مَكَانٍ وَأَتَصَفَّحُ وَجُوهَ الْغَادِيْنَ وَالرَّائِحِينَ عَلَيَّ أُرَاكَ وَأُرِي مَنْ
 يَهْدِينِي إِلَيْكَ فَلَمْ أَظْفِرْ بِطَائِلٍ حَتَّى إِتَحَدَّرَتِ الشَّمْسُ إِلَى مَغْرِبِهَا
 فَعَدْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ وَقَدْ مَضَى شَطْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَمَا بَلَغْتُهُ حَتَّى سَمِعْتُ
 النَّاعِيَةَ فَعَلِمْتُ أَنَّ السَّهْمَ قَدْ بَلَغَ الْمَقْتَلَ ، وَأَنَّ تِلْكَ الْوَرْدَةَ النَّاضِرَةَ
 الَّتِي كَانَتْ تَمَلُّ الدُّنْيَا جَمَالًا وَبِهَاءً قَدْ سَقَطَتْ آخِرَ وَرْقَةٍ مِنْ
 وَرَقَاتِهَا ، فَحَزَنْتُ عَلَيْهَا حُزْنَ النَّائِلِ عَلَى وَحِيدِهَا ، وَمَا رُبِّي
 مِثْلُ يَوْمِهَا يَوْمٌ كَانَ أَكْبَرَ بَاكِئَةً وَبَاكِيًا .

وَكَانَ أَكْبَرَ مَا أَهْمَنِي مِنْ أَمْرِهَا أَنْ كُلَّ مَا كَانَتْ تَرْجُوهُ
 فِي السَّاعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ سَاعَاتِ حَيَاتِهَا أَنْ تَرَكَ ، ففَاتَهَا ذَلِكَ وَسَقَطَتْ
 دُونَ أُمْنِيَّتِهَا ، فَلَمْ أَزَلْ كَارِئَةً أَمْرَ الرِّسَالَةِ فِي نَفْسِي وَلَمْ أَزَلْ أَنْتَلِبُ
 السَّبِيلَ إِلَيْكَ حَتَّى وَجَدْتِكَ .

فَشَكَرْتُ لَهَا صَنِيعَهَا وَأَذْنَتَهَا بِالْأَنْصَرَفِ فَأَنْصَرَفْتُ .. فَمَا
 أَنْفَرَدْتُ بِنَفْسِي حَتَّى شَعَرْتُ أَنَّ سَحَابَةَ سُودَاءِ نَهْطٍ فَوْقَ عَيْنِي
 شَيْئًا فَشَيْئًا حَتَّى احْتَجَجْتُ عَنْ نَاطِرِي كُلِّ شَيْءٍ ، ثُمَّ لَا أَعْلَمُ مَاذَا
 ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى رَأَيْتَكَ .

اصبح کوجانے والے ۲ دہونے کی آواز ۳ سرسبز اترنا ۵ رکاوٹ - چھابانا -

کیونکہ اس کی زبان سے کبھی ایسی کوئی بات پہلے میں نے نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا اسکی جگہ جانتی ہوں حالانکہ میں بالکل نہیں جانتی تھی لیکن یہ بات اس ڈر سے کہی کہ ایسا نہ ہو کہ میں اُمید کا پتلا دھاگہ ٹوٹ نہ جائے کہ منقطع ہو جائے اجل کے دھاگوں سے آخری دھاگہ (آخری سہارا نہ ختم ہو جائے) وہ کہنے کیا تو ایسا کر سکتی ہے کہ میرا خط اسے پہنچائے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ میں نے کہا میری مالکہ! میں یہ کام ضرور کروں گی۔ اس نے قلمدان لانے کا اشارہ کیا میں اس کے پاس لائی اور اس نے یہ خط لکھا جو ابھی تم نے پڑھا ہے۔ جب صبح ہوئی تو میں گھر سے نکل پڑی۔ لوگوں سے تمہارا پتہ پوچھتی رہی جگہ جگہ سے اور آنے جانے والوں کے چہرے تار تار رہی کہ شاید کہیں آپ پر نظر پڑ جائے یا کوئی ایسا شخص مل جائے جو تمہاری طرف رہنمائی کر سکے کافی تگ و دو کے بعد بھی کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور میں واپس گھر لوٹ آئی جب گھر پہنچی تو رات کا کچھ حصہ گزر چکا تھا گھر پہنچی تو دروازے کی آواز آئی۔ میں سمجھ گئی کہ تیرنشانے پر لگ چکا ہے اور یہ گلاب کا وہ تر و تازہ پھول جو دنیا کو اپنے حسن و جمال سے زینت بخشا تھا اسکی آخری پتی بھی گر چکی ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا جیسے ماں کو اپنے اکلوتے بیٹے کی موت کا غم ہوتا ہے۔ آج کے دن سے زیادہ میں نے کوئی آہ و بکا کا دن نہ دیکھا تھا۔ سب سے زیادہ غم مجھے اس بات کا تھا کہ وہ آپ کو اپنی زندگی کے آخری لمحات میں دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن نہ دیکھ سکی۔ اپنی آرزو پوری کئے بغیر ہی مر گئی میں خط کے معاملہ کو دل میں چھیلے آپ کو ڈھونڈھتی رہی۔ حتیٰ کہ آپ مل ہی گئے۔ میں نے اس احسان کا شکر یہ ادا کیا اور واپس جانے کی میں نے اسے اجازت دی۔ وہ چلی گئی جب میں اکیلا رہ گیا تو میں نے محسوس کیا کہ سیاہ بادل میری آنکھوں پر تھوڑا تھوڑا چھوڑا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہر چیز میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

وَمَا وَصَلَ مِنْ حَدِيثِهِ إِلَى هَذَا الْحَدِّ حَتَّى زَفَرُ زَفْرَةً خَلْتُ أَنْ
كَبِدَهُ قَدْ إِرْفَضْتُ وَأَنْ هَذِهِ أَفْلَاذُهَا . فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ :
مَا بِكَ يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ بِي إِيَّيْ أَطْلُبُ دَمْعَةً وَوَاحِدَةً أَنْفَرَجَ بِهَا إِيَّيَّيَّ مَا أَنَا
فِيهِ فَلَا أَجِدُهَا .

ثُمَّ صَمَتَ سَاعَةً طَوِيلَةً ، فَشَعَرْتُ أَنَّهُ يُهَمُّهُمْ بِبَعْضِ كَلِمَاتٍ
فَأَصَغَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ :

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي غَرِيبٌ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَا سُنْدَ لِي فِيهَا
وَلَا عَضْدَ ، وَأَنِّي فَقِيرٌ لَا أَمْلِكُ مِنْ مَتَاعِ الْحَيَاةِ مَا أَعُوذُ بِهِ عَلَى نَفْسِي
وَأَنِّي عَاجِزٌ مُسْتَضْعِفٌ لَا أَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الرِّزْقِ
بِوَجْهِ وَلَا حِيلَةٍ ، وَأَنَّ الصَّرْبَةَ الَّتِي أَصَابَتْ قَلْبِي قَدْ سَحَقَتْهُ مَسْحَقًا
فَلَمْ يَبْقَ فِيهِ إِحْيَى الدَّمَاءِ وَإِنِّي أَسْتَحِينُكَ أَنْ أُمِدَّ يَدِي إِلَى هَذِهِ
النَّفْسِ الَّتِي أَوْذَعْتَهَا بِيَدِكَ بَيْنَ جَنِي فَانْتَرَعُهَا مِنْ مَمَكَلَتِهَا وَالْقِيَّ بِهَا
فِي وَجْهِكَ سَاحِطًا نَاقِمًا ، فَتَوَلَّ أَنْتَ أَمْرَهَا بِيَدِكَ وَأَسْتَرِدَّ وَدِيْعَتَكَ
إِلَيْكَ وَأَنْقُلْهَا إِلَى دَارِ كَرَامَتِكَ ، فَنِعْمَ الدَّارُ دَارُكَ ، وَنِعْمَ الْجَوَارُ
جَوَارُكَ .

ثُمَّ أَمْسَكَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ كَأَنَّمَا يُحَاوِلُ أَنْ يَحْبِسَهُ عَنِ الْفِرَارِ وَقَالَ
بِصَوْتٍ ضَعِيفٍ خَافٍ : أَشْعُرُ بِرَأْسِي بِحَتْرَقٍ احْتِرَاقًا وَقَلْبِي بِدُوبٍ
ذُوبًا ، لَا أَحْسِبُنِي بَاقِيًا عَلَى هَذَا ، فَهَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَدْفِنَنِي مَعَهَا
فِي قَبْرِهَا وَتَدْفِنَ مَعِي كِتَابَهَا إِنْ قَضَى اللَّهُ فِي قَضَائِهِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ،
وَأَسْأَلُ اللَّهَ لَكَ السَّلَامَةَ ، قَالَ : الْآنَ أَمُوتُ طِيبَ النَّفْسِ عَنْ كُلِّ
شَيْءٍ .

۱ سانسرينا ۲ سهارا ۳ ميناسا ۴ روح ۵ عيب . ملامت ۶ پهلانا

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا حتیٰ کہ آپکو دیکھا اپنی بات یہاں تک کر پایا اور گرم سانس لی۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کا جگر آہوں کی صورت میں باہر نکلا جا رہا ہے اور پارہ پارہ ہو چکا ہے میں اس کے قریب ہوا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا؟ تو وہ کہنے لگا میں ایک آنسو ڈھلکانا چاہتا ہوں۔ تاکہ اپنا غم ہلکا کر سکوں مگر ایسا نہیں کر پاتا پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کی میں نے محسوس کیا کہ وہ بڑ بڑا رہا ہے میں نے توجہ کی تو وہ کہہ رہا تھا اے اللہ تو جانتا ہے میں اس دنیا میں مسافر ہوں نہ میرا کوئی سہارا ہے اور نہ ہی مددگار۔ میں محتاج ہوں اور ضروریات زندگی کا مالک نہیں ہوں۔ جسے اپنے اوپر فزع کر سکوں میں عاجز اور کمزور ہوں مجھے کسی چال اور ڈھنگ سے زندگی کے دردناکوں میں سے کسی دردناکے تک پہنچنے کا راستہ نظر نہیں آتا اور یہ جو میرے دل کو چوٹ لگی ہے اس نے مجھے پیس ڈالا ہے جس میں بچی کھچی روح رہ گئی ہے اور مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنا ہاتھ اپنی روح کی طرف بڑھاؤں جسے تو نے دلچست رکھتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں پتھر نکال پھینکوں اس کو اپنی جگہ سے اور تیری درگاہ میں اس حال میں پہنچوں کہ تو ناراض ہو اور سزاوار ہوں۔ لہذا از خود ہی یہ کام تمام کر دے اور اپنی امانت واپس لے لے اور اپنے مقدس گھر کی طرف بلا لے کیونکہ تیرا گھر سب گھروں سے بہتر ہے اور تیرا پڑوس بہتر ہے۔ پھر اس نے اپنا سر بچڑا گویا کہ وہ اُسے روک لینا چاہتا تھا۔ فرار سے اور کمزور اور آہستہ آواز سے کہنے لگا میرا سر بڑی طرح جل رہا ہے اور میرا دل پھلا جا رہا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ کہنے لگا کیا تو میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مجھے اُس کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیے گا اور یہ خط بھی ساتھ ہی۔ اگر اللہ نے مجھے موت دے دی اسی کی طرح میں نے کہا کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں تیری رحمت اور سلامتی کی کہنے لگا اب میں ہر چیز سے مطمئن ہو کر مروں

لَمْ أَنْتَفِضْ أَنْتِغَاضَةً فَأَضَتْ نَفْسُهُ فِيهَا .

• • •

لَقَدْ هَوَّنَ وَجِدِي عَلَى هَذَا الْبَائِسِ الْمَسْكِينِ أَنِّي اسْتَطَعْتُ إِمْضَاءَ
وَصِيْبِهِ كَمَا أَرَادَ ، فَسَعَيْتُ فِي دَفْنِهِ مَعَ ابْنَةِ عَمِّهِ ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ
تِلْكَ الرَّسَالَةَ الَّتِي دَعَتْهُ فِيهَا أَنْ يَتَوَاقَفَ بِهَا فَعَجَزَ عَنِّي أَنْ يُبَلِّغَنِي نِدَاءَهَا
حَيًّا فَلَبَّاهَا مَيِّتًا .

وَهَكَذَا اجْتَمَعَ تَحْتَ سَقْفٍ وَاحِدٍ ذَانِكَ الصَّدِيقَانِ الْوَفِيَّانِ
اللَّذَانِ ضَاقَ بِهِمَا فِي حَيَاتِهِمَا فِضَاءُ الْقَصْرِ ، فَوَسَّعَتْهُمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا
حَفْرَةُ الْقَبْرِ .

۱ جھارٹنا ، ۲ آجانا ، ۳ گرٹھا

پھر اُس نے ایک جھڑجھڑی لی اور جان بحق ہو گیا۔ مجھے اُس مُسببت
 زدہ نوجوان کی موت کا بے صدمہ ہوا اُسے اس بات نے ہلکا کر دیا کہ میں جاری رکھ
 سکا اُسکی وصیت جیسے اُس کی خواہش تھی۔ میں نے اسکو چچا زاد کے ساتھ دفن کیا
 اور خط بھی ساتھ دفن کیا۔ وہ خط جس میں اُس نے بلایا تھا اُسے۔ پس عاجز
 تھا اس بات سے کہ لبیک کہتا اُس کی صدا پر زندگی میں لیکن اس لبیک کہا کر۔
 اس طرح جیسے ایک چھت کے نیچے دو وفادار دوست جمع ہو گئے ہوں۔
 جن پر اُن کی زندگی میں محل کی فضا تنگ ہو گئی تھی۔ مگر مرنے کے بعد قبر کے گڑھے
 نے ان دونوں کے لئے وسعت پیدا کر دی۔

الشہداء خلاصہ

ایک عورت جس کا شوہر فوت ہو چکا تھا اور والدین بھی اس دنیا میں نہیں تھے اپنے مہربان بھائی کے سہارے جی نہ ہی تھی ایک بیٹا تھا جس کی وجہ سے دل کو خاصی تسلی تھی۔ بھائی کا دوبارہ کے سلسلے میں امریکہ کے جنوبی جھڑ میں گیا اور واپس نہ آیا۔ لے دے کے سب کچھ بیٹا ہی تھا۔ محنت مزدوری کر کے پالا پوسا اور جوان کیا۔ لڑکے نے ماں سے واشنگٹن جانے کی اجازت چاہی کیونکہ وہاں اسکی تصادیر کی نمائش تھی۔ ماں نے بہت روکا لیکن وہ بضد ہو کر نمائش میں حصہ لینے کے لئے چلا گیا اور ساتھ یہ بھی وعدہ کیا کہ اپنے ماموں کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ اور واپسی پر ضرور اُسے ساتھ لاؤں گا۔ بیٹے نے امریکہ جا کر اول انعام حاصل کیا اور پھر ماموں کی تلاش میں سرگرداں حبشی قبیلوں میں جا پھنسا جو سفید فاموں کے خون کے پیاسے تھے انہوں نے نوجوان کو جیل میں بند کر دیا اور وہ جیل کی تارکی اور صعوبتوں میں گھرا ہوا مدت دراز تک قید میں رہنے کے باعث اپنی یادداشت کھو بیٹھا ادھر نمائش میں اسکی بوڑھی ماں بیٹے کی جدائی میں تڑپ اور سسک رہی تھی اور ہمہ وقت ماتم کناں رہتی روزانہ بندرگاہ پر جا کر بیٹے کی آمد کا انتظار کرتی اور مایوس ہو کر واپس لوٹ آتی۔ دل کو ہیلانے کے لئے گھر میں ایک قبر بنالی جہاں گریہ تزاری اور نوحہ کرتی۔ روز روز آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئی بیٹے کا کوئی علم نہ ہو سکا۔ دروغ نے ایک رات لڑکے کو جیل سے نکال کر ایک بڑے پتھر سے باندھ دیا۔ اسی دوران اس کی یادداشت لوٹ آئی اور وہیں پر ایک سفید فام لڑکی سے بھی ملاقات ہو گئی اور پھر باتوں باتوں میں وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے لڑکی نے اسکی بیڑیاں کھول

یہیں اور دونوں جزیرہ سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے مسلسل ایک ماہ کے
 سفر کے بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے دریا کے کنارے سرسبز درخت کے نیچے بیٹھ
 کر باتیں کرنے لگے تو لڑکے نے باتوں باتوں میں ہی شادی کا تذکرہ کر دیا جسے سن
 کر لڑکی پر غشی طاری ہو گئی۔ لڑکا پریشان ہو گیا اور قریب ہی پادری کی چھونپڑی سے
 آگ لینے گیا تاکہ اسے حرارت پہنچا کر ہوش میں لائے۔ واپس آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھی
 ہوئی تھی۔ لڑکے کے پوچھنے پر لڑکی نے بتایا کہ میری ماں تمہارے علاقے کے ایک شخص سے شادی
 کی اس کے بعد دونوں جزیرہ سے فرار ہونے کی کوشش کرنے لگے مگر جب ہمارے
 قبیلے کو پتہ چلا تو انہوں نے میرے باپ کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد میری ماں نے مجھ
 سے وعدہ لیا کہ زندگی بھر شادی نہ کروں گی اور اپنے آپ کو حضرت مریم کی نذر
 کرتے ہوئے عمر بھر کنواری رہوں گی۔ کچھ عرصہ بعد میری ماں بھی داغِ مفارقت دے
 گئی۔ میں نے اپنی ماں کے عہد کا پاس رکھتے ہوئے پادری کو گواہ بنا لیا۔ اب جبکہ
 تمہاری محبت سب عہد و پیمان توڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی خواہش
 کو مذہب پر غالب آتے دیکھ کر زہر کھالی ہے۔ تمہارا خدا حافظ ہو۔ لڑکے کو پوری
 حقیقت معلوم ہو گئی کہ وہ اسکی ماموں زاد ہے۔ اور ماموں کے ساتھ کیا بیٹی ہے؟
 جس ماموں کو در بدر تلاش کرنے میں اتنے مصائب اٹھانا پڑا تھا۔ اب وہ اس دنیا میں
 موجود نہیں ہے لڑکی نے خود کشی کی تو لڑکا بہ ہوش ہو گیا۔ اسی اثناء میں ایک پادری
 آیا جو اس کے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے صبر کی تلقین کر رہا تھا اور دلا سے دے رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کوئی بات نہیں محبت میں یہ سب کچھ ہوتا ہے لڑکے کو اسپر بہت غصہ
 آیا اس نے ان کے مذہب کے خلاف جی بھر کے بھڑاس نکالی ایسی کی تیسری اس مذہب
 کی جس میں محبت کی بجائے نفرت کا درس دیا جاتا ہے اور پھر لڑکے کے اعصاب اپنے
 قابو میں نہ رہے لہذا وہ اس صدمہ سے گر پڑا اور اپنے آپ کو لڑکی کی لاش کے قریب
 گھسیٹ کر لے گیا اور اس کے مُنہ پر مُنہ رکھ کر جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور پڑھیا
 بھی ادھر عین اس وقت اسی قبر میں جس کو اپنے بیٹے کا مدفن تصور کرتی تھی خود ہی دفن
 ہو گئی۔ اس طرح ایک دوسرے کے غم میں سب موت کی وادی میں پہنچ گئے بیٹا محبوب
 کی جدائی میں اور ماں بیٹے کے فراق میں اس دنیا سے ناٹھ توڑ بیٹھے۔

الشهداء

« مَرْجَمَةٌ »

لَمْ يَبْقَ لَهَا بَعْدَ مَوْتِ زَوْجِهَا وَأَبْوَيْهَا إِلَّا وَالدُّ صَغِيرٌ بُونِسْهَا ،
وَأَخٌ شَفِيقٌ يَحْنُو عَلَيْهَا ، وَصَبَابَةٌ مِنْ الْمَالِ تَرَشَّفُ الرِّزْقَ
مِنْهَا تَرَشْفًا مُصَابِعَةً لِلدَّهْرِ فِيهَا

أَمَّا الصَّبَابَةُ فَقَدْ نَضِبَتْ ، وَأَمَّا الْأَخُ فَقَدْ ضَمَّهُ الدَّهْرُ ضَمَّةً
ذَهَبَتْ بِمَالِهِ وَبِجَمِيعِ مَا تَمَلَّكَ يَدُهُ فَهَاجَرَ هِجْرَةً بَعِيدَةً لَا تُعْرَفُ مَصِيرُهُ
فِيهَا ، فَأَصْبَحَتْ مِنْ بَعِيدِهِ لَا تَمَلِّكَ مَالًا ، وَلَا عُضْدًا

لَقَدْ لَقِيتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ الْمَشْكِيَّةَ مِنَ الشَّقَاءِ فِي طَلَبِ الْعَيْشِ
مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحْتَمِلَهُ بَشَرٌ ، فَخَاطَبْتُ الْمَلَأَيْسَ حَتَّى عَشِيَّ
بَصْرَهَا ، وَعَسَلْتُ الثِّيَابَ حَتَّى يَسَتْ أَطْرَافُهَا . وَدَخَلْتُ الْمَصَابِعَ
حَتَّى كَلَّتْ ، وَخَدَمْتُ فِي الْمَنَازِلِ حَتَّى ذَلَّتْ وَلَكِنَّهَا اسْتَطَاعَتْ
أَنْ تَحْيَا وَيَحْيَا وَلَدَهَا بِجَانِبِهَا

مَا كَانَ مِثْلَهَا أَنْ يَحْيَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ كَانَ أَرْحَمَ
بِهَا مِنْ أَنْ يَسْلِبَهَا السَّعَادَةَ وَيَسْلِبَهَا الْعِزَّاءَ عَنْهَا مَعًا ، فَقَدْ كَانَتْ
إِذَا دَجَا لَيْلُ الْخَوَادِثِ حَوْلَهَا ، وَأَظْلَمَتِ الْحَيَاةُ أَمَامَ عَيْنَيْهَا ،
رَأَتْ فِي الْأَفْقِ الْبَعِيدِ ثَلَاثَةَ أَشْعَةٍ تَتَّبَعَتْ مِنْ سَمَاءِ الرَّحْمَةِ الْأَلْحِيَّةِ

بہ ہونٹوں سے جو سنا رہا، ظلم
بہ ہونٹوں سے

شہدا (ترجمہ)

خاوند اور والدین کی موت کے بعد ایک بیٹا ہی ایسا تھا جس سے وہ مانوس تھی۔ اور ایک بھائی جو اس پر خاص مہربان تھا اور تھوڑا بہت مال تھا جس سے بقیہ دن گزارنے کے لئے رزق چوس سکتی تھی بہر حال اب بچی کھچی پونجی قد سے ختم ہو چکی تھی اور بھائی پر زمانے نے ایسا ستم ڈھایا کہ اس کا مال اور سب کچھ اس سے چھین لیا۔ وہ دُور چلا گیا اور اس کے ٹھکانے کا بھی کوئی پتہ نہ تھا اس کے بعد اب وہ بالکل مفلس اور بے سہارا ہو گئی۔ اس بیچارہ عورت کو ذریعہ معاش کی طلب میں ایسے غموں سے پالا پڑا جسے کوئی بھی بنی نوع انسان برداشت نہیں کر سکتا کپڑوں کی سلانی کرتے کرتے بینائی سے محروم ہو گئی اور اتنے کپڑے دھوئے حتیٰ کہ ہاتھ خشک ہو گئے اور کارخانوں کے چکر کاٹے حتیٰ کہ بے بس ہو گئی۔ اور گھر گھر میں ملازمت کی حتیٰ کہ ذلیل ہو گئی۔ لیکن زندہ رہی حوصلہ سے اور اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ زندہ رہا۔

اس جیسی عورت کو زندہ نہیں رہنا چاہیے تھا لیکن اللہ نے اس پر رحم فرمایا کہ اس سے خوش بختی چھین کر بھی اسے صبر کی دولت سے مالا مال کیا۔ ایسا ہوتا کہ جب اس کے گرد حوادث کی رات چھا جاتی اور اس کے سامنے زندگی کا اندھیرا ہوتا تو دُور افق میں تین شعاعیں دکھتی جو آسمان کے رحمت الہیہ کے سبب پھوٹ رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے دل میں اتر آتیں اور اس کے

حَتَّى تَتَلَاقَى فِي فُؤَادِهَا فَمَلَأَهُ عِزَاءً وَصَبْرًا ، شُعَاعُ الْأُنْسِ
بِوَلَدِهَا ، وَشُعَاعُ الرَّجَاءِ فِي أُخْبِهَا ، وَشُعَاعُ السُّرُورِ بِمَا وَفَّقَتْ
إِلَيْهِ مِنْ صِبَاةٍ عَرِضِهَا .

دَارَتْ الْأَيَّامُ دَوْرَهَا فَاسْتَهَلَّتْ الْأُمُّ وَشَبَّتِ الْوَلَدَ وَانْتَقَلَ مَهْمٌ
قَلْبَهَا إِلَى قَلْبِهِ وَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يُعِيشَ ، وَأَنْ يُحْسِنَ إِلَى تِلْكَ الَّتِي
ظَالِمًا أَحْسَنْتَ إِلَيْهِ فَمَشَى بِتَصَفُّعٍ وَجُودِ الرَّزْقِ وَجْهًا وَجْهًا ،
وَبِرْدٍ مَنَاهِلَهُ مَنَهْلًا مَنَهْلًا ، حَتَّى وَقَفَ بِهِ حَظَّةٌ عَلَى مِهْنَةِ الرَّسْمِ
فَأُنْسَ بِهَا ، وَمَا زَالَ يُعْطِيهَا مِنْ نَفْسِهِ وَجَدَهُ حَتَّى مَهَّرَ قِيَمَتَهَا ، وَالْمَهَارَةَ
لَا تَدُلُّ عَلَى صَاحِبِهَا وَحَدَا ، بَلْ هُوَ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهَا بِحِيلِهِ
وَرَفِيقِهِ ، وَمَا كَانَ الْقَتِي يَمْلِكُ أَدَاءَ ذَلِكَ ، وَلَا يَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلَيْهِ ،
فَاسْتَمَرَ خَامِلًا مَغْمُورًا لَا تَدْرُ لَهُ مِهْنَتُهُ إِلَّا الْقَطْرَةَ بَعْدَ الْقَطْرَةِ
فِي الْفَيْتَةِ بَعْدَ الْفَيْتَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُسْعِدَ أُمَّهُ ، وَلَكِنَّهُ اسْتَطَاعَ
أَنْ يَسُدَّ خِلَتَهَا فَصَنَعَتْ مِنْهُ بِذَلِكَ وَلِزِمَتْ مَتْرَهَا ، وَوَجَدَتْ بُرْدَ
الرَّاحَةِ فِي صَدْرِهَا .

إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ الْغَائِبَ التَّائِبِي عَنْهَا حَتَّى إِلَيْهِ
حَيْنَ النَّيْبِ إِلَى فَضْلِهَا وَأَخْرَجَهَا مِنْهَا لَمْ تَرَهُ مُنْذُ خَمْسَةِ عَشَرَ
عَامًا ، وَلَمْ تَرِ مِنْهُ كِتَابًا مُنْذُ عَشْرَةِ أَعْوَامٍ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَا تَجِدُ لَهَا
بَدَأَ كَلِمًا هَاجَهَا الْوَجْدُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَلْجَأَ إِلَى ذَلِكَ الْمَلْجَأِ الْوَجِيدِ
الَّذِي يَفْرَعُ إِلَيْهِ جَمِيعُ الْبَائِسِينَ وَالْمَحْزُونِينَ فِي بَأْسَانِهِمْ وَضُرَائِهِمْ ،
يَخْلُوهَا بِدُمُوعِهَا ، فَتَكْفِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَفْعَلَ ، ثُمَّ تَخْرُجُ لِاسْتِقْبَالِ
وَلَدِهَا بَاشَةً بِأَسْمَةٍ كَانَتْ لَمْ تَكُنْ بِأَكْبَرِ قَبْلَ ذَلِكَ .

لاہیجان۔ درگزر گزرا ۲ گھاٹ چشمہ۔ سگنام۔ جوڑوں کا درد سے نا تجربہ کار۔
بہت پانی۔ سندر۔ جاہل۔ کمینہ۔ پیالہ ۵ ددر کرنا۔ بانسری ۹ پھمی۔ اکٹاہٹ۔

دل کو صبر و سکون سے بھر دیتیں ایک شعاع بچے کی محبت تھی اور دوسری شعاع بھائی کی امید کی اور تیسری شعاع اس خوشی کی جو توفیق ہوئی اسے عزت کی حفاظت کی۔ دن گزرتے گئے اپنے دور کے مطابق ماں بوڑھی ہو گئی اور بچہ جوان ہو گیا۔ منتقل ہوا غم اب اس کے دل سے رٹکے کے دل میں اس لئے ضروری تھا کہ وہ زندہ رہے اور یہ کہ بہتر سوچے اپنی ماں کے لئے جس سے ایک عرصہ تک اس کی بہتری کے لئے سوچا۔ اب چل پڑا شناخت کرتا تھا باعتبار کے وجوہ ہر طرح سے اور اترتا تھا رزق کے ہر ایک چٹھے پر حتیٰ کہ لے گیا نصیب اسے فنِ مصوری کی طرف اور وہ ماٹو کس ہو گیا اس پیشہ سے اور اس میں اپنی بھرپور توجہ دی اور کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ خوب مہارت حاصل کر لی لیکن مہلت انسان کو اجاگر نہیں کرتی بلکہ انسان ہی اپنی فہم و فراست سے اسے اجاگر کرتا ہے۔ نوجوان نہ تو اس خوبی کا مالک تھا اور نہ ہی کوئی راستہ جانتا تھا لہذا وہ گمنام ہی رہا اور اس فن سے قطعاً قطعہ رزق حاصل کرتا رہا۔ ماں کے لئے اتنی خوش بختی تو فراہم نہ کر سکا مگر ضروریات پوری کرنے کا انتظام کر لیا۔ اس نے اسی پر ہی قناعت کی اور گھر میں رہنے لگی۔ اور سینے میں آرام کی ٹھنڈک محسوس کی لیکن جب یاد آتا اسے وہ پچھڑا ہوا ہمدرد تو مشتاق ہوتی اسکی طرف جیسے بوڑھی روشنی اپنے بچے کی طرف مشتاق ہوتی ہے اسے بڑا غم تھا اس بات کا کہ اسکو پندرہ سال سے نہیں دیکھ سکی اور نہ ہی کوئی خط آیا اس کا۔ دو سال سے آج تک اور کوئی ٹھکانہ بھی نہ تھا کہ پناہ حاصل کرتی جہاں دردِ عالم کے لئے اپنے بے پناہ غمِ عالم کی صورت میں پناہ پکڑے ہیں یعنی خلوت اور آنسو وہ روتی رہتی جب تک جی چاہتا پھر مسکراتے ہشاش بشاش چہرے بیٹے کے استقبال کے لئے نکلتی گویا کہ وہ اس سے قبل روئی ہی نہیں تھی۔

دَخَلَ عَلَيْهَا وَلَدَهَا يَوْمًا فِي خِلْوَتِهَا فَرَأَاهَا تُبْكِي وَرَأَى فِي يَدِهَا
صُورَةً فَتَبَيَّنَتْهَا فَإِذَا هِيَ صُورَةُ خَالِهِ فَلِمَ بِسَرِيرَةٍ نَفْسِهَا وَأَمْسَكَ
بَيْنَ أَهْدَابِ عَيْنَيْهِ دَمْعَهُ مُتَرْقِقَةً مَا تَكَادُ تَتَمَسَّكَ فَمَشَى إِلَيْهَا حَتَّى
وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَاتِقِهَا ، وَقَالَ : رَفِيهِ عَنِ نَفْسِكَ يَا أُمَاةَ فَسْتَعْلِمِينَ
خَبْرَ غَائِبِكَ عَمَّا قَلِيلٌ ، فَتَطَلَّقَ وَجْهَهَا وَأَضْيَاءَ ، وَقَالَتْ : وَكَيْفَ
السَّبِيلُ إِلَى ذَلِكَ ؟ قَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنْ مَعْرِضًا سُبِقَ لِلرَّسِيمِ فِي
وَأَسْطُورِينَ حَاضِرَةَ أَمْرِيكَا بَعْدَ بَضْعَةِ شُهُورٍ ، وَأَنْتُمْ قَدَرُوا لَهُ
جَوَائِزَ مُخْتَلِفَةً صُغْرَى وَكُبْرَى ، وَقَدْ وَعَدْتَنِي بَعْضُ أَصْدِقَائِي أَنْ
يُسَاعِدَنِي عَلَى الشُّخُوصِ إِلَيْهِ عَلَيَّ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنَالَ مَا أَقِيمُ بِهِ
وَجْهِي وَأَنْقِذُ بِهِ نَفْسِي وَنَفْسِكَ مِنْ هَذَا الشَّقَاءِ ، وَهُنَالِكَ أَفْتِشُ
عَنْ غَائِبِكَ حَتَّى أَجِدَهُ أَوْ أَجِدُ مَنْقِطِعَ أَثَرِهِ ، فَاسْتَسْرَبْتُ بِشْرَهَا الَّذِي
كَانَ مُتَلَكِّئًا وَقَالَتْ : لَا تَفْعَلْ يَا بُنَيَّ فَمَا أَنَا بِشَقِيَّةٍ مَا رَأَيْتُكَ
بِحَابِي ، وَمَا أَنْتَ بِشَقِيٍّ مَا قَعْتَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ ، وَلَيْنَ فَعَلْتَ
لَا تَكُونَنَّ امْرَأَةً عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْظَمَ مِنِّي لَوْعَةً وَلَا أَشْقَى ،
وَلَيْنَ بَكَيْتَ لِفِرَاقِ أَخِي مَرَّةً فَسَابَكِي لِفِرَاقِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ ، وَإِنِّي
كَلَّمَا ذَكَرْتَهُ وَجَدْتَنِي فِي وَجْهِكَ الْعَرَاءَ عَنْهُ ، فَمَنْ لِي بِالْعَرَاءِ
عَنْكُمَا إِنْ فَقَدْتِ وَجْهَيْكُمَا مَعًا .

فَمَا زَالَ يَرُوضُهَا وَيَمْسَحُهَا وَيَمِينُهَا فِي رِحْلَتِهِ الْأَمَانِي الْعَدَابِ
حَتَّى أَسْلَمَتْ وَهَدَّاتُ وَأَسْلَمَتْ إِلَى اللَّهِ أَمْرَهَا .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى ضَرَبَ الدَّهْرُ بَيْنَهُمَا بِضَرْبَانِهِ
فَإِذَا الْأُمُّ وَجِيدَةٌ فِي فَرَنْسَا لَا مُؤْنِسَ لَهَا ، وَإِذَا الْوَلَدُ غَرِيبٌ فِي
أَمْرِيكََا لَا يَعْرِفُ لَهُ سَنَدًا ، وَلَا عَضْدًا .

وَصَلَ الْفَقِي إِلَى مَعْرِضِ الرَّسِيمِ فَعَرَّضَ رَسْمَهُ هُنَاكَ ، وَكَانَ

اگانا ۲ بیانی چھڑکنا ۳ تلی ۴ چک ۵ سہارا - بازو

ایک روز اس کا بیٹا اس کی خلوت گاہ میں گیا تو رونے لگا اور اس کے ہاتھ میں تصویر تھی جب بغور دیکھا تو وہ اس کے ماموں کی تصویر تھی دل میں ایک چھپا سا درد محسوس کیا اور روک لیا اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو ہلکوں میں اور بڑی مشکل سے غم پر قابو پایا۔ اور ماں کی طرف بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا ماں ذرا صبر کر عنقریب تو اپنے بچے کو ہٹے کے متعلق جان لے گی اس کا خوشی سے چہرہ جگمگا اٹھا اور کہنے لگی وہ کس طرح وہ بولا مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند ماہ بعد واشنگٹن وائلڈ امریکہ میں مصوری کی ایک نمائش ہے اور انہوں نے چھوٹے بڑے مختلف انعامات تجویز کئے ہیں میرے ایک دوست نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سفر کے لئے مدد کروں گا شاید کہ اس ذریعہ سے عزت و مرتبہ حاصل کر سکوں۔ اپنے آپ کو اور تجھے اس بد بختی سے بچا سکوں اور وہاں تیرے بچے ہوئے کو بھی تلاش کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے پا لوں یا اس کے بارے میں یقینی معلومات حاصل کر لوں اس کا چمکتا ہوا چہرہ مرجھا گیا۔ اور کہنے لگی بیٹا ایسا مت کر کیونکہ تیرے ہوتے ہوئے میں بد بخت نہیں ہوں۔ اور نہ تو بد بخت ہے جبکہ قانع ہو تو جو تقسیم خداوندی ہے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو کوئی عورت روتے زمین پر مجھ سے زیادہ دکھی اور بد بخت نہیں ہوگی۔ اگر وہی ہوں اپنے بھائی کے لئے ایک مرتبہ تو تیری جدائی میں ہزار بار روؤں گی جب مجھے اسکی یاد آتی ہے تو تیرا چہرہ دیکھ کر صبر و سکون آجاتا ہے۔ پھر کیسے صبر کر سکوں گی جب دونوں میری نظروں سے اوجھل ہوں گے وہ اسے راضی کرتا رہا۔ بہلاتا رہا اور قائل کہ ہی لیا۔ حتیٰ کہ وہ نرم پڑ گئی اور راضی ہو گئی اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

اور چند دن بھی نہ گزرے کہ زمانہ نے ضرب لگا دی۔ ماں فرانس میں تین تنہا اکیس لے لی بے یار و مددگار اور بیٹا امریکہ میں نوبل وطن بے سہارا و بے آسرا نہ جوان تصویروں کی نمائش میں پہنچ گیا اپنی تصویر وہاں پیش کر دی۔

بِمِثْلٍ فِيهِ مَوْقِفَ الْوِدَاعِ الَّذِي جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمِّهِ عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ يَوْمَ
رَحِيلِهِ وَكَانَ مَوْقِفًا مَحْزِنًا فَأَحْسَنَ تَمَثُّلَهُ ، فَأَعْجَبَ الْقَوْمَ بِجَمَالِهِ ،
وَأَثَرَ فِي نَفْسِهِمْ مَنَظَرَهُ فَقَضَوْا لَهُ بِالْحَائِزَةِ الَّتِي كَانَ يَمْنِي نَفْسَهُ بِهَا
فَمَا حَصَلَتْ فِي يَدِهِ حَتَّى خِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَسْعَدُ أَهْلِ الْأَرْضِ طَرًّا
وَأَنَّ هَذَا الْيَوْمَ هُوَ أَوَّلُ يَوْمٍ هَبَطَ فِيهِ عَالَمُ الْوَجُودِ ، وَأَنَّهُ مَا ذَاقَ
قَبْلَ السَّاعَةِ مَرَارَةَ الْعَيْشِ ، وَلَا رَأَى صُورَةَ الشَّقَاءِ !

وَكَذَلِكَ بَعَثَ الدَّهْرُ بِالْإِنْسَانِ مَا يَبْعَثُ ، وَيُذَيِّقُهُ مَا يُذَيِّقُهُ
مِنْ صُنُوفِ الشَّقَاءِ وَالْوَانِ الْأَلَامِ حَتَّى إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ أَوْحَشَهُ
وَأَرَابَهُ ، وَمَلَأَ قَلْبَهُ غَيْظًا وَحُظْنًا أَطْلَعَ لَهُ فِي تِلْكَ السَّمَاءِ الْمُظْلَمَةِ
الْمُلْهَمَةَ بَارِقَةً وَاحِدَةً مِنْ بَوَارِقِ الْأَمَلِ الْكَاذِبِ فَاسْتَرَدَّةً بِهَا إِلَى
إِلَى حِطْبَرَتِهِ رَاضِيًا مُغْتَبِطًا كَمَا تَقَادُ السَّائِمَةُ الْبَلْهَاءُ بِأَعْوَادِ الْكَلَالِ إِلَى
مَضْرِعِهَا ، فَمَا أَسْعَدَ الدَّهْرُ بِالْإِنْسَانِ وَمَا أَشْقَى الْإِنْسَانَ بِهِ .

أَرْسَلَ الْفَتَى إِلَى أُمِّهِ بَعْضَ الْمَالِ وَاسْتَبْقَى لِنَفْسِهِ بَعْضًا ، وَكَتَبَ
إِلَيْهَا أَنَّهُ لَنْ يَبْرَحَ هَذِهِ الْأَرْضَ حَتَّى يَفِي لَهَا بِمَا عَاهَدَهَا عَلَيْهِ ،
وَمَشَى فِي طَرِيقِهِ يَفْتِشُ عَنِ خَالِهِ فِي أَتْحَاءِ الْبِلَادِ وَيَسْأَلُ عَنْهُ كُلَّ
مَنْ لَقِيَهُ مِنَ الْقَاطِنِينَ وَالطَّارِقِينَ حَتَّى حَدَّثَهُ بَعْضُهُمْ أَنَّ آخِرَ
عَهْدِهِمْ بِهِ رِحْلَةً رَحَلَهَا عَنْهُمْ مِنْ بَضْعِ سَنَوَاتٍ إِلَى بَعْضِ الْجُزْرِ
الْجَنُوبِيَّةِ فِي التَّقْنِيشِ عَنِ مَعْدِنِ نَحَاسٍ هُنَاكَ ثُمَّ سَلَّمَ يُعِدُّ بَعْدَ ذَلِكَ .
فَمَشَى فِي الطَّرِيقِ الَّتِي عَلِمَ أَنَّهُ سَلَكَهَا حَتَّى وَصَلَ إِلَى جَزِيرَةٍ
مَوْحِشَةٍ مُقْفَرَةٍ ، وَكَانَتْ لَا تَسْرَالُ تَغْشَى سَمَاءَ تِلْكَ الْبِلَادِ
بِقِيَّةٍ مِنْ طُلُمَاتِ الْعُصُورِ الْأُولَى فَمَرَّ بِقَبِيلَةٍ مِنْ قَبَائِلِ الزَّنَجِ نَارِلَةٌ هُنَاكَ
وَرَاءَ بَعْضِ الْجِبَالِ الْمُنْقَطَعَةِ ، فَمَا رَأَوْهُ حَتَّى هَاجَتْ فِي صُدُورِهِمْ

۱ ماہر حقل مند ۲ جوش ۳ حبشی ۴ ماہل ہونا ۵ بے وقوف ۶ میدان ۷ حبشی

جس میں سمندر کے کنارے مال سے الوداعی منظر پیش کیا تھا۔ یہ منظر بڑا ہی دردناک تھا جس کی بڑی خوبصورتی سے تصویر کشی کی گئی تھی لوگوں نے اسے بڑا پسند کیا اور بہت زیادہ متاثر ہوئے انہوں نے اس کے حق میں انعام کا فیصلہ صادر کیا جیسے اسکی خواہش تھی جب انعام اس کے ہاتھوں میں پہنچا تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ رنٹے زمین سے زیادہ نیک بخت ہے اور یہ پہلا دن ہے کہ وہ عالم وجود میں وارد ہوا ہے۔ گویا اس سے قبل اس نے نہ تو زندگی کی کسی تلخی کو چکھا اور نہ کبھی بد بختی کی صورت دیکھی اسی طرح زمانہ کھیل کرتا رہتا ہے انسان کے ساتھ اور اسے طرح طرح کی بد بختیوں کے منے چکھنا رہتا ہے۔ اور مختلف تکالیف و مصائب سے ہمکنار کرتا ہے حتیٰ کہ جب دیکھتا ہے کہ وہ متنفر ہو چکا ہے اور اس کا دل جوش اور غصہ سے بھر چکا ہے تو وہ جھوٹی امید کی ایک بجلی تار ایک آسمان سے چمکا دیتا ہے پھر وہ برضا و رغبت اپنی بارگاہ کی طرف واپس آ جاتا ہے جیسے نا سمجھ جانور گھاس کی شاخوں کے لالچ میں مذبح کی طرف چل کر آتے ہیں۔ آہ! انسان زمانے کے ہاتھوں کس قدر نیک بخت ہے اور کس قدر بد بخت تو جان نے اپنی مال کو کچھ روپے بھیجا اور کچھ اپنے لئے رکھے اور اپنی مال کو لکھا جب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر لوں گا۔ یہیں رہوں گا چل پڑا وہ ماموں کی تلاش میں شہر کے ایک طرف سے دوسری طرف اور دریافت کرتا تھا ہر مقیم و مہاجر سے جو بھی ملتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے بتایا کہ اس سے آخری ملاقات آج سے چند سال قبل ہوئی ہے۔ اس کے اس سفر کے دوران جبکہ وہ بعض جنوبی جزائر پیتل کی کان کے تلاش کے سلسلے میں غارم سفر ہوا تھا پھر اس کے بعد وہ دوبارہ واپس نہیں لوٹا۔ یہ سنتے ہی وہ اسی راہ پر چل پڑا جو اسے بتائی گئی تھی اس کے ماموں تک پہنچنے والی۔ یہاں تک کہ بیاباں اور وحشت ناک جزیرہ میں پہنچ گیا۔ وہاں کے شہروں پر ابھی تک پرانے زمانوں کی رسومات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس کا گزرا ایک نہنگی قبیلہ کی طرف سے ہوا جو ایک منقطع پہاڑ کے پیچھے آباد تھا جب انہوں نے دیکھا تو ان کے سینوں میں کینہ اور دشمنی نے جوش مارا

أَحْقَادُ تِلْكَ الْعَدَاوَةِ اللَّوْنِيَّةِ الَّتِي لَا يَزَالُ يُضْمِرُهَا هَوْلَاءِ الْقَوْمِ
لِكُلِّ شَيْءٍ أَيْضُ حَتَّى لِلشَّمْسِ الْمَشْرِقَةِ ، وَالْكَوَاكِبِ الزَّاهِرَةِ ،
فَدَارُوا بِهِ دَوْرَةَ سَقَطٍ مِنْ بَعْدِهَا أُسِيرًا فِي أَيْدِيهِمْ فَاحْتَمَلُوهُ حَتَّى
وَصَلُّوا بِهِ إِلَى دِيَارِهِمْ فَاحْتَسَبُوهُ هُنَاكَ فِي نَفْسِ تَحْتِ الْأَرْضِ كَانُوا
يَسْمُونَهُ « سِجْنُ الْإِنْتِقَامِ » .

هُنَاكَ عَلِمَ أَنَّ تِلْكَ الْبَارِقَةَ الَّتِي لَاحَتْ لَهُ فِي سَمَاءِ السَّعَادَةِ
مِنَ الْأَمَلِ يَوْمَ الْمَعْرِضِ إِنَّمَا هِيَ خُدْعَةٌ مِنْ خُلْعِ الدَّهْرِ وَأَكْذُوبَةٌ ،
مِنَ الْكَادِبِيَّةِ وَإِنَّ مَا كَانَ يُقَدِّرُهُ لِنَفْسِهِ مِنْ سَعَادَةٍ وَهَنَاءٍ فِي مُسْتَقْبَلِ
أَيَّامِهِ قَدْ ذَهَبَ بِذِهَابِ أُمِّسِ الدَّابِرِ ، وَأَصْبَحَ صَحِيفَةً بَالِيَةً
فِي كِتَابِ الدَّهْرِ الْغَابِرِ .

وَلَقَدْ كَانَ فِي اسْتِطَاعَتِهِ أَنْ يُخَلِّدَ لِلنَّازِلَةِ الَّتِي نَزَلَتْ بِهِ وَيَسْتَمْسِكَ
لَهَا لَوْ أَنَّهُ اسْتَقَلَّ بِحَمْلِهَا ، وَلَكِنْ الَّذِي آدَاهُ ، وَأَثَقَلَهُ أَنَّ هُنَاكَ
إِنْسَانًا آخَرَ كَرِيمًا عَلَيْهِ يُقَاسِمُهُ أَيَّامًا ، فَقَدْ أَصْبَحَ بِحِمْلِ مَصِيبَتِهِ
وَمَصِيبَةِ أُمِّهِ فِيهِ عَلَى عَاتِقِي وَاحِدٍ .

نَزَلُوا بِهِ إِلَى الْمَحْجِسِ وَقَادُوهُ إِلَى سَلْسَلَةِ غَلِيظَةِ الْحَلَقَاتِ فَسَلَكُوهُ
فِيهَا ثُمَّ أَغْلَقُوا الْبَابَ مِنْ دُونِهِ وَتَرَكُوهُ وَشَانَهُ ، فَمَا انْفَرَدَ بِنَفْسِهِ
حَتَّى فَتَحَ عَيْنَيْهِ فَلَمْ يَرِ أَمَامَهُ شَيْئًا ، فَلَمْ يَعْلَمْ هَلْ كَفَّ بَصْرَهُ
أَمْ اسْتَدَّتْ الظُّلْمَةُ أَمَامَ عَيْنَيْهِ فَحَجَبَتْ عَنْ نَظَرِهِ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى
نَفْسِهَا ؟ فَلَمْ يَزَلْ فِي حَيْرَتِهِ حَتَّى انْقَضَى اللَّيْلُ فَأَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ مِنْ
نَقَبِ صَغِيرٍ فِي حَائِطِ الْمَحْجِسِ خَيْطُ أَيْضُ دَقِيقٌ مِنْ شُعَاعِ الشَّمْسِ
حَتَّى اسْتَقَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنْسَ بِهِ أَنْسَ الْغَرِيبِ بِالْغَرِيبِ وَشَكَرَ لِلشَّمْسِ
رَسُولَهَا الَّذِي أَرْسَلَتْهُ إِلَيْهِ لِيُؤْنِسَهُ فِي وَحْدَتِهِ ، وَاسْتَمَرَ بَصْرُهُ غَالِقًا

ایقیدخانہ ۲ ظاہر ۳ نائش ۴ بسیدہ پارہ کرنا ۶ دیوار

لکھو اور دشمنی نے جوش مارا جو وہ ہر قیوم سے رکھتے تھے حتیٰ کہ چمکتے سورج اور روشن ستاروں سے بھی نہیں
 بغض و عناد تھا انہوں نے اس پر دھاوا بول دیا اسے گرفتار کر لیا اور اپنی بستی میں لے گئے اور وہ
 اسے ایک زمین دوز سرنگ میں بند کر دیا۔ جسے وہ زندان انتقام کہتے تھے وہاں اسے
 معلوم ہوا کہ وہ نیک بختی جو نمائش کے روز آسمان سعادت پر چمکی تھی ایک امید سے یقیناً
 وہ زمانے کا ایک دھوکہ تھی اور بہت بڑا فریب تھی اور وہ خوش بختی جسے اپنا مقدر سمجھ
 بیٹھا تھا وہ ختم ہو گئی کل گذشتہ کے ساتھ اور گزریے زمانے کی کتاب میں اوراق بوسیدہ سے ہو گئے۔
 اس کے بس میں یہ بات تھی کہ وہ اترنے والی مصیبت کو برداشت کر سکتا تھا اور اسکا
 بوجھ اٹھا سکتا تھا مگر ایک مصیبت جو دشوار اور بھاری تھی وہ یہ کہ ایک دوسری شخصیت
 اس میں حصہ دار تھی۔ لہذا وہ ایک کندھے پر اپنی اور اپنی مال کے مصائب اٹھاتا رہا۔
 وہ اسے قید خانے میں لے گئے اور ایک موٹے حلقے والی زنجیر سے جکڑ کر دروازہ بند کر
 دیا اور اسے اکیلا چھوڑ دیا۔ جب وہ تنہا رہ گیا تو اپنی آنکھوں کو کھولا اور اپنے سامنے
 کچھ بھی نہ دیکھا اسے معلوم نہ تھا کہ اسکی آنکھوں کی بصارت چلی گئی یا اسکی آنکھوں کے آگے
 سخت ترین اندھیرا ہے جس نے ہر چیز کو اسکی آنکھوں سے اوجھل کر دیا ہے حتیٰ کہ خود
 بھی وہ حیرت میں مبتلا رہا یہاں تک کہ رات ختم ہو گئی اور قید خانہ کی دیوار کے چھوٹے
 سے سوراخ سے سورج کی شعاع کا ایک باریک سفید دھاگہ وہ اس کے سامنے کھڑا
 ہوا اور وہ اس سے اس طرح مانوس ہو گیا جیسے مسافر مسافر سے
 مانوس ہوتا ہے اور اس نے سورج کا شکر یہ ادا کیا جس نے اسکی طرف
 ایک قاصد بھیجا۔

"تا کہ تنہائی میں وہ اسکی دل جوئی کرے اسکی نظر اسکے پیچھے پیچھے معلق ہو گئی۔

بِهِ لَا يَفَارِقُهُ أَيْنَمَا سَارَ وَحَيْثُمَا انْتَقَلَ حَتَّى رَأَاهُ يَتَقَبَّضُ شَيْئًا فَشَيْئًا ،
 وَيَتَرَجَعُ قَلِيلًا قَلِيلًا ، ثُمَّ عُلَا إِلَى تَقْبِهِ الَّذِي انْحَلَّتْ مِنْهُ ، ثُمَّ طَارَ
 إِلَى سَمَائِهِ الَّتِي هَبَطَ مِنْهَا ، فَحَزَنَ لِفِرَاقِهِ حُزْنَ الْعَشِيرِ لِفِرَاقِ عَشِيرِهِ
 وَدَارَ بِعَيْنَيْهِ حَوْلَ نَفْسِهِ فَإِذَا قَطَعَ سَوْدَاءَ مُظْلَمَةٍ تَتَدَجَّى وَتَتَكَاتَفُ
 مِنْ حَوْلِهِ وَيَمْلَسُ بَعْضُهَا فِي أَحْشَاءِ بَعْضٍ . وَإِذَا هُوَ نَفْسَهُ قِطْعَةً
 مِنْ تِلْكَ الْقِطْعِ هَائِمَةً يَبِينُهَا هَيْمَانَ الرُّوحِ الْخَالِئِ فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ
 فَمَا كَادَ يَعْرِفُ مَكَانَهُ مِنْهَا ، فَمَشَى فِي ذَلِكَ الْمُعْتَرِكِ الْمَائِجِ يَفْتِشُ
 عَنِ نَفْسِهِ وَيَتَلَمَّسُهَا بِيَدِهِ تَلَمَّسًا حَتَّى سَمِعَ صَلَصلةَ السُّلْسَلَةِ الْمَلْتَفَةِ
 عَلَى قَدَمَيْهِ فَوَجَدَهَا وَكَانَ قَدْ أَجْهَدَهُ الْمَسِيرُ فَتَسَاقَطَ عَلَى نَفْسِهِ
 كَيْبًا مُتَجَبِّبًا .

وَكَذَلِكَ انْقَطَعَ هَذَا الْمَسْكِينُ عَنِ الْعَالَمِ كُلِّهِ تَخَيَّرَهُ وَشَرَّهُ وَلم
 يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مِنْ صَلَوةٍ إِلَّا ذَلِكَ الشَّعَاعُ الْأَبْيَضُ الَّذِي يَزُورُهُ
 كُلَّ صَبَاحٍ ، وَذَلِكَ السَّجَّانُ الْأَسْوَدُ الَّذِي يُطْرِقُهُ كُلَّ مَسَاءٍ .

وَمَا مَرَّتْ بِهِ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ سَنَةٌ وَاحِدَةٌ حَتَّى نَسِيَ نَفْسَهُ ،
 وَنَسِيَ أُمَّةً وَنَسِيَ الْعَالَمَ الَّذِي كَانَ يُعِيشُ فِيهِ ، وَالْعَالَمَ الَّذِي انْتَقَلَ
 إِلَيْهِ ، وَنَسِيَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالظُّلْمَةَ وَالنُّورَ ، وَالسَّعَادَةَ وَالشَّقَاءَ ،
 وَأَصْبَحَ فِي مَتْرَلَةٍ بَيْنَ مَتْرَلَتِي الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ فَلَا يَفْرَحُ وَلَا يَتَأَلَّمُ ،
 وَلَا يَذْكُرُ الْمَاضِيَ ، وَلَا يَرْجُو الْمُسْتَقْبَلَ ، وَلَا يَعْلَمُ هَلْ هُوَ حَجَرٌ
 بَيْنَ تِلْكَ الْأَحْجَارِ أَوْ قِطْعَةٌ بَيْنَ قِطْعِ الظُّلَامِ ، أَوْ جَسَدٌ يَتَحَرَّكُ ،
 أَوْ خِيَالٌ يَسْرِي ، أَوْ وَهْمٌ مِنَ الْأَوْهَامِ أَوْ عَدَمٌ مِنَ الْأَعْدَامِ !

مَرَّتْ عَلَى تِلْكَ الْأُمَّةِ الْمَسْكِينَةِ بِضَعَةِ أَعْوَامٍ لَا تَرَى وَلَدَهَا وَلَا تَحْدُ
 مِنْ بِلْدَانِهَا عَلَيْهِ فَأَصْبَحَ مَنْ يَرَاهَا فِي طَرِيقِهَا يُرَى عَجُوزًا حَكْبَاءَ

بِرِشَاءِ ١ چیلانا ٣ حصہ چلا ٣ کبرایین

وہ جہاں جاتا اسکی نگاہیں ادھر ہی پھر جاتیں حتیٰ کہ اس نے دیکھا وہ آہستہ آہستہ
سکڑتا جا رہا ہے اور بتدریج واپس جا رہا ہے پھر وہ چڑھ گیا جس سوراخ سے
اُتر اُتھا۔ پھر آسمان کی طرف چلا گیا جہاں سے اُتر اُتھا۔ بڑا صدمہ ہوا اسکی جدائی کا جیسے
ساتھی کو ساتھی سے بچھڑنے کا صدمہ ہوتا ہے۔

اس نے اپنے ارد گرد نظریں گھمائی تو دیکھا تار بچیوں کے سیاہ ٹکڑے
اس کے اطراف میں اکٹھے ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے کے اندر گھسٹتے جا رہے
ہیں۔ اور وہ خود بھی ان ظلمت پاروں میں ایک ظلمت پارہ تھا جو سرگردان تھے جیسے قبر کی تاریکیوں
میں حیران روح۔ اسے اپنی جگہ کا پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں ہے وہ چلا وہ اس تنگ موج میں مارتی ہوئی
جگہ میں تلاش کر رہا تھا اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ سے چھو رہا تھا حتیٰ کہ بیڑیوں کی آواز سنی جو
اس کے پاؤں سے لپٹی ہوئی تھیں تو اس نے اپنا آپ پالیا وہ تھک چکا تھا۔ ٹانگ ٹوٹیاں
مارتے مارتے وہ روتے چلاتے ہوئے منہ کے بل گرا اسی طرح منقطع ہو گیا سلسلہ اس
مسکین کا تمام عالم کے یروثر سے اور نہ باقی رہا دنیا اور اس کے درمیان کوئی تعلق مگر
سورج کی سفید شعاع جو اسکو صبح اس کی زیارت کے لئے آتی یا وہ طر و غر جو ہر شام
اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا اس وقت پر ایک سال بھی نہ گزرا کہ اس سے بھلا دیا۔ اپنے آپ کو بھول گیا
کو اور بھول گیا اس جہاں کو جس میں وہ زندہ تھا اور اس عالم کو جس میں اب وہ تھا۔ اور
بھول گیا۔ دن اور رات کو اندھیرے اور روشنی کو نیک بختی اور بد بختی کو وہ موت اور
زندگی کے دورا ہے پر کھڑا تھا۔ نہ خوش ہوتا نہ دکھی نہ ماضی یاد کرتا اور نہ مستقبل کی کوئی
امید رکھتا۔ معلوم نہ تھا کہ ان پتھروں کے درمیان ایک پتھر ہے یا تاریکی کا ایک
ٹکڑا ہے یا متحرک جسم یا خیال شبی ہے یا وہم ہے یا عدم محض ہے اس بیچاری ماں پر کئی
سال گزر گئے لیکن نہ وہ بیٹے کو دیکھ سکی اور نہ اس کے بتانے والا کوئی ملا۔
راستے پر لوگ اسے دیکھتے تھے کہ وہ کمر جھکی

وَاللَّهِ مُتَسَلِّبَةً مَذْهُوبًا بِهَا قَدْ تَوَكَّاتُ عَلَى عَصَا مَا تَزَالُ تَضْطَرِبُ
 فِي يَدِهَا ، وَأَسْبَلَتْ فَوْقَ جِسْمِهَا النَّاحِلُ الْمُحْقُوقُ أَهْدَامًا
 خَلْقَانَا بِحَسْبِهَا النَّاطِرُ إِلَيْهَا لِكَثْرَةِ مَا نَالَتْ يَدُ الْبَلِيِّ مِنْهَا أَهْدَابًا
 مُتَلَاصِقَةً أَوْ مُزَقًّا مُنْتَظِرَةً ، تَقِفُ صَدْرَ النَّهَارِ بِأَبْوَابِ الْمَعَابِدِ
 وَالْكَنَائِسِ تُسَالُّ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهَا ، وَالنَّاسُ أَنْ يُطْعِمُوهَا ، حَتَّى إِذَا
 زَالَتِ الشَّمْسُ عَنِ كِبِدِ السَّمَاءِ أَخَذَتْ سِمَتَهَا إِلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ
 وَجَلَسَتْ فَوْقَ بَعْضِ صُخُورِهِ تَنَاجِي أَمْوَاجَهُ وَرِمَالَهُ ، وَتُرْقِبُ
 أَفْقَهُ الْبَعِيدِ كَمَا يَرْقُبُ النُّجُومُ كَوْكَبَهُ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ ، فَإِذَا سَرَتْ
 إِلَيْهَا نِسْمَةٌ وَجَدَتْ رِيحَ وَلَدِهَا فِيهَا ، وَإِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهَا مَوْجَةٌ
 ظَنَّتْ أَنَّهَا رَسُولٌ مِمَّنْهَ إِلَيْهَا ، وَإِذَا تَرَأَتْ لَهَا سَفِينَةً مَآخِرَةً عَلَى سَطْحِ
 الْمَاءِ حَسِبَتْهَا السَّفِينَةَ الَّتِي تَحْمِلُهُ ، فَلَا يَزَالُ بَصَرُهَا عَالِقًا بِهَا لَا يُفَارِقُهَا
 حَتَّى تَرُسُو عَلَى الشَّاطِئِ فَتَقِفُ فِي طَرِيقِ رُكْبَانِهَا تَتَصَفَّحُ الْوُجُوهَ
 وَتَتَفَرَّسُ الشَّمَائِلَ وَتَهْتِفُ بِاسْمِ وَلَدِهَا صَارِخَةً مَعُولَةً وَتَقُولُ :
 عِبَادَ اللَّهِ ، مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى وَلَدِي أَوْ يَنْشُدُهُ لِي فِي مَعَالِمِ الْأَرْضِ
 وَجَاهِلِيهَا فَقَدْ أَضَلَّتُهُ مِنْذُ عَهْدِ بَعِيدٍ فَحَارَ بِي الدَّهْرُ مِنْ بَعْدِهِ فَلَا
 أَنَا سَالِيَةٌ عَنْهُ وَلَا وَاجِدَةٌ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَاحْتَسِبُوهَا بَدَأَ عِنْدَ اللَّهِ وَحَدَّثُونِي
 عَنْهُ هَلْ عَادَ مَعَكُمْ ، أَوْ يَخْلِفُ عَنْكُمْ لِيَأْتِي عَلَى أَثْرِكُمْ ، أَوْ انْقَطَعَ
 الدَّهْرُ بِهِ فَلَا أَمَلُ فِيهِ بَعْدَ الْيَوْمِ ؟ فَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا أَحَدٌ وَلَا يَفْهَمُ
 أَحَدٌ مَا تَقُولُ ، وَرُبَّمَا لَمَحَهَا بَعْضُ النَّاسِ فَظَنُّهَا امْرَأَةً مُلْتَأَةً
 فَرَأَى لَهَا أَوْ سَائِلَةً فَتَصَدَّقَ عَلَيْهَا .

نیچے کا ذکر کیا کی طرف لیکنا . عقل زائل ہونا ۲ اگر جے ۳ پتھر ۴ مجنون . پاگل

بیٹے کے فراق میں لٹی بھٹی حواس باختہ عقل و خرد سے بیگانہ لاکھی کے سہارے چل رہی ہے جو اس کے ہاتھوں میں لرز رہی ہے اور اس کے لاغر اور ٹیڑھے جسم پر پانے جھیرے لٹک رہے ہیں۔ دیکھنے والا ان کے بہت زیادہ پانے ہونے کی وجہ سے ایسا محسوس کرے جیسے تڑبڑ لیرے لٹک رہے ہیں یا پھٹے پانے کپڑے ہو میں اڑ رہے ہیں۔ بوقت صبح وہ عبادت گاہوں اور گرجاؤں کے دروازوں پر جا کر اللہ تعالیٰ سے رحمت کی درخواست کرتی اور لوگوں سے روٹی کی حتیٰ کہ جب سورج ڈھل جاتا آسمان کے جگر سے تو سمندر کے کنارے چلی جاتی اور کسی چٹان پر بیٹھ کر اسکی موجوں اور ریت کے ذرات سے سرگوشیاں کرتی اور غور سے دور افق کو دیکھتی جیسا کہ نجومی بغور ستاروں کے افق کو دیکھتا ہے جب بھی اسکی طرف نسیم کا جھونکا آتا تو اس میں اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کرتی جب اسکی طرف موج آتی تو بیٹے کا پیغام تصور کرتی۔ اور جب کوئی کشتی پانی کی سطح پر دیکھتی تو سمجھتی یہ وہی کشتی ہے جو میرے لخت جگر کو لا رہی ہے۔ اسکی نظریں اس سے معلق رہتیں حتیٰ کہ وہ کنارے پر لنگر انداز ہو جاتی وہ مسافروں کی راہ میں کھڑی ہو جاتی اور ان کے چہروں کو شناخت کرتی اور بغور انکی عادات کا جائزہ لیتی اور چیخ چیخ کر بیٹے کا نام باواز بلند پکارتی رہتی اور کہتی تھی اے اللہ کے بند و کون ہے جو میرے بچے کے بارے میں بتائے یا اسکو میرے لئے تلاش کرے عالم ارض پر میں نے اسے گم کر دیا ہے ایک عرصہ سے اس کے بعد مصائب ڈھائے زمانے نے مجھ پر اب نہ تو میں اسے بھول سکتی ہوں اور نہ اسے کسی طریقہ سے پاسکتی ہوں۔ حساب کرو بخدا مجھے بتاؤ وہ تمہارے ساتھ لوٹا ہے یا تمہارے ساتھ نہیں آسکا تمہارے پیچھے آئے گا یا زمانے نے اسے ختم کر دیا ہے کہ آج کے بعد اسکے آنے کی کوئی امید نہ رکھوں نہ تو اسکی طرف کوئی توجہ کرتا اور نہ اسکی بات کو کوئی سمجھ سکتا۔

لسا اوقات اگر کوئی دیکھ لیتا تو پاگل سمجھتا لہذا اس پر ترس کھاتا یا بہکارن سمجھ کر اسے کچھ خیرات دے دیتا

وَلَا يَزَالُ هَذَا شَأْنَهَا فِي مَوْقِفِهَا هَذَا حَتَّى تَرَى الْأُمّهَاتِ وَالْأَخْوَاتِ
وَالْفَتِيَّاتِ قَدْ عُدْنَ بِأَوْلَادِهِنَّ وَإِخْوَانِهِنَّ وَأَبَائِهِنَّ إِلَى مَنَازِلِهِنَّ وَلَمْ
يَبْقَ عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ مِنْ غَادٍ وَلَا رَائِحِ سَوَاهَا . فَتَسْأَلُ عَمَّامَا
وَتَعُودُ أَدْرَاجَهَا إِلَى بَيْتِهَا فَتَأْخُذُ بِمَجْلِسِهَا مِنْ حَافَةِ قَبْرِ كَانَتْ قَدْ
إِخْفَرَتْهُ بِيَدِهَا فِي أَرْضِ قَاعِهَا وَتَوَكَّمَتْهُ مَدْفَنًا لِوَلَدِهَا فَتُظَلُّ بِبِكْمِي
وَتَقُولُ :

فِي أَيِّ بَطْنٍ مِنْ بَطْنِ الْأَرْضِ مَضَجُّكَ يَا بَنِيَّ ، وَتَحْتَ أَيِّ
نَجْمٍ مِنْ نَجْمِ السَّمَاءِ مَضَرَّعُكَ ، وَفِي أَيِّ قَاعٍ مِنْ قِيَعَانِ الْبَحْرِ
مَثْوَاكَ ، وَفِي أَيِّ جَوْفٍ مِنْ أَجْوَافِ الْوَحْشِ الضَّارِيَةِ مَأْوَاكَ ؟
لَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ الَّذِي مَزَقَ جُثَّتَكَ ، أَوْ الْوَحْشُ الَّذِي وَكَعُ دَمَكَ ،
أَوْ الْقَبْرُ الَّذِي ضَمَّكَ إِلَى أَحْسَانِهِ ، أَوْ الْبَحْرُ الَّذِي طَوَاكَ فِي جَوْفِهِ ،
أَنْ وَرَاءَكَ أَمَا مُسْكِنَةٌ تَبْكِي عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِكَ كَرَّحْمُوكَ مِنْ أَجْلِي ؟
عُدْ إِلَيَّ يَا بَنِيَّ فَقَبْرًا أَوْ مُقْعِدًا أَوْ كَفِيفًا فَحَسْبِي مِنْكَ أَنْ أَرَكَ
بِحَاجَتِي فِي السَّاعَةِ الَّتِي أَفَارِقُ فِيهَا هَذِهِ الْحَيَاةَ لِأَقْبِلُكَ قَبْلَةَ الْوَدَاعِ
وَأَعْبُدُ إِلَيْكَ بِزِيَارَةِ مَضَجِي مَطْلَعِ كُلِّ شَمْسٍ وَمَغْرِبِهَا لِتُخَفِّتَ
بِرُؤُوسِكَ عَنِّي ضَمَّةَ الْقَبْرِ ، وَتَسْتَبِيرَ بِوَجْهِكَ الْوَضَاءِ ظُلْمَانَهُ الْحَاكِمَةَ .
مَا أَسْعَدُ الْأُمّهَاتِ اللَّوَانِي بِسَبْقِنِ أَوْلَادِهِنَّ إِلَى الْقُبُورِ ، وَمَا
أَشْقَى الْأُمّهَاتِ اللَّوَانِي بِسَبْقِنِ أَوْلَادِهِنَّ إِلَيْهَا ، وَأَشْقَى مِنْهُنَّ تِلْكَ
الْأُمَّ الْمُسْكِنَةَ الَّتِي تَدْبُكُ إِلَى الْمَوْتِ دُبِيًّا وَهِيَ لَا تَعْلَمُ هَلْ تَرَكْتَ
وَلَدَهَا وَرَاءَهَا ، أَوْ إِنَّهَا تَسْجُدُهُ أَمَامَهَا ؟

وَهَكَذَا كَانَ شَأْنُهَا صَبَاحَهَا وَمَسَاءَهَا ، فَلَمْ تَزَلْ تَبْكِي وَلَدَهَا
بِكَاءٍ يُعْقُوبُ وَلَدَهُ ، حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ذَهَابَ بَصِيرِهِ ، وَلَكِنَّهَا
لَمْ تَسْتَطِعْ عَنْ يَوْسُفَهَا صَبْرًا .

ابستر ۲ ملهتل ۳ پھاڑنے وال ۴ چاٹھا ۵ سخت تاریکی ۶ رینگنے والا کبیرا

اور ہمیشہ اس کا بھی موقف رہا حتیٰ کہ جب دیکھتی مائیں بہنیں نوجوان لڑکیاں واپس چلی گئیں اپنے اپنے گھروں کو اپنی اولاد اپنے بھائی اور اپنے باپوں کو لے کر اور سمندر کے کنارے آنے جانے والوں کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تو وہ لاٹھی لیتی اور آہستہ سے گھر آجاتی اب اسکی مجلس قبر کے کنارے تھی جسے اپنے ماتھ سے زمین میں کھودا جسے اپنے بیٹے کی قبر تصور کرتی تھی اکثر وہ یہاں روتی رہتی تھی اور بڑ بڑاتی رہتی تھی اے میرے بیٹے زمین کی کسی گود میں تیری آرام گاہ ہے اور آسمان کے کس ستارے کے نیچے تیرا مقتل ہے۔ اور سمندر کے کس حصے میں تیرا ٹھکانہ ہے۔ اور پھاڑنے والے درندوں کے کس پیٹ میں تیری پناہ گاہ ہے اگر جان لینا وہ پرندہ جس نے تیرا پیٹ پھاڑا یا وہ درندہ جس نے تیرے خون سے اپنے پنجے رنگے ہیں یا وہ قبر جس نے تجھے اپنے اندر چھپا لیا ہے یا وہ سمندر جس نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھ لیا ہے تیرے پیچھے ایک مسکین ماں تجھ پر روٹے گی تو ضرور رحم کرتے میری وجہ سے گواپس لوٹ آ بیٹا خواہ تو فقیر ہے یا پابج یا اندھا میرے لئے اتنا کافی ہے کہ جب کبھی میں اس زندگی سے جدا ہوں اختیار کروں تو تجھے ایک الوداعی بوسہ دے لوں۔ اور عہد لوں تجھ سے اپنی قبر کی زیارت کا صبح و شام تاکہ ہلکی ہو جائے تیری زیارت سے قبر کی سختی اور تیرے روشن چہرے سے منور ہو جائے وہ سخت تاریکی کتنی خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو اولاد سے پہلے ہی قبر میں چلی جاتی ہیں۔ اور کتنی بد بخت ہیں وہ مائیں جن کی اولاد پہلے ان سے قبر کی راہ لیتی ہے اور زیادہ بد بخت وہ مسکینہ ماں ہے۔ جو موت کی طرف آہستہ آہستہ رینگ رہی ہو اور اسے معلوم نہیں کہ اپنے بچے کو پیچھے چھوڑ آئی ہے یا اسے آگے پائے گی۔

اس طرح اسکی حالت رہی صبح و شام وہ اپنے بیٹے کو اس طرح روتی جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کے لئے روتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کی طرح اس کی بینائی بھی زائل ہو گئی لیکن اپنے بیٹے کا صبر نہ کر سکی۔

دلو وغہ ایک رات قید خانہ میں نوجوان کے پاس آیا اس کے قریب ہو کر ہاتھ
 زنجیر کی طرف بڑھایا جو دیوار میں جڑی ہوئی تھی اسے کھینچ لیا اور اس سے کوئی بات نہ کہی
 نہ اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ اس کے نجات کی گھڑی ہے یا موت کا وقت پھر
 وہ اسے قید خانہ سے باہر نکال لیا اور ایک بہت بڑی چٹان جو قبیلہ کے چوپال کے قریب تھی
 اس سے اسکی زنجیر باندھ دی اور چلا گیا اس نے آنکھیں کھولیں اور جگہ بدلی ہوئی پائی
 اور ہاں منظر اور ہی آسمان و زمین اس کے شعور آہستہ آہستہ لوٹنے لگے حتیٰ کہ
 وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گیا یاد آیا جس حال کو پہنچا تھا اور اس پر غور کرنے لگا۔
 یاد کیا اس نے یہاں پر سعادت و شقاوت غریب الوطنی اور وطن قید خانہ اور تاریکی
 بیڑیاں اور ان کے بوجھ کو پھر پرہیز کیا اسکے خیال نے سمندر پار اور یاد کرنے لگا اپنی ماں کو اپنے بعد اسکی
 بد بختی کو اور اشتیاق کو اور اسکی ملاقات سے مایوسی ہو کر تو اس دوران اسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹپک
 پڑا یہ پہلا آنسو تھا جسکو اپنی آنکھوں سے بد بختی کے زمانے میں پہلی بار بہایا تھا۔ اور پھر مسلسل رواں
 دواں ہو گئے اس کے آنسو جو تھمنے کا نام لیتے تھے اور نہ ہوش آتا تھا حتیٰ کہ رات کا
 ایک حصہ گزر چکا اور تمام لوگ اپنے اپنے بستروں میں آرام کی نیند سو گئے۔ اس نے اپنے پاس
 گھٹتوں میں دے کر اپنے خیال کو نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیا وہ اس حال میں تھا
 نیند اسکی آنکھوں میں منڈلا رہی تھی اچانک اس نے محسوس کیا اپنے کندھے پر ایک ہاتھ کے
 لمس کو۔ اس نے سر اٹھایا تو اس کے سامنے ایک سفید وجود کھڑا تھا۔ اسے خیال ہوا کہ کوئی
 نورانی فرشتہ ہے جو آسمان سے نیچے اتر آیا ہے تاکہ اسے بد بختی سے بچالے جب دیکھا
 تو ایک خوبصورت نوجوان سفید رنگت لڑکی تھی کہ اس جیسی حسین و جمیل لڑکی کبھی نہ دیکھی ہوگی۔
 اسکی سفیدی میں نفیس گندمی رنگت ملی ہوئی تھی جیسے اس بادل کی گندم کوئی لوگوں کے سامنے آتی

ہے۔

صبح کے وقت اس سے پوچھا تو کون ہے؟ میں اس قبیلے کی لڑکی ہوں مجھے تیریں اچھی حالت پر

فَعَلِمْتُ أَنَّكَ شَفِيٌّ فَرَحِمْتُكَ مِمَّا أَنْتَ فِيهِ فُجِئْتُكَ أَطْلُقُ وَثَاقَكَ لِتَذْهَبَ
حَيْثُ تَشَاءُ ، فَلَا مَثُوبَةَ بِقَدَمِهَا الْمَرْءُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ يَوْمَ جَزَائِهِ أَفْضَلُ
مِنْ مَوَاسَاةِ الْبَائِسِ وَتَفْرِيجِ كَرْبَةِ الْمَكْرُوبِ ، فَعَجِبَ لِزُنْحِجَةٍ بِيضَاءِ
وَوَثْنِيَّةٍ تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَبِرَبْرِيَّةٍ تَحْمِلُ بَيْنَ جَنَيْتِهَا قَلْبًا يَعْطِفُ عَلَى الْبُوسَاءِ
وَالْمُنْكَوِّثِينَ ، وَقَالَ فِي نَفْسِهِ : مَا لِهَذِهِ الْفَتَاةِ بَدُّ مِنْ شَأْنٍ ، وَوَرَدَ
عَلَيْهَا مِنْ أَمْرٍ مَا ذَهَبَ بِلَبِّهِ ، وَمَلَكَ عَلَيْهِ نَفْسَهُ وَهَوَاهُ ، وَأَنْسَاهُ
كُلَّ شَأْنٍ فِي الْحَيَاةِ إِلَّا شَأْنَهَا فَلَيْتَ صَامِتًا وَاجِمًا لَا يَنْطِقُ وَقَالَ
لَهَا : إِذْهَبِي لِشَانِكَ يَا سَيِّدَتِي فَإِنِّي لَا أُرِيدُ النَّجَاةَ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا
ثَوْرَةٌ مِنْ ثَوْرَاتِ الْبَائِسِ ، فَدَنَّتْ مِنْهُ وَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى عَاتِقِهِ
لَا تَجْعَلِ لِلْبَائِسِ إِلَى قَلْبِكَ أَبَاهُ الْقَتْلِ سَبِيلًا ، وَأَنْجِ بِحَيَاتِكَ مِنْ يَدِ
الْمَوْتِ فَلَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ إِنْ بَقِيَتْ هُنَا إِلَّا أَنْ يَنْحَلِرَ عَنْ وَجْهِكَ
فِنَاعٌ هَذَا اللَّيْلِ فَإِذَا أَنْتَ فُلْدٌ طَائِرَةٌ مَعَ شَعْرَاتِ السُّيُوفِ ، فَلَا
تَفْجَعُ نَفْسَكَ فِي نَفْسِكَ ، وَلَا تَفْجَعُ هَذِهِ الْمَسْكِينَةَ الْوَاقِفَةَ بَيْنَ
يَدَيْكَ فَإِنَّ شَدِيدًا عَلَيَّ جِدًّا أَنْ أَرَاكَ بَعْدَ قَلِيلٍ ذَيْبِحَةً فِي يَدِ الذَّابِحِ ،
أَوْ مُضْعَةً فِي فَمِ الْآكِلِ ، قَالَ : إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعِينَ نَجَاتِي . قَالَتْ :
لَا أَنَّهُمْ مَا تَقُولُ فَإِنِّي مَا جِئْتُكَ إِلَّا وَأَنَا عَالِمَةٌ مَاذَا أَصْنَعُ ، قَالَ :
قَدْ كُنْتُ قَبْلَ الْيَوْمِ مَوْثِقًا بِوَثَاقٍ وَاحِدٍ فَأَصْبَحْتُ مَوْثِقًا بِوَثَاقَيْنِ
فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَحْلِيَ وَثَاقَ قَدَمِي فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَحْلِيَ وَثَاقَ
قَلْبِي ، قَالَتْ بِسَرِّيْرَةٍ نَفْسِهِ فَرَفَعَتْ وَجْهَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَوَلَّيْتُ شَاخِصَةً
إِلَيْهَا سَاعَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا وَوَلَّيْتُ شَاخِصًا إِلَى وَجْهِهَا نَظَرَ الْمَصُورِ
الْمَاهِرِ إِلَى تِمَثَالِهِ الْبَدِيعِ حَتَّى شَعَرَ بِدَمْعَةٍ حَارَّةٍ قَدْ سَقَطَتْ مِنْ جَفْنِهَا
عَلَى وَجْهِهِ ، فَجَرَّتْ فِي مَجْرَى الدَّمْعِ مِنْ خَدِّهِ فَانْحَلَرَتْ مِنْ
جَفْنِهِ دَمْعَةٌ مِثْلَهَا فَالْتَقَتْ بِدَمْعَتِهَا فَامْتَزَجَتَا مَعًا ، فَمَدَّ يَدَهُ إِلَى
رَدَائِهَا فَاجْتَذَبَهَا إِلَيْهِ وَقَالَ : قَدْ طَالَ وَقُوفُكَ يَا سَيِّدَتِي فَاجْلِسِي
بِحَاثِي نَتَحَدَّثُ قَلِيلًا ، فَجَلَسَتْ عَلَى مَقَرَّبَةٍ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا : إِنْ

إِخَامُوشُ - وَجْهٌ . بِحَيْثُ كَرِهَتْ ، يَسْلُوْنَ كَأَوْهِيْرٍ ٢ دَعَارٌ ٣ لَقْمَةٌ ٤ مَقْرُوبٌ رِيْرٌ لِحَوْجِرٍ

جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ ایک بد بخت انسان ہیں اندر راہ ہمدردی میں آئی ہوں تاکہ تمہیں اس
 جھگڑن سے آزاد کرا سکوں اور جہاں تو چاہے جا سکے کیونکہ بروز جزا انسان کیلئے اس کے پردرد و گناہ
 کے سامنے اس سے بہتر تحفہ اور کوئی نہیں پیش کیا جاسکتا کہ ایک مصیبت زدہ کیسا تھ غمخواری کی جائے
 اور اسکی تکالیف کو دور کیا جاسکے اسے تعجب ہوا کہ ایک زنجی اور سفید ایک بت پرست اور موحدہ
 ایک بریر اور اپنے پہلو میں مصیبت زدوں اور شکستہ دلوں کے لئے مہربان دل رکھنے والی اس
 نے اپنے دل میں سوچا نہ در اس لڑکی کے پیچھے کوئی حادثہ ہے وہ اس معاملہ میں عقل کھو بیٹھا
 حاوی ہو گئی اس کے دل پر اسکی محبت وہ زندگی کی ہر چیز بھول گیا صرف وہی اس کے خیالوں
 میں تھی تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور کوئی بات نہ کی پھر کہنے لگا۔ آپ اپنی راہ لیجئے بیگم صاحبہ
 مجھے بچا نہیں چاہیے اس جہان لیا کہ وہ مغلوب ہو رہا ہے مایوسی سے اس کے قریب ہوئی اور
 اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اپنے دل کی طرف نا اُمیدی کو راہ مت دے۔ اے نوجوان بچالے اپنی زندگی
 کو موت کے ہاتھ سے کیونکہ تیری اور موت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے اگر تو یہاں رہ گیا رات کے
 چہرے تقاب اتانے کے بعد پھر تلوار کی دھاریں تیری بوٹیاں اڑا دیں گی اپنے دل کو موت سے درنا
 نہ کر اور نہ ممکن کر اس مسکین عورت کو جو تیرے سامنے کھڑی ہے۔ کیونکہ مجھے انتہائی دکھ ہو گا اس بات
 کا عنقریب قصاب کے ہاتھوں تجھے فوج ہوتے دھیوں یا القم کھانے والے کے مرنے میں کہنے لگا تو مجھے نجات
 نہیں دلا سکتی وہ کہنے لگی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تو کیا کہہ رہا ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے میں یہاں کیا کرنے
 آئی ہوں کہنے لگا آج سے قبل میں اپنی بندھن میں جکڑا ہوا تھا لیکن اب میں جن بندھنوں میں بندھ چکا ہوں
 اگر کھول دینگے آپ میرے پاؤں کی بیڑیاں تو دل کے بندھن کیسے کھول سکیں گی اس اسکی دل کی بات کو جان
 لیا۔ اس اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور ایک ٹکڑے راضطراب دیکھتی رہی جیسے مصوٰر اپنی شاہکار تصویر کو
 دیکھتا ہے حتیٰ کہ اس محسوس کیا ایک گرم آنسو جو اسکی آنکھوں سے اس کے چہرے پر آنسو بہنے کی جگہ
 گر پڑا ہے۔ اس جیسا آنسو اسکی پلکوں سے بھی ٹھک گیا اور اس کے آنسو سے مل گیا اس اسکی چادر کی طرف ہاتھ
 کھینچ لیا اور کہنے لگا آپ کافی دیر سے کھڑی ہیں بیگم صاحبہ میرے ساتھ بیٹھے۔
 تاکہ ہم کچھ باتیں کریں وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تو وہ بولا۔

امزاج دَمْعِي بِدَمْعِكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ قَدْ دَلَّنِي عَلَى أَنَّا لَنْ نَفْتَرِقَ
 بَعْدَ الْيَوْمِ أَحْيَاءَ أَوْ أَمْوَاتًا ، فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُنِي لِي النِّجَاةَ فَإِنِّي لَا
 أَنْجُو إِلَّا بِكَ ، قَالَتْ : لَبِئْسَ اسْتِطْبَعُ ذَلِكَ يَا سَيِّدِي ، قَالَ : وَمَا
 يَمْنَعُكَ مِنْهُ ؟ فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ نَظْرَةً دَامِعَةً وَقَالَتْ : أَخَافُ أَنْ أُحِبُّكَ .
 قَالَ : وَلِمَ تَخَافِينَ ؟ قَالَتْ : لَا أَعْلَمُ ، قَالَ : أَنَا لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا
 تُكْتُمِينَ فِي صَدْرِكَ مِنَ الْأَسْرَارِ ، وَلَكِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرَكِّبَنِي وَسْوَائِي
 فِي يَدِ الْقَدْرِ يَفْعَلُ بِي مَا يَشَاءُ ، فَقَدْ كُنْتُ أَخَافُ الْمَوْتَ قَبْلَ أَنْ
 أَرَكَ ، أَمَّا الْيَوْمَ فَحَسْبِي عِزَاءُ عَمَّا الْأَقْبِيهِ مِنْ غَضَبِهِ وَالْأَمْرِ نَظْرَةً
 رَحْمَةً تَلْقِينَهَا عَلَيَّ فِي مَضْرِعِي ، وَدَمْعَةً حَزْنٍ تَسْكِينُهَا مِنْ بَعْدِي
 عَلَى تَرْبِيَّتِي ... فَمَا اسْتَقْبَلْتَهُ إِلَّا بِدُمُوعِهَا تَنْحَدِرُ عَلَى خَدَّيْهَا كَالْعَقْدِ
 وَهِيَ سَلَكَةٌ فَانْتَرُ ، ثُمَّ مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى قَبْلِهِ فَعَابَلَتْهُ حَتَّى انْصَدَعَ ،
 وَقَالَتْ : إِنِّي ذَاهِبَةٌ مَعَكَ وَلَيَقْبِضَ اللَّهُ فِي وَفِيكَ قَضَاءَهُ .

مَشِيًا بِطُورِيَانِ الْقَفَارِ ، وَيَعْبُرَانِ الْأَنْهَارَ وَيُصْرِحِيَانِ مَرَّةً
 وَيَخْضِرَانِ أُخْرَى ، وَيُرْدَانِ آجِنٍ مِ الْمِيَاهِ وَصَفْوَاهَا وَيَقْنَاتَانِ
 يَابِسِ الشِّمَارِ وَرَطْبِهَا ، فَإِذَا لَاحَ لَهَا ظِلُّ شَجَرَةٍ أَوْ شَاطِئِ غَدِيرٍ
 أَوْ سَفْحِ جَبَلٍ أَوْ يَا إِلَيْهِ فَاسْتَرَا حَا بِجَانِبِهِ قَلِيلًا ثُمَّ عَادَا إِلَى شَأْنِهِمَا .

وَكَانَتْ لَا تَزَلُ تَنْفَسُ وَجْهَ الْفَتَاةِ مُدَّ فَارَقَتْ مَوْطِنَهَا سَحَابَةً
 سَوْدَاءَ مِنَ الْحَزَنِ مَا تَكَادُ تَنْفَسُ عَنْهُ . وَكَانَا إِذَا نَزَلَا مِزْلًا وَأَخَذَا
 مَضْجَعَهُمَا مِنْ تَرْبِهِ وَأَحْجَارِهِ نَهَضَتْ مِنْ مَرَقِدِهَا بَعْدَ هِدَاةٍ مِنَ
 اللَّيْلِ وَانْتَحَتْ نَاحِيَةً مِنْ حَيْثُ تَقَنَّ أَنْهَ لَا يَشْعُرُ بِمَكَانِهَا وَمَدَّتْ
 يَدَهَا إِلَى صَدْرِهَا فَتَنَاولَتْ صَلِيبًا صَغِيرًا فَقَبَلَتْهُ . ثُمَّ أَنْشَأَتْ لَهُمْ

اس وقت میرے آنسو کا آپ کے آنسو سے مل جانا یہ بتانا ہے کہ ہم آج کے بعد زندہ یا مردہ
 بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اگر آپ اس وقت مجھے چھڑانا چاہتی ہیں تو میں آپ کے
 غیر نکات حاصل کر ہی نہیں سکتا کہنے لگی کاش ایسا کر سکتی اس نے کہا کیا یہ کاوٹ ہے تو اس نے
 نسو سے لبریز نظروں سے دیکھا اور کہنے لگی میں ڈرتی ہوں آپ سے محبت کرنے نہ لگ جاؤں وہ
 کہنے لگا کیوں ڈرتی ہے بولی مجھے معلوم نہیں تو وہ کہنے لگا میں آپ کے وہ راز دریافت نہیں
 کرنا چاہتا جو آپ نے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہیں لیکن اتنی درخواست ضرور ہے کہ مجھے
 میرے حال پر چھوڑ دیں خدا کی قضا جو چاہے میرے ساتھ سلوک کرے مجھے دیکھنے سے پہلے
 میں موت سے ڈرتا تھا لیکن مجھے اتنی تسلی کافی ہے تمہاری نظر رحمت کی موت کی تلخیوں کے مقابلہ
 میں جو میری قتل گاہ پر ڈالو گی اور کافی ہیں وہ آنسو جو میرے مرنے کے بعد آپ میری قبر پر بہائیں
 گے اس نے استقبال کیا اسکی باتوں کا رخساروں پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے جیسے موتیوں کی
 لڑی ٹوٹ کر موتی بکھر گئے ہوں پھر اس نے اپنا ہاتھ بیڑیوں کی طرف بڑھایا اور درختی
 سے توڑ ڈالا پھر کہنے لگی چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں اللہ کی تقدیر میرے اور تمہارے
 حق میں بھی ہو نہ ورنہ ہوئے دونوں جنگلوں کو طے کرتے ہوئے دریا اور وادیاں عبور کرتے ہوئے
 گرمی سردی برداشت کرتے ہوئے شورا و میٹھا پانی پیتے ہوئے خشک اور تر میوے کھاتے ہوئے
 جب کسی درخت کا سایہ آتا یا دریا کا کنارہ آتا یا دامن کوہ نظر آتا تو کچھ دیر آرام کر کے پھر چل پڑتے جیسے
 لڑکی نے وطن چھوڑا تھا اس کے چہرے پر افسردگی کا سایہ بادل چھایا ہوا تھا جو کسی وقت بھی نہ چھٹتا
 تھا جب وہ کسی مقام پر پڑاؤ کرتے اور وہاں کی مٹی اور پتھروں کو اپنا بستر بناتے تو وہ اٹھ جاتی
 اپنی نیند سے کچھ رات آرام کرنے کے بعد اور وہاں کسی ایسے کونے میں چلی جاتی جہاں
 اس کے مقام کا پتہ نہ چلے اپنا ہاتھ سینے کی طرف بڑھاتی اور ایک چھوٹی سی صلیب
 نکال کر اسے بوسہ دیتی اور بڑبڑاتی تھی اور

بِكَلَامٍ خَفِيٍّ كَأَنَّهَا تَنَاجِي بِهِ شَخْصًا غَائِبًا عَنْهَا فَتَسْتَغْفِرُهُ مِنْ ذَنْبِ
جَنَّتِهِ إِلَيْهِ مَرَّةً وَتَطْلُبُ مَعُونَتَهُ عَلَى أَمْرٍ لَا تَعْرِفُ مُصْبِرَةً ، وَلَا
تَعْلَمُ وَجْهَ الصَّوَابِ فِيهِ أُخْرَى حَتَّى يَنْبُتُ نَوْرُ الْفَجْرِ فَتَعُودُ إِلَى
مَرْقَدِهَا ، وَكَانَ كُلَّمَا سَأَلَهَا عَنْ شَأْنِهَا التَوْتُ عَلَيْهِ وَدَافَعَتْ عَنْهَا
حَتَّى تَلُومَ أَنْ يُعَاوِدَهَا فَتَرْكُهَا وَشَأْنَهَا ، وَقَدْ أَصْبَحَ يَحْمِلُ فِي صُلْبِهِ
مِنْ الْهَمِّ فَوْقَ مَا تَحْمِلُ مِنْ هَمِّ نَفْسِهَا ، حَتَّى أَشْرَفَا بَعْدَ مَسِيرِ ثَلَاثِينَ
يَوْمًا عَلَى سَوَاءِ الْعِمْرَانِ فَاسْتَبَشِرَا وَعَلِمَا أَنَّهُمَا قَدْ أَصْبَحَا فِي السَّاعَةِ
الْأَخِيرَةِ مِنْ سَاعَاتِ الشَّقَاءِ .

وَكَانَا قَدْ وَصَلْنَا إِلَى نَهْرٍ صَغِيرٍ هُنَاكَ فَجَلَسْنَا بِجَانِبِهِ تَحْتَ شَجَرَةٍ
مُورِقَةٍ بَتَحَدَّثَانِ ، وَهِيَ أَوَّلُ مَرَّةٍ جَلَسْنَا فِيهَا لِلْحَدِيثِ فَقَالَ لَهَا :
مَا حَفِظَ اللَّهُ حَيَاتِنَا فِي هَذِهِ السَّفَرَةِ الطَّوِيلَةِ فِي هَذِهِ الْقَفْرَةِ الْجُرْدَاءِ
الْمَوْحِشَةِ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ لَنَا فِي لَوْحٍ مُقَادِيرِهِ سَعَادَةً لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ
قَدْ أَعَدَّ خَيْرًا مِنْهَا لِعِبَادِهِ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتِ النِّعَمِ ، قَالَتْ : وَمَتَى
كَانَتْ هَذِهِ الْحَيَاةُ مَوْطِنًا لِلْسَّعَادَةِ أَوْ مُسْتَقْرًا لَهَا ؟ وَمَتَى سَعُدَ أَبْنَاؤُهَا
بِهَا فَسَعُدَ مِثْلَهُمْ كَمَا سَعَدُوا ؟ وَإِنْ كَانَ لَا يُدَّ مِنْ سَعَادَةٍ فِي هَذِهِ
الْحَيَاةِ فَسَعَادَتُهَا أَنْ يَعْيشَ الْمَرْءُ فِيهَا مُعْتَقِدًا أَنْ لَا سَعَادَةَ لَهُ فِيهَا
لِيَسْتَطِيعَ أَنْ يَقْضِيَ أَبَاةَ الْمُقَدَّرَةِ لَهُ عَلَى ظَهْرِهَا هَادِيءَ الْقَلْبِ سَارِكِنِ
النَّفْسِ لَا يَكْثُرُ عَلَيْهِ عَيْشُهُ أَمَلٌ كَاذِبٌ ، وَلَا رِجَاءٌ خَائِبٌ . قَالَ :
إِنَّ السَّعَادَةَ حَاضِرَةٌ بَيْنَ أَيْدِينَا ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا إِنْ أَرَدْنَاهَا
إِلَّا أَنْ نَطْوِي هَذِهِ الْمَرَحَلَةَ الْبَاقِيَةَ مِنْ هَذَا الْقَفْرِ فَنَلْجَأُ إِلَى أَوَّلِ بَيْتِ
نَلْقَاءِ فِي طَرِيقِنَا مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ فَتَجِنُّوْا أَمَامَ مَذْبِحِهِ سَاعَةً نَخْرُجُ مِنْ
بَعْدِهَا زَوْجَيْنِ سَعِيدَيْنِ لَمْ يَحُولْ بَيْنَنَا حَائِلٌ ، وَلَا يَكْثُرُ صَفْوَانَا
مُكَلِّرٌ ، فَاطْرَقَتْ هَنِيئَةً ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَإِذَا دَمْعَةٌ صَافِيَةٌ تَنْحَدِرُ
عَلَى خَدِّهَا . فَقَالَ : مَا بَكََاؤُكَ يَا سَيِّدَتِي ؟ فَقَالَتْ : أَتَذَكَّرُ لِبَلَّةِ
النَّجْلَةِ إِذْ دَعَوْتَنِي إِلَى الْفِرَارِ مَعَكَ ، فَقُلْتُ لَكَ إِنِّي أَخَافُ إِنْ مَرَرْتُ
بِجَهَنَّمَ بِرَبِّهَا سَاسَ زَيْمِنِ ۳ نَكْتَهَ جِيْنِي بَحْتِ وَمَبَا حَتَّ

ہستے سے گویا وہ کسی غائب انسان سے سرگوشی کر رہی ہو اور اپنے گناہ کی
 معافی مانگ رہی ہو اور اسکی اس کام پر مدد کی طلبگار ہو جس کا اسے انجام
 معلوم نہ ہو اور نہ وہ اسکے بارے میں راہ صواب کو پہنچانتی ہو۔ حتیٰ کہ صبح پھوٹ پڑی اور وہ
 پنے سوتے کی جگر لوٹ آتی وہ جب بھی اسکے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا تو کتراتا جاتی اور
 سے روک دیتی حتیٰ کہ اسے حیا آتی کہ دوبارہ پوچھے اس لئے اسکو اپنی حالت پر چھوڑ دیا وہ اپنے
 سینے میں خود اتنا بڑا صدمہ چھپائے ہوئے تھا جو اس لڑکی کے غم سے کہیں زیادہ ہو گا۔ حتیٰ کہ
 بس دن بعد وہ دونوں ایک آبادی کے قریب پہنچے اور خوش ہوئے۔ اب نہیں لفظیں ہو گیا
 کہ وہ بد بختی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں (عبور کر چکے ہیں) وہاں وہ ایک چھوٹی سی نہر کے نزدیک
 پہنچے اس کے ایک کنارے گھنے درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے پہلا موقع تھا کہ وہ
 دونوں گفتگو کر رہے تھے اس نے کہا کیسے حفاظت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس طویل سفر
 میں جو وحشتناک اور بے آب گیاہ جنگل والا تھا صرف اس لئے کہ اس نے لوح تقدیر میں ہمارے
 لئے ایسی سعادت لکھ دی ہے کہ شاید اپنے پرہیزگار بندوں کے لئے بھی جنت میں نہ لکھی وہ کہنے لگی
 کہ یہ زندگی کب نیک بختی کا مقام و محل ہے اور اسکے باسی کب کب مران ہوئے ہیں کہ ہم بھی ان کی طرح کاملان ہو
 جائیں گے اور اگر اس زندگی میں خوش بختی ناگزیر ہے تو اسکی خوش بختی یہ ہے کہ ایک انسان یہ عقیدہ رکھ کر
 زندہ رہے کہ اس جہاں میں کوئی خوشی نہیں ہے تب ہی وہ اپنی قیمت کے ایام مٹھائیں اور پرچون گزار سکتا ہے اور پھر نہ تو
 جھوٹی تمنا اسکی زندگی کو بد مزہ کر سکے گی اور نہ کوئی ناکام امید۔ وہ کہنے لگا خوش بختی ہمارے سامنے موجود ہے
 اس کے اور ہمارے درمیان صرف ایک حیل میدان کی منزل باقی ہے اگر ہم چاہیں تو طے کرنا کوئی بڑی بات
 نہیں ہم پناہ گزین ہوں گے پہلے گھر میں جو بھی ہیں اللہ کے گھروں میں راستے میں ملا۔ قربان گاہ کے آگے
 ایک طحہ کیلئے گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے اس کے بعد ہم خوش بخت جوئے کی صورت میں نکلیں گے کہ ہمارے درمیان
 کوئی بھی حائل نہ ہو گا اور نہ کوئی مکدر فضا باعث تکدر نہ ہوگی۔ لڑکی نے ایک پل کے لئے سر کو جھکایا پھر
 اُس نے ملٹھایا تو اس رخسار پر ایک صاف آنسو ڈھلک رہا تھا تو وہ بولا مخمّر کیوں روتی ہو؟ تو کہتے
 لگی آپکو یاد ہے نجات کی رات جب آپ نے مجھے اپنے ساتھ فرار کی دعوت دی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اگر آپ کے ساتھ فرار ہوئی۔

مَعَكَ أَنْ أُحِبَّكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَتْ : وَالْأَسْفَاهُ لَقَدْ وَقَعَ الْيَوْمَ
 مَا كُنْتُ مِنْهُ أَخَافُ .. ثُمَّ صَرَخَتْ صَرْخَةً عَالِيَةً وَقَالَتْ : مَاذَا
 يَا أُمَامَةَ .. وَسَقَطَتْ مُكَبَّةً عَلَى وَجْهِهَا ، فَدَنَا مِنْهَا وَأَمْسَكَ بِيَدَيْهَا
 فَإِذَا رَعْدَةٌ شَدِيدَةٌ تَمَشَّى فِي أَعْضَانِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا الْبَرْدَاءُ وَعَمِدَ
 إِلَى بَعْضِ الْأَشْجَارِ فَاقْتَطَعَ مِنْهَا بَضْعَةً أَعْوَادٍ وَمَشَى يَفْتِشُ عَنِ
 النَّاسِ فِي كَوَخٍ كَانَ يَرَاهُ لَهْ عَلَى الْبُعْدِ حَتَّى بَلَغَهُ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهِ
 كَاهِنًا شَيْخًا جَلِيلَ الْمَنْظَرِ فَدَنَا مِنْهُ وَحَيَّاهُ حَيَّةً حَتَّى بِأَحْسَنِ مِنْهَا
 وَقَالَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ يَا بُنَيَّ ؟ قَالَ : إِنَّ بِيْجَانِبِ ذَلِكَ النَّهْرِ فِتَاةٌ
 مَسْكِينَةٌ تَرْكُهَا وَرَائِي تَشْكُرُ الْبَرْدَ فَهَلْ أَجِدُ عِنْدَكَ جَدْوَةً نَارِ أَعْوَادٍ
 بِهَا إِلَيْهَا لِتَصْطَلِيَ بِهَا ؟ فَمَكَّنَهُ مِنْ طَلْبَتِهِ ، وَقَالَ لَهُ : « كَتَبَ اللَّهُ
 وَلِعَلِّيلِكَ السَّلَامَةَ يَا بُنَيَّ فَاذْهَبْ فَإِنِّي عَلَى أَثْرِكَ ، فَعَدَا الْفَتَى عَدْوًا
 شَدِيدًا حَتَّى بَلَغَ النَّهْرَ فَأَذْهَمَهُ أَنْ رَأَى الْفِتَاةَ هَادِئَةً سَاكِتَةً طَيِّبَةَ
 النَّفْسِ لَا تَشْكُرُ بَرْدًا وَلَا الْمَاءَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا مُتَهَلِّلًا ، وَقَالَ لَهَا :
 لَعَلَّ مَا كَانَ يُخَالِطُ نَفْسِكَ مِنَ الْأَلَمِ لِذِكْرِ أَمَلِكِ وَوَطْنِكَ قَدْ ذَهَبَ
 بِذَهَابِ الْأَيَّامِ ، قَالَتْ : مَا كَانَ يُخَالِطُ نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَاجْلِسْ
 أَحَدِيكَ حَدِيثِي فَقَدْ آتَى أَنْ أَفْضِي بِهِ إِلَيْكَ ، فَجَلَسَ بِجَانِبِهَا فَأَنْشَأَتْ
 مَحَدِّثَةً وَتَقُولُ :

أَنَا فِتَاةٌ غَرِيبَةٌ مِثْلَكَ عَنْ هَذِهِ الدِّيَارِ لَا أَعْرِفُ مِنْ سَاكِنِيهَا
 غَيْرَ نَفْسِي ، وَلَا مِنْ أَرْضِهَا غَيْرَ قَبْرِ قَدِ زَالَ الْيَوْمَ رَسْمُهُ وَبَلِي
 مَعَ الْأَيَّامِ دَفِينُهُ ، فَقَدْ وَلَدْتَنِي أُمِّي عَلَى فَرَّاشِ رَجُلٍ أَيْضٌ وَقَدْ
 مِنْ دِيَارِكُمْ مِنْدَ عِشْرِينَ عَامًا فَالْتَقَى بِهَا عِنْدَ مَرُورِهِ بِجَبَّتِهَا فَأَحْبَبَهَا
 وَأَحْبَبْتَهُ ، ثُمَّ فَرَّتْ مَعَهُ إِلَى مَا وَرَاءَ هَذِهِ الصَّحْرَاءِ فَدَانَتْ بِدِينِهِ ،
 ثُمَّ تَرَوَّجَهَا فَوَلَدَانِي وَعِشْنَا جَمِيعًا حَقِيقَةً مِنَ الدَّهْرِ عَيْشَ السُّعْدَاءِ

لكرمل چنگلاری ۳ بارش رک جانا - دانا ہونا - حصہ

تو محبت کرنے لگوں گی اس نے کہا ہاں۔ لڑکی کہنے لگی انفسوس آج ہی ہوا جس کا مجھے اندیشہ تھا پھر زور سے چیخی اور کہنے لگی اے ماں تو نے کیا کیا؟ اور اوندھی منہ کے بل گر پڑی وہ اسکے قریب گیا اور اسے ہاتھوں میں تھام لیا دیکھا تو اسکے اعضاء میں سخت لرزش سی طاری ہے وہ سمجھا کہ جارا بخار لاحق ہو گیا ہے لہذا درخت سے کچھ ٹہنیاں توڑ لیا دوڑ سے ایک چھوٹی نپڑی نظر آ رہی تھی وہ آگ کی تلاش کیلئے چل پڑا حتیٰ کہ وہاں پہنچ گیا دروازے پر ایک باوقار بوڑھا رہا سب ملا اس کے پاس گیا اور سلام کیا تو اس نے سلام کا بڑے اچھے انداز میں جواب دیا اور پوچھا بیٹے! کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ اس نہر کے کنارے ایک لڑکی مسکینہ کو چھوڑ آیا ہوں جو سردی سے ٹھٹھہ رہی ہے۔ کیا آپ کے پاس آگ کی چنگاری ہوگی؟ تاکہ میں اس کے پاس حرارت پہنچانے کیلئے لے جاؤں اس نے چنگاری دے دی اور کہنے لگا بیٹا! اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری مریدہ کے لئے صحت و سلامتی لکھ دی ہے۔ تو چل میں تیرے پیچھے پیچھے آنا ہوں۔ نوجوان تیز دوڑا حتیٰ کہ نہر تک پہنچ گیا اور یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ لڑکی آرام و سکون سے بیٹھی ہے نہ اسے کوئی ٹھنڈ کی شکایت ہے اور نہ کسی تکلیف کی۔ وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا اور بولا شاید وہ صدمہ جو آپ کو اپنے گھر اور وطن والوں تھا۔ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ رخصت ہو گیا ہے تو وہ کہنے لگی میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بیٹھ جائیے میں آپ کو پورا واقعہ بتاتی ہوں کیونکہ اب وقت آن پہنچا ہے کہ میں آپ سے اپنا راز کہہ ڈالوں وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تو کہنے لگی میں بھی ایک غریب الوطن لڑکی ہوں آپکی طرح۔ ان بستنیوں میں اپنے علاوہ میں کسی کو نہیں جانتی اور نہ اس سرزمین سے مجھے واقفیت ہے۔ سوائے ایک قبر کے جس کے نشانات تک مٹ چکے ہیں اور اسکا دفون بھی ایک زمانہ گزرنے کے بعد گل مٹ چکا ہے مجھے میری ماں نے ایک سفید نام کے بستر پریم دیا جو تمہارے ہی علاقہ سے بیس سال ہوئے ادھرایا تھا۔ اس کا گزر ہوا ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کو چاہنے لگے پھر وہ اس صحرا کے پیچھے بھاگ گئے میری ماں اس کا مذہب اختیار کر لیا اور اس شادی کر لی تو میں پیدا ہوئی ہم ایک صدمہ تک امن و سعادت کی زندگی گزارتے رہے

الْأَمِينِ وَكَانَ رَجَالَ قَبِيلَةِ أُمِّي لَا يَزَالُونَ يَتَطَلَّبُونَ السَّبِيلَ إِلَيْنَا حَتَّى
سَقَطُوا عَلَيْنَا سَقُوطَ الْقَضَاءِ فِي جَنَاحِ لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِي الظُّلَامِ فَاقْتَادُونَا
جَمِيعًا إِلَى أَرْضِهِمْ ، وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ لَمْ أَسْلُخِ العَاشِرَةَ مِنْ عُمُرِي
فَقَتَلُوا أَبِي أَمَامِي وَأَمَامَ أُمِّي قَتْلَةً لَا يَزَالُ مَنظَرُهَا حَاضِرًا بَيْنَ يَدَيَّ
حَتَّى السَّاعَةِ لَا يَفَارِقُنِي ، فَحَزَنْتُ أُمِّي عَلَيْهِ حَزْنًا شَدِيدًا مَا زَالَ
يَدْنُو بِهَا مِنَ القَبْرِ شَيْئًا فَشَيْئًا حَتَّى جَاءَتْ سَاعَتُهَا فَحَضَرَ مَوْتُهَا
رَسُولٌ مِّنْ رُّسُلِ المَسِيحِ كَانَ لَا يَزَالُ يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا مِنْ حِينٍ إِلَى
حِينٍ فَدَعَتْنِي إِلَيْهَا أَمَامَهُ وَقَالَتْ لِي : يَا بِنْتَهُ إِنَّ أُمِّي قَدْ وَلَدَتْنِي
لِلشَّقَاءِ فِي هَذَا العَالَمِ وَأَحْسِبُ أَنِّي قَدْ وَلَدْتُكَ لَهُ كَذَلِكَ فَحَسِبْنَا ذَلِكَ ،
وَلَا تَكُونِي سَبِيًّا فِي شِقَاءِ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِكَ وَإِنِّي نَفْسِكَ لِلْعَذْرَاءِ
نَدْرًا لَا يَحِلُّهُ إِلَّا المَوْتُ . فَادْعَتْنِي لِأَمْرِهَا وَأَشْهَدْتُ الكَاهِنُ عَلَى
نَثْرِي قَتْلًا وَجَهَّهَا بِشْرًا وَسُرُورًا ، ثُمَّ نَظَرْتُ نَظْرَةً فِي السَّمَاءِ
وَقَالَتْ : مَا أُنْذِرُ عَلَى أُنْثَى يَا زَافَائِيلُ ، ثُمَّ فَاضَتْ رُوحَهَا .

فَاضْطَرَبَ الفَتَى عِنْدَ سَمَاعِ هَذَا الِاسْمِ وَقَالَ لَهَا : هَلْ تَعْرِفِينَ
وَطْنَ أَبِيكَ وَأَسْرَتَهُ ؟ قَالَتْ نَعَمْ ، وَسَمْتَهُمَا لَهُ فَاسْتَطِيرَ قَرَحًا
وَسُرُورًا وَقَالَ : أَحْمَدُكَ اللهُ فَقَدْ وَجَدْتُ ضَالِّي ، فَعَجِبْتُ
لِأَمْرِهِ ، وَقَالَتْ : وَأَيُّ ضَالَّةٍ تُرِيدُ ؟ قَالَ : أَنْذِرِي لَيْلَةَ اللِّقَاءِ
إِذَا امْتَرَجَتْ دَمْعَانَا مَعًا فَقُلْتُ لَكَ إِسْمًا صُلَّةً بَيْنِي وَبَيْنِكَ لَا يَقْطَعُهَا
إِلَّا المَوْتُ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ : قَدْ كُنْتُ أُمَّتَ إِلَيْكَ قَبْلَ
الْيَوْمِ بِحُرْمَةِ الحُبِّ وَحَدَّهَا فَأَصْبَحْتُ أُمَّتَ إِلَيْكَ بِحُرْمَةِ الحُبِّ
وَالقَرْبَى فَأَنْتِ الْيَوْمَ حَبِيبَتِي وَإِنَّهُ خَالِي مَعًا فَقَالَتْ بِصَوْتِ خَافِتٍ :
أَحْمَدُ اللهُ فَقَدْ وَجَدْتُ لِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ العَصِيَّةَ أَخًا ، وَأَخَذَ جِسْمَهَا
بِضَطْرِبٍ اضْطِرَابًا شَدِيدًا ، وَوَجَّهَهَا بِرُبْدٍ شَيْئًا فَشَيْئًا ، فَدَعَّرَ

اِكْهَالِ اِنْدَانَا ۲ تَابِعِ هُونَا - مِطْعَمِ هُونَا - حَتَّى كَا اِقْرَارِ كَرْنَا ۳ خَوْفِ زِدِه هُونَا - دُرُكْ كِهَارِ سِثْ

اور میری ماں کے قبیلہ کے لوگ ہمیشہ کھوج میں لگے رہے حتیٰ کہ ایک ایک رات میں انہوں نے ہم پر تل بول دیا اور سب کو اپنے وطن لے گئے جبکہ اس وقت میری عمر دس سال کی بھی نہ تھی انہوں نے میرے اور میری ماں کے سامنے میرے باپ کو قتل کر دیا وہ منظر آج تک میرے سامنے ہے کہ آنکھوں سے جدا نہیں ہونا میری ماں کو اتنا شدید صدمہ ہوا کہ اسے قبر سے قریب کرنا چلا گیا حتیٰ کہ اس وقت آ پہنچا اسکی موت کے وقت حضرت عیسیٰ کا ایک پیروکار سامنے تھا جو گناہے لگا ہے آیا جایا کرتا تھا مجھے ماں نے اسکے سامنے بلایا اور کہنے لگی بیٹی! میری ماں نے اس جہاں میں مجھے بدبختی کیلئے جنم دیا تھا میں خیال کرتی ہوں کہ تجھے بھی میں نے اسی لئے جنم دیا ہے اتنا ہی کافی ہے کہ میرے کسی بدبختی کا سبب مت بننا کنواری مریم کیلئے منت مان لے کہ اسے صرف موت ہی مل کر کے میں نے اسکے حکم کے سامنے تسلیم خم کر لیا اور راہب کو اس بات کا گواہ بنا لیا۔ پھر اس کا چہرہ خوشی و مسرت سے چمکنے لگا پھر اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کہنے لگی اے روناٹیل میں تیرے پیچھے پیچھے آ رہی ہوں پھر اسکی روح پرواز کر گئی۔ نوجوان یہ نام سننے سے چونکا اور کہا کیا تو اپنے باپ کے وطن اور خاندان کے بارے میں جانتی ہے؟ اس نے کہا ہاں اس نے وضاحت کی تو نوجوان خوشی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا اے اللہ! تیرا شکر ہے میں نے اپنی گمشدہ چیز پالی ہے لڑکی حیران رہ گئی۔ اور پوچھا کونسی گمشدہ چیز نوجوان نے کہا کیا تجھے ملاقات کی شب یاد ہے کہ ہم دونوں کے باہم آنسو مل گئے تھے میں نے تجھے کہا تھا کہ میرا تیرا وہ تعلق ہے جس کو سوائے موت کے کوئی جدا نہیں کر سکتا وہ بولی ہاں! کہتے لگا۔ آج کے دن سے پہلے میں تجھے صرف محبت کا واسطہ دیتا تھا مگر اب میں ساتھ ہی قرابت کا واسطہ بھی دوں گا تو آج سے میری جیبیہ بھی ہے اور میرے ماموں کی لڑکی بھی تو وہ دھیمی آواز میں کہنے لگی خدا کا شکر ہے میں نے اس نازک لمحہ میں اپنے بھائی کو پالیا اس کا جسم شدید حالت میں کانپنے لگا اور اس کا چہرہ آہستہ آہستہ مضمحل ہونے لگا تو نوجوان ڈر گیا۔

الْفَقِي وَأُرْتَاعَ وَحَنَا عَلَيْهَا وَقَالَ : مَاذَا أُرَى ؟ قَالَتْ : لَا تَرَعُ
فَأَصْعُ إِلَيَّ فَإِنَّ لِحْدَيْنِي بَقِيَّةٌ لَمْ تَسْمَعْهَا ، إِنِّي مِنْذُ حَفِظْتُ وَصِيَّةَ أُمِّي
وَوَهَبْتُ الْعُذْرَاءَ نَفْسِي ، كَانَ لَا بُدَّ لِي أَنْ أَخْتَدِرَ لِي مَلَجًا أَفْرَعُ
إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَنِي فِيهِ هَوَايَ عَلَى دِينِي ، فَكُنْتُ
لَا أَزَالُ أَحْمِلُ تِلْكَ الْقَارُورَةَ مَعِي حَتَّى جَاءَ الْيَوْمُ الَّذِي خَفِنَهُ
فَلَجَأْتُ إِلَيْهَا فَنَجَوْتُ وَأَسْتَوْدَعُكَ اللَّهُ . فَنَظَرَ الْفَقِي حَيْثُ أَشَارَتْ
فَرَأَى قَارُورَةً مُطْرَحَةً وَرَاءَهَا فَتَنَاوَلَهَا فِإِذَا هِيَ فَارِغَةٌ إِلَّا مِنْ بَقِيَّةِ
صَفْرَاءٍ فِي قَرَارِهَا فَفَهِمَ كُلَّ شَيْءٍ .

هُنَالِكَ شَعَرَ كَأَنَّ شَعْبَةً مِنْ شُعَابِ قَلْبِهِ قَدْ هَوَتْ بَيْنَ أَعْضَائِهِ
وَكَأَنَّ طَائِرًا قَدْ نَقَضَ جَنَاحِيهِ ، ثُمَّ طَارَ عَنْ رَأْسِهِ إِلَى جَوْءِ السَّمَاءِ
فَصَعَقَ فِي مَكَانِهِ صَعَقَةً لَمْ يَشْعُرْ بَعْدَهَا بِشَيْءٍ ، مِمَّا حَوَّلَهُ فَلَمْ يَسْتَفِقْ
إِلَّا بَعْدَ حِينٍ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فِإِذَا الْفَتَاةُ بِجَانِبِهِ جُثَّةٌ بَارِدَةٌ ، وَإِذَا الْكَاهِنُ
صَاحِبُ الْكُوخِ وَاقِفًا أَمَامَهُ بِحِمْلِ عَلَى كَفِّهِ طَعَامًا كَانَ قَدْ جَاءَ بِهِ
إِلَيْهِمَا وَيَقْلِبُ نَظْرَهُ حَائِرًا لَا يَفْهَمُ مِمَّا يَرَى شَيْئًا ، فَوَثَبَ الْفَقِي
إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ أَمَامَهُ وَجْهًا لَوَجْهِهِ وَنَظَرَ إِلَيْهِ نَظْرَةً شَرَّارَةً كَيْتَلِكَ
النَّظْرَةَ الَّتِي يُلْقِيهَا الْمُوتُورُ عَلَى وَجْهِ وَاتِرِهِ ، وَكَانَ قَدْ خُوِّلَطَ فِي
عَقْلِهِ فَأَخَذَ يَهْدِي وَيَقُولُ :

أَتَدْرِي أَيُّهَا الرَّجُلُ لِمَ مَاتَ هَذِهِ الْفَتَاةُ ؟ لِأَنَّهَا وَهَبَتْ نَفْسَهَا
لِلْعُذْرَاءِ ، ثُمَّ عَرَّضَتْ لَهَا الْحَبَّ فِي طَرِيقِهَا فَوَقَفَتْ حَائِرَةً بَيْنَ قَلْبِهَا
وَدِينِهَا فَلَمْ تَجِدْ لَهَا سَبِيلًا إِلَى الْخَلَاصِ إِلَّا سَبِيلَ الْإِنْتِحَارِ فَانْتَحَرَتْ .
تِلْكَ جَرَائِمُكُمْ يَا رِجَالَ الْأَدْيَانِ الَّتِي تَقْرَفُونَهَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ،
مَا كَفَاكُمْ ، أَنْ جَعَلْتُمْ أَمْرَ الزَّوْاجِ فِي أَيْدِيكُمْ تَحْلُونَ مِنْهُ مَا تَحْلُونَ ،
وَتُرَبِّطُونَ مَا تُرَبِّطُونَ ، حَتَّى قَضَيْتُمْ بِتَحْرِيمِهِ قَضَاءً مُبْرَمًا لَا يَقْبَلُ
أَخْذًا ، وَلَا رَدًّا ؟

ایچیننا چلانا۔ صوته پست زمین کے غصہ میں ترہمی نظر سے دیکھنا۔

اور اسپر جھباک کر کہنے لگا میں کیا دیکھ رہا ہوں؛ کہنے لگی مت گھبراؤ میری طرف کان لگائیے تاکہ اچھا اپنی باقی کہانی سنا سکوں جو ابھی تک اپنے نہیں سستی میں نے جب سے اپنی ماں کی وصیت کو محفوظ کر لیا۔ اور اپنی جان کو کنوار می مریم کے سپرد کر دیا تو میرے لئے اب یہ ضروری تھا کہ اپنے لئے کوئی چلے پناہ تلاش کروں اس دن کے لئے جبکہ میرے دین پر خواہش نفس غلبہ پالے اس لئے ہمیشہ سے اپنے پاس یہ شیشی رکھتی تھی حتیٰ کہ وہ دن آن پہنچا جس کا مجھے ڈرتھا میں نے اسکی پناہ لی اور مجھے اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔ نوجوان نے ادھر دیکھا جس طرف لڑکی نے اشارہ کیا تھا۔ دیکھا تو ایک بوتل اس کے پیچھے پڑی تھی۔ اٹھا کر دیکھا تو وہ خالی تھی اور چند زرد زرد قطرے اس کے پینڈے میں رہ گئے تھے وہ سمجھ گیا۔ اس نے محسوس کیا گویا اس کے دل کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر اسکی لپلیوں میں بچس کر رہ گیا ہے اور گویا کہ کسی پرندے نے اپنے بازو جھاٹے اور اس کے سر سے نکل کر فضائے آسمانی کی طرف اڑ گیا۔ وہ وہیں پر بہوش ہو گیا اور اسکو اپنے ارد گرد کی کسی بات کی خبر نہ رہی کچھ دیر بعد ہوش آیا اپنی آنکھوں کو کھول کر دیکھا تو لڑکی اسکے ایک جانب ٹھنڈی ہو چکی ہے اور وہی جھونپڑی والا پادری کھانا ہاتھ میں لئے اس کے سامنے کھڑا ہے جو ان دونوں کیلئے لایا تھا وہ حیران حیران نظروں سے تنک رہا ہے اسکی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا یہ کیا دیکھ رہا ہے نوجوان اسکی طرف لپکا اور اسکے آمنے سامنے کھڑے ہو کر اسے گھونے لگا جیسے ایک قصاص لینے والا قاتل کی طرف دیکھتا ہے اور وہ مخمبوط الہواس ہو چکا تھا لہذا وہ آہستہ سے بڑبڑانے لگا اور کہا اے شخص تجھے معلوم ہے یہ لڑکی کیوں مری ہے اس لئے کہ اس نے اپنی جان کنواری مریم کے سپرد کر دی تھی پھر حال ہوئی مجبت اسکی راہ میں تو یہ حیران کھڑی رہ گئی۔ اپنے دل اور دین کے درمیان اسے نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی سو اٹے خودکشی کے لہذا اس نے خودکشی کر لی اسے مذہب ٹھیکیدار وہ نہیں تھا اے جرائم جو اس سر زمین پر کرتے ہو کیا تمہارے لئے یہ بات کافی نہ تھی کہ کز شادی کے معاملات تم نے اپنے تک محدود کر لئے جسے چاہتے ہو حلال قرار دے دیتے ہو اور جس کے ساتھ تمہاری مرضی ہو جوڑ دیتے ہو یہاں تک کہ شادی کی حرمت پر ہی تم نے قرض لگا دی۔ جس میں کوئی گنجائش نہیں قبولیت ورد کی۔

إِنَّ الَّذِي خَلَقَنَا وَبَثَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَامِنَا هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَنَا
هَذِهِ الْقُلُوبَ وَخَلَقَ لَنَا فِيهَا الْحُبَّ ، فَهُوَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُحِبَّ ، وَأَنْ
نُعِيشُ فِي هَذَا الْعَالَمِ سَعْدَاءَ هَانِئِينَ ، فَمَا شَأْنُكُمْ وَالذُّخُولُ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَرَبِّهِ ، وَالْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ؟

إِنَّ اللَّهَ بَعِيدٌ فِي عُلْيَاءِ سَمَائِهِ عَنِ أَنْ تَتَنَاوَلَهُ أَنْظَارُنَا ، وَتَبْتَصِلَ
بِهِ حَوَاسِنَا ، وَلَا سَبِيلَ لَنَا أَنْ نَرَاهُ إِلَّا فِي جَمَالِ مَصْنُوعَاتِهِ وَبَدَائِعِ
آيَاتِهِ ، فَلَا بُدَّ لَنَا مِنْ أَنْ نَرَاهَا وَنُحِبَّهَا لِنَسْتَطِيعَ أَنْ نَرَاهُ وَنُحِبَّهُ .

إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ نُعِيشَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ بِلَا حُبِّ فَانْتَرَعُوا
مِنْ بَيْنِ جُنُوبِنَا هَذِهِ الْقُلُوبَ الْخَافَةَ ثُمَّ اطْلُبُوا مِنَّا بَعْدَ ذَلِكَ مَا
تَشَاؤُونَ؟ فَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نُعِيشَ بِلَا حُبِّ مَا دَامَتْ لَنَا أَفِيدَةُ
خَافَةَ .

أَتُظَنُّونَ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَنَّا مَا خُلِقْنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا إِلَّا لِنَسْتَعْلِفَ فِيهَا
مِنْ ظِلْمَةِ الرَّحِمِ إِلَى ظِلْمَةِ الدَّيْرِ ، وَمِنْ ظِلْمَةِ الدَّيْرِ إِلَى ظِلْمَةِ الْقَبْرِ ؟
بُسَّتِ الْحَيَاةُ حَيَاتَنَا إِذَنْ وَبُسَّ الْخَلْقُ خَلْقَنَا ، إِنَّا لَا نَمْلِكُ فِي هَذِهِ
الدُّنْيَا سَعَادَةً نَحْبِئُهَا غَيْرَ سَعَادَةِ الْحُبِّ وَلَا نَعْرِفُ لَنَا مَلْجَأً نَلْجَأُ
إِلَيْهِ مِنْ هُمُومِ الْعَيْشِ وَأَرْزَائِهِ سِوَاهَا فَفَتَشُوا لَنَا عَنْ سَعَادَةِ غَيْرِهَا
قَبْلَ أَنْ تَطْلُبُوا مِنَّا أَنْ نُنَازِلَ لَكُمْ عَنْهَا .

هَذِهِ الطُّيُورُ الَّتِي تَفْرُدُ فِي أَفْنَانِهَا إِنَّمَا تَفْرُدُ بِتَنْعَمَاتِ الْحُبِّ ،
وَهَذَا النَّسِيمُ الَّذِي يَرْدُدُ فِي أَجْوَانِهِ إِنَّمَا يَحْمِلُ فِي أَعْطَافِهِ رَسَائِلَ
الْحُبِّ ، وَهَذِهِ الْكُورِيبُ فِي سَمَائِهَا ، وَالشَّمُوسُ فِي أَفْلَاقِهَا ،
وَالْأَزْوَاجُ فِي رِيَاضِهَا ، وَالْأَعْشَابُ فِي مَرْوَجِهَا وَالسَّوَامِ فِي مَرَاتِعِهَا ،
وَالسَّرَابُ فِي أَحْبَابِهَا .. وَإِنَّمَا نُعِيشُ جَمِيعًا بِنِعْمَةِ الْحُبِّ . فَتَمَى
كَانَ الْحَيَوَانَ الْأَعْجَمُ وَالْحَمَادُ الصَّامِتُ أَيُّهَا الْقِسَاءُ الْمُسْتَبِدُونَ أَرْفَعُ

إِكْثَافُكَ ٢ كَرَجَا ٣ تَكَالَيْفُ ٤ كَانَا ٥ يَجُولُ ٦ حَشْرَتِ الْأَرْضِ ٧ سَكْدَلُ

بے شک ذات جس نے ہمیں پیدا کیا اور ہمارے جسموں میں ہماری روحیں رکھی ہیں۔
 اس نے ہمارے لئے ان میں محبت بھی پیدا کی ہے تو وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم محبت کریں۔
 اور اس دنیا میں نیکی اور کامران ہو کر جسٹس پھر تمہیں کیا حق کہ آدمی اور پروردگار آدمی
 اور اس کے دل کے درمیان مداخلت کرو۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اتنا بلند و بالا ہے کہ ہماری کسی
 حد تک نگاہ بھی نہیں پہنچ سکتی اور نہ اس کے ہمارے حواس مل سکتے ہیں ہمارے لئے ایسی کوئی بھی
 صورت نہیں کہ ہم اس کے مصنوعات حسن و جمال میں دیکھیں اور عجیب و غریب نشانات
 میں اسکی جستجو کریں لہذا یہ ضرور ہے کہ ہم انہیں دیکھیں اور ان سے محبت کریں تاکہ ہم اس
 ذات کو دیکھ سکیں اور اس سے محبت کر سکیں، اگر تم چاہتے ہو کہ ہم اس سر زمین پر بغیر محبت کے
 جسٹس تو ہمارے پہلوؤں سے یہ دھڑکتے ہوئے دل نکال لو پھر ہم سے جس چیز کا چاہے مطالبہ کرو کیونکہ
 ہم بغیر محبت کے زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ہمارے دل دھڑکتے ہیں اے لوگو! تم سمجھتے ہو کہ ہم اس دنیا
 میں صرف اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ رحم کی ظلمت سے نکل کر جا کی تاریکی میں منتقل ہوں اور گر جا کی
 ظلمت سے قبر کی تاریکی میں گھس جائیں، تب تو ہماری زندگی بہت بری ہے۔ اور ہماری پیدائش
 بہت ہی بری ہے۔ اس دنیا میں سوائے محبت کی سعادت کے کسی بھی سعادت کے مالک نہیں ہیں۔
 اور نہ کوئی جائے پناہ جانتے ہیں۔ جو ہمیں زندگی کے غموں اور مصیبتوں سے نجات دلا دے تو ہمارے
 لئے اسکے علاوہ کسی سعادت کو ڈھونڈھ نکالو۔ قبل اس سے کہ ہم سے یہ مطالبہ کرو کہ ہم تمہاری
 خاطر دست بردار ہو جائیں لہذا یہ پرندے جو اپنے گھونسلوں میں گاتے ہیں یہ درحقیقت محبت
 کے نغمے گاتے ہیں۔ اور یہ ہوا جو اپنی فضاؤں میں چلتی ہے یہ بھی اپنے اپنے اطراف محبت
 کے پیغامات اٹھائے پھرتی ہے یہ آسمان کے ستارے افلاک کے سیارے پھول اپنے باغات
 میں سبزے چراگاہوں کے اور سبزہ زاروں کے چوپائے اور سوراخوں میں رہنے
 والے حشرات الارض یہ سب ہی محبت کی نعمت سے تو زندہ ہیں گویا جانور
 گونگے اور خاموش جمادات تمام اے سنگدلو! یہ بلند ہیں۔

شأناً من الإنسان الناطق وأحق منه بِنِعْمَةِ الْحَبِّ وَالْحَيَاةِ ؟
فَهَيِّنَا مَا جَمِعَهَا أَنهَا لَا تَعْقِلُ عَنْكُمْ مَا تَقُولُونَ ، وَلَا تَسْمَعُ
مِنْكُمْ مَا تَنْطِقُونَ ، فَقَدْ نَجَتْ بِذَلِكَ مِنْ شَرِّ عَظِيمٍ ، وَشَقَاءٍ مُقِيمٍ .

إِنَّا لَا نَعْرِفُكُمْ أَيُّهَا الْقَوْمُ وَلَا نَدِينُ بِكُمْ ، وَلَا نَعْرِفُ لَكُمْ
بِسُلْطَانٍ عَلَى أَجْسَامِنَا أَوْ أَرْوَاحِنَا ، وَلَا نُرِيدُ أَنْ نَرَى وَجُوهَكُمْ
أَوْ نَسْمَعَ أَصْوَاتَكُمْ ، فَتَوَارَوْا عَنَّا وَادْهَبُوا وَخَدِّكُمْ إِلَى مَعَابِدِكُمْ أَوْ
مَغَاوِرِكُمْ ، فَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَتَّبِعَكُمْ إِلَيْهَا ، وَلَا أَنْ نَعِيشَ مَعَكُمْ فِيهَا .

إِنَّ وَرَاءَنَا نِسَاءً ضِعَافِ الْقُلُوبِ وَرِجَالًا ضِعَافِ الْعُقُولِ وَنَحْنُ
نَخَافُكُمْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَمْتَدَّ شُرُوكُمْ إِلَيْهِمْ .. فَلَا بَدَّ لَنَا أَنْ نَقِفَ فِي وَجُوهِكُمْ
وَنَعْرِضَ سَبِيلَكُمْ لِنُدُوكُمْ عَنْهُمْ حَتَّى لَا تَصِلُوا إِلَيْهِمْ فَتُفْسِدُوا
عَلَيْهِمُ الْبَقِيَّةَ الْبَاقِيَةَ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَعُقُولِهِمْ .

إِنَّا لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ ، وَلَا نُشْرِكُ بِهِ غَيْرَهُ ، وَفِي اسْتِطَاعَتِنَا
أَنْ نَعْرِفَ الطَّرِيقَ إِلَيْهِ وَنُحَدِّثَ بِدُونِ دَلِيلٍ يُدِلُّنَا عَلَيْهِ ، فَلَا حَاجَةَ
لَنَا بِكُمْ وَلَا بِوَسَاطَتِكُمْ .

كِتَابُ الْكَوْنِ يُغْنِينَا عَنْ كِتَابِكُمْ ، وَآيَاتُ اللَّهِ تُغْنِينَا عَنْ آيَاتِكُمْ ،
وَأَنَاشِيدُ الطَّبِيعَةِ وَنَعْمَاتُهَا تُغْنِينَا عَنْ أَنَاشِيدِكُمْ وَنَعْمَاتِكُمْ .. هَذَا
الْجَمَالَ الْمَرْتَقِرُّ فِي سَمَاءِ الْكَوْنِ وَأَرْضِهِ ، وَنَاطِقَهُ وَصَامِتَهُ وَمُنْحَرِكَهُ
وَسَاكِنَهُ ، إِنَّمَا هُوَ مَرَأَةٌ نَقِيَّةٌ صَافِيَةٌ تَنْظُرُ فِيهَا فَرَى وَجْهَ اللَّهِ الْكَرِيمِ
مَشْرِقًا مُتَلَانًا فَخِرًا بَيْنَ يَدَيْهِ سَاجِدِينَ ، ثُمَّ نُصِفِي إِلَيْهِ لِنَسْمِعَ
وَحْيَهُ فَنَسْمَعَهُ يَقُولُ لَنَا : « أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا خَلَقَ الْجَمَالَ مَتَعَةً لَكُمْ
فَتَمَتَّعُوا بِهِ ، وَإِنَّمَا خَلَقْتُمْ حَيَاةً لِلْجَمَالِ فَأَحْبِبُوهُ . »

ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ الَّذِي نَسْمَعُهُ وَلَا نَسْمَعُ أَمْرًا سِوَاهُ .

اشیتہ ۲ چک ۳، کان دھرنہ

بولنے والے انسانوں سے اور وہ نعمتِ حُب اور زندہ رہنے کے زیادہ مستحق ہیں؟ یہ بات
 ان کے لئے مبارک ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ سمجھ نہیں سکتے اور تم جو بھی بولتے ہو وہ نہیں سن
 سمجھ سکتے اور تم جو بھی بولتے ہو وہ نہیں سن سکتے۔ انہوں نے نجات حاصل کر لی ہے بہت برسی
 مصیبت اور دائمی بد بختی سے اے لوگو! ہم نے تو تمہیں جانتے ہیں اور نہ تمہارے مذہب کو پہانتے
 ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ اپنے جسموں اپنی رحوں پر تمہارے خیالات مسلط کریں نہ تمہارے
 چہرے ہمیں دیکھنا گوارا ہیں اور نہ تمہاری آوازیں سننا پسند ہیں۔ لہذا ہم سے روپوش ہو جاؤ۔
 اور گھس جاؤ اپنے معبد اور غاروں میں کیونکہ ہم نہ تو تمہاری پیروی کر سکتے ہیں۔ اور نہ تمہارے ساتھ
 جی سکتے ہیں۔ ہمارے پیچھے کمزور دل عورتیں اور کمزور عقل مرد ہیں ہمیں اندیشہ ہے کہیں تمہارا
 نسر ان تک بھی نہ پہنچ پائے۔ ضروری ہے کہ ہم تمہارے اڑے آئیں اور تمہاری راہ میں رکاوٹ
 ڈالیں تاکہ تمہیں ان سے دفع کر دیں۔ حتیٰ کہ تم ان تک پہنچ سکو اور ان کی بچی کھچی عقلوں اور
 دلوں کو فاسد نہ کر سکو ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے
 ہمارے بس میں ہے۔ یہ بات کہ خود ہی بغیر کسی رہبر کے راہ نکال سکیں اس لئے ہمیں یا تمہاری
 وساطت کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ یہ دنیا ایک کتاب ہے جو تمہاری کتاب سے ہمیں بے نیاز کر سکتی
 ہے۔ یہ آیات الہیہ ہیں تمہاری آہوں سے مستغنی کر سکتی ہیں۔ فطرت کے نغمے تمہارے گنبنوں
 بے پرواہ کر سکتے ہیں یہ جمالِ ارضی و سماوی حسنِ ناطق و صامت خوبروی ساکن و متحرک بہ ایک صاف
 شفاف آئینہ ہے جس میں خداوندِ قدوس کی ذات کو ہم روشن و منور دیکھتے ہیں اور اسکے
 سامنے سجے میں گر پڑتے ہیں پھر کیسویں سے متوجہ ہو جاتے ہیں تاکہ ہم اسکے ارشاد کو سنیں کہ
 وہ فرماتا ہے۔ اے لوگو! حسن و جمال صرف تمہارے نفع کے لئے پیدا کیا تم اس سے پوسے
 طور پر متمتع ہو اور تم جمال کو زندہ و جاوداں رکھنے کے لئے پیدا کئے گئے لہذا اسے زندہ رکھو۔
 یہ ہے حکمِ خداوندی جسے ہم سنتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں سنتے

وَمَا وَصَلَ إِلَى حَدِيثِهِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ حَتَّى ثَقُلَ لِسَانُهُ، وَوَهْنَتْ عَزِيمَتُهُ،
 وَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُهُ، فَسَقَطَ فِي مَكَانِهِ يَزْفَرُ زَفِيرًا شَدِيدًا، وَبَيْنَ
 أَيْتَانِ مُحْزَنًا، فَاقْتَرَبَ مِنْهُ الشَّيْخُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ:
 أَرْفُقْ بِنَفْسِكَ يَا بُنَيَّ فَمَا أَنْتَ بِأَوَّلِ تَأْكُلِ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ،
 وَلَا فَعِيدِكَ بِأَوَّلِ رَاحِلٍ عَنْهَا، وَإِنَّ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ عِزَاءً
 لِلصَّابِرِينَ وَجِزَاءً لِلْمُحْسِنِينَ، فَأَهْوَى الْفَتَى عَلَى يَدِهِ وَأَخَذَ بِقَبْلِهَا
 وَيَقُولُ: اغْفِرْ لِي ذَنْبِي يَا أَبَتِي، فَقَدْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، قَالَ:
 غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا بُنَيَّ فَمَا دُونَ رَحْمَةِ اللَّهِ بِسَابِ مُوَصِدٌ وَلَا رِتَاجٌ
 مُعَرِّضٌ، قَالَ لَهُ: يَا أَبَتِي إِنَّ هَذِهِ الْفَتَاةَ غَرَبِيَّةٌ عَنْ هَذِهِ الْأَرْضِ
 وَكَيْسَ لَهَا فِيهَا أَحَدٌ سِوَايَ، وَقَدْ مَاتَتْ مِنْ أَجْلِي وَفِي سَبِيلِي، فَهَلْ
 تَأْذِنُ لِي أَنْ أَدْنُو مِنْهَا لِأَقْبِلَهَا قَبْلَةَ الْوَدَاعِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِهَا
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: افْعَلْ يَا بُنَيَّ، فَزَحَفَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى
 بَلَغَ مَكَانَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ ضَمًّا شَدِيدًا وَأَهْوَى بِفِيهِ عَلَى فَمِهَا فَقَبَّلَهَا
 لِأَوَّلِ مَرَّةٍ فِي حَيَاتِهِ قَبْلَةَ فَاضَتْ رُوحَهُ فِيهَا.

•••

فِي السَّاعَةِ الَّتِي دُفِنَ فِيهَا هَذَانِ الشَّهِيدَانِ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ
 الْمُورَقَةِ عَلَى شَاطِئِ ذَلِكَ النَّهْرِ الْجَارِي مَرَّتَ بِكُوَيْخِ الْعُجُوزِ امْرَأَةٌ
 مِنْ جَارَاتِهَا كَانَتْ تَعْتَادُهَا الرِّبَابَةَ مِنْ حِينِ إِلَى حِينٍ، فَنَظَرَتْ
 إِلَى مَكَانِهَا الَّذِي اعْتَادَتْ أَنْ تَتَّخِذَهُ مِنْ حَافَةِ ذَلِكَ الْقَبْرِ الْمُتَوَجِّحِ
 فَرَأَتْ خَالِيًا فَاشْرَفَتْ عَلَى الْحَفْرَةِ فَوَجَدَتْهَا مُرَدِّيَةً فِيهَا مُعْفَرَةً بِرَأْسِهَا
 لَا حَرَكَاتٍ بِهَا، فَمَلَأَتْ بِالرَّابِ الَّذِي كَانَ مُجْتَمِعًا حَوْلَ الْحَفْرَةِ
 تِلْكَ الْأَشْبَارُ الْخَمْسَةُ الَّتِي هِيَ مَسَافَةٌ مَا بَيْنَ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ، ثُمَّ
 أَتَبَلَتْ فَوْقَ تَرْبَتِهَا دَمْعَةً كَانَتْ هِيَ كُلُّ نَصِيبِهَا مِنَ الدُّنْيَا.

الرزنا ۲ کھیت باغ کی جھونپڑی ج اکوا م لیلہ کا ختم اندھیری رات
 ۲ گھنٹوں یا سرین کے بل گھسیٹنا۔

اس کی بات یہیں تک پہنچی تھی کہ زبان بھاری ہو گئی اسکی ہمت جواب دے گئی اور اسکے جوڑ
 کانپنے لگے لہذا وہ اپنے مقام پر گر پڑا سخت گرم گرم آہیں بھرتے اور دردناک نالہ و شیون
 کر رہا تھا۔ بوڑھا راہب اس کے قریب گیا اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر بولا بیٹا
 ذرا تسلی رکھو تم اس رشتے زمین پر پہلے زخم خوردہ نہیں ہو اور نہ ہی تمہاری محبوبہ اس دنیا
 میں سب سے پہلی رحلت کر جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رضا صبر کرنے والوں کے
 لئے ڈھارس اور نیچو کاروں کے لئے ایک جزا ہے نوجوان نے اس کے ہاتھوں کو لے کر بوسہ
 دیا اور کہنے لگا باپ میرا گناہ معاف کر دے میں ظالم ہوں۔ بوڑھے نے کہا اللہ تیری مغفرت
 کرے کیونکہ اللہ کی رحمت کا دروازہ بند نہیں ہے نہ کوئی چیز حائل ہے اور نہ مانع ہے
 نوجوان نے راہب سے کہا اے باپ یہ لڑکی اس رشتے زمین پر بے سہارا ہے میرے
 سوا اس کا کوئی بھی نہیں یہ میری ہی وجہ سے اور میری ہی خاطر مری ہے۔ کیا آپ مجازت
 دیں گے کہ میں اسکے قریب جا کر اس آخری گھڑی میں اس کا الوداعی بوسہ لے لوں راہب نے
 کہا لے لو بیٹا۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا اس تک پہنچا اور اسے اپنے سینے سے چمٹایا۔
 اسکے منہ پر اپنا منہ رکھا اور زندگی میں پہلی مرتبہ بوسہ دیا اور اسکی روح بھی پرواز کر گئی
 جس گھڑی دونوں شہید دفن کئے جا رہے تھے اس سرسبز و شاداب رخت کے نیچے بہتی نہر کے کنارے اسی
 وقت ایک عورت بوڑھی پڑوسن جو کبھی کبھار اسکے پاس آتی جاتی تھی۔ اس نے اسکے اس جگہ کی
 طرف دیکھا جہاں وہ سلی قبر کے کنارے بیٹھی روتی رہتی تھی آج اس جگہ کو خالی دیکھ کر گڑھے کے
 قریب گئی تو دیکھا چادر اوڑھے مٹی میں لقمہ ٹری بے حس و حرکت گڑھے میں پڑی ہے۔
 اس نے گڑھے کو جو زندگی اور موت کے مابین پانچ بالشت کا فاصلہ رکھتا ہے مٹی
 سے بھر دیا اس گڑھے کے ارد گرد پھر اسکی قبر پر ایک آنسو بہا دیا جو نصیب کل
 تھا برنے والی کا اس دنیا سے۔

الحجاب (خلاصہ)

اپنے دوست کے متعلق بتا رہا ہے کہ میرا دوست یورپ جاتا ہے جو فطرتاً نہایت شریف شخص ہے چند سال یورپ میں رہنے کے بعد جب وطن واپس آتا ہے تو مزاج بدل چکا ہوتا ہے اور اخلاقی حالت گر چکی ہوتی ہے۔ پرشے کا زبردست مخالف ہو چکا ہوتا ہے۔ میں نے بے پردگی کے مضرات اور حجاب کی متعدد اوصاف و اہمیت گنوائیں لیکن وہ مغربیت سے بڑی طرح متاثر ہو چکا ہوتا ہے۔ اور میری بات کا کوئی اثر نہیں لیتا لہذا اپنی بیوی کو مجبور کر کے اس کا پردہ اتار دیتا ہے۔ اسی بات پر میری اس سے قطع تعلقی ہو جاتی ہے۔ اور پھر سہمی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے کچھ روز بعد ایک رات پولیس والوں کے ساتھ گھر سے نکلتا دیکھ کر میں پریشان ہو جاتا ہوں مجھ سے نہ رہا گیا پوچھا تو معلوم ہوا کہ ایسے تھلنے میں بلایا گیا ہے۔ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو میں تیار ہو گیا اور ساتھ چل پڑا ممکن میری مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ اسکی بیوی اور اس کا دوست ناگفتہ بہ حالت میں پکڑے گئے ہیں۔ میرے دوست پر یہ بات بجلی بن کر گری جسے سن کر بے ہوش ہو گیا۔ اپنے دوست کی بیوی کو اسکے باپ کے گھر بھجوایا اور اسے ایسولینس پر گھر لے آیا۔ ڈاکٹر کو بلایا جس نے دماغی بخار بتایا ساری رات بیہوش رہا میں پوری رات تیمار داری کرتا رہا صبح ہوش آیا تو اپنے کئے پر بڑا نادام ہوا اور اعتراف کیا کہ گھر کے چراغ سے گھر چلایا دوستوں کی گھر میں اتنی آمد و رفت نہ بڑھانا تو آج شرمندگی کا سامنا ہوتا رہتا ہوا، اب میں بھرتا رہا۔ اپنے ساتھ ہر ایک کو ملنے سے منع کر دیا جب بچہ لایا گیا۔ تو بچے کو بھی منکس کی نگاہ سے دیکھنے لگا کہ وہ بھی میرا نہیں معلوم نہیں یہ کس کا ہے؟ شدت تکلیف سے ڈاکٹر کو دوبارہ بلوایا۔ اس نے بغور معائنہ کرنے کے بعد خاصی مایوسی کا

اظہار کیا اور پھر ناگاہ سکرانہ کی کیفیت طاری ہو گئی اسی دوران میرے دوست کی بیوی
 آئی جس نے یقین دلایا کہ وہ جرم کے قریب تھی لیکن سرزد نہیں ہوا لہذا اپنے ذہن کو اور دل
 کو تسلی دیں۔ اس بات سے مسکرایا اور پھر اسکی روح پرواز کر گئی اپنے دوست کی
 موت سے میں بیحد غمزدہ ہوا لیکن ایک بات اس صدمے کو ہلکا کرتی ہے کہ اسکی
 موت پوری قوم کو بے پردگی کی لعنت سے بچانے کے لئے درس عبرت بن گئی۔

الْحِجَابُ

مَوْضُوعَةٌ

ذَهَبَ فَلَانٌ إِلَى أَوْلَادِهِ وَمَا نُنْكِرُ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئاً ، فَلَبِثَ فِيهَا
بِضْعَ سِنِينَ . ثُمَّ عَادَ وَمَا بَقِيَ مِمَّا كُنَّا نَعْرِفُهُ مِنْهُ شَيْئاً .

ذَهَبَ بِوَجْهِهِ كَوَجْهِ الْعُنْدِ لَيْلَةَ عَرْسِهَا ، وَعَادَ بِوَجْهِهِ كَوَجْهِ
الصَّخْرَةِ الْمَلْسَاءِ تَحْتَ اللَّيْلَةِ الْمَاطِرَةِ ، وَذَهَبَ بِقَلْبِ نَفْسِي طَاهِرٍ
بِأَنْفِ بِالْعُفُوِّ وَيَسْتَرْبِيعُ إِلَى الْعُنْدِ ، وَعَادَ بِقَلْبِ مُلْفِ مَدْخُولٍ
لَا يُفَارِقُهُ السَّخَطُ عَلَى الْأَرْضِ وَمَسَاكِنِهَا ، وَالنَّقْمَةُ عَلَى السَّمَاءِ
وخالِقِهَا ، وَذَهَبَ بِنَفْسِي غَضِيَّةً خَاشِعَةً تَرَى كُلَّ نَفْسٍ فَوْقَهَا ،
وَعَادَ بِنَفْسِي ذَهَابَةً نَزَاعِيَةً لَا تَرَى شَيْئاً فَوْقَهَا ، وَلَا تَلْقَى نَظْرَةً
وَاحِدَةً عَلَى مَا تَحْتَهَا ، وَذَهَبَ بِرَأْسِي مَمْلُوءٍ حِكْمًا وَرَأْيًا ، وَعَادَ
بِرَأْسِي كَرَأْسِ التَّمَالِ الْمُتَقَبِّ لَا يَمْلُوهَا إِلَّا الْهَوَاءُ الْمُرْدِدُ ، وَذَهَبَ
وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ دِينِهِ وَوَطَنِهِ ، وَعَادَ وَمَا
عَلَى وَجْهِهَا أَصْغَرُ فِي عَيْنِي مِنْهُمَا .

وَكُنْتُ أَرَى أَنَّ هَذِهِ الصُّورَةَ الْغَرِيبَةَ الَّتِي يَرَاهِي فِيهَا هَوْلًا
الضُّعْفَاءُ مِنَ الْغَتِيَانِ الْعَائِدِينَ مِنْ تِلْكَ الدِّيَارِ إِلَى أَوْطَانِهِمْ إِنَّمَا هِيَ
أَصْبَاغٌ مُفْرَعَةٌ عَلَى أَجْسَامِهِمْ إِفْرَاغًا لَا تَلْبَثُ أَنْ تَطْلُعَ عَلَيْهَا شَمْسُ
الْمُشْرِقِ حَتَّى تَتَّصِلَ وَتَطَّيَّرَ ذُرَائُهَا فِي أَجْوَاءِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ مَكَانَ
الْمَدِينَةِ الْغَرِيبَةِ مِنْ نَفْسِهِمْ مَكَانَ الْوَجْهِ مِنَ الْمِرْآةِ ، إِذَا انْحَرَفَ
عَنْهَا زَالَ خَيَالُهَا مِنْهَا فَلَمْ أَشَأْ أَنْ أَفَارِقَ ذَلِكَ الصَّدِيقَ وَلَيْسَتْكَ

یورپ لے اترانا۔ چپٹ جانا۔ صحبت کرنا۔ شادی

الحجاب (پردہ)

(موضوعہ - طبع زاد)

فلاں آدمی یورپ گیا جس میں کوئی برائی نہیں تھی کچھ عرصہ وہاں رہا پھر واپس آیا تو وہ اچھائیاں اب مفقود تھیں گھر جاتے وقت ہم دیکھتے تھے۔ وہ ایسے شرمیلے چہرہ والا تھا جیسے کنواری لڑکی سہاگ رات میں ہو اور جب واپس لوٹا تو چہرہ ایسے تھا جیسے بارش والی رات میں ملائم مٹی نظر آئے اور جب گیا تو دل مانوس تھا عفو اور معذرت سے پاک صاف تھا اور جب لوٹا تو دل کھوکھلا ہو چکا تھا جس میں زمین اور اہل زمین کا بغض و حسد بھرا رہتا تھا آسمان اور اس کے خالق سے رنجیدہ ہو چکا تھا جب گیا تھا تو تروتازہ دل خشوع و خضوع والا نفس لے کر اور جب لوٹا لٹے پٹے نفس کے ساتھ حریص طبیعت لیکر اپنے سے اوپر کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اور نہ نیچے کسی پر نظر ڈالتا تھا۔ گیا تو ایسے سر کے ساتھ جو حکمت اور دانائی سے پر تھا لیکن لوٹا تو جیسے مورتی کی کھوپڑی جو کھوسلی ہو چکی ہو جس میں ہوا کے سوا کوئی چیز آئے نہ جائے چلا تو اسے رٹے زمین پر دین اور وطن سے زیادہ کوئی پسندیدہ چیز نہ تھی اور لوٹا تو اسکی نظروں میں ان دونوں سے زیادہ حقیر چیز کوئی نہ تھی ہمیں دیکھتا تھا یہ عجیب و غریب صورتیں کہ کمزور نوجوان یورپ لیکر اپنے وطن واپس آتے ہیں وہ رگڑ روپ جس سے ان کے جسموں کو رنگا گیا مشرق کے سورج طلوع ہونے تک بھی نہیں ٹھہرتا حتیٰ کہ معدوم ہو جاتا ہے اور اسکے ذرات فضائے سماوی میں اڑ جاتے ہیں اور ان کے لئے مغربی تہذیب تمدن ایسا ہوتا ہے جیسے چہرے کے لئے آئینہ کہ جب بھی چہرہ ادھر مڑا تو عکس زائل ہو گیا میں نہیں چاہتا تھا کہ اس دوست کو چھوڑ دوں۔

عَلَى عِلَانِهِ وَفَاءَ بِعَهْدِهِ السَّابِقِ وَرِجَاءَ لِعَدْوِ الْمُنْتَظَرِ مُحْتَمِلًا فِي سَبِيلِ
ذَلِكَ مِنْ خُفْيِهِ وَوَسْوَاسِهِ وَفَسَادِ تَصَوُّرَاتِهِ وَغَرَابَةِ أَطْوَارِهِ ، مَا لَا
طَاقَةَ لِئَلِي بِاحْتِمَالِ مِثْلِهِ ، حَتَّى جَاءَنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ بِدَاهِيَةِ الدَّوَاهِيِ
وَمَصِيبَةِ الْمَصَائِبِ ، فَكَانَتْ آخِرَ عَهْدِي بِهِ .

دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ وَاجِمًا مُكْتَبًا فَحَسِبْتُهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالتَّحِيَّةِ
إِيمَاءً ، فَسَأَلْتُهُ مَا بَالُهُ فَقَالَ : مَا زِلْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ
فِي عِنَاءٍ لَا أَعْرِفُ السَّبِيلَ إِلَى الْخَلَاصِ مِنْهُ ، وَلَا أُدْرِي مَصِيرَ
أَمْرِي فِيهِ ، قُلْتُ : وَأَيِّ امْرَأَةٍ تُرِيدُ ؟ قَالَ : تِلْكَ الَّتِي يُسَمِّيهَا
النَّاسُ زَوْجَتِي ، وَأَسَمِّيَهَا الصَّخْرَةَ الْعَاتِيَةَ فِي طَرِيقِ مَطَالَتِي وَأَمَالِي .
قُلْتُ : إِنَّكَ كَثِيرُ الْأَمَالِ يَا سَيِّدِي فَعَنْ أَيِّ أَمَالِكَ تُحَدِّثُ ؟ قَالَ :
لَيْسَ لِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا أَمَلٌ وَاحِدٌ هُوَ أَنْ أَغْمِضَ عَيْنِي ثُمَّ أَفْتَحُهَا
فَلَا أَرَى بَرَقًا عَلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ فِي هَذَا الْبَلَدِ ، قُلْتُ : ذَلِكَ مَا لَا
تَمْلِكُهُ وَلَا رَأْيَ لَكَ فِيهِ ، قَالَ : إِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ يَرَوْنَ فِي
الْحِجَابِ رَأْيِي ، وَيَتَمَنَّوْنَ فِي أَمْرِهِ مَا أَمْنِي ، وَلَا يَحْوُلُ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ تَزْوِجِهِ عَنْ وَجْهِ نِسَائِهِمْ وَإِبْرَازِهِنَّ إِلَى الرِّجَالِ بِجَالِسَتِهِمْ
كَمَا يَجْلِسُ بَعْضُهُنَّ إِلَى بَعْضٍ إِلَّا الْعَجْزُ وَالضَّعْفُ وَالْهَيْبَةُ الَّتِي
لَا تَرَالُ تَلْمُ بِنَفْسِ الشَّرِيفِ كُلَّمَا حَاوَلَ الْإِقْدَامَ عَلَى أَمْرٍ جَدِيدٍ ،
فَرَأَيْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ هَادِمٍ لِهَذَا الْبِنَاءِ الْعَادِي الْقَدِيمِ الَّذِي
وَقَفَ سَدًّا دُونَ سَعَادَةِ الْأُمَّةِ وَارْتِفَاقِهَا دَهْرًا طَوِيلًا ، وَأَنْ يَتِمَّ
عَلَى بَيْتِي مَا لَمْ يَتِمَّ عَلَى يَدِ أَحَدٍ غَيْرِي مِنْ دَعَاةِ الْحَرَبِيَّةِ وَأَشْيَاعِهَا ،
فَقَرَّضْتُ الْأَمْرَ عَلَى زَوْجَتِي فَأَكْبَرْتُهُ وَأَعْظَمْتُهُ وَخَيَّلْتُ إِلَيْهَا أَنِّي
جَسْتُهَا بِإِحْدَى النِّكَبَاتِ الْعِظَامِ وَالرِّزَابَا الْجَسَامِ وَزَعَمْتُ أَنَّهَا إِنْ
بَرَزَتْ إِلَى الرِّجَالِ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَسْتَطِيعَ أَنْ تَبْرَزَ إِلَى النِّسَاءِ بَعْدَ ذَلِكَ

١- سیاہ ٢- خاموش - مکرملنا - نجیل - کینہ - بڑا - گھر ٣- مصائب

میں نے اس کے عیوب پر پردہ ڈالا سابقہ وفاؤں کا پاس رکھتے ہوئے اور آئندہ کی
 اُمید پر میں نے اسکی حماقتوں اس کے اولام اس کے فاسد خیالات اور عجیب و غریب
 طور و اطوار کو برداشت کرتا رہا حالانکہ میرے جیسا آدمی ایسی باتیں برداشت نہیں کر سکتا۔
 حتیٰ کہ وہ ایک رات بہت سخت مصیبت کے ساتھ آیا میں اس کے پاس گیا تو اسے خاموش
 اور غمزہ پایا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے اشارے سے جواب دیا میں نے اس کا
 حال دریافت کیا تو وہ جواباً کہنے لگا کل رات سے میں عورت کی وجہ سے پریشان ہوں۔
 جس سے مجھے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مجھے اس سلسلہ میں اپنے فیصلے کا بھی
 کوئی انجام نظر نہیں آتا میں نے کہا کہ میں عورت کے بارے میں کہہ رہے ہو کہتے لگا وہی تو ہے
 جسے لوگ میری بیوی کہتے ہیں اور میں اسے اپنے مطالب مقاصد کی راہ میں بہت بڑھی
 چٹان سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا تم تو بہت کثیر رکھتے ہو اب کونسی خواہشات کی بابت کہے
 رہے ہو کہنے لگا میری زندگی میں ایسی خواہش ہے اور وہ یہ کہ آنکھیں بند کر لوں اور پھر
 کھولوں تو اس شہر میں کسی عورت پر برقعہ نہ دیکھوں۔ میں نے کہا یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے
 اور نہ اس معاملہ میں تمہاری رائے قابل قبول ہے کہنے لگا بہت سے لوگ پردہ بارے میں میرے جیسا
 نظریہ رکھتے ہیں اور میری آرزو جیسی آرزو رکھتے ہیں کوئی چیز مانع نہیں ان عورتوں کے چہروں سے
 برقعہ اتارنے میں کھلا چلنے اور مردوں کے احتیاط کرنے میں سوائے عاجزی کمزوری اور ہیبت کے جو دائی ہے جو
 اہل مشرق کی شناخت ہے جب بھی وہ چاہتے ہیں اور شغل پر کوئی اقدام میں چاہتا ہوں کہ ان
 پرانی بنیادوں کے مسمار کرنے میں سبقت حاصل کروں جو رکاوٹ بنی ہوئی ہے ایک صد قوم کی ترقی اور
 خوش بختی میں اور یہ کہ تمام مردوں اپنے ہاتھوں سے حریت کی تبلیغ و اشاعت کو جو دوسرے سرانجام
 نہیں دے سکتے۔ لہذا نیا معاملہ بیوی پر پیش کیا تو اس نے بارگاہ اور امرِ عظیم تصور کیا اور
 خیال کیا کہ میں اسکے لئے بہت زبردست مصیبت لایا ہوں اس نے کہا اگر میں مردوں
 میں نظر ہا ہر ہو کر پھرنے لگی تو پھر میرا عورتوں سے میل جول

حَيَاءٌ مِنْهُمْ وَخَجَلًا ، وَلَا تَحْجَلْ مِنْكَ وَلَا حَيَاءً ، وَلَكِنَّهُ الْمَوْتُ
 وَالْحَمُودُ وَالذَّلُّ الَّذِي ضَرَبَهُ اللَّهُ عَلَى هَوْلِيَاءِ النَّسَاءِ فِي هَذَا الْبَلَدِ
 أَنْ يَعِشْنَ فِي قُبُورٍ مُظْلَمَةٍ مِنْ خُلُودِهِنَّ وَخَيْرِهِنَّ حَتَّى يَأْتِيَهُنَّ
 الْمَوْتُ فَيَنْتَقِلْنَ مِنْ مَقْبَرَةِ الدُّنْيَا إِلَى مَقْبَرَةِ الْآخِرَةِ ، فَلَا بَدَلَ لِي أَنْ
 أُبَلِّغَ أَمْنِيَّتِي ، وَأَنْ أُعَالِجَ هَذَا الرَّأْسَ الْقَاسِيَّ الْمَتَحَجَّرَ عِلَاجًا يَسْتَهَيِّ
 بِإِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ إِمَّا بِكُسْرِهِ أَوْ بِشِفَائِهِ .

فَوَرَدَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِهِ مَا مَلَأَ نَفْسِي مَهَابًا وَخَرْنَا وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ
 نَظْرَةَ الرَّاحِمِ الرَّائِي وَقُلْتُ : أَعَالَمٌ أَنْتَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ مَا تَقُولُ ؟
 قَالَ : نَعَمْ أَقُولُ الْحَقِيقَةَ الَّتِي أَعْتَقَدُهَا وَأَدِينُ نَفْسِي بِهَا وَاقِعَةٌ مِنْ
 نَفْسِكَ وَنَفُوسِ النَّاسِ جَمِيعًا حَيْثُ وَقَعْتُ ، قُلْتُ : هَلْ تَأْذِي
 لِي أَنْ أَقُولَ لَكَ إِنَّكَ عِشْتُ فِتْرَةً طَوِيلَةً فِي دِيَارِ قَوْمٍ لَا حِجَابَ
 بَيْنَ رِجَالِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ، فَهَلْ تَذَكَّرُ أَنَّ نَفْسَكَ حَدَّثَكَ يَوْمًا مِنْ
 الْأَيَّامِ وَأَنْتَ فِيهِمْ بِالطَّمَعِ فِي شَيْءٍ مِمَّا لَا تَمْلِكُ يَمِينَكَ مِنْ أَعْرَاضِ
 نِسَائِهِمْ فَتَلْتَ مَا تَطْمَعُ فِيهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ مَالِكُهُ ؟ قَالَ : رَبَّمَا
 وَقَعَ لِي شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَفَمَاذَا تُرِيدُ ؟ قُلْتُ : أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ
 إِنَّي أَخَافُ عَلَى عَرَضِكَ أَنْ يَلْمَ بِهِ مِنَ النَّاسِ مَا أَلَمَ بِأَعْرَاضِ النَّاسِ
 مِنْكَ ، قَالَ : إِنْ الْمَرْأَةُ الشَّرِيفَةُ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعِيشَ بَيْنَ الرِّجَالِ مِنْ
 شَرَفِهَا وَعِيفَتِهَا فِي حِصْنِ حِصْنٍ لَا تَمْتَدُّ إِلَيْهِ الْمَطَامِعُ ، فَتَدَاخِلِي
 مَا لَمْ أَمْلِكْ مَعَهُ وَقُلْتُ لَهُ : تِلْكَ هِيَ الْخُدْعَةُ الَّتِي يُخْدِعُكُمْ بِهَا الشَّيْطَانُ
 أَيُّهَا الضُّعَفَاءُ ، وَالثَّلْمَةُ الَّتِي يُغْرِ بِهَا فِي زَوَايَا رُؤُوسِكُمْ فَيَنْحَلِرُ
 مِنْهَا إِلَى عُقُولِكُمْ وَمَدَارِكِكُمْ فَيُفْسِدُهَا عَلَيْكُمْ فَالشَّرْفُ كَلِمَةٌ
 لَا وَجُودَ لَهَا فِي قَوَامِسِ اللُّغَةِ وَمُعَاجِمِهَا ، فَإِنْ أَرَدْنَا أَنْ نُنْفِثَ
 عَنْهَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ وَأَنْفُسِهِمْ قَلَمًا نَحْدُهَا ، وَالنَّفْسُ الْإِنْسَانِيَّةُ
 كَالْقَدِيرِ الرَّائِدِ لَا يَزَالُ صَافِيًا رَاقِعًا حَتَّى يَسْقُطَ فِيهِ حَجَرٌ فَإِذَا
 هُوَ مُسْتَنْقِعٌ كَلَرٌ ، وَالْعِفَّةُ لَوْ أَنَّ مِنَ الْوَانِ النَّفْسِ لَا جَوْهَرَ مِنْ

۱ دوپٹے چھپنا پوشیدہ ہونا ۲ رخصت والی ۳ بھلی چیز

بوجہ شرم و حیا، کے ختم ہو جائے گا یہاں خجالت و حیا کوئی معتمہ نہیں لیکن موت جمود اور ذلت ایک
 مار ہے اللہ کی طرف سے ہمارے اس ملک کی عورتوں پر کہ اپنے پردوں اور دوپٹوں کی تاریک
 قبروں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں یہاں تک کہ موت آجاتی ہے پھر دنیا کے مقبرہ سے آخرت
 کے مقبرے کی طرف چلی جاتی ہیں لامحالہ میں اپنی آرزو کی تکمیل کروں گا اور میں ضرور علاج کروں
 گا اس سخت پتھر جیسے سر کا ایسا علاج کہ دو تکیوں میں سے کسی ایک پر انتہا کر دوں لگایا
 یا شکست و ریخت یا سفاء۔ اس کی ان باتوں سے میرا دل غم و الم سے بھر گیا میں نے اسے
 رحم بھری نظروں سے دیکھا اور کہا کیا جانتے ہیں آپ اے میرے دوست کیا کہہ رہے ہیں؟
 کہنے لگا ہاں میں تو اپنے عقیدہ و نظریہ کے مطابق ایک حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں جو کسی
 نہ کسی صورت میں آپ کے اور تمام لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہے میں نے کہا کیا آپ مجھے
 اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ سے کچھ کہوں آپ نے ایک طویل عرصہ ایسی قوم میں زندگی
 گزار ہی ہے جن کی عورتوں اور مردوں میں کوئی پردہ نہیں تو کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے دل نے
 کسی دن کسی عورت کی عزت کی خواہش کی جس پر تمہارا کوئی حق نہیں تم کامیاب بھی ہوئے
 اپنی آرزو میں اور مالک کو بھی کوئی خیر نہ ہو؟ کہنے لگا ہاں ایسا تو کئی بار ہوا لیکن تمہارا کیا مقصد
 ہے؟ میں نے کہا میں یہ کہنا چاہتا ہوں مجھے فکر ہے کہ کہیں تیری عزت کو بھی لوگ پاؤں نہ کر
 دیں جیسے تم سے یہ کام سرزد ہوا۔ وہ کہنے لگا شریف عورت مردوں میں زندگی گزار کر بھی اپنی
 شرافت و پارسائی کی حفاظت ایک ایسے قلعے میں رہ کر کر سکتی ہے کہ کوئی بھی حرص و ہوس
 بھری نظر اس پر نہ پڑ سکے یہ باتیں سن کر میں بے قابو ہو گیا اور میں نے اسے کہا یہ دھوکہ ہے
 جس سے شیطان تمہیں فریب میں ڈالتا ہے اسے کمزور عقلوں والو اور یہی وہ رخنہ ہے جہاں
 سے تمہارے سر کے کونوں میں اتر کر تمہاری عقلوں اور حواس کو خراب کرتا ہے شرافت ایک ایسا
 کلمہ ہے جس کا لغت و کوششوں کے سوا کہیں عمل تلاش کرنا چاہیں تو ناممکن ہے کہ پاسکیں؟
 نفس انسانی ایک مہذب تالاب کی مانند ہے جو صاف و شفاف ہوتا ہے جب اس میں
 کوئی پتھر گرے تو گدلا ہو جاتا ہے اور پارسائی بھی نفس کا ایک رنگ جس کا جوہر صلی و ذاتی نہیں

جواهرها ، وَقَلَمًا تَبَّتْ الْأَلْوَانُ عَلَى أَشْعَةِ الشَّمْسِ الْمَسَاقِفَةِ ،
قَالَ : أَتَكْبِرُ وَجُودَ الْعِفَّةِ بَيْنَ النَّاسِ ؟ قُلْتُ : لَا أَنْكِرُهَا لِأَنِّي
أَعْلَمُ أَنَّهَا مَوْجُودَةٌ بَيْنَ الْبَلَّةِ الضَّعْفَاءِ وَالْمُتَكَلِّفِينَ ، وَلَكِنِّي أَتَكْبِرُ
وَجُودَهَا عِنْدَ الرَّجُلِ الْقَادِرِ الْمُخْتَلِبِ وَالْمَرْأَةِ الْحَاذِقَةِ الْمَرْفِقَةِ إِذَا
سَقَطَ بَيْنَهُمَا الْحِجَابُ وَخَلَا وَجْهُ كُلِّ وَنَهْمًا لِصَاحِبِهِ .

فِي أَيِّ جَوٍّ مِنْ أَجْوَاءِ هَذَا الْبَلَدِ تُرِيدُونَ أَنْ تُبْرَزَ نِسَاؤُكُمْ
لِرِجَالِكُمْ ؟

أَيُّ جَوِّ الْمُتَعَلِّمِينَ وَفِيهِمْ مَنْ سُئِلَ مَرَّةً : لِمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ ؟ فَأَجَابَ :
نِسَاءُ الْبَلَدِ جَمِيعًا نِسَائِي .

أُمُّ فِي جَوِّ الطَّلَبَةِ وَفِيهِمْ مَنْ يَتَوَارَى عَنِ أَعْيُنِ خَلَانِهِ وَأَنْرَابِهِ
وَخَجَلًا أَنْ خَلَتْ مَحْفَظَتُهُ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ مِنْ صُورِ عَشِيقَاتِهِ وَخَلِيلَاتِهِ
أَوْ أَفْقَرَتْ مِنْ رَسَائِلِ الْحُبِّ وَالْعَرَامِ ؟

أُمُّ فِي جَوِّ الرَّعَاعِ وَالنُّوْعَاءِ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ يَدْخُلُ الْبَيْتَ خَادِمًا
ذَلِيلًا ، وَيَخْرُجُ مِنْهُ صَهْرًا كَرِيمًا ؟

وَبَعْدُ : فَمَا هَذَا الْوَلَعُ بِقِصَّةِ الْمَرْأَةِ ، وَالْتِمَاطُ بِحَدِيثِهَا ،
وَالْقِيَامُ وَالْقُعُودُ بِأَمْرِهَا وَأَمْرِ جِجَابِهَا وَسُفُورِهَا ، وَحُرِّيَّتِهَا وَأَسْرَافِهَا ،
كَأَنَّمَا قَدْ قُتِمَ بِكُلِّ وَاجِبٍ لِلْأُمَّةِ عَلَيْكُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ، فَلَمْ يَبْقَ
إِلَّا أَنْ تَقْبِضُوا مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ عَلَى غَيْرِكُمْ .

هَذَبُوا رِجَالَكُمْ قَبْلَ أَنْ هَذَبُوا نِسَاءَكُمْ ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنِ الرِّجَالِ
فَأَنْتُمْ عَنِ النِّسَاءِ أَعْجَزُ .

(۱) تمطق : عشق . ۲ حق تلف کرنا۔ بہت محبت کرنا۔ جھوٹ ۔

رنگ بہت کم تاب لاسکتا ہے سورج کی شعاعوں کے سامنے کہنے لگا تمہیں عفت کے وجود سے
 انکار ہے لوگوں کے درمیان میں نے کہا مجھے کوئی انکار نہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ بیوقوف
 ضعفاء اور تکلف کے عادی لوگوں کے ہاں بالکل موجود ہے لیکن اگر انکار کرتا ہوں اسکے
 وجود کا جو پالا کہ در صاحب قدرت ہو اور ترقی یافتہ ماڈرن (جدید دور) کی عورت جبکہ ان
 کے اپنی کوئی پردہ حائل نہ ہو اور خلوت میں ایک دوسرے کے سامنے ہوں تم اس شہر کی کونسی
 نساء میں چاہتے ہو کہ ظاہر کرنا اپنی عورتوں کو مردوں کے سامنے آیا سکول کے طلباء کی فضاء
 میں اور انہی میں سے ایک لڑکے سے جب دریافت کیا گیا کہ تو نے شادی کیوں نہیں کی تو
 اس نے جواب دیا شہر کی ساری عورتیں میری بیویاں ہیں یا کالج کے طلباء کی فضاء میں جبکہ
 ان میں شرم و حیا کے مکے لڑکے اپنے دوستوں سے منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ کوئی بھی
 دن ایسا نہیں ہوگا کہ ان کا بستہ انکی محبوبوں اور دوستوں کی تصویر سے خالی ہوگا یا عشق و محبت
 کے خطوط سے خالی ہوگا یا چرواہوں اور عوام الناس کی فضاء میں کہ اکثر ان میں سے جب
 گھر میں جاتے ہیں تو ایک ذلیل خادم کی حیثیت سے اور نکلتے ہیں تو معزز داماد کی حیثیت
 اور اسکے بعد عورت کے قصے سے دل چسپی کیوں اور اسکے بارے میں گفتگو کرنے
 سے اتنی استقلال کیوں؟ اس کے اٹھنے بیٹھنے پر وہ بے پردگی آزادی پابندی سے استفادہ
 گہرا لگاؤ کیوں؟ گویا قوم کے تمام فرائض ادا کر چکے جو تم پر عائد ہوتے ہیں اور صرف یہ باقی
 رہ گیا ہے تمہارے لئے کہ ان نعمتوں کی دوسروں پر بوجھا کر دو عورتوں کو تہذیب
 سکھانے سے پہلے اپنے مردوں کو تو مہذب بنا لو اگر تم مردوں کے
 بارے میں عاجز ہو تو پھر عورتوں کے بارے میں بدرجہ اولیٰ عاجز و لاجوار ہو۔

أَبْوَابُ الْفُخْرِ أَمَامَكُمْ كَثِيرَةٌ ، فَاطْرُقُوا أَبْوَابَ شَيْئٍ وَدَعُوا هَذَا
الْبَابَ مَوْصِدًا ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَتَحْتُمُوهُ فَتَحْتُمْ عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ وَبِلَا عَظِيمَا
وَشَقَاءٍ طَوِيلًا .

أُرُونِي رَجُلًا وَاحِدًا مِنْكُمْ يُسْتَطِيعُ أَنْ يَزْعُمَ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ
يَمْلِكُ هَوَاةَ بَيْنَ يَدَيَّ امْرَأَةً يَرْضَاهَا ، فَاصْدِقْ أَنْ امْرَأَةً تُسْتَطِيعُ
أَنْ تَمْلِكَ هَوَاها بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلًا تَرْضَاهُ .

إِنَّكُمْ تَكْلِفُونَ الْمَرْأَةَ مَا تَعْلَمُونَ أَنْكُمْ تَعْجِزُونَ عَنْهُ وَتَطْلُبُونَ
عِنْدَهَا مَا لَا تَعْرِفُونَهُ عِنْدَ أَنْفُسِكُمْ ، فَأَنْتُمْ تَخَاطِرُونَ بِهَا فِي مَعْرَكَةِ
الْحَيَاةِ مَخَاطِرَةً لَا تَعْلَمُونَ أَنْ تَرْجُحُوا مِنْ بَعْدِهَا أَمْ تَخْسِرُونَهَا ، وَمَا
أَحْسِبُكُمْ إِلَّا خَاسِرِينَ .

مَا شَكَتِ الْمَرْأَةُ إِلَيْكُمْ ظُلْمًا ، وَلَا تَقَدَّمَتْ إِلَيْكُمْ فِي أَنْ تَحْلُوا
بِهَا وَتَطْلُقُوهَا مِنْ أَسْرِهَا ، فَمَا دَخُولُكُمْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ نَفْسِهَا ؟
وَمَا تَمَضُّكُمْ لَيْلُكُمْ وَنَهَارُكُمْ بِقَصَصِهَا وَأَحَادِيثِهَا ؟

إِنَّمَا لَا تُشْكُو إِلَّا فُضُولَكُمْ وَإِسْفَافَكُمْ ، وَمَضَابِقَتَكُمْ لَهَا
وَرُفُوفَكُمْ فِي وَجْهِهَا حَيْثُمَا سَارَتْ وَأَيْنَمَا حَلَّتْ ، حَقٌّ ضَاقَ بِهَا
وَجْهُ الْفُضَاءِ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا سَبِيلًا إِلَّا أَنْ تُسْجِنَ نَفْسَهَا بِنَفْسِهَا فِي
بَيْنِهَا فَوْقَ مَا سَجَنَهَا أَهْلُهَا فَأَوْصَدَتْ مِنْ دُونِهَا بَابَهَا ، وَأَسْبَكَ
أَسْتَارَهَا ، تَبَرُّمًا بِكُمْ وَفِرَارًا مِنْ فُضُولِكُمْ ، فَوَاعِجِبْ لَكُمْ تَسْجِنُوهَا
بِأَيْدِيكُمْ ثُمَّ تَقْفُونَ عَلَى بَابِ سَجْنِهَا تَبْكُونَهَا وَتَنْدَبُونَ شَقَاءَهَا ..

إِنَّكُمْ لَا تَرْتُونَ لَهَا بَيْلَ تَرْتُونَ لِأَنْفُسِكُمْ ، وَلَا تُبْكُونَ عَلَيْهَا
بَيْلَ عَلَى أَيَّامٍ قَضَيْتُمُوهَا فِي دِيَارِ بَيْبِلَ جَوْهَا تَبْرُجًا وَسَفُورًا ،
وَيَتَدَفَّقُ خَلَاعَةٌ وَاسْتِهْتَارًا ، وَتَوَدُّونَ بِجَمْعِ الْأَنْفِ لَوْ ظَهَرْتُمْ هُنَا

له رونا - گریه زاری له رم کھانا -

تمہارے سامنے فخر کے بہت سے دروازے ہیں جس کا مرضی کھٹکھا لو لیکن یہ دروازہ بند رہنے دو کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو اپنے اوپر وبالِ عظیم اور بد بختی کو مسلط کر لو گے مجھے کوئی تو ایسا آدمی دکھا دو جو اپنی من پسند عورت کے روبرو اپنی خواہش کا مکمل طور پر مالک ہو تو میں تصدیق کر دوں گا کہ عورت کنٹرول رکھتی ہے اپنی شہوت پر اپنے دل پسند مرد کے سامنے تم عورت کو ایسی تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتے ہو جس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو کہ تم خود عاجز ہو اور اس سے ایسی خواہش رکھتے ہو جس کو اپنے پاس بھی نہیں پاتے تم اسے خطرہ میں ڈال رہے ہو زندگی کے مسرے کہ میں اور یہ سمجھ نہیں سکتے کہ وہ نفع میں رہیگی یا نقصان میں۔ میں تو سمجھتا ہوں تم نسا کے میں ہو عورت کبھی شکایت لے کر نہیں آئی تمہارے پاس ظلم کی اور نہ یہ مطالبہ کیا کہ میری بیڑیاں کھول دو اور مجھے قید سے آزاد کر دو پھر کیوں مداخلت کرتے ہو تم اس کے اور اسکی ذات کے درمیان اور پھر شب روز کیوں اسکے قصے اور باتیں چباتے (کرتے) ہو گو وہ تمہیں شکایت کرتی تمہاری فضولیا اور بیہودگیوں کی اور تمہاری تنگی کی تم ٹھہر جاتے ہو وہ جہاں بھی جاتی اور ٹھہرتی ہے حتیٰ کہ قضا بھی اس کے لئے تنگ ہو گئی تو کوئی بھی راہ نظر نہ آئی سوائے اس کے کہ خود اپنے آپ کو گھر میں مفید کر لے زیادہ اس سے کہ جتنا گھر والوں نے بھی اسے بند نہیں کیا لہذا اس نے دروازے بند کر دیئے اور پرے چھوڑ دیئے کیونکہ وہ تم سے اکتا گئی تھی اور تمہاری فضولیا سے راہ قرار اختیار کر گئی تھی تم پر تعجب ہے کہ تم نے اپنے ہاتھوں سے ہی اسے قید کر دیا۔ پھر اس قید خانے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہو کہ اسکی بد بختی پر واویلا اور گریہ زاری کرو۔ تم اس پر رحم نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اس پر گریہ نہیں کرتے بلکہ ان دنوں پر روتے ہو جو تم نے اپنے شہر میں گزارے تھے جہاں کی فضا، آرائش و زیبائش اور بے پردگی سے بھری پڑی ہے اور آوارہ گردی اور بیچاری کے طوفان سے جوش خیر ہے۔ اگر تمہارے اختیار میں ہو تو ناک کاٹ کر یہاں

لَكَ الْعَيْشَ الَّذِي خَلَقْتُمُوهُ هُنَاكَ .

لَقَدْ كُنَّا وَكَانَتِ الْعِفَّةُ فِي سَقَاءٍ ^(١) مِنَ الْحِجَابِ مَوْكُوءَةً ^(٢) ،
فَمَا زِلْتُمْ بِهِ تَتَّقُونَ فِي جَوَانِبِهِ كُلِّ يَوْمٍ ثِقَابًا وَالْعِفَّةُ تُتَسَلَّلُ مِنْهُ
فَطَرَةٌ فَطَرَةٌ حَتَّى تَقْبِضَ ^(٣) ، وَتَكْرِشُ ^(٤) بِمِثْلِكُمْ بِكَيْفِكُمْ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى
يَجْتُمُّ الْيَوْمَ تُرِيدُونَ أَنْ نَحِلُّوا وَكَأَنَّ حَتَّى لَا تَبْقَى فِيهِ فَطَرَةٌ وَاحِدَةٌ .

عَاشَتِ الْمَرْأَةُ الْمِصْرِيَّةُ حَقِيبَةً مِنْ دَهْرِهَا هَادِثَةً مَطْمَئِنَةً فِي بَيْتِهَا ،
رَاضِيَةً عَنْ نَفْسِهَا وَعَنْ عَيْشِهَا ، تَرَى السَّعَادَةَ كُلَّ السَّعَادَةِ فِي
وَاجِبِ تَوَدُّيهِ لِنَفْسِهَا ، أَوْ وَقْفَةٍ تَقْفُهَا بَيْنَ يَدَيْ رِثْمِهَا ، أَوْ عَطْفَةٍ
تَعْطِفُهَا عَلَى وَلَدِهَا ، أَوْ جَلْسَةٍ تَجْلِسُهَا إِلَى جَارَتِهَا تَبْهًا ذَاتَ نَفْسِهَا
وَتَسْتَبِيهَا سَرِيرَةً قَلْبِهَا ، وَتَرَى الشَّرْفَ كُلَّ الشَّرْفِ فِي خُضُوعِهَا
لِأَيِّهَا وَاتِّمَارِهَا بِأَمْرِ زَوْجِهَا ، وَنُزُولِهَا عِنْدَ رِضَاهُمَا ، وَكَانَتْ
تَقْتُمْ مَعَى الْحُبِّ وَتَجْهَلُ مَعَى ^(٥) ، فَتُحِبُّ زَوْجَهَا لِأَنَّهُ زَوْجُهَا ،
كَمَا تُحِبُّ وَلَدَهَا لِأَنَّهُ وَلَدُهَا ، فَإِنَّ رَأْيَ غَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ الْحُبَّ
أَسَاسُ الزَّوْاجِ رَأَتْ هِيَ أَنَّ الزَّوْاجَ أَسَاسُ الْحُبِّ ، فَقُلْتُمْ لَهَا إِنَّ
هُوَ لِأَنَّ الَّذِينَ يَسْتَبِدُّونَ بِأَمْرِكَ مِنْ أَهْلِكَ لَيْسُوا بِأَوْفَرٍ مِنْكَ عَقْلًا
وَلَا أَفْضَلَ رَأْيًا ، وَلَا أَقْدَرَ عَلَى النَّظَرِ لَكَ مِنْ نَظْرِكَ لِنَفْسِكَ ،
فَلَا حَقَّ لَهُمْ فِي هَذَا السُّلْطَانِ الَّذِي يَزْعُمُونَ لِأَنفُسِهِمْ عَلَيْكَ ، فَازْدَرَتْ
أَبَاهَا ، وَتَمَرَّدَتْ عَلَى زَوْجِهَا وَأَصْبَحَ الْبَيْتُ الَّذِي كَانَ بِالْأُمْسِ
عِزًّا مِنَ الْأَعْرَاسِ الضَّاحِكَةِ مُتَّحَةً قَائِمَةً لَا تَهْدَأُ نَارَهَا ، وَلَا
يَجْبُو أَوَارِهَا .

وَقُلْتُمْ لَهَا لَا بَدَّ لَكَ أَنْ تَخْتَارِي زَوْجَكَ بِنَفْسِكَ حَتَّى لَا يَخْدَعَكَ

١ شِكْزِه ٢ بِنْد ٣ خَشِك ٤ تَسْمِد ٥ پَرَسْكَوْن ٦ عَشَق ٧ عَطْفِيه دِينَا ٨ كَهْكَا
تَكَتَارِ السُّوْبَهَانَا .

وہ زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو جو تم پیچھے چھوڑ آئے پاک دامنی پر دے کے مشکیزے میں بند تھی۔ تم اس کے اطراف میں سوراخ کرتے رہے اور عفت اس سے قطرہ قطرہ بہتی رہی حتیٰ کہ وہ پر دے کا مشکیزہ سکرٹنے لگا پھر تم نے اس پر بھی اکتفا نہ کیا حتیٰ کہ آج تم نے اس کا ٹکڑا کھول دینا چاہا تا کہ اس میں ایک بھی قطرہ باقی نہ رہے۔ مصری عورت ایک زمانے تک بڑے سکون و اطمینان سے اپنے گھر نہ زندگی بسر کر رہی تھی۔ جو اپنے آپ اور اپنی زندگی سے خوش تھی وہ سعادت کاملہ سمجھتی تھی فرائض کے ادا کر کے اپنے رب کے سامنے کچھ دیر کھڑے ہونے کو اور اپنے بچے پر نظرِ شفقت کرنے کو۔ اپنی پروا سن سے بات چیت کرنے اور اس کی باتیں سننے کو اپنے باپ کے سامنے عاجزی خاوند کا حکم تسلیم کرنے اور اسے خوش رکھنے کو شرفِ منت کاملہ سمجھتی تھی جو محبت کے مفہوم سے آشنا اور عشق و عاشقی کے معنی سے ناواقف تھی اور وہ خاوند سے اس لئے محبت کرتی تھی کہ وہ اس کا خاوند ہے جیسا کہ بچے سے اس لئے محبت کرتی تھی کہ وہ اس کا بچہ ہے مگر دوسری عورتوں کے خیال میں محبت شادی کی بنا پر تھی تم نے اس سے کہا وہ لوگ جو تجھ پر احکامات مسلط کرتے ہیں یہ تیرے گھر والے تجھ سے زیادہ عقلمند نہیں ہیں اور نہ ان پر تیری رائے فضیلت رکھتی ہے اور نہ وہ تیرے متعلق ایسی نظر رکھتے ہیں جیسے تو اپنے باپ سے رکھتی ہے۔ اس لئے کوئی حق نہیں پہنچتا انہیں اس حکومت کا جس کے وہ اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہیں تو وہ اپنے باپ کو ذلیل سمجھنے لگی اور خاوند سے بغاوت کرنے لگی اور پھر نتیجہ یہ نکلا کہ جو گھر کل شام تک ہنسی خوشی کی محفل شادی تھا۔ آج وہ ماتم کردہ بن گیا جس کی آگ بجھنے نہ پائی۔ اور ہمیں بچھ سکتے کبھی اس کے شعلے تم نے اس سے کہا یہ ضروری ہے کہ تو خود ہی اپنے خاوند کا انتخاب کرنا کہ نہ دھوکہ دے سکیں تجھے

أَهْلَكَ عَنْ سَعَادَةِ مُسْتَقْبَلِكِ فَاخْتَارَتْ لِنَفْسِهَا أَسْوَأَ مِمَّا اخْتَارَ لَهَا
أَهْلَهَا ، فَلَمْ يَزِدْ عُمُرُ سَعَادَتِهَا عَلَى يَوْمٍ وَوَلِيْلَةٌ ثُمَّ الشَّقَاءُ الطَّوِيلُ بَعْدَ
ذَلِكَ وَالْعَذَابُ الْأَلِيمُ .

وَقُلْتُمْ لَهَا : إِنَّ الْحُبَّ أَسَاسُ الزَّوْجِ فَمَا زَالَتْ تَقَلُّبُ عَيْنِهَا
فِي وَجْهِ الرِّجَالِ مُصْعِدَةً مُصَوِّبَةً حَتَّى شَغَلَهَا الْحُبُّ عَنِ الزَّوْجِ
فَعَيَّبَتْ بِهِ عَنْهُ .

وَقُلْتُمْ لَهَا : إِنَّ سَعَادَةَ الْمَرْأَةِ فِي حَيَاتِهَا أَنْ يَكُونَ زَوْجُهَا عَشِيقَهَا ،
وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ إِلَّا أَنَّ الزَّوْجَ غَيْرُ الْعَشِيقِ . فَأَصْبَحَتْ تَطْلُبُ
فِي كُلِّ يَوْمٍ زَوْجًا جَدِيدًا يَحْيِي مِنْ لَوْعَةِ الْحُبِّ مَا أَمَاتَ الزَّوْجُ
الْقَدِيمُ فَلَا قَدِيمًا اسْتَبَقَتْ وَلَا جَدِيدًا أَفَادَتْ (۱) .

وَقُلْتُمْ لَهَا : لَا بُدَّ أَنْ تَتَعَلَّمِي لِتُحْسِنِي تَرْبِيَةَ وَلَدِكَ ، وَالْقِيَامَ
عَلَى شُؤْنِ بَيْتِكَ ، فَتَعَلَّمَتْ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا تَرْبِيَةَ وَلِيدِهَا ، وَالْقِيَامَ
عَلَى شُؤْنِ بَيْتِهَا .

وَقُلْتُمْ لَهَا : نَحْنُ لَا نَزَوِّجُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَنْ نَحِبُهَا وَنَرْضَاهَا
وَبِلَايِمِ ذَوْقِهَا ذَوْقَنَا ، وَشَعُورُهَا شَعُورَنَا ، فَرَأَتْ أَنْ لَا بُدَّ لَهَا
أَنْ تَعْرِفَ مَوَاقِعَ أَهْوَائِكُمْ ، وَمَبَاهِجَ أَنْظَارِكُمْ لِتَجَمَّلَ لَكُمْ بِمَا
يُحِبُّونَ ، فَرَأَجَعَتْ فَهَرَسَ حَيَاتِكُمْ صَفْحَةَ صَفْحَةٍ فَلَمْ تَرَفِ فِيهِ
غَيْرَ أَسْمَاءِ الْخَلِيبَاتِ الْمُسَهَّرَاتِ (۲) ، وَالصَّاحِكَاتِ اللَّاعِبَاتِ
وَالْإِعْجَابِ مِنْهُنَّ وَالشَّنَاءِ عَلَى ذَكَائِهِنَّ وَفَطْنِهِنَّ ، فَخَلَعَتْ وَاسْتَهْرَتْ
لِتَبْلُغَ رِضَاكُمْ ، وَتَنْزِلَ عِنْدَ مُحِبَّتِكُمْ ، ثُمَّ مَشَتْ إِلَيْكُمْ بِهَذَا الثَّوْبِ
الرَّقِيقِ الشَّفَافِ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْكُمْ عَرْضًا ، كَمَا تَعْرِضُ الْأُمَّةُ

اعجبت کاکس کو بیاد کرنا ۲ کھوپڑی کا جوڑ۔ حواج ضروریات ۳ خواہشات کی پیروی

تیرے گھر والے تیری مستقبل کی سعادت کے بارے میں تو اپنے لئے اس نے بُرا پسند کیا۔ جو اس کے گھر والوں نے کیا تھا لہذا اسکی سعادت کی عمر صرف ایک دن اور ایک رات تھی اور پھر اس کے بعد طویل بد بختی اور دردناک عذاب تھا تم نے اس سے کہا کہ عورت کی خوش بختی اسکی اس زندگی میں ہے کہ عشق کی شادی کرے حالانکہ وہ محبت کی شادی کے علاوہ کچھ جانتی نہ تھی وہ روزانہ تھے خاوند کی تلاش میں رہی تاکہ محبت کی روئیدگی زندہ کرتی ہے جسے کہتے شوہر نے ختم کر دیا۔ اس طرح نہ تو قدیم رہا اور نہ جدید سے استفادہ ہوا تم نے کہا یہ ضروری ہے کہ تو تعلیم حاصل کرے تاکہ اپنے بچے کو حسن تربیت سے آراستہ کر سکے اور گھر کا نظام بخوبی سنبھال سکے وہ سب باتیں سیکھ گئی مگر بچے کی تربیت اور نظام خانہ کے متعلق کچھ نہ کر سکی اور تم نے اس سے کہا ہم صرف اپنی پسند کی عورتوں سے شادی کرتے ہیں جن کو خود ہم منتخب بھی کرتے ہیں اور جن کا ذوق ہمارے ذوق سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور ان کے احساسات ہمارے احساسات سے ملتے ہیں۔

اس لئے ضروری ہوا کہ تمہاری خواہش کو جانے اور تمہاری نظر میں جینے والی چیزوں کو پہچانے تاکہ تمہاری خواہش کے عین مطابق اپنے آپ کو بنا سنا سکے۔ لہذا اس نے تمہاری زندگی کی فہرست کا ایک ایک صفحہ پڑھا تو اس میں سوائے لو فر بے جیا مینسوری اور لہو و لمب کرنے والیوں کے کسی کو نہ پایا۔ ان کی تعریف کے ڈونگرے برستے رہے۔ اور انکی تعریف ذکاوت و ذہانت کے پل بندھتے دیکھے

بتا وہ بھی بے جیا اور بے ہودہ بن گئی تاکہ تمہاری رضا مندی حاصل کر سکے پھر وہ چلی تمہاری طرف با ایک شفاف لباس میں ملبوس ہو کر اپنے آپ کو تم پر پیش کرتے ہوئے جیسے پیش کرتی ہے لونڈی

نَفْسَهَا فِي سُوقِ الرَّقِيقِ فَأَعْرَضَتْ عَنْهَا وَنَبِوتُمْ بِهَا ، وَقَلْتُمْ لَهَا : إِنَّا
لَا نَزَوِّجُ النِّسَاءَ الْعَاهِرَاتِ ، كَأَنْكُمْ لَا تَبَالُونَ أَنْ يَكُونَ نِسَاءَ الْأُمَّةِ
جَمِيعًا سَاقِطَاتٍ إِذَا سَلِمَتْ لَكُمْ نِسَاؤُكُمْ ، فَرَجَعَتْ أَذْرَاجَهَا
خَائِبَةً مُنْكَسِرَةً وَقَدْ أَبَاهَا الْخَلِيعُ ، وَتَرَفَعَتْ عَنْهَا الْمُحْتَشِمُ ، فَلَمْ يَجِدْ
بَيْنَ يَدَيْهَا غَيْرَ بَابِ السَّقُوطِ فَسَقَطَتْ .

وَكَذَلِكَ انْتَشَرَتِ الرَّيْبَةُ فِي نَفُوسِ الْأُمَّةِ جَمِيعًا وَتَمَسَّتِ الظُّنُونُ
بَيْنَ رِجَالِهَا وَنِسَائِهَا ، فَتَعَاجَزَ الْفَرِيقَانِ وَأَظْلَمَ الْفُضَاءُ بَيْنَهُمَا ،
وَأَصْبَحَتِ الْبُيُوتُ كَالْأَدْبِرَةِ لَا يَرَى فِيهَا الرَّائِي إِلَّا رِجَالًا مُتْرَهِّينَ
وَنِسَاءً عَانِسَاتٍ .

ذَلِكَ بِكَأُوتِكُمْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيُّهَا الرَّاحِمُونَ ، وَهَذَا رِثَاءُكُمْ لَهَا
وَعَطْفُكُمْ عَلَيْهَا !

نَحْنُ نَعْلَمُ كَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَرْأَةَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الْعِلْمِ ، فَلْيَهْدِ بِهَا
أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا ، فَالْتَهْدِيبُ أَنْفَعُ لَهَا مِنَ الْعِلْمِ ، وَإِلَى اخْتِيَارِ الزَّوْجِ
الْعَادِلِ الرَّحِيمِ ، فَلْيُحْسِنِ الْآبَاءُ اخْتِيَارَ الْأَزْوَاجِ لِبَنَاتِهِمْ وَلْيَجْعَلِ
الْأَزْوَاجَ عَشْرَةَ نِسَائِهِمْ . وَإِلَى التَّوَرِّ وَالْهَوَاءِ تَبَرُّزُ إِلَيْهِمَا وَتَتَمَنَّعُ
فِيهِمَا بِنِعْمَةِ الْحَيَاةِ ، فَلْيَأْذِنْ لَهَا أَوْلِيَائُهَا بِذَلِكَ وَلْيُرَافِقْهَا رَفِيقٌ فِيهَا
فِي غُلُوبَاتِهَا وَرَوْحَاتِهَا كَمَا يُرَافِقُ الشَّاةُ رَاعِيَهَا خَوْفًا عَلَافًا
مِنَ الذَّنَابِ فَإِنْ عَجَزْنَا عَنْ أَنْ نَأْخُذَ الْآبَاءَ وَالْإِخْوَةَ
وَالْأَزْوَاجَ بِذَلِكَ فَلْنَنْفِضْ أَيْدِينَا مِنَ الْأُمَّةِ جَمِيعًا
نِسَائِهَا وَرِجَالِهَا فَلْيَبْتَ الْمَرْأَةُ بِأَقْدَرِ عَلَى إِصْلَاحِ نَفْسِهَا مِنْ الرَّجُلِ
عَلَى إِصْلَاحِهَا .

أَعْجَبُ مَا أَعْجَبُ لَهَ فِي شُؤُونِكُمْ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا

کہ ہر وقت شے دیکھنے والی عورت۔ ہر شے کرنے والی ہے رحم کرنا۔

اپنے آپ کو بردہ فسردشوں کے بازار میں تم نے اعراض کر لیا اور ناپسند کیا۔ اور تم نے ان سے کہا کہ ہم بد معاش عورتوں سے شادی نہیں کرتے گویا کہ تمہیں کوئی پرواہ نہیں کہ قوم کی تمام عورتیں فاحشہ ہو جائیں لیکن تمہاری اپنی بیویاں صحیح سلامت رہیں لہذا وہ واپس ہو گئی شکستہ دل محروم کہ بیچیا لوگ اچھا نہیں سمجھتے اور شریف لوگ ان سے دامن بچاتے تھے۔ نتیجتاً اس نے سوائے قعر مذلت کے کچھ حاصل نہ کیا۔ لہذا وہ اس میں گر پڑی۔ اس طرح پوری قوم کے نفوس میں شک و شبہ پیدا ہو گیا اور عورتوں مردوں میں بدگمانیاں پھیل گئیں۔ پس دونوں فریق ایک دوسرے سے عاجز آ گئے اور دونوں کے درمیان فضا مکدر ہو گئی اور گھر خانقاہوں کی طرح ہو گئے کہ ان میں راہب مرد اور راہب عورتیں ہی نظر آنے لگیں۔ اے رحم کرنے والو یہ ہے تمہاری عورتوں پر رونے کی حقیقت اور یہ ہے تمہاری اسکے لئے رحمت اور نظرِ شفقت کھم جانتے ہیں جیسے تم جانتے ہو کہ عورت کو تعلیم کی ضرورت ہے لہذا اس کے باپ یا بھائی کو چاہیے کہ اسے مہذب بنائیں کیونکہ تہذیب علم سے زیادہ مفید ہے اگر اسے ایک منصف مزاج مہربان شوہر بھی چاہیے تو چاہیے کہ باپ اپنی بیٹیوں کے لئے اچھے بڑبلاش کریں اور شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیویوں سے بہتر سلوک کریں کھلی فضا اور صاف ہوا میں انہیں سیر کرائیں۔ پھر انہیں اور زندگی کی نعمت سے متمتع کریں عورتوں کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اجازت دیں اس بات کی اور نرمی اختیار کریں کہ صبح و شام کی سیر میں ان کے ساتھ گھر والا ہو جیسے بکریاں اپنے چرواہے کے ساتھ رہتی ہیں تاکہ بھیڑ یا چیر پھاڑ نہ ڈالے اگر ہم عاجز ہیں۔ اس بات سے کہ باپ بھائی شوہر ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں چاہیے کہ ہم قوم کے تمام مردوں اور عورتوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں کیونکہ عورت اصلاحِ نفس پر قدرت نہیں رکھتی جس قدر مرد اسکی اصلاح پر قدرت رکھتے ہیں۔

کھر سب سے زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ تم نے سب کچھ سیکھ لیا۔

شَيْئًا وَاحِدًا هُوَ أَدْنَىٰ إِلَىٰ مَدَارِكِكُمْ أَنْ تَعْلَمُوهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
إِنَّ لِكُلِّ تَرْبَةٍ نَبَاتًا يَنْبُتُ فِيهَا ، وَلِكُلِّ نَبَاتٍ زَمَانًا يَنْمُو فِيهِ ا

رَأَيْتُمُ الْعُلَمَاءَ فِي أَوْرُوبَا يَشْتَغِلُونَ بِكَمَايَلِيَاتِ الْعُلُومِ بَيْنَ أُمَّمٍ
قَدْ فَرَّغَتْ مِنْ ضُرُورِيَّاتِهَا فَاشْتَغَلَتْ بِهَا مِثْلَهُمْ فِي أُمَّةٍ لَا يَزَالُ سَوَادُهَا
الْأَعْظَمُ فِي حَاجَةٍ إِلَىٰ مَعْرِفَةِ حُرُوفِ الْهَجَاءِ .

وَرَأَيْتُمُ الْفَلَسْفَةَ فِيهَا يَنْشِرُونَ فَلَسْفَةَ الْكُفْرِ بَيْنَ شُعُوبٍ مُلْحِدَةٍ
لَهَا مِنْ عَقْرِهَا وَأَدَابِهَا مَا يُغْنِيهَا بَعْضَ الْغِنَاءِ عَنِ إِيمَانِهَا فَاشْتَغَلَتْ
بِنَشْرِهَا بَيْنَ أُمَّةٍ ضَعِيفَةٍ سَادِجَةٍ لَا يُغْنِيهَا عَنِ إِيمَانِهَا شَيْءٌ إِنْ كَانَ
هُنَاكَ مَا يُغْنِي عَنْهُ .

وَرَأَيْتُمُ الرَّجُلَ الْأُورُوبِيَّ حَرًّا مُطْلَقًا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَعِيشُ كَمَا
يُرِيدُ لِأَنَّهُ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْلِكَ نَفْسَهُ وَخَطْوَاتَهُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَعْلَمُ
فِيهَا أَنَّهُ قَدْ وَصَلَ إِلَىٰ حُدُودِ الْحُرِّيَّةِ الَّتِي رَسَمَهَا لِنَفْسِهِ فَلَا يَتَخَطَّأُهَا
فَارْدَتُمْ أَنْ تَمْنَحُوا هَذِهِ الْحُرِّيَّةَ نَفْسَهَا رَجُلًا ضَعِيفَ الْإِرَادَةِ وَالْعَزِيمَةِ
يَعِيشُ مِنْ حَيَاتِهِ الْأَدْبِيَّةِ فِي رَأْسِ مَنْعَبٍ زَلِقٍ إِنْ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ
مَرَّةً تَذْهَبُ مِنْ حَيْثُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَوَاةَ
وَيَبْرُدَىٰ فِي قَرَارِهَا .

وَرَأَيْتُمُ الزَّوْجَ الْأُورُوبِيَّ الَّذِي أُطْفَأَتِ الْبَيْتَةُ غَيْرُهُ وَأَزَالَتْ
خَشُونَةُ نَفْسِهِ وَتَرَشَّتْهَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرَىٰ زَوْجَتَهُ تَخَاصُرُ مِنْ يَشَاءُ ،
وَتُصَاحِبُ مَنْ تَشَاءُ ، وَتُخَلِّوهُ بِمَنْ تَشَاءُ ، فَيَقِفُ أَمَامَ ذَلِكَ الْمَشْهُدِ
مَوْقِفَ الْحَامِدِ الْمُتَبَلِّغِ ، فَارْدَتُمْ الرَّجُلَ الشَّرْقِيَّ الْغُبُورَ الْمُتَهَيِّئَ أَنْ
يَقِفَ مَوْقِفَهُ ، وَيَسْتَمْسِكَ اسْتِمْسَاكَهُ .

وَرَأَيْتُمُ الْمَرْأَةَ الْأُورُوبِيَّةَ الْحَرِيثَةَ الْمُتَقَبِّبَةَ فِي كَثِيرٍ مِنْ مَوَاقِفِهَا

لإادة ۲ بخش کرنا ۳ پھلنا ۴ یران پریشان ششدر

مگر ایک چیز جو تمہاری سمجھ کے قریب تھی نہ سیکھ سکے۔ حالانکہ ہر بات سے پہلے اسے سیکھنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ ہر سر زمین میں ایک خاص گھاس اُگتی ہے اور اسکے اُگنے کا ایک خاص وقت ہوتا ہے جس میں اسکی نشوونما ہوتی ہے تم نے یورپ کے علماء کو دیکھا ہوگا کہ وہ علوم کے کمالات میں ایک ایسی قوم میں مشغول ہیں جو اپنی ضروریات سے فراغت حاصل کر چکی ہے تم بھی مشغول ہوئے ان کی طرح ایسی قوم میں جسکا سوادِ اعظم حروف تہجی بھی نہیں جانتا اور تم نے دیکھا فلسفیوں کو جو کفر کے فلسفہ کو فروغ دے رہے ہیں لمحہ قبائل میں جن کے عقول و اداب انہیں ایمان سے قدسے مستغنی کر سکتے ہیں تم بھی قوم میں ان کی تشریح و اشاعت کرنے لگے ہو وہ قوم جو کمزور اور بالکل سادہ ہے کہ اسکے ایمان سے کوئی چیز بھی لے پر وہ نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی چیز ایسی ہو بھی جو اسے بے نیاز کرے تم نے دیکھا یورپین مرد بالکل آزاد ہے جو چاہے کرے اور حسب طرح کی چاہے زندگی گزارے اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے قدموں پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ اس لمحہ میں جب وہ جانتا ہو کہ وہ آزادی کی ساری حدیں عبور کر چکا ہے جن کو اس نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا تھا لیکن ان حدود سے آگے قدم نہیں رکھتا تم چاہتے ہو کہ یہ آزادی تم اسے عطا کردو جو ضعیف الارادہ اور ضعیف المقصد ہے جو گزار رہا ہے۔ اپنی ادبی زندگی پھیلان چنان کے کنارے پر اگر ایک قدم بھی پھیلا تو لڑھکتا چلا جائے گا پھر رُک نہ سکے گا۔ حتیٰ کہ گڑھے تک پہنچ جائے گا اور وہاں ہلاک ہو جائے گا اور تم نے یورپین خاوند کو دیکھا جسکی غیرت کو ماحول نے بچھا دیا اور زائل کر دیا۔ اس کے نفس کی حدت و خشونت کو اور دیکھ سکتا ہے اپنی بیوی کو ہر اس شخص کے پہلو میں جسے اسکی بیوی چاہے جس کے ساتھ وہ رفاقت کرے اور جس کے ساتھ وہ خلوت کرنا چاہے کر سکتی ہے اور اس مقام پر اس کا شوہر بدھو اور جامد بنا کھڑا رہتا ہے تو تم چاہتے ہو مشرقی غیور مرد سے یہی بات کہ وہ بھی ایسے موقعہ (خاموش تماشائی بنا) کھڑا رہے اور ضبط کرتا رہے اس (مغربی مرد کی) طرح اور تم نے یورپ کی عورت کو دیکھا جو صبرات مند اور بہادر بہت سے مقامات پر کھڑی ہو سکتی ہے۔

مَعَ الرَّجَالِ أَنْ تُحْفَظَ بِنَفْسِهَا وَكَرَامَتِهَا فَأَرَدْتُمْ مِنَ الْمَرْأَةِ الْمَضْرِبَةَ
الضَّعِيفَةَ السَّادِجَةَ أَنْ تُبْرَزَ لِلرِّجَالِ بِرُؤُوسِهَا ، وَتُحْفَظَ بِنَفْسِهَا أَحْتِفَاطَهَا

وَكُلُّ نَبَاتٍ يُزْرَعُ فِي أَرْضٍ غَيْرِ أَرْضِهِ ، أَوْ فِي سَاعَةٍ غَيْرِ
سَاعَتِهِ ، إِمَّا أَنْ تَابَاهُ الْأَرْضُ فَتَلْفِظَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَنْسِبَ فِيهَا فَيُفْسِدُهَا .

إِنَّا نُضْرِعُ إِلَيْكُمْ بِاسْمِ الشَّرَفِ الْوَطَنِيِّ وَالْحُرْمَةِ الدِّينِيَّةِ أَنْ تَتْرَكُوا
تِلْكَ الْبَقِيَّةَ الْبَاقِيَةَ مِنْ نَسَاءِ الْأُمَّةِ مُطْمَئِنَاتٍ فِي بُيُوتِهِنَّ ، وَلَا تَزْعَجُوهُنَّ
بِأَخْلَامِكُمْ وَأَمَالِكُمْ كَمَا أَرَعَجْتُمْ مِنْ قُلُوبِهِنَّ ، فَكُلُّ جَرْحٍ مِنْ جُرُوحِ
الْأُمَّةِ لَهُ دَوَاءٌ إِلَّا جَرْحَ الشَّرَفِ ، فَإِنْ أُبِيَتْ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا فَانْتَظِرُوا
بِأَنْفُسِكُمْ قَلِيلًا رَيْثَمَا تُنْزَعُ الْأَيَّامُ مِنْ صُدُورِكُمْ هَذِهِ الْعَبْرَةُ الَّتِي
وَرَّثْتُمُوهَا عَنْ آبَائِكُمْ وَأَجْدَادِكُمْ لَتَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعِيشُوا فِي حَيَاتِكُمْ
الْجَدِيدَةِ سَعْدًا آمِنِينَ .

• • •

فَمَا زَادَ الْفَتَى عَلَى أَنْ ابْتَسَمَ فِي وَجْهِهِ ابْتِسَامَةَ الْمَرْءِ وَالسَّخْرِيَّةِ ،
وَقَالَ : تِلْكَ حِمَاقَاتُ مَا جِئْنَا إِلَّا لِمَا لِحْنِهَا فَلَنْصَطِرَ عَلَيْهَا حَتَّى
يَفْضِي اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا ، فَقُلْتُ لَهُ : لَكَ أَمْرٌ فِي نَفْسِكَ وَفِي أَهْلِكَ
فَأَصْنَعْ بِهَا مَا تَشَاءُ ، وَانْثِدْ لِي أَنْ أَقُولَ لَكَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ
أَخْتَلِفَ إِلَى بَيْتِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ إِبْقَاءً عَلَيْكَ وَعَلَى نَفْسِي ، لِأَنِّي أَعْلَمُ
أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي بِنَفْسِكَ لِي فِيهَا جَانِبٌ سِرٌّ مِنْ أَسْتَارِ بَيْتِكَ عَنْ وَجْهِ
امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِكَ تَقْلَتِي حَيَاءً وَخَجَلًا . ثُمَّ انصرفت . وَكَانَ كَذَا
فِرَاقٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى سَمِعْتُ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ فُلَانًا
هَتَكَ السَّرَّ فِي مَنْزِلِهِ بَيْنَ نِسَائِهِ وَرِجَالِهِ ، وَإِنَّ بَيْتَهُ أَصْبَحَ مُغْتَسِبًا

بِسْمِ قَرَارِي - كَهْرَبْرِي

مردوں کے ساتھ جو اپنی عزت کا خود تحفظ کر سکتی ہے تو مصری کمزور اور سادہ لوح عورت سے بھی تم چاہتے ہو کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ نکلے اور مکمل طور پر اپنی حفاظت سرانجام دے۔

ہر وہ نبات جو کسی دوسری زمین میں کاشت کی جائے یا اپنے وقت پر نہ بولی جائے یا تو زمین برداشت نہ کرتے ہوئے اگلے دے گی یا پھر وہ زمین کو ہی خراب کر دے گی ہم آپ سے التجا کرتے ہیں وطنی شرافت اور عزت و حرمت دینی کے نام پر کہ چھوڑ دو قوم کی باقی عورتوں کو اپنے گھروں میں جو پرسکون اور بے خوف زندگی گزار رہی ہیں۔ نہ گھبراؤ ان کو اپنے خوابوں اور اپنی آرزوؤں سے جیسا کہ تم ان سے قبل بھی تو عورتوں کو خوفزدہ کر چکے ہو۔ قوم کے ہر زخم کا علاج ممکن ہے مگر شرافت کے زخم کی کوئی دوا نہیں ہے۔ اگر تم ایسا کرنے سے باز نہیں آتے تو تھوڑا سا انتظار کرو دیکھو گے زمانہ تمہاری غیرت کو تھامے سینوں سے نکال کر پھینک دے گا جس کے وارث ہوئے تم اپنے آباء و اجداد سے کہ تم زندہ رہو اپنی اس جدید زندگی میں خوش بختی اور امن کے ساتھ (یہ سب باتیں سن کر) نوجوان سے صرف یہ ہوا کہ متسخر امیز مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا ہم اپنی حماقتوں کے علاج کے لئے آئے ہیں ہم اس وقت تک صبر کریں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے مابین فیصلہ صادر نہ فرمادے۔ میں نے اس سے کہا تمہیں اپنی ذات اور گھر والوں کا اختیار ہے۔ جو چاہے کیجئے لیکن مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے اتنا عرض کر سکوں کہ میں آج کے بعد تمہارے گھر نہیں آ جا سکتا۔ اس لئے کہ آپ کا بھی خیال ہے اور اپنا بھی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس لمحہ آپ کے گھر سے کسی پرے سے عورت کا منہ کھلا ہو گا تو میں مر جاؤں گا شرم و حیا کے مارے اور پھر میں وہاں سے چلا آیا اسکے بعد میرے اور اسکے درمیان جدائی واقع ہو گئی اور تھوڑے دن گزرے تھے کہ لوگوں سے میں نے سنا وہ بتا رہے تھے کہ فلاں آدمی نے اپنے گھر میں عورتوں مردوں کا پردہ اٹھا دیا۔ اور اسکے گھر دوستوں کی بھیڑ رہتی ہے۔

لَا تَزَالُ النَّعَالُ خَافِقَةً بِبَابِهِ ، فَلَرَفَتِ عَيْنِي دَمْعَةً لَا أَعْلَمُ هَلْ هِيَ
دَمْعَةُ الْغَبْرَةِ عَلَى الْعَرِضِ الْمَذَالِ ، أَوْ الْحَزْنِ عَلَى الصَّدِيقِ الْمَفْقُودِ ؟

مَرَّتْ عَلَى تِلْكَ الْحَادِثَةِ ثَلَاثَةَ أَعْوَامٍ لَا أَزُورُهُ فِيهَا ، وَلَا
بِزُورِنِي ، وَلَا أَلْقَاهُ فِي طَرِيفِهِ إِلَّا قَلِيلًا فَاحِيَهُ نَجْمَةَ الْعَرِيبِ لِلْعَرِيبِ
مَنْ حَبْتُ لَا يَجْرِي لِمَا كَانَ بَيْنَنَا ذِكْرٌ ثُمَّ أَنْطَلِقُ فِي سَبِيلِي .

فَإِنِّي لَعَائِدٌ إِلَى مَنْزِلِي لَيْلَةَ أُمْسٍ ، وَقَدْ مَضَى الشَّرُّ الْأَوَّلُ
مِنَ اللَّيْلِ ، إِذْ رَأَيْتُهُ خَارِجًا مِنْ مَنْزِلِهِ بِمَشْيِ مَشْيَةِ الذَّاهِلِ الْحَائِرِ
وَبِجَانِبِهِ جُنْدِيٌّ مِنْ جُنُودِ الشَّرْطَةِ كَأَنَّمَا هُوَ بِحَرْسِهِ أَوْ بِمَتَادِهِ فَأَمْسَيْتُ
أَمْرَةً وَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ شَأْنِهِ فَقَالَ : لَا أَعْلَمُ لِي بِشَيْءٍ سِوَى
أَنْ هَذَا الْجُنْدِيُّ قَدْ طَرَقَ السَّاعَةَ بِأَبِي بِدَعْوَتِي إِلَى مَحْفَرِ الشَّرْطَةِ ،
وَلَا أَعْلَمُ لِمَثَلِ هَذِهِ الدَّعْوَةِ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ سَبَبًا ، وَمَا أَنَا بِالرَّجُلِ
الْمَذِيبِ ، وَلَا الْمُرِيبِ ، فَهَلْ اسْتَطِيعُ أَنْ أَرْجُوكَ يَا صَدِيقِي بَعْدَ
الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تُصَحِّبَنِي اللَّيْلَةَ فِي وَجْهِي هَذَا عَلَيَّ أَحْتَاجُ
إِلَى بَعْضِ الْمَعُونَةِ فِيمَا قَدْ بُعِضْتُ لِي هُنَاكَ مِنَ الشُّرُوفِ ؟ قُلْتُ :
لَا أَحِبُّ إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ ، وَمَشَيْتُ مَعَهُ صَامِتًا لَا أَحَدُهُ ، وَلَا يَقُولُ
لِي شَيْئًا ، ثُمَّ شَعَرْتُ كَأَنَّهُ بِزُورٍ فِي نَفْسِهِ كَلَامًا يُرِيدُ أَنْ يُفْضِي
بِهِ إِلَيَّ فَمَنْعَهُ الْحَجَلُ وَالْحَيَاءُ فَفَاتَحْتُهُ الْحَدِيثَ وَقُلْتُ لَهُ : أَلَا تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَتَذَكَّرَ لِهَذِهِ الدَّعْوَةِ سَبَبًا ؟ فَنَظَرُ إِلَيَّ نَظْرَةً حَائِرَةً ، وَقَالَ :
إِنْ أَخَوْفُ مَا أَخَافُهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ حَدَثَ لِرُؤُوسِي اللَّيْلَةَ حَادِثٌ ،
فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْ أَمْرِهَا أَنَّهُ لَمْ تَعِدْ إِلَى الْمَنْزِلِ حَتَّى السَّاعَةِ ، وَمَا كَانَ
ذَلِكَ شَأْنًا مِنْ قَبْلِ . قُلْتُ : أَمَا كَانَ يُصَحِّبُهَا أَحَدٌ ؟ قَالَ : لَا ،
قُلْتُ ، أَلَا تَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي ذَهَبَتْ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ :

۱۔ کھٹکنا ۲۔ سپاہی - شکرى ۳۔ ہنکانا ۴۔ پریشان حیران

اور اسکے دروازے پر جوتے کھٹکتے رہتے ہیں۔ یہ بات سن کر میری آنکھوں سے آنسو ٹپکا معلوم نہیں یہ برباد ہونے والی عزت پر غیرت کا آنسو تھا یا گمشدہ دوست پر غم کا آنسو؟ یہ واقعہ گزرے تین سال کا عرصہ ہو گیا ہیں گیانز وہ آیا کبھی سہراہ ملاقات ہو جاتی تو ایک اجنبی کی طرح سلام کیا اور گزر گئے اس دوران کوئی بھی تذکرہ نہ ہوا پھر میں نے راستہ ہی ترک کر دیا۔

کل راتیں گھر واپس رہا ہمارا ت کا پہلا حصہ گزر چکا تھا۔ اچانک میں نے اسے دیکھا گھر سے نکلتے جیسے کوئی بھولا بھالا حیران و پریشان ہوا کے ساتھ ایک سپاہی تھا گویا وہ اسکی نگرانی کر رہا ہے یا اسے ہنکا کر لے جا رہا ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا اس کے واقعہ کا اس کا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس کا معاملہ دریافت کیا کہتے لگا مجھے تو کچھ پتہ نہیں بس ابھی اس سپاہی نے میرے دروازے پر دستک دی کہ تمہیں تھلنے بلایا گیا ہے۔ میں اس بلاؤے کا کوئی سبب نہیں جان سکا۔ نہ میں مجرم ہوں اور نہ مشکوک ہوں اے دوست کہا میں اُمید کروں کہ اسجکی شب آپ میرے ساتھ ہی گزاریں گے گو کہ آپکی اور میری کچھ رنجش سی ہو گئی تھی ہو سکتا ہے وہاں پر مجھے آپ کی کسی مدد کی ضرورت پڑے میں نے کہا بخوشی چلوں گا میں اس کے ساتھ خاموشی سے چلتا رہا نہ اس نے کوئی بات کہی اور نہ میں بولا پھر میں نے محسوس کیا گویا کہ وہ کچھ اپنے دل میں سوچ رہا ہے اور کوئی بات مجھ تک پہنچانا چاہتا ہے لیکن شرم و حیا مانع ہے لہذا میں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا آپ مجھے اس بلاؤے کا اصل سبب نہیں بتائیں گے تو میری طرف حیران اور سراسیمہ نظروں سے دیکھا اور کہنے لگا مجھے خدشہ ہے کہیں میری بیوی کو آج رات کوئی حادثہ پیش آیا ہو؟ یہ شک اس لئے پیدا ہوا ہے کہ وہ اب تک گھر نہیں لوٹی حالانکہ ایسا کبھی پہلے تو نہیں ہوا۔ میں نے کہا۔

کیا اسکے ساتھ کوئی تھا؟ کہنے لگا "نہیں"

میں نے کہا۔ "کیا تم جانتے ہو وہ کہاں گئی تھی۔"

بول۔ "نہیں" میں نے کہا۔

وَمِمَّ تَخَافُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَا أَخَافُ شَيْئًا سِوَىٰ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّهَا
 امْرَأَةٌ غُبُورٌ حَمَقَاءُ فَلَعَلَّ بَعْضَ النَّاسِ حَاوِلَ الْعَبَثِ بِهَا فِي طَرِيقِهَا
 فَشَرَسْتُ عَلَيْهِ فَوَقَعَتْ بَيْنَهُمَا وَاقِعَةٌ أَنْتَهَىٰ أَمْرُهَا إِلَىٰ مَخْفَرِ الشَّرْطَةِ
 وَكُنَّا قَدْ وَصَلْنَا إِلَىٰ الْمَخْفَرِ فَاقْتَادَنَا الْجُنْدِيُّ إِلَىٰ قَاعِهِ الْمَأْمُورِ فَوَقَفْنَا
 بَيْنَ يَدَيْهِ. فَأَشَارَ إِلَىٰ جُنْدِيٍّ أَمَامَهُ إِشَارَةً لَمْ تَفْهَمْهَا، ثُمَّ اسْتَدْنِي
 الْفَقِيُّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ بِسُوءٍ نِيَّ أَنْ أَقُولَ لَكَ يَا سَيِّدِي إِنَّ رِجَالَ الشَّرْطَةِ
 قَدْ عَرُّوا اللَّيْلَةَ فِي مَكَانٍ مِنْ أَمْكِنَةِ الرَّيْبَةِ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فِي حَالِ
 غَيْرِ صَالِحَةٍ فَاقْتَادُوهُمَا إِلَىٰ الْمَخْفَرِ فَرَعَمَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ لَهَا بِكَ صَلَةٌ
 فَدَعَوْنَاكَ لِتَكْشِفَ لَنَا الْحَقِيقَةَ فِي أَمْرِهَا. فَإِنْ كَانَتْ صَادِقَةً أَذْنَا
 لَهَا بِالْإِنْصِرَافِ مَعَكَ إِكْرَامًا لَكَ وَإِبْقَاءً عَلَىٰ شَرَفِكَ، وَإِلَّا فَهِيَ
 امْرَأَةٌ عَاهِرَةٌ لَا نَجَاةَ لَهَا مِنْ عِقَابِ الْفَاجِرَاتِ، وَهَذَا هُمَا وَرَاءَكَ
 فَانظُرْهُمَا، وَكَانَ الْجُنْدِيُّ قَدْ جَاءَ بِهِمَا مِنْ عُرْفَةٍ أُخْرَىٰ، فَالْتَفَتَ
 وَرَاءَهُ فِإِذَا الْمَرْأَةُ زَوْجَتُهُ وَإِذَا الرَّجُلُ أَحَدُ أَصْدِقَائِهِ، فَصَرَخَ صَرْخَةً
 رَجَعَتْ لَهَا جَوَانِبُ الْمَخْفَرِ وَمَلَأَتْ نَوَافِذَهُ وَأَبْوَابَهُ عِيُونًا وَإِذَا نَا،
 ثُمَّ سَقَطَ فِي مَكَانِهِ مَغْشِيًا عَلَيْهِ، فَأَشْرَتْ عَلَىٰ الْمَأْمُورِ أَنْ يُرْسَلَ الْمَرْأَةُ
 إِلَىٰ مَنْزِلِ أَبِيهَا فَفَعَلَ وَأَطْلَقَ سَبِيلَ صَاحِبِهَا، ثُمَّ حَمَلْنَا الْفَقِيَّ فِي
 مَرْكَبَةٍ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ وَدَعَوْنَا لَهُ الطَّيِّبَ فَقَرَّرَ أَنَّهُ مُصَابٌ بِحُمَى دِمَاعِيَّةٍ
 شَدِيدَةٍ، وَلَيْتَ سَاهِرًا بِجَانِبِهِ بَقِيَّةَ اللَّيْلِ يُعَالِجُهُ حَتَّىٰ دَنَا الصُّبْحُ
 فَانصَرَفَ عَلَىٰ أَنْ يَعُودَ مَتَىٰ دَعَوْنَاهُ، وَعَهْدَ إِلَيَّ بِأَمْرِهِ فَلَيْتَ بِجَانِبِهِ
 أُرْتِي لِحَالِهِ وَأَنْتَظِرُ قَضَاءَ اللَّهِ فِيهِ حَتَّىٰ رَأَيْتُهُ يَتَحَرَّكُ فِي مَضْجِعِهِ،
 ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ فَرَأَىٰ قَلْبَ شَاخِصٍ إِلَىٰ هَيْبَتِهِ كَأَنَّمَا يُحَاوِلُ أَنْ يَقُولَ لِي شَيْئًا
 فَلَا يَسْتَطِيعُهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنْ حَاجَةٍ يَا سَيِّدِي؟
 فَأَجَابَ بِصَوْتٍ ضَعِيفٍ خَافَتْ: حَاجَتِي أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ
 مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ، قُلْتُ: لَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ إِلَّا مَنْ تُرِيدُ، فَأَطْرَقَ
 هَيْبَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا عَيْنَاهُ مُخْضَلَتَانِ بِالْذَّمُوعِ، فَقُلْتُ:

اے پولیس اسٹیشن اے بدکارہ عورت - زنا کے لئے جانا
 اے حرکت دینا کے لئے تڑپتے تڑپتے -

کس بات کا خطرہ ہے کہ کچھ نہیں پس وہ ایک خود دار احمق عورت ہے شاید کہ راہ چلتے لوگوں نے کوئی حرکت کی ہو اور وہ بگڑ گئی ہو اور پھر اس سے کوئی واقعہ بن گیا ہو۔ جسکی بنا پر بات تھانے پہنچ چکی ہے اتنے میں ہم پولیس سٹیشن پہنچ گئے سپاہی ہمیں تھانے دار کے پاس لے گیا۔ اس کے سامنے کھڑے ہوئے تو اس نے سپاہی کو اشارہ کیا جسکو ہم نہ سمجھ سکے پھر نوجوان کو قریب بلا کر کہا مجھے افسوس ہے جناب آپ سے جو کچھ کہتے والا ہوں آج رات پولیس کے آدمی ایک مشتبہ جگہ سے ایک مرد اور عورت کو تھانے میں پکڑ لائے ہیں جو غیرت الٹہ حالت میں تھے۔ عورت نے آپ کے تعلق قرابت داری کا اظہار ہے۔ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ حقیقت معاملہ واضح ہو جائے اگر تو وہ سچی ہے تو ہم آپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیں آپ کے احترام اور شرافت کی خاطر ورنہ تو وہ ایک بد معاش عورت ہے جس کا کوئی چھٹکارہ نہیں بلکہ اسکے جرم کی اسے سزا ملے گی اور لیجے وہ دونوں آپ کے پیچھے ہیں ذرا دیکھئے انہیں سپاہی ان کو دوڑے کرے سے لے آیا ہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکی بیوی تھی اور مرد اس کا ایک دوست تھا وہ ایسے زور سے چیخا کہ تھانے کے در و دیوار ہل گئے اور اسکے دروازوں اور روشنیوں پر آنکھیں اور کان لگ گئے پھر غش کھا کر گر پڑا میں نے تھانیدار سے کہا کہ عورت کو اسکے باپ کے گھر بھیج دیا جائے۔ اس نے ایسا کیا اور اسکے ساتھی کو چھوڑ دیا۔ پھر ہم نوجوان کو گاڑی میں سوار کر کے گھر لے گئے اور ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے تشخیص کی اسے سخت دماغی بخار ہے اور ٹھہر اباقی رات جاگتے ہوئے اس کے پاس علاج معالجہ کرتے ہوئے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ڈاکٹر یہ وعدہ کر کے چلا گیا کہ جب آپ بلائیں گے آجاؤنگا اور خدمت تیمار داری میرے ذمہ لگا گیا۔ میں اسکے پاس بیٹھا اسکی حالت پر ترس کھاتا رہا اور خدا کے فیصلے کا منتظر رہا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ اس نے بستر پر حرکت کی ہے پھر آنکھیں کھولیں مجھے دیکھا تو کچھ دیر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا گویا وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے جو کہہ نہیں پاتا تھا میں اسکے قریب ہوا اور کہا کیا کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو اس نے بڑی ہی ڈھیمی آواز سے جواب دیا ضرورت یہ ہے کہ میسے پاس کوئی بھی نہ آئے میں نے کہا کوئی نہیں آئے گا مگر جیسے آپ چائیں گے وہی آسکے گا۔ اس نے تھوڑی دیر کے لئے یہ جھکایا اور پھر سر اٹھایا تو اسکی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ میں نے کہا

مَا بَكَوُوكَ يَا سَيِّدِي؟ قَالَ، أُنْعَلِمُ أَيْنَ زَوْجَتِي آلَانَ؟ قُلْتُ:
وَمَاذَا تُرِيدُ مِنْهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ سِوَى أَنْ أَقُولَ لَهَا إِنَّي قَدْ عَفَوْتُ
عَنْهَا، قُلْتُ: إِنَّمَا فِي بَيْتِ أَبِيهَا، قَالَ: وَارْحَمَتَاهُ لَهَا وَلَا يُبَيِّهَا
وَلِجَمِيعِ قَوْمِهَا فَقَدْ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يَتَّصِلُوا بِي شُرَكَاءَ أَجَادًا
فَالْبَسْتُهُمْ مَذْعَرُفَتِي ثَوْبًا مِنَ الْعَارِ لَا تَبْلُوهُ الْأَيَّامَ.

مَنْ لِي بِمَنْ يُبَلِّغُهُمْ عَنِّي جَمِيعًا أَنِّي مَرِيضٌ مُشْرِفٌ، وَأَنِّي
أَخْشَى لِقَاءَ اللَّهِ إِنْ لَقِيْتَهُ بِدَمَائِهِمْ، وَأَنِّي أَضْرَعُ إِلَيْهِمْ أَنْ
يُصَفِّحُوا عَنِّي وَيَغْفِرُوا زَلَّتِي، قَبْلَ أَنْ يَسْبِقَ إِلَيَّ أَجَلِي؟

لَقَدْ كُنْتُ أَقْسَمْتُ لِأَبِيهَا يَوْمَ أَهْتَدَيْتُهَا أَنْ أَصُونَ عِرْضَهَا
صِبَانَتِي لِحَيَاتِي، وَأَنْ أَمْنَعَهَا مِمَّا أَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسِي، فَحَشْتُ فِي يَمِينِي
فَهَلْ يَغْفِرُ لِي ذَنْبِي فَيَغْفِرَ لِي اللَّهُ بِغَفْرَانِهِ؟

نَعَمْ بِهَا قَتَلْتَنِي! وَلَكِنِّي أَنَا الَّذِي وَضَعْتُ فِي يَدِهَا الْحَجَرَ
الَّذِي أَغْمَدْتُهُ فِي صَدْرِي فَلَا يَلْهَا أَحَدٌ عَن ذَنْبِي.

الْبَيْتُ بَيْتِي، وَالزَّوْجَةُ زَوْجَتِي، وَالصَّدِيقُ صَدِيقِي، وَأَنَا
الَّذِي فَتَحْتُ بَابَ بَيْتِي لِصَدِيقِي إِلَى زَوْجَتِي، فَلَمْ يَذَنْبْ إِلَيَّ
أَحَدٌ سِوَايَ.

مِمَّا أَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ هِنِيهَةً، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا سَحَابَةٌ سَوْدَاءٌ
تَنْشُرُ فَوْقَ جَبِينِهِ شَيْئًا فَشِيئًا، حَتَّى لَيْسَتْ وَجْهَهُ قَرَفَرٌ زَفْرَةٌ خِلْتُ
أَنَّهَا خَرَقَتْ حِجَابَ قَلْبِهِ، مِمَّا أَنَا يَقُولُ:

آه مَا أَشَدُّ الظُّلَامَ أَمَامَ عَيْنِي! وَمَا أَضْيَقُ الدُّنْيَا فِي وَجْهِي!
فِي هَذِهِ الفُرْقَةِ عَلَى هَذَا المَقْعِدِ تَحْتَ هَذَا السَّقْفِ كُنْتُ أَرَاهُمَا

(۱) بزرگ سے خافت سے سانس لینا۔ ذبح کرنا سے تلوار کا بیان

کیوں روتے ہیں جناب؟ کہنے لگا آپ کو معلوم ہے اس وقت میری بیوی کہاں ہوگی میں
 نے کہا آپ اس سے کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگا کچھ نہیں بس یہی کہنا چاہتا
 ہوں کہ میں نے تجھے معاف کیا۔ میں نے کہا وہ اپنے باپ کے گھر ہے کہتے لگا خدا اسپر
 اس کے باپ پر اور اسکی پوری قوم پر رحم فرمائے جب تک مجھ سے ان کا کوئی
 تعلق نہ تھا تو وہ انتہائی شریف تھے۔ اور جب میرے ساتھ ان کا تعلق ہوا تو میں نے
 انہیں تنگ و غار کا ایسا لباس پہنایا جس کو زمانہ پرانا نہ کر کے گا کون ہے
 جو میرا پیغام ان سب تک پہنچا دے کہ میں قریب المرگ مریض ہوں۔ اور مجھے ڈر ہے۔ کہ
 اگر اللہ سے ملوں گا ان کے خون میری گردن پر موئے۔ لہذا میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ
 مجھے درگزر کر دیں۔ اور میری لغزش کو بخش دیں۔ اس سے پہلے کہ میری طرف موت سبقت
 کرے۔ میں نے عہد کیا تھا۔ اس کے باپ سے جس دن وہ میرے حوالے کی گئی کہ میں اس
 کی عزت و ابر و کی ایسے حفاظت کروں گا جیسے اپنی زندگی کی حفاظت کرتا ہوں۔
 اور اُسے ہر اس چیز سے محفوظ رکھوں گا جس سے میں اپنے کو محفوظ رکھتا ہوں۔ مجھ
 سے وعدہ پورا نہیں ہو سکا۔ کیا وہ بخش دے گا میرے گناہوں کو تاکہ اللہ تعالیٰ
 اس کے بخشنے کی وجہ سے میری مغفرت فرمائے۔ جی ہاں اسنے ہی مجھے قتل کیا ہے لیکن
 جس خنجر کو اس نے میرے سینے میں گھونپا۔ وہ میں نے ہی اُس کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ لہذا
 میرے کردہ گناہوں کے بارے میں مسئول نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ گھر میرا گھر ہے بیوی میری بیوی ہے۔
 اور دوست میرا دوست ہے اور میں نے ہی اپنے گھر کا دروازہ اپنی بیوی تک پہنچنے کے
 لئے خود ہی کھولا میرے سوا کسی نے مجھ پر زیادتی نہیں کی۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے بات کرنے
 سے رُک گیا میں نے اسکی طرف دیکھا کہ سیاہ بادل اس کی پیشانی پر آہستہ آہستہ
 چھا رہا ہے۔ حتیٰ کہ بتدریج اس کے چہرے پر چھا گیا اس نے ایک ایسی گرم آہ
 کھینچی میں نے خیال کیا کہ اُس کے دل کا پردہ جل گیا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔
 آہ کتنی تڑپا ہے میری آنکھوں کے آگے اور کتنی تنگ ہے یہ دنیا مجھ پر اس کمرہ میں
 اس صوفے پر اس چھت کے نیچے دیکھتا تھا۔ ان دونوں کو

جَالِسِينَ يَتَحَدَّثَانِ فَمَلَأَ نَفْسِي غِبْطَةً وَسُرُورًا وَأَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى
 أَنْ رَزَقَنِي بِصِدِّيقٍ وَفِي يُونُسَ زَوْجَتِي فِي وَحْدَتِهَا ، وَزَوْجَةً سَمِيحَةً
 كَرِيمَةً تُكْرِمُ صِدِّيقِي فِي عَيْبَتِي ، فَقَوْلُوا لِلنَّاسِ جَمِيعًا : إِنَّ ذَلِكَ
 الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يَفْخَرُ بِالْأَمْسِ بِدَكَائِهِ وَفَطْنَتِهِ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ أَكْبَسُ
 النَّاسِ وَأَخْزَمُهُمْ قَدْ أَصْبَحَ يَعْرِفُ الْيَوْمَ أَنَّهُ أَبْلَهُ إِلَى الْغَايَةِ مِنَ
 الْبَلَاهَةِ ، وَغَيْبِي إِلَى الْغَايَةِ الَّتِي لَا غَايَةَ وَرَاءَهَا .

وَالهَذَا عَلَى أُمَّ لَمْ تَلِدْنِي وَأَبٌ عَاقِرٌ لَا نَصِيبَ لَهُ فِي الْبَيْنِ .

لَعَلَّ النَّاسَ كَانُوا يَعْلَمُونَ مِنْ أَمْرِي مَا كُنْتُ أَجْهَلُ ، وَلَعَلَّهُمْ
 كَانُوا إِذَا مَرَزْتُ بِهِمْ يَتَنَاطَرُونَ وَيَتَغَامَرُونَ وَيَتَسَمَّمُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى
 بَعْضٍ ، أَوْ يَحْدِقُونَ إِلَيَّ وَيَطِيلُونَ النَّظَرَ فِي وَجْهِ لِيَرَوْا كَيْفَ
 تَتَمَثَّلُ الْبَلَاهَةُ فِي وَجْهِ الْبَلَّهِ ، وَالغَبَاوَةُ فِي وَجْهِ الْأَغْيَاءِ ! ...

وَلَعَلَّ الَّذِينَ كَانُوا يَتَوَدَّدُونَ إِلَيَّ وَيَتَسَخَّحُونَ بِي مِنْ أَصْدِقَائِي
 إِنَّمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِهَا لَا مِنْ أَجْلِي ؟ وَلَعَلَّهُمْ كَانُوا
 يَسْتَوْنِي فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوَادِمًا وَيَسْتَمُونَ زَوْجَتِي مُوَسِمًا ، وَيَبْتِي مَاخُورًا
 وَأَنَا عِنْدَ نَفْسِي أَشْرَفُ النَّاسِ وَأَبْلَهُمْ ! .

فَوَارْحَمَتَا بِي إِنْ بَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَعْدَ الْيَوْمِ سَاعَةً
 وَاحِدَةً ، وَوَالهَذَا عَلَى زَاوِيَةِ مُنْفَرَدَةٍ فِي قَبْرِ مُوَحِّشٍ بَطُونِي وَبَطُونِي
 عَارِي مَعِي .

تَمَّ أَغْمَضُ عَيْنَيْهِ وَعَادَ إِلَى ذَهْوِلِهِ وَاسْتَفْرَاقِهِ .

وَكُنَّا دَخَلْنَا الْحَجْرَةَ مُرْضِعًا وَلَدِهِ تَحْمِيلُهُ عَلَى يَدِهَا حَتَّى وَضَعْتَهُ

ارشاد ۲ سخاوت ۲ اشارہ کرنا ۲ ضعیف العقل کمزور رائے والا
 ۳ قہر خانہ ۴ دایہ - دودھ پلانے والی .

بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو میرا دل خوشی اور سرور سے لبریز ہو جاتا تھا اور اللہ کا
 شکر ہے مجھے اس نے ایسا دوست دیا جو میری زوجہ کے تخلیہ میں اس کا دل بہلاتا
 ہے اور ایک فیاض شریف بیوی جو میری غیر موجودگی میں میرے دوست کی عزت کرتی ہے
 تمام لوگوں سے کہہ دو وہ شخص جو کل تک فخر کرتا تھا اپنی ذکاوت و فطانت پر اور گمان
 کرتا تھا کہ وہ سب سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار ہے آج اعتراف کرتا ہے کہ وہ انتہائی
 درجے کا بیوقوف اور ایسا احمق ہے کہ حماقت کا اسکے بعد کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔
 افسوس مجھے میری ماں نہ جانتی اور میرا ابا بے اولاد ہوتا جس کے نصیب میں کوئی بیٹا
 نہ ہوتا شاید لوگ جانتے ہوں میرے معاملات جن سے میں ناواقف تھا شاید وہ مجھے گذرتا
 دیکھتے ہوں گے تو آپس میں آنکھیں مارتے ہوں گے ایک دوسرے کو مسکرا کر
 دیکھتا ہو گا یا مجھے غور سے دیکھتے ہوں گے اور میرے چہرے کو تارتے ہوں گے تاکہ
 دیکھیں احمق سناہنہ پن کیسے احمقوں کے چہروں پر متشکل ہو جاتا ہے۔ اور بے وقوفی
 کیسے بے وقوفوں کے چہروں سے مترشح ہوتی ہے شاید کہ لوگ جو مجھ سے محبت
 کرتے تھے اور مجھے اپنا دوست بتاتے تھے یہ سب کچھ میری وجہ سے نہیں بلکہ میری
 بیوی کی خاطر کرتے تھے شاید کہ وہ مجھے پکارتے ہوں گے آپس میں قرم ساق کے
 نام سے اور میری بیوی کو قحجہ اور میرے گھر کو قحجہ خانہ کے نام سے حالانکہ میں اپنے
 آپ کو سب سے زیادہ شریف اور معزز سمجھتا رہا۔ خدا تعالیٰ مجھ پر رحمت کرے آج
 کے بعد اگر میں زمین پر ایک گھڑی بھی زندہ رہوں۔ افسوس ہے اس گوشہ
 تنہائی پر جو حشتناک قبر میں مجھے اور میری ننگ عار کے لئے ہو گا۔
 پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں

اسی اثناء میں بچے کی دایرہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کے لائی

بِحَابِ فَرَاثِهِ ثُمَّ تَرَكْتَهُ وَأَنْصَرَفْتُ ، فَمَا زَالَ الْبَطْلُ يَدْبُ عَلَى
 أَطْرَافِهِ حَتَّى عَلَا صَدْرُ أَبِيهِ فَأَحْسَسَ بِهِ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَرَأَاهُ فَأَبْتَسَمَ
 لِمَرَّاهُ وَضَمَّتْهُ إِلَى صَدْرِهِ ضَمَّةَ الرَّفِيقِ وَالْحَنَّانِ وَأَدْنَى قَمَّةٍ مِنْ وَجْهِهِ
 لِيُقَبِّلَهُ ، ثُمَّ انْتَفَضَ فَجَاءَ وَاسْتَسْرَّ بِشَرِّهِ وَدَفَعَهُ عَنْهُ بِيَدَيْهِ دَفْعَةً
 شَدِيدَةً وَأَخَذَ بِصَبِيحٍ : أَبْعُدُوهُ عَنِّي لَا أَعْرِفُهُ ، لَيْسَ لِي أَوْلَادٌ
 وَلَا نِسَاءٌ ، سَلُوا أُمَّهُ عَنْ أَبِيهِ مَنْ هُوَ وَأَذْهِبُوا بِهِ إِلَيْهِ ؟ لَا أَلْبَسُ
 الْعَارَ فِي حَيَاتِي وَأَتْرُكُهُ أَثْرًا خَالِدًا وَرَأَيْتِي بَعْدَ مَمَاتِي ، وَكَانَتْ
 الْمَرْضِعُ قَدْ سَمِعَتْ صَبَاحَ الْبَطْلِ فَعَادَتْ إِلَيْهِ وَحَمَلَتْهُ وَذَهَبَتْ بِهِ ،
 فَسَمِعَ صَوْتَهُ وَهُوَ يَتَعَدُّ عَنْهُ شَيْئًا فَشَيْئًا فَأَنْصَتَ إِلَيْهِ وَاسْتَعْبَرَ بَارِكِيًا
 وَصَاحَ : أَرْجِعُوهُ إِلَيَّ ، فَعَادَتْ بِهِ الْمَرْضِعُ فَتَنَاولَهُ مِنْ يَدِهَا
 وَأَنشَأَ بِقَلْبِ نَظْرَةٍ فِي وَجْهِهِ وَيَقُولُ :

مَرَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَا بَنِيَّ مَا خَلَفَ لَكَ أَبُوكَ مِنَ الْيَمِّ ، وَمَا كَلَفَتْ لَكَ
 أُمَّكَ مِنَ الْعَارِ فَاغْفِرْ لَهَا ذَنْبَهُمَا إِلَيْكَ ، فَلَقَدْ كَانَتْ أُمَّكَ إِمْرَأَةً
 ضَعِيفَةً فَعَجَزَتْ عَنِ احْتِمَالِ صَدْمَةِ الْقَضَاءِ فَسَقَطَتْ ، وَكَانَ
 أَبُوكَ حَسَنًا فِي جَرِيمَتِهِ الَّتِي اجْتَرَمَهَا ، فَأَسَاءَ مِنْ حَيْثُ أَرَادَ
 الْإِحْسَانَ .

سَوَاءٌ أَكُنْتُ وَلَدِي يَا بَنِيَّ أُمَّ وَوَلَدَ الْجَرِيمَةِ فَإِنِّي قَدْ سَعَدْتُ
 بِكَ حَقَبَةً مِنَ الدَّمْرِ فَلَا أَنْسَى بِدَكَ عِنْدِي حَيًّا أَوْ مَيِّتًا ثُمَّ اجْتَضَنَهُ
 إِلَيْهِ ، وَقَبْلَهُ فِي جَيْبِهِ قَبْلَةٌ لَا أَعْلَمُ هَلْ هِيَ قَبْلَةُ الْآبِ الرَّحِيمِ أَوْ
 الْمُحْسِنِ الْكَرِيمِ ؟

وَكَانَ قَدْ بَلَغَ مِنْهُ الْجَهْدَ فَعَاوَدَتْهُ الْحُمَّى وَعَلَّتْ نَارُهَا فِي رَأْسِهِ ،
 وَمَا زَالَ يَثْقُلُ شَيْئًا فَشَيْئًا حَتَّى خَفَّتْ عَلَيْهِ التَّلْفُ ، فَأَرْسَلَتْ وَرَاءَهُ
 الطَّيِّبَ فَجَاءَ وَأَلْقَى عَلَيْهِ نَظْرَةً طَوِيلَةً ثُمَّ اسْرَدَهَا مَمْلُوءَةً بِأَسَاءِ
 لِدَيْكَ . چلنا چھانا . ملانا . علم سے چھارنا سے جوش مارنا .

اور بستر کے پاس چھوڑ کر چلی گئی بچہ اپنے باپ کے گرد سینگتا ہوا اس کے سینے پر چڑھ آیا اس نے محسوس کیا تو آنکھیں کھولیں اسے دیکھا اور مسکرایا اور محبت و شفقت سے سینے سے چٹا لیا اور بوسہ دینے کے لئے اپنا منہ اسکے رخسار کے قریب کیا پھر اچانک تھبڑی لی اور چہرہ گملا گیا اور زور سے اسکو اپنے ہاتھ سے دھکا دیا اور بچینا اسے مجھ سے دوڑ لے جاؤ میں نہیں جانتا نہ میرا کوئی بچہ اور نہ بیوی ہے پوچھو اس کی ماں سے اس کا باپ کون ہے؟ اور اس کے پاس لے جاؤ میں اپنی زندگی میں عار کا لباس نہیں پہنتا اور اپنے مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے اس کے اثرات چھوڑ جاؤں۔ اپنے بچے کے چیننے کی آواز سنی وہ واپس آئی اور اسے اٹھا کر لے گئی اس نے آواز سنی اور وہ آہستہ آہستہ دوڑ رہی تھی اسکی طرف متوجہ ہوا اور رونے لگا اور بچینا اسے میرے پاس لے آؤ آئیہ واپس لے آئی اس نے اس کے ہاتھ سے لے لیا اور جلی نظر سے اس کے چہرے کو تارنے لگا اور کہنے لگا۔

خدا کے لئے بنیا اپنے باپ کی طرف

سے ملی ہوئی ورثہ میں بیٹی کو اور اپنی ماں کی طرف سے عار کو بخش دے۔ تیری ماں ایک کمزور عورت تھی لہذا وہ عاجز آگئی۔ قدرت خداوندی کے سامنے اور وہ گر پڑی۔ اور تیرے باپ کا جرم بنظر اصلاح و احسان تھا لیکن وہ بجائے احسان و اصلاح کے برائی کر بیٹھا برابر ہے تو میرا بیٹا ہو یا اپنی مجرم ماں کا۔ میں نے تجھ سے کافی عرصہ خوش بختی حاصل کی (اپنا دل بہلایا) لہذا میں کبھی نہیں بھول سکتا تیرے احسان کو خواہ زندہ رہوں یا مر جاؤں پھر اسے گود میں لیا اور اسکی پیشانی کو بوسہ دیا۔ معلوم نہیں یہ بوسہ ایک شفیق باپ کا تھا یا معزز محسن کا۔ اب اسکی حالت کافی بہتر ہو چکی تھی بخار پھر لوٹ آیا۔

اسکے سر میں آگ جوش مارتے لگی رفتہ رفتہ وہ بو جھل ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اسکی ہلاکت کا مجھے اندیشہ ہوا لہذا میں نے ڈاکٹر کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا وہ آیا اور اس پر ایک طویل نظر ڈالی اور پھر خوف و ناامیدی سے لبریز نظر واپس کر لی۔

وَحَزْنَا

ثُمَّ بَدَأَ يَنْزِعُ نَزْعًا شَدِيدًا وَيَبِينُ أَيْبًا مُؤَلِمًا فَلَمَّ تَبَقَ عَيْنٌ مِّنَ
الْعَبُورِ الْمُحِيطَةِ بِهِ إِلَّا أَرَفَضَتْ عَنْ كُلِّ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَجُودَ بِهِ مِنْ
مَدَامِعِهَا .

فَإِنَّا بِلُحُوسِ حَوَلِهِ وَقَدْ بَدَأَ الْمَوْتُ يَسْبُلُ أَسْتَارَهُ السَّوْدَاءَ عَلَى
سَرِيرِهِ وَإِذَا امْرَأَةٌ مُّوتِرَةٌ بِإِزَارِهِ أَسْوَدَ قَدْ دَخَلَتِ الْحَجْرَةَ وَتَقَدَّمَتْ
نَحْوَهُ يَبْطِئُ حَتَّى رَكَعَتْ بِجَانِبِهِ ثُمَّ أَكْبَتَ عَلَى يَدِهِ الْمَوْضُوعَةَ فَوْقَ
صَلْبِهِ فَقَبَّلَتْهَا وَأَخَذَتْ تَقُولُ لَهُ :

لَا تُخْرِجْ مِنِ الدُّنْيَا وَأَنْتَ مُرْتَابٌ فِي وَلَدِكَ فَإِنَّ أُمَّهُ تَعْرِفُ
بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّكَ ، أَنَا وَإِنْ كَانَتْ قَدْ دَنَتْ مِنِ
الْجَرِيمَةِ وَلَكِنَّهَا لَمْ تَرْتَكِبْهَا ، فَاعْفُ عَنِّي يَا وَالِدُ وَلَدِي وَأَسْأَلُ
اللَّهَ عِنَّمَا تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يُلْجِقَنِي بِكَ فَلَا خَيْرَ لِي فِي الْحَيَاةِ
مِنَ بَعْدِكَ .

ثُمَّ انْفَجَرَتْ بَاكِئَةً .. فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ، وَأَلْفَى عَلَى وَجْهِهَا نَظْرَةً
بَاسِمَةً ، كَانَتْ هِيَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ وَقَضَى .

...

لَآنَ عَدْتُ مِنَ الْمَقْبَرَةِ بَعْدَ مَا دَفَنْتُ صَدِيقِي بِيَدِي وَأُودِعْتُ
حَفْرَةَ التُّبْرِ ذَلِكَ الشَّبَابِ النَّاصِرِ ، وَالرَّوْضِ الزَّاهِرِ ، وَجَلَسْتُ
لِكِتَابَةِ هَذِهِ السُّطُورِ وَأَنَا لَا أَكَادُ أَمْلِكُ مَدَامِعِي وَزَفْرَاتِي ، فَلَا
يَهْوَنُ وَجْدِي عَلَيْهِ ، إِلَّا أَنَّ الْأُمَّةَ كَانَتْ عَلَى بَابِ خَطَرٍ عَظِيمٍ مِنْ
أَخْطَارِهَا فَتَقَدَّمَ هُوَ أَمَامَهَا إِلَى ذَلِكَ الْخَطَرِ وَتَحَدَّهُ ، فَافْتَحَتْهُ ،
فَمَاتَ شَهِيدًا فَجَعَتْ يَهْلِكُهُ .

۱۔ روزانہ پچوٹ پچوٹ کر رونا ۲۔ مکرابٹ ۳۔ تم سے شفقت کیساتھ
کسی خط میں پھنساؤ۔

پھر سخت نزع شروع ہوا اور دردناک چیخیں مارنے لگا کوئی بھی آنکھ اس پاس والوں کی بغیر رٹے نہ رہ سکی ہم اسکے اطراف میں بیٹھے تھے اور موت آہستہ آہستہ سیاہ پرٹے سے اس کی چارپائی پر ڈال رہی تھی کہ اچانک ایک عورت سیاہ چادر لپیٹے ہوئے کمرے میں آئی اور بوجھل قدموں سے اس کی طرف پیشقدمی کی حتیٰ کہ اس کے پاس آکر جھباک گئی پھر اس کے سینے پر بوسہ دے کر کہنے لگی۔ تو اپنے بچے کے باسے میں شک و شبہ کی حالت میں اس دنیا سے مست جا اسکی ماں تو تیرے سامنے اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے اور تو خدا کے پاس جا رہا ہے اگرچہ میں گناہ کے قریب تھی لیکن گناہ کی مرتکب نہیں ہوئی۔ اے میرے بیٹے کے باپ مجھے معاف کر دے اور میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ جب آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں تو مجھے بھی آپ کے ساتھ وہ بلا لے کیونکہ میرے لئے آپ کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور اسکے چہرے پر ایک متنبسہم نظر ڈالی یہ اسکی زندگی کی آخری نظر تھی اور مر گیا۔

اب میں مقبرہ سے واپس آیا ہوں اپنے ہاتھوں سے اپنے دوست کو دفن کرنے اور قبر کے گڑھے میں اسکے تر و تازہ اور شباب اور درختوں پھول کو رکھنے کے بعد یہ سطور لکھنے بیٹھا ہوں میرے آنسو اور میری آہیں میرے قابو میں نہیں رہے اسکے باوجود بھی میرا غم ہلکا نہیں ہو رہا ہے۔

یہاں اس بات سے ذرا تسلی ملتی ہے کہ قوم ایک زبردست خطرے کے سامنے کھڑی تھی کہ اس نے پیش رفت کی اور اس میں کودا پڑا۔ شہید کی موت مرا اور قوم کو ہلاکت سے بچالیا۔

الذکر الی یاد

خلاصہ

یہ بنو احمر کی تاریخی داستان ہے جبکہ غرناطہ کا آخری شہنشاہ ابو عبد اللہ شکست کھانے کے بعد جبیل طابرق کے درمیان بحیرہ روم کے ساحل پر جہاز میں سوار ہونے کے لئے کھڑا تھا اور اپنی ٹوٹی پھوٹی حکومت کو بڑی شکستہ نظری سے دیکھ رہا تھا کہ سامنے ایک غار سے عابد و زاہد بوڑھا بادشاہ کو مخاطب کرتا ہے اور کہتا ہے تمہارے دور اقتدار میں بداعتدالیوں سے جو نتائج بد مرتب ہوئے ہیں اس کے ذمہ دار صرف تم ہو۔ اپنی طویل تقریر کے بعد بوڑھا واپس غار میں چلا جاتا ہے اور بادشاہ اپنے خاندان سمیت جہاز میں سوار ہو کر ملک بدر ہو جاتا ہے اس واقعہ کو چوبیس سال گزر جانے کے بعد اس خاندان کا ایک نوجوان سعید اپنے آباء و اجداد کی میراث دیکھنے کے لئے ایک عربی حکیم کا بھیس بدل کر غرناطہ آتا ہے اسکی ملاقات ایک اسپانوی لڑکی فلورنڈا سے ہوتی ہے۔ جس کے باپ کو اس وقت کی ظالم حکومت قتل کر دیتی ہے۔ اب وہ رہبانیت اختیار کئے ہوئے زندگی بسر کر رہی تھی دونوں کے مابین محبت کا مضبوط بندھن قائم ہو جاتا ہے۔ اور لڑکی سعید کو غرناطہ کے مشہور مقامات کی سیر کراتی ہے لیکن جس دن انہوں نے قصر حمرا (جو غرناطہ کے سلاطین اسلام کی حسین و جمیل طرز تعمیر کا ایک شاہکار نمونہ ہے) کی سیر کی تو سعید اپنے دادا کے محل کے سامنے پہنچ کر تاب نہ لاتے ہوئے بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ لڑکی سعید کے بارے میں سب کچھ سمجھ جاتی ہے کہ وہ بنو احمر کا شہزادہ ہے نہ کہ غلام۔ دونوں پر خلوص محبت کو عمر بھر نبھانے کا عزم کرتے ہیں اور حسین ترین اور خوشگوار لمحات گزارتے ہیں لیکن چونکہ حاکم غرناطہ کا بیٹا ڈان وارڈرک بھی فلورنڈا کو چاہتا ہے لہذا سعید کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے اسکو ایک عیسائی لڑکی کے مسلمان بنانے کے الزام میں پھنسا کر حائل دیوار کے گرنے کا فیصلہ کر داتا ہے۔ سعید اپنے بے بنیاد الزام پر احتجاج کرتا ہے۔ مگر اسکی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آخر کار سعید کی بھی اسی میدان میں تلوار سے گردن اڑا دی جاتی ہے۔ جہاں دس ہزار مسلمانوں کو

جدار یا قتل کر کے ختم کرا دیا گیا تھا۔ آج بھی بنوا حمر کے قبرستان میں سعید کی سنگ
 مرمر کی قبر دیکھی جا سکتی ہے جس پر لکھا ہے بنوا حمر کے آخری شہزاد سے کی قبر ہے۔
 جو اسکی دوست فیلیپ فلورنڈا کی طرف سے بنائی گئی ہے۔

الذکری مترجمہ

وَقَفَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ آخِرُ مُلُوكِ غَرْنَاطَةَ بَعْدَ انْكِسَارِهِ أَمَامَ
جِيوشِ الْمَلِكِ قَرْدِينَانَ وَالْمَلِكَةِ إِيزَابِلَا عَلَى شَاطِئِ الْخَلِيجِ
الرُّومِيِّ تَحْتَ ذَيْلِ جَبَلِ طَارِقٍ قَبْلَ نَزْوِلِهِ إِلَى السَّفِينَةِ الْمَعْدَةِ لِجَمَلِهِ
إِلَى أَقْرَبِيًّا وَقَدْ وَقَفَّ حَوْلَهُ نِسَاوَةٌ وَأَوْلَادَةٌ وَعُظْمَاءُ قَوْمِهِ مِنْ
بَنِي الْأَحْمَرِ فَأَلْقَى عَلَى مُلْكِهِ الدَّاهِبَ نَظْرَةً طَوِيلَةً لَمْ يَشْرَجْجِعْهَا
إِلَّا مُبِلَّةً بِالذَّمْعِ، ثُمَّ أَدْنَى رِدَاءَهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَنْشَأَ يُبْكِي بِكَاءٍ مُرَّاً
وَيَنْشِجُ نَشِجاً مُخْرَناً حَتَّى بَكَى مِنْ حَوْلِهِ لِبِكَائِهِ، وَأَضْبَحَ شَاطِئُهُ
الْبَحْرِ كَأَنَّهُ مَنَاحَةٌ قَائِمَةٌ تَرْدَدُ فِيهَا الزَّفَرَاتُ، وَيَسْتَبِقُ الْعَبْرَاتُ،
فِيئِنَّهُ لَوَاقِفٌ مَوْقِفُهُ هَذَا وَقَدْ ذَهَلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَوْقِفِهِ إِذْ أَحْسَسَ هَاتِفًا
يَهْتَفُ بِاسْمِهِ بِصَوْتٍ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ إِلَيْهِ مِنْ عُلْيَاءِ السَّمَاءِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
فَإِذَا شَيْخٌ نَاسِكٌ مَسْكِيٌّ عَلَى عَصَاهُ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ مَغَارَةٍ مِنْ مَغَارَاتِ
الْجَبَلِ الْمُشْرِفِ عَلَيْهِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ :

نَعَمْ .. لَكَ أَنْ تُبْكِي أَيْهَا الْمَلِكُ السَّاقِطُ عَلَى مُلْكِكَ بِكَاءِ النِّسَاءِ

۱۔ دلہن ۲۔ رونے سے پہلی بندھ جانا ۳۔ نوحہ کرنا ۴۔ کراخت - بلند آواز کی بوتری کی آواز
۵۔ بزرگ - عابد زاہد

الذکرى

(ترجمہ شدہ)

غناط کا آخری فرمانروا ابو عبید اللہ فرزند نیندا درملکہ ایزابلہ کے لشکر سے شکست کھانے کے بعد
 بیچہ روم کے کنارے جبل طارق کے درمیان کھڑا تھا۔ ایسے جہاز میں سوار ہونے کے لئے جو اسے
 افریقہ لے جانے کے لئے تیار کیا تھا۔ اور اس کے گرد نینوا حمیر کی عورتیں بچے اور بڑے لوگ کھڑے تھے۔
 اس نے ایک طویل نظر ڈالی اپنی کھولی ہوئی بادشاہت پر جو واپس نہ لوئی مگر آنسوؤں بہت پر قریب کی اپنی
 چادر چھپنے کے اور بہت رویا اور بڑی دلہ وزاوازی نکال رہا تھا حتیٰ کہ اس کے آہ دہکا کی وجہ سے
 اس کے ارد گرد دولے بھی رونے لگے اور سندر کا کنارہ گویا کہ ایک ماتم کہہ بن چکا تھا جس میں نالے اور ابھتیں۔
 وہ ایسی جگہ کھڑا ہوا تھا کہ بھول چکا تھا اپنے اچھو اور اپنے مقام کو اچانک اس نے ایک دانہ سمی جس میں اسکا نام پکارا جا رہا
 تھا گویا وہ آسمان کی بندی سے اترتا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک بوڑھا پر ہیزگار لاشمی کے ہمارے پہاڑ
 کے غار کے دہانے کھڑا ہے دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ جی ہاں اے حکمران مجھے اپنی سلطنت پر عورتوں کی طرح
 رونا چاہیے۔

فَإِنَّكَ لَمْ تَحْتَفِظْ بِهِ احْتِفَاطَ الرِّجَالِ .

إِنَّكَ ضَحِیْتَ بِالْأَمْسِ كَثِیرًا ، فَأَبِیكَ الْیَوْمَ بِمِقْدَارِ مَا ضَحِیْتَ
بِالْأَمْسِ فَالسَّرُورُ نَهَارُ الْحَیَاةِ وَالْحَزْنُ لَیْلُهَا ، وَلَا یَلِیْتُ النَّهَارَ
السَّلْطَعُ أَنْ یَعْقِبَهُ اللَّیْلُ الْقَائِمُ .

لَوْ أَنَّ مَا ذَهَبَ مِنْ یَدِكَ مِنْ مَلِیْكَ ذَهَبَ بِصَدْمَةٍ مِنْ صَدَمَاتِ
الْقَدْرِ ، أَوْ نَازَلَتْ مِنْ نَوَازِلِ الْقَضَاءِ ، مِنْ حَیْثُ لَا حَوْلَ لَكَ فِی
ذَلِكَ وَلَا حِیْلَةَ ، لَهَانَ أَمْرُهُ عَلَیْكَ ، أَمَا وَقَدْ أَضَعْتَهُ بَیْدِكَ ، وَأَسْلَمْتَهُ
إِلَى عُلُوكَ بِاخْتِیَارِكَ ، فَأَبِیكَ عَلَیْهِ بَكَاءُ النَّادِمِ الْمُتَفَجِّعِ الَّذِی لَا
یَجِدُ لَهُ عَنِ مَصَابِهِ عِزًّا وَلَا سُلُوی .

لَا یُظْلَمُ اللهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ ، وَلَا یُرِيدُ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِی
شَأْنٍ مِنَ الشُّؤْنِ شَرًّا وَلَا ضَرًّا ، وَلَیْکِنَّ النَّاسَ یَأْبُونَ إِلَّا أَنْ یَقْفُوا
عَلَى حَافَةِ الْهَوَاةِ الضَّعِیْفَةِ فَنَزَلَ بِهِمْ أَقْدَامُهُمْ ، وَیَمْشُوا تَحْتَ الصَّخْرَةِ
الْبَارِزَةِ الْمَشْرِقَةِ فَتَسْقُطُ عَلَی رُؤُوسِهِمْ .

لَمْ تَقْنَعْ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ مِنَ الرِّزْقِ فَأَبِیْتَ إِلَّا الْمَلِکَ وَالسُّلْطَانَ
فَنَازَعْتَ عَمَلُكَ الْأَمْرَ وَاسْتَعْنَتْ عَلَیهِ بِعُلُوكَ وَعَدُوَّهُ فَنَازَلَتْ رَأْسِکُمَا
مَعًا وَمَا زَالَ یَضْرِبُ أَحَدُهُمَا بِالْآخِرِ حَتَّى سَالَ تَحْتَ قَدَمِکُمَا
قَلْبٌ مِنَ الدِّمِّ فَفَرَقْتُمَا فِیهِ مَعًا .

لی فوق هذه الصخرة يا بني الأحمر سبعة أعوام أنتظر فيها
هذا المصير الذي صرتم إليه وأترقب الساعة التي أرى فيها آخر
ملك ملكاً يرحل عن هذه الديار رحلة لا رجعة من بعدها ، لأنني
أعلم أن الملك الذي يتولى أمره الجاهلون الأغبياء لا دوام له ولا

۱۔ تالی یا تالی کا تیترا ۲۔ غبارِ اتم ۳۔ گروارٹا سیاہی مائل ہونا۔ ۴۔ کنواں
۵۔ بے وقوف۔

کیونکہ تو مردوں کی طرح اپنی بادشاہت کا تحفظ نہیں کر سکا کل تو بہت زیادہ ہنستا تھا تو آج استفد
 رو لے جس قدر تو کل ہنستا تھا کیونکہ خوشی زندگی کا دن ہے اور غم اسکی رات روشن دن کے بعد رات کا اندھیرا
 لازمی ہے ٹھوکاش جو کچھ تیرے ہاتھ سے گیا ہے وہ تقدیر کے صدمہ سے ہی گیا ہے یابلکے آسمانی کی بناء پر رائل ہوتا
 اس اعتبار سے کہ تیرے پاس کوئی حیلہ ہے اور نہ طاقت اسکی تدبیر کر سکتا تو اتنا صدمہ نہ ہوتا لیکن تو نے اپنے
 ہاتھ سے ضائع کر دیا اور اپنے اختیار سے اپنے دشمن کے سپرد کر دیا تو اسپر اس طرح رو جیسے ایک درمنا دم روتا
 ہے جو نہ اپنی مصیبت کا کوئی بدل پاتا ہے اور نہ صبر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ارادہ کرتا
 ہے کسی انسان پر کسی حالت میں شریاضہ کا لیکن لوگ نہیں مانتے مگر وہ گہرے گڑھے کے کنارے کھڑے ہو
 کر سانس لیتے ہیں اور پھر ان کے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہی چٹان کے نیچے چلتے ہیں پس وہ ان کے
 سروں پر گر پڑتی ہے تو نے اس رزق پر قناعت اختیار نہیں کی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا تھا
 تو نے اپنے چچا سے جھگڑا کیا اور تو نے مدد چاہی اسکے خلاف اپنی اور اس کے دشمن کی تم دونوں کے
 سروں کو پکڑ لیا اور ایک دوسرے کو ٹکراتا رہا حتیٰ کہ ان دونوں کے قدموں کے نیچے خون کا کنواں بہنے لگا
 پس ہم دونوں کو اس میں ڈبو دیا۔ اے بنی احمد اس چٹان پر میں سات سال سے انتظار کر رہا تھا انجام کا
 جس جگہ اب تم آج پہنچے ہو اور میں انتظار کر رہا تھا اس لمحہ کا جس میں ایسا حکم ان دیکھوں گا جو اس دیار سے کوچ کر گیا کہ اسکے
 بعد واپس آئے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس مملکت والی جاہل اور غبی ہوں اسکے لئے کوئی دوام نہیں ہے

بِقَاءِ .

اتَّخَذَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا عُلُوًّا ، وَأَصْبَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ حَرْبًا
عَلَى مِمَّا حِبِهِ فَسَقَمُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مِيَادِينِ الْقِتَالِ يُضْرَبُ بَعْضُهُمْ
وَجُوهَ بَعْضٍ ، وَالْعُلُوُّ رَابِضٌ مِنْ وَرَائِكُمْ يَرْتَبِصُ بِكُمْ الدَّوَائِرُ
وَيُرَى أَنْ كُلًّا مِنْكُمْ قَائِدٌ مِنْ قَوَائِدِهِ يَنْبِئُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِقِتَالِ أَعْدَائِهِ ،
وَالْمَنَاضِلَةَ عَلَى مُلْكِهِ ، حَتَّى رَأَيْتُمْ تَتَهَافَتُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ
ضَعْفًا وَوَهْنًا فَاقْتَحَمْتُمْ مَا هِيَ إِلَّا جَوْلَةٌ أَوْ جَوْلَتَانِ حَتَّى ظَفَرَ
بِكُمْ مَعًا .

سَتَقْفُونَ غَدًا بَيْنَ يَدِي اللَّهِ يَا مَلُوكَ الْإِسْلَامِ ، وَسَيَسْأَلُكُمْ عَنِ
الْإِسْلَامِ الَّذِي أَضَعْتُمُوهُ وَهَبَطْتُمْ بِهِ مِنْ عُلْيَاهُ مُجِدِّهِ حَتَّى أَلْصَقْتُمْ
أَنفَهُ بِالرِّغَامِ . وَعَنْ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ أَسْلَمْتُمُوهُمْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى
أَعْدَائِهِمْ لِيَعِشُوا بَيْنَهُمْ عَيْشَ الْبَائِسِينَ الْمُسْتَضْعِفِينَ ، عَنْ مَدِينِ
الْإِسْلَامِ وَأَمْصَارِهِ الَّتِي اشْتَرَاهَا آبَاؤُكُمْ بِدِمَائِهِمْ وَأَرْوَاحِهِمْ ثُمَّ
تَرَكُوهَا فِي أَيْدِيكُمْ لِتُدَوِّدُوا عَنْهَا ، وَتَحْمُوا دِمَارَهَا ، فَلَمْ تَحْرِكُوا
فِي سَائِرِهَا سَاكِنًا حَتَّى غَلَبَكُمْ أَعْدَاؤُكُمْ عَلَيْهَا ، فَأَصْبَحْتُمْ تَعِشُونَ
فِيهَا عَيْشَ الْأَذْلَاءِ وَتُنظَرُونَ مِنْهَا كَمَا يُنظَرُ الْغُرَبَاءُ ، فَمَاذَا يَكُونُ
جَوَابُكُمْ إِنْ سُئِلْتُمْ عَنْ هَذَا كَلِمَةً غَدًا ؟

ہا یہی النواقیس ترون فی شرفات الماذن بدل الاذان ، وها
ہی المساجد تطال نعال الصلیبیین فی تربتها مواقع جباہ المسلمین ،
وہا هو المسلم یفر بیدینہ من مکان إلى مکان ، ویلوذ بأکناف
الھضاب والشعاب ، لا یستطیع ان یوڈی شعیرۃ من شعائر

۱ بہت چست ۲ گرانا ۳ عزت حرمت ۴ پیشانیاں ۵ شاخ تراشی
۶ ذیل ہونا - محبوب مقہور کرنا -

اور نہ کوئی بقاء ہے تم نے ایک دوسرے کو اپنا دشمن بنا لیا اور ہر ایک تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہو گیا۔ تم کھینچ لائے مسلمانوں کو میدانِ قتال کی طرف جو ایک دوسرے کو مارتے تھے اور دشمن تمہارے پیچھے تاک لگائے بیٹھا تھا تم پر نزولِ مصائب کا انتظار کر رہا تھا اور سمجھتا تھا کہ ہر ایک تم میں سے بذاتِ خود قائد (کمانڈر) ہے جو اس کے سامنے اسکے دشمنوں سے جنگ کر رہا ہے اور اسکے ملک سے دفاع کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ تمہیں دیکھا کہ تم بوجہ نقاہت و ضعف کے گر پڑتے ہو تو وہ تم پر حملہ آور ہوا اس نے ایک یاد و چکر رکائے تھے حتیٰ کہ تم پر فتحیاب ہو گیا۔ کل تم اللہ کے ہاں عنقریب کھڑے ہو گے اے بادشاہانِ اسلام اور عنقریب تم سے اسلام کے بائے میں دریافت کر لے گا۔ جو تم نے ضائع کر دیا جسکی بلند مرتبت کو نیچے گرا کر اسکی ناک کو زمین پر لگا دیا۔ مسلمانوں کے بائے میں اللہ تعالیٰ تم سے پوچھ گچھ کریں گے جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے دشمنوں کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان میں کمزور و ضعیفوں کی طرح زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسلامی شہروں کے بائے میں دریافت کریں گے جنہیں تمہارے آباء و اجداد نے اپنے خون سے اپنی جانیں دے کر خریدا پھر وہ تمہارے لئے چھوڑ گئے۔ اور انکی حفاظت کرو تم نے ذرا حرکت نہ کی حتیٰ کہ تمہارے دشمن انپر غالب آ گئے۔ تو تم ذیلیوں کی سسی زندگی گزارنے لگے اور وہاں ہنکائے جانے لگے جیسے مسافر ہنکائے جاتے ہیں۔ تمہارا کیا جواب ہو گا۔ کل جبکہ اس بائے میں تم سے پوچھا جائیگا۔

ناقوس بچ رہے ہیں۔ منادوں پر آذان کی بجائے اور دیکھو تو مسجدوں کو صلیب والوں کے جوتے روند رہے ہیں جہاں مسلمانوں کی پیشانیاں لگتی تھیں اور یہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے دین کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر بھاگ رہے ہیں اور پہاڑ کی چوٹیوں اور دروں پر پناہ حاصل کر رہے ہیں کہ شعائرِ الہی کو ادا نہیں کر سکتے۔

دِينِهِ وَلَا فِي غَيْرِ كَهَذَا الْغَارِ الَّذِي أُعْيِشُ فِيهِ ...

لَيْتَ الْمُسْلِمِينَ عَائِشًا ذَهَرَهُمْ فَوْضَى لَا نِظَامَ لَهُمْ وَلَا مُلْكَ
وَلَا سُلْطَانَ ، كَمَا يُعْيِشُ الْمَشْرُدُونَ فِي آفَاقِ الْبِلَادِ ، فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ
خَيْرًا مِنْ أَنْ يَتَوَلَّى أَمْرَهُمْ رِجَالٌ مِثْلِكُمْ طَامِعُونَ مُسْتَبِلُونَ
يَلْفُونَ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ جَمِيعًا غَلًا وَاحِدًا يَسُوقُونَهُمْ بِهِ إِلَى مَوَارِدِ
التَّلْفِ وَالْهَلَاكِ مِنْ حَيْثُ لَا يَسْتَطِيعُونَ ذَوْدًا عَنْ أَنْفُسِهِمْ . وَمَا
تَفَعَّلَ الْفَوْضَى وَبِأَمْنِهِ مَا يَفْعَلُ بِهَا الْإِسْتِبْدَادُ .

يَسْأَلُكُمْ اللَّهُ يَا بَنِي الْأَحْمَرِ عَنِّي وَعَنْ أَوْلَادِي الَّذِينَ أَنْزَعْتُمُوهُمْ
مِنْ يَدَيَّ أَنْزَاعًا أَحْوَجَ مَا كُنْتُ إِلَيْهِمْ ، وَسَقَتُمُوهُمْ إِلَى مِيَادِينِ
الْقِتَالِ لِيُقَاتِلُوا إِخْوَانَهُمُ الْمُسْلِمِينَ قِتَالًا لَا شَرَفَ فِيهِ وَلَا فُخَارًا
حَتَّى مَاتُوا جَمِيعًا مَوْتِ الْأَذْلَاءِ الْأَدْنِيَاءِ فَلَا أَنْتُمْ تَرْكُمُوهُمْ بِجَانِبِي
أَنْتُمْ دَهَبْتُمْ بِهِمْ إِلَى مِيدَانِ قِتَالِ شَرِيفٍ فَأَتَعَزَى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ
بِأَسْمِ مَاتُوا فِدَاءً عَنْ دِينِهِمْ وَوَطَنِهِمْ .

فَهَا أَنَا عَائِشٌ مِنْ بَعْدِهِمْ وَحَدِي فِي هَذَا الْغَارِ الْمَوْحِشِ فَوْقَ
هَذِهِ الصَّخْرَةِ الْمُتَقَطِّعَةِ أَبْكِي عَلَيْهِمْ ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُلْحِقَنِي بِهِمْ
فَتَى يَسْتَجِيبُ اللَّهُ دُعَائِي ؟

كَمَا أَخْتَقُ صَوْتُهُ بِالْبُكَاءِ ، فَأَدَارُ وَجْهَهُ وَمَشَى بِقَدِيمِ مَطْمِنَتِهِ
يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَاهُ حَتَّى دَخَلَ مَغَارَتَهُ وَغَابَ عَنِ الْعِيُونَ ، فَكَانَتْ
كَلِمَاتُهُ مِنْ نَفْسِ الْأَمِيرِ مَا لَمْ يَنْلِ مِنْهَا ضِياعٌ مُلْكِهِ وَسَقُوطٌ لِعَرْشِهِ ،
فَصَاحَ : مَا هَذَا بَشَرًا إِنَّمَا هُوَ صَوْتُ الْعَدْلِ الْإِلَهِيِّ يُنذِرُنِي بِسَقَاءِ
الْمُسْتَعْبِلِ فَوْقَ شِقَاءِ الْمَاضِي ، فَلْيَصْنَعْ اللَّهُ بِي مَا يَشَاءُ فَعَدُلٌ مِنْهُ
كُلُّ مَا صَنَعَ

مرحوب محفوظ

مگر یہ کہ ایسی غار جس میں میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ کاش کہ مسلمان زمانے میں اس طرح زندگی گزارتے کہ نہ نظام ہوتا نہ حکومت ہوتی اور نہ بادشاہت جیسے یہودی پوسے اطراف کے شہروں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ ان کے لئے بہتر تھا یہ نسبت اسکے تم جیسے آمرستہ کئے گئے جو لالچی اور ظالم ہیں جو ان سب کی گردنوں میں ایک طرح کا طوق ڈالے انہیں ہلاکت گاہوں کی طرف لے رہے ہیں اور ان کا دفاع نہیں کر سکتے جتنا کہ استبداد کرتا ہے۔

اے نبوا حمر! اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا تم نے میرے اور میری اولاد کے بارے میں کیا کیا؟ جنہیں تم نے مجھ سے چھین لیا حالانکہ مجھے ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی تم انہیں میدان جنگ کی طرف لے گئے تاکہ وہ لڑیں اپنے مسلمان بھائیوں سے ایسی لڑائی جس میں شرافت اور فخر کی کوئی بات نہ تھی حتیٰ کہ وہ سب ذیلیوں۔ کمینوں کی موت مرے ہیں چھوڑا تم نے میرے پاس کہ میں مانوس ہوتا ان سے وحشت کے وقت اور اپنے بڑھاپے میں مدد حاصل کرتا نہ تم انہیں شرافت کے میدان جنگ میں لے گئے کہ میں صبر حاصل کرتا ان کے میدان میں مرنے سے جو دین اور وطن کے نام پر شہید ہو گئے۔ دیکھو ان کے بعد میں زندگی گزار رہا ہوں اس وحشتناک غار میں

اس تنہا چٹان پر۔ انہیں روتا دیکھتا ہوں تو خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان کے ساتھ ملا دے دیکھیں اللہ تعالیٰ میری دعا کب قبول کرتا ہے؟ پھر رور و کر اس کا گلاندہ گیا اس نے اپنے چہرے کو موڑا اور مسطہ قدموں سے لاکھی کے سہارے غار میں چلا گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ بادشاہ کا دل اسکی باتوں سے بڑا متاثر ہوا کہ اتنا غم مملکت کے ضائع ہونے اور تخت کے گرنے کا بھی نہ ہوا تو وہ چیخا کہ یہ کون انسان آواز نہ تھی بلکہ یہ تو عدل رب ذوالجلال کی آواز ہے جو مجھے مستقبل کی بدبختی سے ڈرا رہی ہے جو ماضی کی بدبختی سے زیادہ ہوگی۔ اللہ جو چاہے میرے ساتھ کرے کیونکہ خدا تعالیٰ جو کریں گے انصاف ہی ہو گا

مَ اَنَحَلَّرَ اِلَى سَفِينَتِهِ وَاَنَحَلَّرَ اَهْلُهُ وِرَاةَ فَسَارَتِ السَّفِينَةُ بِهِمْ
تَشَقُّ عِبَابَ الْمَاءِ شَقًّا فَسَجَلُ التَّارِيخِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ : اَنْ قَدْ مَ
جَلَاءُ الْعَرَبِ عَنِ الْاَنْدَلُسِ بَعْدَ مَا عَمَّرُوْهَا ثَمَانِمِائَةَ عَامٍ

•••

بَعْدَ مَرُورِ اَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ عَامًا عَلَى تِلْكَ الْحَوَادِثِ لَمْ يَبْقَ فِي
اَفْرِيقِيَّةَ حَيًّا مِنْ بَنِي الْاَحْمَرِ اِلَّا قَتِي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ عَمْرِهِ اِسْمُهُ
« سَعِيدٌ » لَمْ يَزْ غَرْنَاطَةَ وَلَا فَصْرَ الْحَمْرَاءِ وَلَا الْمَرْجُ وَلَا جَنَّةَ
الْعَرِيفِ وَلَا نَهْرَ شَنِيلِ وَلَا عَيْنَ الدَّمْعِ وَلَا جَبَلَ التَّلْحِ وَلَا كِنَّةَ
مَا زَالَ يَحْفِظُ فِي ذَاكِرَتِهِ مِنْ عَهْدِ الطَّفُولَةِ تِلْكَ الْاَنَاشِيدَ الْاَنْدَلُسِيَّةَ
الْبَدِيْعَةَ الَّتِي كَانَ يَتَرْتَمُّ بِهَا نِسَاءُ قَوْمِهِ حَوْلَ مَهْدِهِ ، وَيُرَدِّدْنَ فِيهَا
ذِكْرَ اَبَائِهِمْ وَاَجْدَادِهِمْ وَاَثَارِ اَيْدِيهِمْ وَعِزَّةِ سُلْطَانِهِمْ فِي تِلْكَ الْبَقْلَعِ ،
وَتِلْكَ الْمَرَاتِي الْمَحْزَنَةِ الْمُؤَثِّرَةِ الَّتِي بَكَى فِيهَا سُعْرَاءُ الْاَنْدَلُسِ ذَلِكَ
الْمَجْدَ السَّاقِطَ وَالْمَلِكَ الْمُضَاعَ ، فَكَانَ كَلَّمَا خَلَا اِلَى نَفْسِهِ رَدَّدَ تِلْكَ
الْمَرَاتِي بِنَعْمَةٍ شَجِيَّةٍ مَحْزَنَةٍ تَسْتَبِيرُ عِبْرَتَهُ ، وَتَهِيجُ اَشْجَانَهُ ، فَلَا
يَزَالُ يَبْكِي وَيَتَحَبَّبُ حَتَّى يَشْرَفُ عَلَى التَّلْفِ .

فَكَانَ لَا يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ مِنْ كُلِّ مَا يَتَمَنَّى رَامْرُوًّا عَلَى رَبِّهِ فِي

داستانوں پر ۲ چراگاہ نے قصر حمر اغرناطہ میں ہے جہاں بنی احمر کے بادشاہوں کی قیام گاہ
تھی اور تمام سے یہ بڑا محل ہے جس میں آج تک بہت زیادہ تاریخی آثار موجود ہیں اور غرناطہ
کی سبزہ زار جو ناظرین کو حسن و جمال کا نظارہ پیش کرتا ہے اور جنت عریف غرناطہ کا بہت بڑا
باغ ہے جس میں محلات اور سیڑگاہیں ہیں اور غرناطہ کی بہت بڑی نہر شنیل ہے جس سے شہر کے ادنیٰ و اعلیٰ
فیض حاصل کرتے ہیں اور عین الدمع غرناطہ کا بڑا پہاڑ ہے جو سبز و شاداب اور چراگاہ ہے اور غرناطہ کے
جنوب میں جبل سنج برقان پہاڑ ہے جو گرمی اور سردی میں بدستور برف پوش رہتا ہے جس سے بہت سی چشمے
جلدی ہوتے ہیں اور چھ نہریں جو باغات بجز زمین سیراب کرتی ہیں۔

پھر وہ جہاز کی طرف بڑھا اور پھر اسکے اہل و عیال بھی اس کے پیچھے اتر پڑے۔ جہاز انہیں لے کر پانی کی موجوں کو چیرتا ہوا روانہ ہوا۔ تاریخ نے اپنے صفحات پر اس گھڑی کو لکھ لیا کہ تحقیق تمام ہو گئی عرب کی جلا وطنی۔ اندس سے جب کہ انہوں نے یہاں اٹھ سو سال تک حکومت کرتے گزار دیئے۔

ان حوادث کے چوبیس سال بعد ازلیقہ میں بنو احمہ قبیلے کا کوئی بھی فرد باقی نہ رہا مگر ایک بیس سالہ نوجوان جس کا نام سعید تھا۔ نہ اس نے غرناطہ دیکھا نہ قصر الحمراء۔ نہ مرج غرناطہ۔ نہ باغ عریف۔ نہ نہر شیبیل نہ عین المدمع نہ جبل تلج۔ لیکن اسے بچپن سے اندلسی نادر گیت جو اس قوم کی عورتیں اس کے پنگھوڑے کے گرد گایا کرتی تھیں جن میں اسکے آباء و احب ادا ان کے کارناموں ان کے لشکروں میں ان کی عزت مملکت کا ذکر بار بار آتا تھا۔ اور وہ غم انگیز مرثیے (بھی یاد تھے جن پر شعر آئے۔

اندس اس زائل شدہ عزت اور مملکت پر روئے ہیں وہ جب بھی خلوت میں جاتا تو یہ مرثیے دہراتا۔ درد انگیز اور پیر سوز آواز میں جس سے اسکے آنسو اور غم بھرک اٹھتے اور وہ اتنا روتا چلاتا جتنی کہ مرنے کے قریب ہو جاتا۔ وہ اللہ سے کسی بھی بات کی آرزو نہیں کرتا تھا۔ جس طرح کہ لوگ اپنے رب سے تمنائیں کرتے ہیں۔

حَيَاتِهِ إِلَّا أَنْ يَرَى غُرْنَاطَةَ سَاعَةً مِنْ زَمَانٍ بِشَفِي بَهَا غَلَّةٌ نَفْسِهِ ،
ثُمَّ لِيَصْنَعَ الدَّهْرُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَشَاءُ .

وَكَانَ كَلِمًا هَمَّ بِالذَّهَابِ إِلَيْهَا قَعْدَ بِهِ عَنْ ذَلِكَ أَنْ وَرَاءَهُ عَجُوزًا
مِنْ أَهْلِهِ مَرِيضَةً ، وَمَا كَانَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتْرُكَهَا ، وَلَا يَجِدُ مَنْ يَعْتَمِدُ
عَلَيْهِ فِي الْقِيَامِ بِشَأْنِهَا حَتَّى وَافَاكَ أَجْلُهَا فَرَكِبَ الْبَحْرَ مِنْ سَبْتَةٍ
إِلَى شَاطِئِ مَلَقَّةَ ، ثُمَّ انْحَدَرَ مِنْهَا إِلَى غُرْنَاطَةَ مُتَنَكِّرًا فِي ثَوْبٍ طَيِّبٍ
عَرَبِيٍّ مِنْ أَطْبَاءِ الْأَعْشَابِ يُثْقِلُ فِي جِبَالِ الْأَنْدَلُسِ وَسَهُولِهَا
حَتَّى بَلَغَ ضَاحِجَتَهَا سَاعَةَ الْأَصِيلِ ، فَوَقَفَ عَلَى هَضْبَةٍ مِنْ هَضَابِ
جَبَلِ التَّلْحِ فَرَأَى الْأَمْوَاهُ تَنْزِلُ عَنْهُ فِي هُلُومٍ وَسَكُونٍ كَأَنَّهَا فَوْقَ
سَطْحِهِ اللَّامِعِ الْمُتَلَالِيَةِ قَبِيصٌ مِنَ النُّورِ ، أَوْ قُبَّةٌ مِنَ الْبُلُورِ ،
حَتَّى تَفِئِلُ إِلَى سَفْحِهِ فَإِذَا هِيَ حَيَاتٌ بِيضَاءُ مَذْعُورَةٌ تَتَبَعُ هُنَا
وَهُنَا لَا هَمَّ إِلَّا النِّجَاةَ مِنْ بَدِ مَطَارِدِهَا حَتَّى تَعْبُرَ بِجَدُولِ مَاءٍ فِي طَرِيقِهَا
فَتَدْعِمُ فِيهِ وَتَسَابُ فِي أَحْسَانِهِ .

ثُمَّ التَّفَّتْ إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَى عَلَى الْبَعْدِ أَبْرَاجَهَا الْعَقِيبَةَ الْحَمْرَاءَ
وَقَبَابَهَا الْعَالِيَةَ الشَّمَاءَ ، وَمَادَهَا الدَّاهِيَةُ فِي حَوْءِ السَّمَاءِ ، فَوَقَفَ
أَمَامَ هَذَا الْمَنْظَرِ الْجَلِيلِ الْمُهَيَّبِ مَوْقِفَ الْحَاشِعِ الْمُتَخَضِعِ وَضَمَّ إِحْدَى
بِيَدَيْهِ إِلَى الْأُخْرَى وَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِهِ كَأَنَّهَا هُوَ قَائِمٌ أَمَامَ الْمَحْرَابِ
يُؤَدِّي صَلَاتَهُ وَلَيْتَ عَلَى ذَلِكَ بَرَهَةٌ ثُمَّ صَاحَ بِصَوْتٍ عَالٍ رَدَدَتْهُ
الْغَابَاتُ وَالْمَحْرَجَاتُ يَقُولُ :

هَذَا مِيرَاثُ آبَائِي وَأَجْدَادِي لَمْ يَبْقَ لِي مِنْهُ إِلَّا وَقْفَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ كَوَقْفَةِ
تَأْكُلُ الْمَفْجُوعَ بَيْنَ أَيْدِي الْأَطْلَالِ الْبَوَالِي وَالْآثَارِ التُّوَارِسِ .
هَذِهِ مَضَاجِعُهُمْ يَنَامُ فِيهَا أَعْدَاؤُهُمْ ، وَهُمْ لَا مَضَاجِعَ لَهُمْ

اجرمی بوٹیاں ، زمین پر پھیلا ہوا پتھر ، ڈراوٹی کا پھیلنا ، مرغزار

سوائے اس کے کہ وہ اپنی زندگی میں ایک لمحہ کے لئے غسریاٹ دیکھ لے جس سے اپنے دل کی سوزش کو تشفی دے سکے۔ پھر اس کے بعد زمانہ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے وہ جب بھی دہاں جانے کے بارے میں ارادہ کرتا تو یہ دیکھ کر بیٹھ جاتا کہ اسکے پیچھے اسکے گھر میں ایک بڑھیا بیمار ہے جسے چھوڑ کر چلا جانا اسکے بس کی بات نہ تھی اور نہ اسے کوئی ایسا آدمی ملا جس پر اعتماد کیا جائے جو اس کی دیکھ بھال کرے حتیٰ کہ اس کا وقت آ پہنچا (اور وہ اللہ کو پیار می ہو گئی) تو وہ سوار ہوا سمندری سفر پر سبتہ سے ملقہ کے کنارے کی طرف پھر وہ اترا غسریاٹ کی طرف اس نے عربی طبیب کا بھیس بدلا جو نباتات کی جستجو میں اندلس کے پہاڑوں اور ان کے دامنوں میں پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ پہنچا شہر سے باہر شام کے وقت اور جبل ثلج کی چوٹی پر پڑھ گیا اور اس نے دیکھا کہ پانی بڑے سکون سے نیچے اتر رہا ہے گویا کہ سکی چمکتی دیکھتی سطح پر کوئی نورانی قمیص ہو یا بلور کا کوئی بروج ہو حتیٰ کہ جب یہ پانی دامن لودہ تک پہنچا تو لگتا تھا خوف زدہ سفید سانپوں کی طرح جو ادھر ادھر بکھر گئے ہوں وہ اپنی اپنی جان بچانا چاہتے ہوں حتیٰ کہ راہ میں پانی کا نالہ آگیا ہو وہ اس میں گھس گئے ہوں اور چھپ گئے ہوں اسکے پیٹ میں پھر وہ شہر کی طرف متوجہ ہوا تو درجیادور سے سرخ عقیق کے برج اور بلند وبالاقبے اور اسکے نہایت اونچے اونچے مینار آسمانوں سے باتیں کرتے ہوئے وہ ٹھہر گیا اس ہیئت ناک پر بلال منظر کے سامنے جیسے کوئی خشوع و خضوع سے کھڑا ہوتا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملا لیا۔ اور انہیں سینے پر رکھا گویا کہ وہ محراب کے سامنے نماز ادا کر رہا ہے وہ کچھ دیر اسی ہیئت پر کھڑا رہا۔ پھر اس نے چیخ ماری جسکی عدائے بازگشت سے جنگلات اور مزار گونج اٹھے یہ میراث ہے میرے آباء و اجداد کی جنہوں نے میرے لئے کچھ نہیں چھوڑا سوائے جدائی کے جیسے ایک دکھی ماں اپنے بیٹے کی جدائی میں تڑپتی رہتی ہے۔ یہ ان کے بستر ہیں جہاں ان کے دشمن سوتے ہیں۔ اور ان کے بستر

إِلَّا رِمَالُ الصَّحْرَاءِ وَكِبَابُ الفُلُواتِ .

هَذِهِ قُصُورُهُمْ تَشْرَفُ عَلَى الأَرْضِ الفُضَاءِ وَتَطُلُ مِنْ عِيُونِ
نَوَافِدِهَا كَأَنَّمَا تَتَرَقَّبُ أَنْ يَعُودُوا إِلَيْهَا فَيَعْمُرُوهَا كَمَا كَانُوا فَلَا
يَفْعَلُونَ .

هَذِهِ قِبَابُهُمْ وَأَبْرَاجُهُمْ رَافِعَةٌ رَأْسُهَا لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا إِلَى السَّمَوَاتِ
العُلَا تَدْعُو اللهَ أَنْ يُعِيدَ إِلَيْهَا بَنَاتَهَا وَحَمَاتَهَا فَلَا يُسْتَجَابُ لَهَا دُعَاؤُ .

فِي هَذِهِ البَسَائِنِ كَانُوا يَنْعَمُونَ ، وَتَحْتَ هَذِهِ الظَّلَالِ كَانُوا
يَقْبَلُونَ ، وَعَلَى صُفَافِ هَذِهِ الأَنْهَارِ كَانُوا يَغْدُونَ وَيَرُوحُونَ ،
وَالْيَوْمَ لَا غَاذَ مِنْهُمْ وَلَا رَائِحَ ، وَلَا سَانِعَ نَحْتِ هَذِهِ السَّمَاءِ وَلَا
بَارِحَ . . . ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الأفقِ فَرَأَى الشَّمْسَ تَنحَلِرُ إِلَى مَغْرِبِهَا وَرَأَى
جَبِشَ اللَّيْلِ يُطَارِدُ فُلُوقَ جَبِشِ النَّهَارِ فَيَبْدِئُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَبْدِيداً
فَتَهَافَتَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :

هَكَذَا تَدُولُ الدُّوَلَاتُ وَتَسْقُطُ التَّيْجَانُ ، وَهَكَذَا يَحُلُّ الظُّلُمَاتُ
مَحَلَّ الأَنْوَارِ ، وَهَكَذَا تَنْتَشِرُ سُحُبُ المَوْتِ عَلَى وَجْهِ الحَيَاةِ .

ثُمَّ تَوَسَّدَ ذِرَاعَهُ وَاسْتَفْرَقَ فِي نَوْمِهِ بَيْنَ وَطَاءِ الأَرْضِ وَعَطَاءِ
السَّمَاءِ فَلَمْ يَسْتَفِقْ حَتَّى مَضَتْ دَوْلَةُ اللَّيْلِ فَمَشَى إِلَى شَرْجِ جَارِ فِي
سَفْحِ الجَبَلِ فَصَلَّى عِنْدَهُ صَلَاةَ الفَجْرِ ، ثُمَّ انْحَلَرَ إِلَى المَدِينَةِ يَفْتِشُ
عَنْ خَانَ بَاوِي إِلَى إِلَيْهِ فَلَمْ يَجِدْ فِي طَرِيقِهِ مَنْ يَرْشِدُهُ إِلَى طَلَبَتِهِ حَتَّى
بَلَغَ شَرْجَ شَيْبَلِ فَمَشَى عَلَى صَفْتِهِ يَتَفَقَّدُ البُلُورَ وَيَتَلَمَّسُ الأَعْشَابَ
وَيَنْتَظِرُ بَقِظَةَ المَدِينَةِ بَعْدَ هَجْعَتِهَا .

وَأِنَّهُ لَكَذَلِكَ إِذْ انْفَتَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابُ قَصْرِ عَظِيمٍ وَإِذَا فَتَاةٌ

اريت ۲ جھانگنا ۳ کند کرنا ، دستوران ۴ کناره ۵ بیج

بٹنگل کی رات اور ٹیلے ہیں یہ ان کے محلات ہیں جو کھسلی زمین پر جھانک رہے ہیں اور اپنے روشن دانوں کی آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے انہیں انتظار ہے کہ وہ واپس آکر اس طرح آباد کریں گے جیسے پہلے تھے لیکن اب وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ ان کے قبے اور برج ہیں جو رات دن اپنا سر بلند آسمانوں کی طرف اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں۔ کہ ان کی طرف ان کے بانی اور محافظ لوٹ آئیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ باغات جن میں وہ رام کرتے تھے اور ان سایوں کے نیچے وہ قبیلوں کرتے تھے اور ان نہروں کے کنارے وہ صبح شام کرتے تھے لیکن آج نہ کوئی ان میں سے صبح آنے والا ہے نہ شام کو اور نہ اس آسمان کے نیچے کوئی آئیوا لا ہے نہ جانے والا پھر اس نے افق کی طرف دیکھا کہ سورج مغرب کی جانب اتر رہا ہے اور دیکھا کہ رات کا لشکر دن کے شکست خوردہ لشکر کو دھکیل رہا ہے اور اسے تتر بتر کر رہا ہے وہ منہ کے بل گر پڑا اور یہ کہنے لگا اسی طرح حکومتمیں بدلتی ہیں تاج گرتے ہیں۔ اور اسی طرح نور کی جگہ ظلمتیں لیتی ہیں اور اس طرح پھیل جاتے ہیں موت کے بادل زندگی کے چہرے پر پھراپنے بازو کا سہارا لیا اور زمین کے بستر اور آسمان کی چھت کے نیچے گہری نیند سو گیا اسکی لاعلمی میں ہی رات کی بادشاہت نہ وال پذیر ہو گئی وہ پہاڑ کے دامن میں بہتی نہر کی طرف چلا اور صبح کی نماز ادا کی پھر شہر کی طرف چلا تاکہ کوئی سرائے تلاش کرے لیکن کوئی بھی رہبر رستے میں نہ ملا۔

حتیٰ کہ نہر شنیل جا پہنچا۔ اس کے کنارے پر بیج اور جڑی بوٹیاں تلاش کرنے لگا اور شہر والوں کی بیداری کا انتظار کرنے لگا وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کے سامنے ایک بہت بڑے محل کا دروازہ کھلا اور کیا دیکھتا ہے ایک لڑکی

إِسْبَانِيَّةٌ خَارِجَةٌ مِنْهُ قَدْ أُسْبِلَتْ عَلَى وَجْهِهَا خِمَاراً أَسْوَدَ شِفافاً
 وَأَرْسَلَتْ عَلَى صَدْرِهَا صَلِيباً ذَهَبِيّاً صَغِيراً وَمَشَى وَرَاءَهَا غُلامٌ
 يَحْمِلُ عَلَى يَدَيْهِ الْكِتَابَ الْمُقَدَّسَ ، فَلَمَحَتْهُ فِي مَكَانِهِ فَأَدْهَشَهَا مَوْقِفُهُ
 فَذَنَّتْ مِنْهُ وَرَفَعَتْ قِنَاعَهَا عَنْ وَجْهِهَا فَإِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ خَسِئاً
 وَبَهَاءً ، وَقَالَتْ لَهُ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُخَالِطَةٍ بَعْضُ الْعَجْمَةِ : أَغْرَيْبُ
 أَنْتَ عَنْ هَذَا الْبَلَدِ أَيُّهَا الْفَتَى ؟ قَالَ : نَعَمْ لَقَدْ نَزَلْتُ بِهِ السَّاعَةَ
 فَلَمْ أَعْرِفْ طَرِيقَ الْخَانِ الَّذِي يَأْوِي إِلَيْهِ الْغُرَبَاءُ ، وَلَمْ أَجِدْ فِي
 طَرِيقِي مَنْ يَدُلُّنِي عَلَيْهِ ، فَسَمِعْتُ فِي صَوْتِهِ رِنَّةَ الشَّرَفِ وَرَأَتْ
 بَيْنَ أُعْطَافِهِ مُخَالِطَةَ النِّعْمَةِ فَأَهْمَتَهَا أَمْرُهُ ، وَأَشَارَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَتَّبِعَهَا
 لِتَدُلَّهُ عَلَى مَا يَبْرِيءُ ، فَمَشَى بِجَانِبِهَا حَتَّى بَلَغَا مَوْضِعَ الْخَانِ فَحَبَّتْ
 بِابْتِسَامَةٍ عَذِيبَةٍ ، وَقَالَتْ لَهُ : لَا تَنْسَ أَنْ تَرْوِرَنِي أَيُّهَا الْغَرِيبُ كُلَّمَا
 عَرَّضْتَ لَكَ حَاجَةً ... ثُمَّ سَارَتْ فِي طَرِيقِ كَيْسِيَّتِهَا .

•••

كَمَا أَنَّ السَّمَاءَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ تُمْتَلِئُ مِنْهَا النُّجُومُ فَتُضِيءُ بِصَفْحَتِهَا
 وَتَمُرُّ بِهَا الشُّهُبُ فَتَلْمَعُ فِي أَرْجَائِهَا ، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ
 مَشْرِيقِهَا مَحَا ضَوْوَهَا ضَوْءَ جَمِيعِ نِجَاتِ النَّبَاتِ ؛ كَذَلِكَ الْقَلْبُ الْإِنْسَانِيُّ
 لَا تَزَالُ تَمُرُّ بِهِ مُخْتَلِفُ الْعَوَاطِفِ وَأَشْتَاتِ الْأَهْوَاءِ مُجْتَمِعَةٌ وَمُفَرَّقَةٌ
 حَتَّى إِذَا بَلَغَ وَأَشْرَفَتْ عَلَيْهِ شَمْسُ الْحُبِّ غَرُبَتْ بِجَانِبِهَا جَمِيعُ
 نِجَاتِ الْعَوَاطِفِ وَالْأَهْوَاءِ .

فَقَدْ أَصْبَحَ الْأَمِيرُ يَنْظُرُ إِلَى غُرْنَاطَةٍ مِنْذُ السَّاعَةِ بَعَيْنِ عَيْرِ الْعَيْنِ
 الَّتِي كَانَ يَنْظُرُ بِهَا إِلَيْهَا مِنْ قَبْلُ ، وَيَرَى فِي وَجْهِهَا صُورَةَ الْأُنْسِ
 بَعْدَ الْوَحْشَةِ ، وَالنُّورَ بَعْدَ الظُّلْمَةِ ، وَالْحَيَاةَ بَعْدَ الْمَوْتِ فَسَكُنَ
 نَائِمُهُ وَبَرَدَتْ جَوَانِحُهُ ، وَهَدَّاتُ نَفْسِهِ نُورَةَ الْفَضْبِ الَّتِي كَانَتْ
 إِحْمِرَانِ بِنِقَابِ ٣ كَرَجَا

سپانوی دریاں سے نکلی جس نے اپنے چہرے پر سیاہ شفاف نقاب ڈال رکھا تھا اور اس کے سینے پر سونے کی ایک چھوٹی سی صلیب آویزاں تھی اور اسکے پیچھے پیچھے ایک لڑکا ہاتھ میں مقدس کتاب اٹھائے چل رہا تھا۔ لڑکی اس جگہ دیکھ کر متحیر ہو گئی اور چہرے سے نقاب پلٹا تو طلوع ہونے والے سورج کی طرح حسین و جمیل تھی۔ اور عربی عجمی ملی جلی زبان میں کہنے لگی اے نوجوان کیا تو اس شہر میں غریب الوطن ہے۔ وہ بولا ہاں میں ابھی ابھی یہاں آیا ہوں میں مسافروں کی سرائے کے متعلق کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی رہبری کرنے والا ملا ہے۔ لڑکی نے اسکی آواز میں شرافت کی بو محسوس کی اور اس میں اتنا خوشی و مسرت کے نظرائے لگے تو اسے بڑا صدمہ ہوا۔ اسے اشارہ کیا کہ میرے پیچھے چلے آؤ تاکہ آپکی منزل مقصود تک ہم سہائی کر سکوں وہ اسکے ایک پہلو ہو کر چلا۔ حتیٰ کہ وہ دونوں سرائے تک پہنچے اس نے شیریں تبسم کے ساتھ سلام کا جواب دیا اور کہنے لگی میری ملاقات مت بھولنا۔ اے مسافر جب بھی تجھے کوئی ضرورت پیش آئے پھر وہ گرجا کو چلی گئی۔

جیسا کہ آسمان پر اندھیری رات میں سارتے جاتے ہیں۔ تو اسکی سطح روشن ہو جاتی ہے اور گزرتے ہیں شہاب الثاقب تو اسکے اطراف چمک اٹھتے ہیں حتیٰ کہ جب مشرق سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو ان تمام منور چیزوں کو اسکی ضیاء ماند کر دیتی ہے اسی طرح انسانی دل مختلف جذبات اور خواہشات اجتماعی و انفرادی گزرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر محبت کا سورج طلوع ہوتا ہے تو غروب ہو جاتے ہیں اسکے سامنے تمام جذبات اور خواہشات شہزادہ غرناطہ کی طرف کئی لمحات ایسی آنکھ سے دیکھتا تھا اس نظر سے مختلف تھی جس سے اس سے قبل دیکھتا تھا۔

اور اب وہ اسکی صورت میں وحشت کے بعد انسیت اور ظلمت کے بعد نور اور موت کے بعد زندگی اس کا ہیجان سکون پا گیا۔ اور اسکی زندگی ٹھنڈی ہو گئی اور فرد ہو چکی تھی۔ اس کے نفس میں غصہ کی وہ نیز

لَا تَزَالُ تَعْتَلِجُ بَيْنَ أَضْلَاعِهِ ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدٍ مِنْ تِلْكَ الْمَسَاجِدِ
الَّتِي اسْتَحَالَتْ إِلَى كَنَائِسٍ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقِفَ أَمَامَهُ هِنِيهَةً عِلَّةً يَرَى
الْفَتَاةَ الْإِسْبَانِيَّةَ بَيْنَ الدَّاخِلَاتِ إِلَيْهِ أَوْ الْخَارِجَاتِ مِنْهُ ، وَإِذَا رَأَى
الصَّلِيبَ مُشْرِفًا عَلَى رَأْسِ مَنْدِنَةٍ ذَكَرَ الصَّلِيبَ الدِّهْنِيَّ الْجَمِيلَ
الَّذِي رَأَاهُ عَلَى صَدْرِهَا يَوْمَ اللِّقَاءِ فَاعْتَفَرَ مَنْظَرَ هَذَا كَمَنْظَرِ ذَلِكَ ،
وَإِذَا سَمِعَ أَصْوَاتَ النَّوَاقِيسِ تَرْنًا فِي أَجْوَاذِ الْفُضَاءِ ذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ
يَسْمَعُ ذَلِكَ الصَّوْتِ الرَّنَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي رَأَاهَا فِيهَا ، فَأَنْسَ بِهِ
وَسَكَنَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ .

وَكَذَلِكَ أَصْبَحَ هَذَا الْأَمِيرُ الْمُسْكِينُ وَلَا هَمَّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتَمَشَى
صَبِيحَةَ كُلِّ يَوْمٍ عَلَى ضَفَافِ نَهْرِ شَنِيلٍ ، يُقَلِّبُ نَظْرَهُ فِي أَبْوَابِ
الْقُصُورِ الْمَشْرِفَةِ عَلَى ذَلِكَ النَّهْرِ عِلَّةً يَعْرِفُ قَصْرَ الْفَتَاةِ فَلَا يَعْرِفُهُ ،
وَفِي وُجُوهِ الْغَادِيَاتِ وَالرَّائِحَاتِ مِنَ الْفَتَيَاتِ عِلَّةً يَرَاهَا بَيْنَهُنَّ فَلَا
يَرَاهَا ، حَتَّى إِذَا نَالَ مِنْهُ الْيَأْسُ أَنْكَفَأَ رَاجِعًا إِلَى مَقْبَرَةِ آبَائِهِ فِي
ظَاهِرِ الْمَدِينَةِ فَجَلَسَ بَيْنَ الْقُبُورِ يَدْرِفُ دُمُوعًا غَزَارًا ، لَا يَعْلَمُ
هَلْ هِيَ دُمُوعُ الذِّكْرَى الْقَدِيمَةِ أَوْ دُمُوعُ الذِّكْرَى الْجَدِيدَةِ .

•••

نَكَبَ الدُّهْرُ فَلَورَندَا ، مُنذَ عَامَيْنِ نَكَبَةً لَا تَزَالُ لَوْعَتُهَا
مُتَّصِلَةً بِقَلْبِهَا حَتَّى الْيَوْمِ ، فَقَدْ كَانَ أَبُوهَا رَئِيسَ جَمْعِيَّةٍ الْعَصَابَةِ
الْمُقَلَّمَةِ ، الَّتِي قَامَتْ فِي وَجْهِ الْحُكُومَةِ أَعْوَامًا طَوَالًا تَطَالِبُهَا
بِالْحُرِّيَّةِ الدِّينِيَّةِ وَالشَّخْصِيَّةِ ، لِجَمِيعِ الشُّعُوبِ الْمَحْكُومَةِ عَلَى اخْتِلَافِ
مَذَاهِبِهَا وَأَجْنَاسِهَا حَتَّى أَعْيَا رِجَالُ الْحُكُومَةِ أَمْرَهَا ، فَدَسُّوا لِرَأْسِهَا
مِنْ قَتْلِ غَيْلَةٍ تَحْتَ سِتَارِ الظُّلَامِ ، فَحَزَنْتْ أَبَتَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّهَا
الَّتِي مَاتَتْ عَلَى أَثَرِهِ حَزْنًا شَدِيدًا مَا كَانَ يَفَارِقُهَا فِي جَمِيعِ عَدَوَاتِهَا

١ بهانا ٢ بهت زياده آنسوبانا

جو اسکی پیلیوں کے درمیان جوش مار رہی تھی وہ جب بھی کسی مسجد سے گزرتا تھا جو گرجا میں تبدیل ہو چکی ہوتی تھی تو کچھ دیر کے لئے وہاں کھڑا ہو جاتا تاکہ آنے جانے والیوں میں اس لڑکی کو دیکھ سکے اور جب کسی منگے پر کوئی صلیب دیکھتا تو اسے وہی خوبصورت سونے کی صلیب یاد آجاتی جسکو اس نے ملاقات کے دن اس کے سینے پر لٹکا ہوا دیکھا تھا وہ قابل درک نہ سمجھتا اس منظر کو اس منظر کے لئے اور جب سنائی دیتی آواز نا تو سوں کی گونجتی ہوں فضا میں تو یاد آجاتی بات جب وہ لڑکی سے ملا تھا تو یہی صدا گونجتی ہوں اس کے کانوں میں پڑی تھی لہذا وہ اس صدا سے مانوس ہو جاتا اور اس کا دل پُرسکون ہو جاتا۔ اس طرح صبح کو یہ مسکین شہزادہ روزانہ نہر شنیل کے کنارے سیر و تفریح کے لئے چلا جاتا اور نہر کے کنارے قصر بلند کے دروازوں کو دیکھتا تھا۔ شاید اس لڑکی کے محل کی پہچان کر کے لیکن نہ پہچان سکا اور صبح و شام کے آنے جانے والی لڑکیوں کے چہروں کو تاڑتا تھا شاید وہ نظر آجائے لیکن اسے نہ دیکھ سکا۔ حتیٰ کہ جب مایوس ہو جاتا تو اپنے آباد و اجداد کے مقبروں کی طرف واپس آ جاتا جو شہر سے باہر تھیں اور قبروں کے درمیان بیٹھ کر خوب روتا لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ پرانی یاد کے آنسو ہیں یا نئی یاد کے مصیبت نازل ہوئے، فلورنڈا پر دو سال سے ایسی زبردست کم اسکی کسک آج تک اس کے دل سے جدا نہ ہو سکی (واقعوں سے ہے) کہ اس کا باپ جمعیتہ مقدسہ کا صدر تھا جو کئی سال تک حکومت کے مقابل سرگرم رہی اور وہ چاہتے تھے حکومت تمام رعایا کو دینی اور شخصی آزادی دے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ حتیٰ کہ

ارباب اقتدار تنگ آ گئے۔ انہوں نے صدر کے قتل کی خفیہ سازش کی جس سے اسکی بیٹی (فلورنڈا) کو بڑا صدمہ ہوا اور مال کا بھی بڑا دکھ ہوا جو اپنے خاوند کے غم میں سرگشی تھی کیونکہ وہ صبح و شام اس کے ساتھ رہتا تھا۔

وَرَوْحَاتِهَا ، فَاصْبَحَتْ وَهِيَ لَمْ تُسَلِّحِ الثَّامِنَةَ ، مِنْ عَمَرِهَا نَعِيشُ رِي
 قَصْرَهَا عَيْشِ الزَّاهِدَاتِ الْمُتَبَلِّغَاتِ ، فَكَانَ لَا يَرَاهَا الرَّائِي إِلَّا دَاهِبَةً
 إِلَى الْكِنِيسَةِ أَوْ عَائِدَةً مِنْهَا لَا يُصَحِّبُهَا إِلَّا غُلَامُهَا ، أَوْ وَاقِفَةً عَلَى
 أَطْلَالِ الدَّوْلَةِ الْمَاضِيَةِ وَرَسُومِهَا تُقَلِّبُ فِيهَا نَظَرَ الْعِظَةِ وَالْإِعْتِبَارِ ،
 أَوْ هَامَّةً عَلَى وَجْهِهَا فِي مَرْجِحِ غُرْنَاطَةِ وَبَسَاتِينِهَا حَتَّى يَنْزِلَ سِتَارُ
 اللَّيْلِ فَتَعُودُ إِلَى قَصْرِهَا ، وَكَذَلِكَ كَانَ سَأَلُهَا فِي جَمِيعِ أَيَّامِهَا حَتَّى
 سَمَّاهَا أَهْلُ غُرْنَاطَةِ « الرَّاهِبَةُ الْجَمِيلَةُ » .

فَإِنَّمَا لَسَانُهَا يَوْمًا بِجَانِبِ مَقْبَرَةِ بَنِي الْأَحْمَرِ إِذْ لَمَحَتْ عَلَى الْبَعْدِ
 فِي عَرَبِيًّا مُكَبَّأً عَلَى أَحَدِ الْقُبُورِ كَأَنَّهَا يُقْبَلُ صَفَائِحَهُ وَيَبِيلُ تَرْبَتَهُ ،
 بِدُمُوعِهِ ، فَرَأَتْ لِحَالَهُ وَمَشَتْ نَحْوَهُ حَتَّى دَنَتْهُ فَأَحْسَسَ بِهَا قَرْفِعَ
 رَأْسِهِ فَعَرَفَهَا وَعَرَفَتْهُ . فَقَالَتْ لَهُ : إِنَّكَ تَبْكِي مَلُوكَكَ بِالْأَمْسِ
 أَيُّهَا النَّفْسُ فَاتَبِكِيهِمْ كَثِيرًا فَقَدْ جَفَّ تَرَابُ قُبُورِهِمْ لِقَلْبِهِ مِنْ يَبْكِيهِ
 عَلَيْهِمْ . قَالَ : أَتُرَيْنِ لَهُمْ يَا سَيِّدَتِي ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، لَا هُمْ كَانُوا
 عِظَمَاءَ فَتَكَبَّهُمُ الدَّهْرُ وَلَيْسَ أَحَقُّ بِدُمُوعِ الْبَاكِينَ ، مِنَ الْعِظَمَاءِ
 السَّاقِطِينَ . قَالَ : شُكْرًا لَكَ يَا سَيِّدَتِي فَهَذِهِ أَوَّلُ سَاعَةٍ شَعَرْتُ
 فِيهَا يَبْرُدُ الْغَزَاءُ يَدَبُ فِي صَدْرِي مَذَّةً وَطِطْتُ قَدَمَيَّ أَرْضَكُمْ هَذِهِ ،
 قَالَتْ : هَلْ زُرْتِ قُصُورَهُمْ وَأَنَارَهُمُ الَّتِي تَرَكُوهَا مِنْ بَعْدِهِمْ
 فِي هَذِهِ الدِّيَارِ ؟ فَأَطْرَقَ قَلْبًا نَمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا دُمُوعٌ تَرَجَّجَتْ
 فِي مَتَلَبِّهِ وَقَالَ : لَا يَا سَيِّدَتِي ، لَقَدْ حَاوَأْتُ الدُّنْيَا مِنْهَا فَطَرَدْتِي
 عَنْهَا أَمْوَكِلُونَ بِأَبْوَابِهَا كَأَنَّهَا هُمْ يَجْهَلُونَ أَنْ أَيْسَ بَيْنَ الْأَحْيَاءِ جَمِيعِهِمْ
 فِي هَذَا الْعَالَمِ كَلِمَةٌ مِنْ هُوَ أَوْلَى بِهَا مِنِّي ، قَالَتْ : أَمَتٌ إِلَى
 أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهَا بِنَسَبٍ أَوْ رَحِمٍ ؟ قَالَ : لَا يَا سَيِّدَتِي وَلَكِنِّي
 عَبْدُهُمْ وَمَوْلَاهُمْ ، وَصَنِيعَةُ أَيْدِيهِمْ ، وَغَرَسَ نِعْمَتَهُمْ فَلَا أُنْسِي

إِجْمَاعًا بِهَا ٢ رَحِمٌ ٣ رَوْدَانًا ٤ نَسَبًا ٥ كَاهِنًا

فلورنڈا جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو محل میں رہا سبباً زندگی بسر کرنے لگی دیکھنے والے اسے صرف گر جا جاتے دیکھتے یا واپس آتے اسکے ساتھ صرف اس کا غلام ہوتا تھا یا اسے پرانی حکومت کے آثار و نشانات پر کھڑے ہوتے دیکھتے وہ انہیں ہر معنی اور عبرت کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔ یا غریبوں کی سیرگاہوں میں اور باغات میں پریشان پھرتے دیکھتے حتیٰ کہ جب رات اپنی تاریکی کے پردے ڈال دیتی تو وہ اپنے محل واپس آجاتی ہمیشہ اسکی یہی حالت رہی اہل غریبوں سے حسین راہبر کہہ کر پکارتے تھے۔

ایک دن وہ بنو احمد کے مقبرہ سے گزر رہی تھی اچانک اس نے دور ایک عربی نوجوان کو دیکھا جو ایک قبر پر اونڈھا پڑا ہے گویا کہ وہ قبر کی سطح چوم رہا ہے اور اپنے آنسوؤں سے قبر کی مٹی کو تر کر رہا ہے۔ اسے اسکے حال پر ترس آیا اس کے پاس گئی۔ اس کی آہٹ سن کر اس نے سر اٹھایا نوجوان نے اسے پہچانا اور لڑکی نے بھی اسے پہچان لیا وہ کہنے لگی اے نوجوان تو اپنے کل کے بادشاہوں کو روٹا ہے۔ رولے جتنا زیادہ رو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کی قبروں کی مٹی رونے والے کے نہ سونے کی وجہ سے سے خشک پڑی ہے۔ نوجوان نے کہا اے محترمہ کیا آپ کو بھی ان کا صدمہ ہے۔ بولی ہاں کیونکہ وہ بہت بڑے لوگ تھے۔ زمانہ نے انہیں روند ڈالا۔ رونے والے کے آنسوؤں کے سب سے زیادہ مستحق وہ بڑے لوگ ہیں جن کو گردش زمانہ نے ذلیل کر دیا تو وہ کہنے لگا محترمہ شکریہ یہ پہلی گھڑی ہے جس میں مجھے صبر و تعزیت کی برد محسوس ہوئی ہے جب میرے قدموں نے تمہاری اس سرزمین کو روند لیا ہے وہ کہنے لگی کیا تم نے ان کے محلہ اور ان کے وہ آثار دیکھے ہیں جنہیں وہ اپنے بعد ان شہروں میں چھوڑ گئے ہیں نوجوان نے تھوڑی دیر سر کو جھکایا پھر سر اٹھایا تو ایک آنسو اسکی آنکھوں میں ڈبڈباتا تھا اور کہنے لگا نہیں اے محترمہ میں نے ان کے قریب جانا چاہا تھا تو دروازوں پر کھڑے دربانوں نے مجھے دھکے دیکر نکال دیا گویا وہ اس بات سے نا آشنا ہیں کہ دنیا بھر کے تمام زندہ لوگوں میں سے صرف میں ہی ایسا ہوں جو سب سے زیادہ ان آثار کے دیکھنے کا مستحق ہوں وہ بولی کیا آپ کا لہجہ یہی ہے اتنی تعلق ہے کہ نہیں محترمہ بلکہ میں تو ان کا غلام اور مولیٰ ہوں۔ ان کے ہاتھوں سے پیدا ہوا اور ان کا گارڈ تھا ہوا پودا نہیں بھول سکتا

وَلَاءَهُمْ مَا حَيْثُ ، قَالَتْ : إِنْ رَأَيْتُكَ غَدًا فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ
فِي هَذَا الْمَكَانِ ذَهَبْتُ بِكَ إِلَى مَا تُرِيدُ مِنْهَا : قَالَ : لَنْ فَعَلْتُ لِأَبْكَوْنَنَّ
أَمْرًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَشْكُرُ لِنِعْمَتِكَ مِنِّي ، فَحَيْثُ وَأَنْصَرَفْتُ ،
وَمَضَى هُوَ إِلَى خَانِهِ بَيْنَ صَبَابِيهِ تَقِيمَةً وَتُقْعِدُهُ ، وَأَمَلُ بِمَيْتِهِ وَيُحْيِيهِ .

وَفَتْ فُلُورِنْدَا ، لِصَدِيقِهَا الْعَرَبِيِّ بِمَا وَعَدْتَهُ بِهِ فِجَاءَتُهُ فِي
الْيَوْمِ الثَّانِي فَأَزَارَتْهُ بَعْضُ الْأَثَارِ ، ثُمَّ جَاءَتْهُ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَأَزَارَتْهُ
بَعْضًا آخَرَ مِنْهَا ، وَهَكَذَا ، مَا زَالَا يَجْتَمِعَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَيَقْرَأَانِ ،
وَيَخْتَلِفَانِ إِلَى مَا شَاءَا مِنَ الرَّسُومِ وَالْآثَارِ لَا يَنْكِرُ النَّاسُ مِنْ أَمْرِهِمَا
شَيْئًا ؟ فَقَدْ كَانُوا إِذَا رَأَوْهُمَا مَعًا : إِنَّ الرَّاهِبَةَ الْجَمِيلَةَ
تَحَاوَلُ أَنْ تَهْدِي الْفَتَى الْعَرَبِيَّ إِلَى دِينِهَا الْقَوِيمِ ، حَتَّى اسْتَحَالَ الْعَطْفُ
الَّذِي كَانَتْ تُصْمِرُهُ لَهُ فِي نَفْسِهَا مَعَ الْأَيَّامِ إِلَى حُبِّ شَدِيدٍ ، وَكَذَلِكَ
الْعَطْفُ دَائِمًا طَرِيقَ الْحُبِّ أَوْ هُوَ الْحُبُّ نَفْسَهُ لِأَسَا ثَوْبًا غَيْرَ
ثَوْبِهِ . إِلَّا أَنْ أَحَدًا مِنْهُمَا لَمْ يَجْرُوا أَنْ يُكَاشِفَ صَاحِبَهُ بِمَا أَضْمَرَهُ
لَهُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى جَاءَ الْيَوْمُ الَّذِي عَزَمَ فِيهِ عَلَى زِيَارَةِ قَصْرِ الْحَمْرَاءِ ،
وَهُوَ آخِرُ مَا بَقِيَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا مِنَ الْآثَارِ ، فَلَا لِقَاءَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْيَوْمِ .

•••

وَقَفَ الْأَمِيرُ أَمَامَ قَصْرِ الْحَمْرَاءِ فَرَأَى سَمَاءً تُطَاوِلُ السَّمَاءَ ،
وَتَطُودُهَا بُنَاطِغُ الْجَوْزَاءِ ، وَمُهْضَبَةٌ تَشْرَفُ عَلَى الْهَضَابِ ، وَسَحَابَةٌ
تَمُرُّ فَوْقَ السَّحَابِ ، وَجِبَلًا تُحْسِرُ عَنْ قُمَّتِهِ الْعَبُودُ ، وَتَنْصَلُّ فِي
حَوَائِبِهِ الظُّنُونِ ، وَحَصَنَاتٍ تَقَاصِرُ عَنْهُ يَدُ الْأَيَّامِ ، وَتَتَهَافَتُ مِنْ
حَوْلِهِ السَّنُونُ وَالْأَعْوَامُ . ثُمَّ دَخَلَ فَإِذَا مُلْكٌ كَبِيرٌ وَجَنَّةٌ وَحَرِيرٌ ،
وَقَبَابٌ تُقْضِي إِلَيْهَا النُّجُومُ بِالْأَسْرَارِ ، وَأَبْرَاجٌ تَنْزَلِقُ عَنْ سَطُوحِهَا
يَدُ الْأَقْدَارِ ، وَصَحُورٌ مَفْرُوشَةٌ بِالْوَانِ الْحُصْبَاءِ ، كَأَنَّهَا الرِّبَاضُ

رَشَائِمَاتُ ١٠ طَائِلُهُ ١٣ سَخِيانِ ١٢ آسْمَانِ أَيْكُ بَرَجِ كَانَامِ

جو بے تک زندہ رہوں گا۔ ان کی محبت۔ وہ کہنے لگی اگر آپ کل مجھے اسی جگہ اسی وقت ملیں گے تو جہاں آپ جانا چاہیں گے آپکو لے چلوں گی وہ بولا آپ اگر ایسا کریں گی تو اس لئے زمین پر مجھ سے زیادہ کوئی احسان مند نہیں ہو گا لڑکی نے سلام کیا اور چلی گئی وہ سرائے کی طرف چلا گیا اسکے دل میں ایک سوزناش باطنی تھی جو اسے مضطرب کر رہی تھی اور ایک امید تھی جو اسے مار رہی تھی اور زندہ کر رہی تھی۔ فلورنڈا نے اپنے عربی دوست سے عہد وفا کیا وہ اگلے روز آگئی اسے بعض مقامات دکھائے پھر تیسرے دن آئی اور کچھ اور مقامات دکھائے۔ اس طرح وہ روزانہ ملتے رہے اور جدا ہونے سے اور جہاں چاہتے آثارِ قدیمہ دیکھنے چلے جاتے انہیں دیکھ کر لوگ برا خیال نہیں کرتے تھے وہ جب بھی ان دونوں کو اکٹھا دیکھنے تھے تو یہ نظر یہ قائم کرتے کہ خوبصورت راہبرہ چاہتی ہے کہ عربی نوجوان اسکے مذہب کی طرف مائل ہو جائے حتیٰ کہ وہ مہربانی جو اس نے اپنے دل میں چھپائی ہوئی تھی چند دن گزرنے کے ساتھ شدید محبت میں تبدیل ہو گئی۔ ہمیشہ مہربانی ہی محبت کی راہ دکھاتی ہے یا یہ کہ خود محبت ایک دوسرے جامرہ میں ملبوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ دن آگیا جب اس نے قصرِ حمرہ کی زیارت کا ارادہ کیا۔ اور یہ آخری آثارِ تاریخی تھا جو رہ گیا تھا۔ اسکے بعد ان دونوں کی ملاقات نہ ہو سکی۔ شہزادہ قصرِ حمرہ کے سامنے ٹھہرا تو اس نے دیکھا کہ آسمان آسمان سے مقابلہ کر رہا ہے۔ ایک بہت بڑا پہاڑ برج جو زلے سے ٹکر لے رہا ہے اور ایک بلنے سے ٹیلے سٹیوں سے اعلیٰ و بالا ہے۔ ایک بادل بادلوں پر سوار ہے۔ ایک ایسا بلند و بالا پہاڑ ہے کہ آنکھیں اسکی بلندی کو دیکھ کر تھک جاتی ہیں اور وہم و گمان مفقود ہو جاتے ہیں اور ایک قلعہ ہے کہ زمانوں کے ہاتھ اس سے قاصر ہیں جسے کوئی بھی سر نہیں کر سکا اور دن اور سال گزر دیکر کھا کر گر پڑے ہیں پھر وہ داخل ہوا تو دیکھا ایک بہت بڑا شہر ہے۔ جنت و حریر ہے قلعے ہیں جن کی طرف نجوم اسرار رواں ہیں۔ اور برج ہیں کہ انکی سطحوں سے تقدیر کے ہاتھ پھیلتے ہیں اور صحن بوقت لمو کنکریوں کے فرش کا ہے۔ گویا کہ وہ باغ ہیں۔

الزَّهْرَاءُ ، وَحَدْرَانُ مَسْنِينَةٌ مُلْسَاءُ تَصِفُ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ ،
كَمَا تَصِفُ الْمِرَاةُ وَجْهَ الْخُسَاءِ ، وَكَانَ كُلُّ جُدَارٍ مِنْهَا لِحَةً مُتَلَاطِمَةً
الْأَمْوَاجِ يُحْبِسُهَا عَنِ الْحَزْبَانِ لَوْحٌ مِنْ رُحَاجٍ ، فَمَشَى بِقَلْبٍ
نَظَرَ الْعِظَمِ وَالْإِعْتِبَارِ ، بَيْنَ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ وَالْآثَارِ وَتَتَنَعَّمُ فِي
نَفْسِهِ بِتَقْوَى التَّمَاثُلِ :

وَقَفْتُ بِالْحَمْرَاءِ مُسْتَعْبِرًا مُعْتَبِرًا أَنْبَدْتُ أَشْنَانًا
فَقُلْتُ يَا حَمْرَاءُ هَلْ رَجَعَتْ قَالَتْ وَهَلْ يَرْجِعُ مَنْ مَاتَا
فَلَمْ أَزَلْ أَبْكِي عَلَى رَسْمِهَا هَبْهَاكُ يُغْنِي اللَّتَمْعُ هَبْهَاتَا
كَأَنَّمَا آثَارُ مَنْ قَدْ مَضُوا نَوَادِبُ يَنْدُبُنْ أَمْوَآتَا

حَتَّى وَصَلَ إِلَى السَّاحَةِ الْكُبْرَى فَرَأَى صِحْحًا مَفْرُوشًا بِبَسَاطٍ مِنَ
الْمَرْمَرِ الْأَضْفَرِ قَدْ دَارَتْ بِهِ فِي جِهَاتِهِ الْأَرْبَعِ أَرْبَعَةٌ صُفُوفٍ مِنَ
الْأَعْمِدَةِ التَّكْافِ الطَّوَالِ ، وَتَرَأَتْ فِي جَوَانِبِهِ حُجْرَاتٍ مُتَقَابِلَاتٍ ،
تَعْلُوهَا قُبَابٌ مُشْرِفَاتٌ ، فَعَلِمَ أَنَّهَا حُجْرَاتُ الْأُمْرَاءِ وَالْأَمِيرَاتِ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَهَاجَتْ فِي نَفْسِهِ الذِّكْرَى وَشَعَرَ أَنَّ صَدْرَهُ يُحَاوِلُ
أَنْ يَنْشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ حُزْنًا وَوَجْدًا ، وَأَحْسَسَ بِحَاجَتِهِ إِلَى الْبِكَاةِ فَاسْتَحْيَا
أَنْ يَبْكِي أَمَامَ « فُلُورَنْدَا » فَتَرَكَهَا فِي مَكَانِهَا لِأَهِيَّةٍ عَنْهُ. بِالنَّظَرِ إِلَى
بَعْضِ النَّقُوشِ ، وَمَشَى إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الْقَاعَاتِ حَتَّى دَانَاهَا فَمَكَانٌ
وَمَا تَنَاوَلَ نَظْرَهُ مِنْهَا سَطْرًا مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهَا فَمَا قَرَأَهُ حَتَّى
صَاحَ صَبِيحَةً شَدِيدَةً قَائِلًا : « وَآ أَبْنَاءُ » وَسَقَطَ مَغْشِيًا عَلَيْهِ ،
فَلَمْ يَسْتَفِقْ إِلَّا بَعْدَ سَاعَةٍ طَوِيلَةٍ ، فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَوَجَدَ رَأْسَهُ فِي
حُجْرَةٍ « فُلُورَنْدَا » وَوَجَدَ فِي عَيْنَيْهَا آثَارَ الْبِكَاةِ ، فَقَالَتْ لَهُ : لَقَدْ
كُنْتُ أَعْلَمُ قَبْلَ الْيَوْمِ أَنَّكَ نُكَاثَمِي شَيْئًا مِنْ أَسْرَارِ نَفْسِكَ ،
وَالآنَ عَرَفْتُ أَنَّكَ لَسْتَ عَبْدَ بَنِي الْأَحْمَرِ وَلَا مَوْلَاهُمْ كَمَا تَقُولُ ،
وَلِكِنَّكَ أَحَدُ أَمْرَائِهِمْ ، وَأَنَّكَ السَّاعَةَ فِي قَضْرِ جِدِّكَ وَأَمَامَ حُجْرَةِ

نفسه ٢ بيتا

روشن۔ ازم اور حکمتی دیواریں جو اپنے سامنے کی چیزوں کا آئینہ ہیں جیسے حسین عورت کے سامنے آئینہ ہو اسکی ہر دیوار موجیں مار رہی تھی جیسے شیشہ کی تختی ہو۔ وہ ان آثاروں میں عبرت کی نظریں دوڑانے لگا اور کسی شاہ کے یہ شعر گنگنائے لگا۔

۵ میں قصر حمراء کے پاس آنسو بہاتے ہوئے کھڑا ہوا عبرت حاصل کرتا تھا۔ اور واویلا کر رہا تھا۔ میں نے کہا اے حمراء کیا دلپسند ممکن ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مردہ بھی لوٹ سکتے ہیں۔ میں اسکے نشانات پر روتا رہا۔ افسوس صد افسوس کیا آنسو کچھ فائدہ دے سکتے ہیں؟ گویا ان لوگوں کے آثار جو گذر گئے رونے والیاں ہیں جو مردوں کو رو رہی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جب بڑے صحن تک پہنچا تو اس نے دیکھا۔ کہ صحن میں تر و مر مر کا فرش بچھا ہوا ہے جسکے چہاروں طرف پتلے پتلے لمبے ستون صاف بستے ہیں اور اس نے دیکھا۔ صحن کے اطراف میں آمنے سامنے کمرے ہیں جن پر بلند قبة ہیں سمجھ گیا کہ یہ اسکے خاندان کے شہزادوں اور شہزادیوں کے کمرے ہیں یاد نے اسکے دل میں جوش مارا اور محسوس کیا کہ اس کا سینہ غم و اطم کی وجہ سے اسکے دل کے پھٹنے سے پھٹا جا رہا ہے۔ وہ مجبور ہو گیا رونے پر لیکن اسے شرم مانع آئی کہ فلورڈا کے سامنے اسے چھوڑ دیا وہ مشغول تھی نقش و نگار دیکھنے میں وہ بعض مال کمروں کی طرف گیا سب سے پہلے اسکی نظر اس سطر پر پڑی جو دروازے پر لکھی تھی اس نے پڑھا تو زرد سے کہتے ہوئے چلایا۔ وائے باپ اور غش کھا کر گر پڑا بڑی دیر بعد ہوش میں آیا۔ اپنی آنکھوں کو کھولا دیکھا تو اس کا سر فلورڈا کی گود میں رکھا ہوا ہے اور وہ رو رہی ہے وہ بولی آج سے پہلے بھی میں جانتی تھی کہ آپ کے دل میں کوئی داند ہے جو مجھ سے چھپا رہا ہے میں اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ تو بنو احمد کے غلام ہیں اور نہ ان کے آزاد کردہ غلام جیسا کہ کہتے تھے بلکہ آپ تو شہزاد ہیں اور اس وقت آپ اپنے دادا کے محل میں اور باپ کے کمرے کے سامنے ہیں۔

أَيْتِكَ . فَمَا أَسْوَأُ حُظُّكُمْ يَا بِنِي الْأَحْمَرَ وَمَا أَعْظَمُ شِقَاكَ أَيُّهَا
 الْأَمِيرُ الْمَسْكِينُ . فَلَمْ يَجِدْ سَبِيلًا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى كِتْمَانِ أَمْرِهِ فَأَنشَأَ
 يَقْضُ عَلَيْهَا قِصَّتَهُ وَقِصَّةَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَا صَنَعَتْ يَدُ الدَّامِرِ بِهِمْ مَذْ
 جُلُوا عَنِ الْأَنْدَلُسِ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قِصَّتِهِ نَظَرَ إِلَيْهَا
 نَظْرَةً مُنْكَسِرَةً وَقَالَ لَهَا : فُلُورَنْدَا ؟ إِنَّ جَمِيعَ مَا لَقِيتَهُ مِنَ الشَّقَاءِ
 بِالْأَمْسِ يَصْفَرُ بِجَانِبِ الشَّقَاءِ الَّذِي تَدْخِرُهُ لِي الْأَيَّامُ غَدًا قَالَتْ :
 وَأَيُّ شَقَاءٍ يُنْتَظَرُكَ أَكْثَرُ مِمَّا أَنْتَ فِيهِ ؟ فَأَطْرَقَ هِنِيهَةً ثُمَّ رَفَعَ
 رَأْسَهُ وَقَالَ : إِنَّنِي أُسْتَطِيعُ أَنْ أَحْتَمِلَ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْحَيَاةِ إِلَّا أَنْ
 أَفَارِقَكَ فِرَاقًا لَا لِقَاءَ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَتْ : أَحْبَبْتِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ ؟ قَالَ :
 نَعَمْ ، حُبُّ الزَّهْرَةِ الدَّابِلَةِ لِلْقَطْرَةِ الْهَاطِلَةِ ، قَالَتْ : وَهَلْ تَسْتَطِيعُ
 أَنْ تُحِبَّ فِتَاءَ مَسِيحِيَّةٍ لَا تَذِينَ بِدِينِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ لِأَنَّ طَرِيقَ
 الدِّينِ فِي الْقَلْبِ غَيْرُ طَرِيقِ الْحُبِّ ، وَلَقَدْ وَجَدْتُ فِيكَ الصِّفَاتِ
 الَّتِي أَحْبَبْتُهَا فَأَحْبَبْتُكَ لَمَّا تَمَّ لِي شَأْنٌ لِي بَعْدَ ذَلِكَ فِيمَا تَعْتَقِدِينَ قَالَتْ :
 وَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُحِبَّ بِلَا أَمَلٍ ؟ قَالَ : وَلِمَ لَا يَكُونُ الْحُبُّ نَفْسَهُ
 غَايَةً مِنَ الْغَايَاتِ الَّتِي نَجِدُ فِيهَا السَّعَادَةَ إِنْ ظَفَرْنَا بِهَا ؟ وَمَتَى كَانَ
 لِلسَّعَادَةِ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ نِهَابَةٌ مَحْدُودَةٌ ، فَلَا نَجِدُ الرَّاحَةَ إِلَّا إِذَا
 وَصَلْنَا إِلَى نَهَايَتِهَا ؟ .

وَكَانَ اللَّيْلُ قَدْ أَظْلَمَ فَبَرِحَا مَكَانَهُمَا وَمَشِيَا يَتَحَدَّثَانِ حَتَّى بَلَغَا
 الْمَوْضِعَ الَّذِي اعْتَادَا أَنْ يَفِرَّ قَا فِيهِ ، فَوَضَعَتْ « فُلُورَنْدَا » يَدَهَا
 فِي يَدِهِ وَقَالَتْ لَهُ : « سَأُحِبُّكَ كَمَا أَحْبَبْتِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ ، وَسَيَكُونُ
 حُبِّي لَكَ بِلَا أَمَلٍ كَحُبِّكَ . وَلَقَدْ فَرَّقَ الدِّينُ بَيْنَ جَسَدَيْنَا ، فَلْيَجْمَعْ
 الْحُبُّ بَيْنَ قَلْبَيْنَا ، وَتَرَكْنَاهُ وَانصَرَفَتْ .

ثُمَّ مَرَّتَ بِهِمَا بَعْدَ ذَلِكَ أَيَّامٌ سَعْدًا فِيهَا بِنِعْمَةِ الْعَيْشِ سَعَادَةٌ
 أَنْسَنَهُمَا جَمِيعَ مَا لَقِيَا فِي حَيَاتِهِمَا الْمَاضِيَةِ مِنْ شَقَاءٍ وَعَنَاءٍ فَأَصْبَحَا

اے بنو احمد تم کس قدر بد بخت ہو اور اے مسکین شہزادے تم کتنے بڑے بد بخت ہو اسکے بعد شہزادے نے معاملہ کو محض رکھنے کی کوئی راہ نہ پائی تو وہ اپنا اور اپنے گھر والوں کا قصہ سنانے لگا وہ کچھ زمانہ کے ہاتھوں نے اندلس سے جلا وطنی کے بعد ان کے ساتھ جو اب تک کیا تھا جب قصہ سنا کر فارغ ہوا تو شکستہ شکستہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور بولا فلوز نڈا جس قدر بد بختی کل مجھ پر پڑی تھی وہ اس بد بختی کے مقابلہ میں جو کل مجھ پر واقع ہوگی مجھے بہت حقیر لگتی ہے۔ اس نے کہا کونسی بد بختی ہے وہ جو آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ اور اس سے زیادہ بد بختی جس میں ابھی آپ مبتلا ہیں۔ شہزادے نے سر کو جھکا لیا پھر اٹھایا اور بولا میں زندگی میں ہر غم برداشت کر سکتا ہوں مگر وہ جوہ مذاق گوارا نہیں جس کے بعد پھر کبھی فصل نہ ہو وہ بولی اے شہزادے کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ کہنے لگا۔ ہاں جس طرح پیاسا ہوتا ہے پتھر مردہ پھول قطرہ باران کی طرف وہ بولی کیا آپ ایسی لڑکی مسیح سے پیار کرتے ہیں جو آپ کے مذہب کی نہیں شہزادہ کہنے لگا۔ ہاں کیونکہ دل میں دین کا طریقہ محبت کے طریقے سے جدا ہے۔ پھر میں نے تم میں ایسی خوبیاں پائی ہیں جو مجھے اچھی لگی ہیں انہیں ادھا کی بناء پر میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ وہ بولی۔ کیا آپ بغیر کسی امید کے محبت کرتے ہیں؟ کہنے لگا۔ کیوں نہیں؟ محبت تو خود ایک منتہی ہے جہاں ہم سعاد حاصل کرتے ہیں اگر وہ ہمارے مقدر میں ہو سعاد کیلئے اس زندگی میں ایک دو انتہا ہے اسلئے ہم کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے مقدر میں ہو سعاد کیلئے اس زندگی میں ایک دو انتہا ہے اسلئے ہم اس وقت تک راحت نہیں پاسکتے جب تک اسکے منتہی کو نہ پہنچ پائیں اور رات اندھیری ہو چکی تھی وہ دونوں اس جگہ سے اٹھے اور باتیں کرتے اس مقام پر پہنچے جہاں وہ جدا ہوا کرتے تھے فلوز نڈا نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا اور کہا اے شہزادے جیسے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں میں بھی آپ سے محبت کروں گی اور میری محبت بھی آپکی بے لوث ہوگی اگر مذہب کے ہم دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی ہے تو محبت نے دونوں دلوں میں اتحاد پیدا کر دیا ہے یہ کہہ کر وہ چلی گئی پھر اسکے بعد ان کے کئی دن ایسے گزرے جن میں ان دونوں نے زندگی کا وہ لطف اٹھایا جس نے انہیں بتی ہوئی زندگی کی تلخیوں اور پریشانیوں کو ٹھلا دیا۔

فَوْقَ أَرْضِ غَرْنَاطَةَ وَنَحْتِ سَمَانِهَا طَائِرِينَ جَمِيلِينَ يَطِيرَانِ حَيْثُ
يَصُورُ لَهَا وَجْهَ السَّمَاءِ ، وَتَرْتَقِرُ صَفْحَةَ الْهَوَاءِ وَيُقَعَانِ حَيْثُ
يَطِيبُ لَهَا التَّغْرِيدُ وَالتَّنْقِيرُ ، فَلَيْتَ الدَّهْرَ يَنَامُ عَنْهُمَا وَيَتْرُكُهُمَا
وَسَائَهُمَا وَلَا يَنْفَسُ عَلَيْهِمَا هَذِهِ السَّاعَاتُ الْقَلِيلَةَ مِنَ السَّعَادَةِ الَّتِي
اِبْتَاعَاهَا بِكَثِيرٍ مِنْ دُمُوعِهِمَا وَالْأَمِيمَا وَالَّتِي لَا يَمْلِكَانِ مِنْ سَعَادَةِ
الْحَيَاةِ سِوَاهَا ، فَإِنْ خَسِرَاهَا خَسِرَا كُلَّ شَيْءٍ !

يَسْمَا هُمَا جَالِسَانِ ذَاتِ يَوْمٍ عَلَى صَفْحَةِ جَدُولٍ مِنْ جَدَاوِلِ
عَيْنِ الدَّمْعِ إِذْ مَرَّ بِهِمَا الدَّوْنُ رَوْدَرِيكَ ، ابْنُ حَاكِمِ مَدِينَةِ
غَرْنَاطَةَ ، فَرَأَاهَا فِي مَجْلِسِهِمَا هَذَا مِنْ حَيْثُ لَا يَرِيَانِهِ ، وَكَانَ
قَدْ رَأَى « فُلُورَنْدَا » قَبْلَ الْيَوْمِ فَأَحْبَبَهَا فَاخْتَلَفَ إِلَى مَنَزِلِهَا أَيَّامًا
يَتَحَبَّبُ إِلَيْهَا وَيَدْعُوهَا إِلَى الزَّوْجِ مِنْهُ فَأَبَتْ أَنْ تَصْغِي إِلَيْهِ وَقَالَتْ
لَهُ : إِنِّي لَا أَتَزَوَّجُ ابْنَ قَاتِلِ أَبِي . فَأَنْصَرَفَ بِلُوعَةٍ لَا تَرَالُ كَامِنَةٌ
فِي نَفْسِهِ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَمَّا رَأَاهَا جَالِسَةً مَجْلِسَهَا هَذَا زَعَمَ فِي نَفْسِهِ
أَنَّهَا مَا أَوْصَدَتْ بَابَ قَلْبِهَا فِي وَجْهِهِ إِلَّا لِأَنَّهَا كَانَتْ قَدْ فَتَحَتْهُ
مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ الْفَتَى الْعَرَبِيِّ الْجَمِيلِ الَّذِي يُجَالِسُهَا ، فَذَهَبَ إِلَى
قَصْرِهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي لِيُقْضَى إِلَيْهَا بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ ، فَأَبَتْ أَنْ
تُقَابِلَهُ ، فَخَرَجَ غَاظِبًا يَحْدِثُ نَفْسَهُ بِأَفْطَحِ أَنْوَاعِ الْإِنْتِقَامِ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى سَيَقُ الْأَمِيرُ سَعِيدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَلِيلُ بَنِي الْأَحْمَرِ مُلُوكِ هَذِهِ الْبِلَادِ بِالْأَمْسِ وَمُؤَيَّسِي
مَجْدَهَا وَعَظَمَتِهَا ، وَبِنَاةِ قَلَاعِهَا وَحُصُونِهَا ، وَأَصْحَابِ قُصُورِهَا
وَبَسَاتِينِهَا ، دَلِيلًا مُهَانًا إِلَى مُحْكَمَةِ التَّقْيِيسِ (١) مِنْهُمَا بِمَحَاوِلَةٍ
إِعْرَاءِ فِتْنَةٍ مَسِيحَةٍ بِتَرْكِ دِينِهَا ، وَهِيَ عِنْدَهُمْ أَفْطَحُ الْجُرَائِمِ وَأَهْوَلُهَا .

۱: بیچہانا ، چوچیس مارا ، ۲: محبت کرنا ، ۳: بہت نکلنے والا

وہ محسوس زمین غرناطہ پر اس آسمان کے نیچے دو خوبصورت پرندوں کی طرح ہو گئے کہ وہ اڑتے ہیں جہاں ان کے لئے کھلی فضا صاف میسر ہو اور ہوا کی سطح روشن ہوتی ہے۔ اور جہاں انہیں چہچہانا چوچپیں ملنا نصیب ہو بیٹھ جاتے ہیں کاش زماں ان سے غافل ہو جاتا اور ان کی حالت پر انہیں چھوڑ دیتا اور مہلت دیتیں ان کو یہ سعادت کی چند گھڑیاں جنہیں انہوں نے بہت سارے آنسو اور کافی تکالیف کے عوض خریدا تھا۔ چونکہ وہ زندگی میں اس سعادت کے ماسوا کسی سعادت کے مالک نہ تھے اگر اس میں بھی خسارہ اٹھایا تو پھر وہ ہر چیز کے خسارہ میں ہونگے۔ اسی دوران وہ دونوں ایک ن عین الرمع ایک نہر کے کنارے بیٹھے تھے کہ ڈان راڈر ایک شہر غرناطہ کے حاکم کا بیٹا گذرا اس نے ان دونوں کو اٹھے دیکھ لیا لیکن انہوں نے اس کو نہ دیکھا اس نے اس سے قبل بھی فلورنڈا کو دیکھا تھا اور اسے پسند کیا تھا۔ وہ کئی دن اسکے گھر آتا جاتا رہا۔ اظہار محبت بھی کیا اور شادی کیلئے کہا فلورنڈا نے صاف انکار کر دیا اور کہنے لگی میں اپنے باپ کے قاتل کے بیٹے سے ہرگز شادی نہیں کر سکتی وہ واپس چلا گیا۔ مگر دل میں ایک چنگاری ایسی تھی جو آج تک بجھی تھی جب اس نے یہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو دل میں یہ خیال کیا کہ فلورنڈا سے اپنے دل کا دروازہ اس آدمی کی وجہ سے بند کیا ہوا ہے کیونکہ مجھ سے پہلے اس شخص کیلئے جو خوبصورت عربی نوجوان اسکے پاس بیٹھا ہے دل کا دروازہ وا کیا ہے۔ وہ دوسرے دن اسکے قصر میں گیا تاکہ اپنا مقصد مدعا بتائے فلورنڈا نے اسکے ملنے سے انکار کر دیا وہ سخت غصہ کی حالت میں وہاں سے نکلا۔ دل میں شدید ترین انتقام لے لئے ہوئے۔

چند دن گزرے تھے کہ شہزادہ سعید بن یوسف بن ابی عبد اللہ اولاد بنو احمہ جو کل تک ان اطراف کے بادشاہ اس کی بزرگی و شرافت کے بانی مہمانی اور اسکے قلعوں کو بنانے والے اور ان محلات اور باغات کے اصل والی وارث نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ تفتیش کے لئے لایا گیا اور فرود جرم یہ عائد کیا۔ کہ وہ ایک مسیح لڑکی کو ترک مذہب کی ترغیب دے رہا ہے۔ اور یہ ان کے ہاں سے بڑا جرم ہے (جو ناقابل معافی ہے)

وَقَفَ الْأَمِيرُ أَمَامَ قَضَاةِ مَحْكَمَةِ التَّفْتِيشِ فَسَأَلَهُ الرَّئِيسُ عَنْ
 نِيَّتِهِ فَأَنْكَرَ مَا قَلَمَ بِحِفْلٍ بِإِنْكَارِهِ ، وَقَالَ لَهُ : لَا يَدُلُّ عَلَى بَرَاءَتِكَ
 إِلَّا أَمْرٌ وَاحِدٌ ، وَهُوَ أَنْ تَتْرَكَ دِينَكَ وَتَأْخُذَ بِدِينِ الْمَسِيحِ ، فَطَارَ
 الْغَضَبُ فِي دِمَاعِهِ ، وَصَرَخَ صَرَخَةً دَوَّتْ بِهَا أَرْجَاءُ الْقَاعَةِ وَقَالَ :

فِي أَيِّ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِكُمْ ، وَفِي أَيِّ عَهْدٍ مِنْ عَهْدِ أَنْبِيَائِكُمْ وَرُسُلِكُمْ
 أَنْ سَفَكَ الدَّمَ عِقَابَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِإِيمَانِكُمْ ، وَلَا يَدِينُونَ بِدِينِكُمْ ؟

مِنْ أَيِّ عَالَمٍ مِنْ عَوَالِمِ الْأَرْضِ أَوْ السَّمَاءِ أَنْتُمْ بِهَذِهِ الْعُقُولِ
 الَّتِي تُصَوِّرُ لَكُمْ أَنَّ الشُّعُوبَ تُسَاقُ إِلَى الْإِيمَانِ سَوْقًا ، وَأَنَّ الْعَقَائِدَ
 تُسْقَى لِلنَّاسِ كَمَا يُسْقَى الْمَاءُ وَالْحَمْرُ ؟

أَيْنَ الْعَهْدُ الَّذِي أَخَذْتُمُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ يَوْمَ وَطَّئْتُمْ أَقْدَامَكُمْ هَذِهِ
 الْبِلَادَ أَنْ تَتْرَكُونَا أَحْرَارًا فِي عَقَائِدِنَا وَمَذَاهِبِنَا وَأَنْ لَا تُؤَدُّونَا فِي
 عَاطِفَةٍ مِنْ عَوَاطِفِ قُلُوبِنَا ، وَلَا فِي شَعِيرَةٍ مِنْ شَعَائِرِ دِينِنَا ؟

أَهَذَا الَّذِي تَصْنَعُونَ الْيَوْمَ ، وَالَّذِي صَنَعْتُمْ بِالْأَمْسِ ، هُوَ كُلُّ
 مَا عِنْدَكُمْ مِنَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَالرَّعْيِ لِلدَّمِ ؟

نَعَمْ لَكُمْ أَنْ تَفْعَلُوا مَا تَشَاءُونَ ، فَقَدْ خَلَا لَكُمْ وَجْهُ الْبِلَادِ
 وَأَصْبَحْتُمْ أَصْحَابَ الْقُوَّةِ وَالسُّلْطَانِ فِيهَا ، وَلِلسُّلْطَانِ عِزَّةٌ لَا تُبَالِي
 بِعَهْدٍ وَلَا وَفَاءٍ .

إِنَّ الْعَهْدَ الَّتِي تَكُونُ بَيْنَ الْأَقْوِيَاءِ وَالضُّعْفَاءِ إِنَّمَا هِيَ سَيْفٌ
 قَاطِعٌ فِي يَدِ الْأَوَّلِينَ ، وَعَلَّ مِثْلَكَ عَلَى أَعْنَاقِ الْآخِرِينَ ، فَلَا أَقَالَ
 اللَّهُ عِزَّةَ الْبُلَهَاءِ وَلَا أَقْرَ عِيُونَ الْأَغْيَاءِ .

أَنْتُمْ أَقْوِيَاءُ وَنَحْنُ ضَعْفَاءُ فَانْتُمْ أَصْحَابُ الْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْحَبِيبِ

إِبراه ۱۲۱ وف ۳ دوشن رو

شہزادہ محکمہ تفتیش کے مجسٹریٹ کے روبرو کھڑا ہوا حاکم نے اس تہمت کے بارے میں ذرا
 کیا جسمیں وہ تیمم کیا گیا تھا تو اس نے انکار کیا لیکن حاکم نے اس کے انکار کی کوئی پرواہ
 نہ کی اور کہنے لگا تمہاری برات کی ایک دلیل وہ یہ کہ تم اپنا دین چھوڑ دو اور عیسائیت
 اختیار کرو۔ شہزادے کا دماغ غصہ سے جھنبھنا اٹھا اور اتنے زور سے چیخ کر کہا
 کہ کمرہ گونج اٹھا تمہاری کونسی کتاب اور تمہارے رسولوں کے کون سے صحیفے ہیں کہ
 ان لوگوں کی سزا خون ہے۔ جو تم جیسا ایمان نہیں لاتے اور نہ تمہارا
 مذہب قبول کرتے ہیں پھر زمین و آسمان کے کون سے عالم سے یہ عقول
 لائے ہو جو تمہیں یہ سمجھاتی ہیں کہ لوگ ایمان کی طرف زبردستی ہٹکائے
 جاتے ہیں اور عقائد ایسے پلائے جاتے ہیں جیسے پانی اور شراب پلائی جاتی ہے۔
 وہ وعدہ جو تم نے کیا تھا۔ کہاں ہے؟ جس دن کہ تمہارے قدموں نے
 اس شہر کو روندنا تھا۔ کہ تم ہمیں اپنے مذہب و عقیدہ میں آزادی دو گے
 اور تسلی میلان و رحبان کے بارے میں ہمیں کوئی ایذا نہ دو گے اور نہ ہی
 کسی دینی شعار کے بارے میں تکلیف دو گے کیا آج تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہی ہے جو کل
 تم نے وعدہ کیا تھا اسے کہتے ہیں ایفائے عہد اور رعایت معاہدات۔
 جی ہاں! تم جو چاہو کرو تمہیں اختیار ہے کیونکہ اب شہر تمہارے لئے خالی
 ہیں اور تم غلبہ و سلطنت والے ہو۔ بادشاہوں کی یہ عزت نفس ہے کہ وہ عہد
 کا پاس نہ کریں۔ وہ عہد جو ایک کمزور اور طاقتور کے درمیان ہوتے ہیں وہ دراصل
 مضبوط ہاتھوں میں سیف قاطع ہوتے ہیں اور ضعیفوں کی گردنوں کے طوق ہوتے ہیں۔
 خدا تعالیٰ احمقوں کی لغزشوں کو درگزر نہ کرے اور بے وقوفوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے۔
 تم لوگ طاقتور ہو اور ہم کمزور ہیں۔ تم واضح حق والے ہو۔
 تو تمہاری دلیل اور صحبت زیادہ حق ہے۔

الْقَلْبَةُ ، فَاصْنَعُوا مَا شِئْتُمْ فَهَذَا حَقُّكُمْ الَّذِي خَوَّلْنَاكُمْ إِيَّاهُ قَوْلَكُمْ .
 أَسْفِكُوا مِنْ دِمَائِنَا مَا شِئْتُمْ ، وَأَسْلِبُوا مِنْ حَقُوقِنَا مَا أَرَدْتُمْ ،
 وَأَمْلِكُوا عَلَيْنَا مَسَاعِرَنَا وَعُقُولَنَا حَتَّى لَا نَلِدِينَ إِلَّا بِمَا تَدِينُونَ ،
 وَلَا نَذْهَبُ إِلَّا حَيْثُ تَذْهَبُونَ فَقَدْ عَجِزْنَا عَنْ أَنْ نَكُونَ أَقْوِيَاءَ ،
 فَلَا بُدَّ أَنْ يَبَالَغَنَا مَا يَبَالُ الضُّعْفَاءُ .

مِمَّا حَاوَلَ الْأَسْتِمْرَارَ فِي حَدِيثِهِ فَقَاطَعَهُ الرَّئِيسُ وَأَمَرَ أَنْ يُسَاقَ
 إِلَى سَاحَةِ الْمَوْتِ الَّتِي هَلِكَ فِيهَا مِنْ قَبْلِهِ عَشْرَةُ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 قَتْلًا أَوْ حَرْقًا ، فَسَبَقَ إِلَيْهَا وَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ مَضْرِعِهِ رِجَالًا
 وَنِسَاءً ، وَمَا جَرَدَ الْجِلَادُ سَبْعَةَ فَوْقَ رَأْسِهِ حَتَّى سَمِعَ النَّاسُ
 صَرَخَةَ امْرَأَةٍ بَيْنَ الصَّفُوفِ ، فَالْتَفَتُوا فَلَمْ يَعْرِفُوا مَضْرِعَهَا ،
 وَمَا هِيَ إِلَّا غَمُضَةٌ وَانْتِبَاهَةٌ أَنْ سَقَطَ ذَلِكَ الرَّأْسُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مِثِيلٌ .

• • •

بَرَى الْمَارَ الْيَوْمَ بِجَانِبِ مَقْبَرَةِ بَنِي الْأَحْمَرِ فِي ظَاهِرِ غَرْنَاطَةَ
 قَبْرًا جَمِيلًا مَزْخَرَفًا هُوَ قِطْعَةٌ وَاحِدَةٌ مِنَ الرَّسَائِمِ الْأَزْرَقِ الصَّافِي
 قَدْ نَحْتَتْ فِي سَطْحِهَا حَفْرَةٌ جَوْفَاءُ تَمْتَلِي بِمَاءِ الْمَطَرِ فَيَهْوِي إِلَيْهَا
 الطَّيْرُ فِي أَيَّامِ الصَّيْفِ الْحَارِّ فَيَشْرِبُ مِنْهَا ، وَنُقِشَتْ عَلَى ضَلَعِ
 مِنْ أَضْلَاعِهَا هَذِهِ السُّطُورُ :

« هَذَا قَبْرُ أَخِي بَنِي الْأَحْمَرِ »
 « مِنْ صِدِّيقَتِهِ الْوَفِيَّةِ بَعْدَهُ حَتَّى الْمَوْتِ »
 « فَلَوْ رَدْنَا قَلْبِي »

ایسیدان موت سے تلواری کا گوشت میں گھس جانا ۳ خوبصورت آراستہ
 سونا پتھر کی خوبصورتی ۴ سنگ مرمر کا ایک کمرہ ۵ نیلگوں

اب تم جو چاہو کر دیتا ہاں حق ہے جو عطا کیا تمہیں تمہاری طاقت نے جس قدر چاہو خون ریزیاں کرو اور جتنا چاہو ہمارے حقوق سلب کر لو۔ ہمارے عقل و شعور پر غلبہ حاصل کر لو جبکہ تمہارے دین کو اختیار نہ کر لیں اور جہاں تم جانا چاہتے ہو۔ جاؤ ہمارے بس میں نہیں ہے کہ قوی بن سکیں۔ پس ضروری ہے کہ وہی کچھ سمجھیں حال ہو جو کمزوروں کو حاصل ہوتا ہے۔

پھر اس (شہزادہ) نے اپنی بات کو جاری رکھنا چاہا لیکن حاکم نے اسکی بات کو کاٹ دیا اور حکم دیا کہ اسے بھی اسی موت کے میدان کی طرف لے جایا جائے جہاں اس سے قبل دس ہزار مسلمان قتل کئے گئے ہیں یا جلانے جا چکے ہیں۔ لہذا اسے وہاں لے گئے۔ لوگ اس کے مقتل کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے جن میں مرد بھی عورتیں بھی تھے۔ جلاؤ نے شہزادے پر تلوار چلائی ہی تھی کہ صفوں میں سے ایک عورت کے چیخنے کی لوگوں نے آواز سنی لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے مگر آواز نکلنے کی جگہ نہ پہچان سکے۔ پل جھپکنے کی دیر نہ بھی گزری کہ وہ ایسی روئے زمین پر گرا جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ آج بھی گزرنے والا (شخص) مقبرہ بنوا حمر کے قبرستان کے قریب غرناطہ کے باہر ایک خوبصورت راستہ و پیرا ستہ قبر دیکھتا ہے جو نبلے صاف شفاف پتھر سے بنائی گئی ہے جس کے اندر ایک گہرا گڑھا ہے جس میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس میں گرتا ہے پرندے سخت سردی کے موسم میں پانی پینے کے لئے یہاں آتے ہیں اور اسکے ایک طرف پہلو میں یہ سطرپی درج ہیں۔ یہ قبر بنوا حمر کے آخری فرد کی ہے۔ جو جو اسکی ونا دار دوست کی طرف سے جس نے مرتے دم تک اس کے عہد کی لاج رکھی۔

خلاصہ جہنم

مدت سے متلاشی تھا ایک مخلص شخص کی دوستی کا جو بڑی مشکل سے میسر آئی۔ طویل عرصہ تک ہم اچھے دوستوں کی طرح رہے۔ ایک ساتھ ہمارے دن اور رات ہوتے تھے، ناگاہ مجبوراً مجھے قاہرہ کو خیرباد کہنا پڑا۔ جس وجہ سے میری عزیز از جان دوست سے جدائی ہو گئی۔ پھر ہماری دوستی خط و کتابت کے ذریعے بدستور قائم رہی۔ لیکن پھر یہ سلسلہ بھی مستقل نہ رہ سکا۔ نہ معلوم کیا بیٹی۔ ایک دوسرے کی خیر و خیریت کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔

میں چند سال بعد اپنے دوست سے ملنے کیلئے قاہرہ آیا۔ گھر جا کر معلوم کیا۔ تو پتہ چلا اسکی حالت دگرگوں ہو چکی ہے۔ اب وہ پہلے والا نہیں رہا۔ اسکی بیوی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے تباہ کرنے میں اس کے افسر کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ اس نے ہی اس کو ایسی عادت ڈالی ہے۔ شراب۔ جو ادر بڑی عادات نے اسے کہیں کانہ چھوڑا۔ مال و دولت۔ صحت و سکون سب کچھ برباد ہو گیا۔ اسکی نائبانہ حالت سن کر مجھے بڑا دکھ ہوا۔ اور پھر میں نے اس سے از خود ملاقات کی ٹھانی۔ جب اس سے سامنا ہوا تو ایسے لگا جیسے میں اسے بالکل نہیں جانتا اور نہیں پہچانتا۔ میں نے شراب کے نقصانات بتائے، ہوٹے اسے ترک کرنے پر زور دیا۔ اسے شفقت و نرمی سے بھی سمجھایا اور سختی سے بھی لیکن اسپر میری باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور شراب چھوڑنے پر ہرگز تیار نہ ہوا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی حالت ابتری کی وجہ سے اسے ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ مکان فروخت ہو گیا اور بیوی بچوں کا برا حال ہو گیا۔ لیکن وہ پتھر کا بنا رہا۔ اور منشیات کثرت استعمال کی وجہ سے ذہنی طور پر ناکارہ ہو گیا۔ دنیا جہاں سے بے خبری۔ ہر وقت نشے میں دھرت رہتا اور نشے نے اسے پاگل کر دیا۔

نہ بچوں کی فکر نہ بیوی کی پرداہ۔ بیوی نے ایک بچی کو جنم دیا۔ اور جنم دینے

کے فوراً بعد اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اسی دوران وہ بیوتی کے پاس پیسے لینے کیلئے
 آیا۔ لیکن اسے مردہ حالت میں دیکھ کر خوف سے پلٹنے لگا کہ اپنی معصوم نوزائیدہ
 بچی کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ اس کے بعد بہت زیادہ حواس باختہ ہو گیا۔ اس کا ذہن
 مفلوج ہو کر رہ گیا اور پھر اسے پاگل خانے میں پہنچانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔
 نشہ کے عادی کا اس طرح گھرا اور اپنا آپ برباد ہوا۔
 اس لئے کہتے ہیں بڑے کا انجام بڑا۔

As you sow so shall you reap.

الهاوية

« موضوعة »

ما أكثر أيام الحياة وما أقلها !

لم أعش من تلك الأعوام الطوال التي عشتها في هذا العالم إلا عاماً واحداً مررتي كما يمر النجم الدهري في سماء الدنيا ليلة واحدة ثم لا يراه الناس بعد ذلك .

قضيت الشطر الأول من حياتي أفتش عن صديق ينظر إلى أصدقائه بعين غير العين التي ينظر بها التاجر إلى سلعته ، وازرع إلى ماشيته ، فأعوزني ذلك حتى عرفت « فلاناً » منذ ثماني عشرة عاماً فعرفت إمرءاً ما شئت أن أرى خلة من خلار الخير والمعروف في رباب رجل إلا وجدتها فيه . ولا تجلت صورة من صور الكمال الإنساني في وجه إنسان إلا أضاعت لي في وجهه ، فجلت مدانته عندي ونزل من نفسي منزلة لم يزلها أحد من قبله ، وصفت كأس الود بيني وبينه لا يكدرها علينا مكبر حتى عرض لي من حوادث الدهر ما أزعجني من مستغربي فهجرت القاهرة أني مسقط رأسي غير أسف على شيء فيها إلا على فراق ذلك الصديق الكريم ، فمرسلنا حقة من الزمن ثم فوت عيني كتبه ثم انقطعت ، فحزنت لذلك حزناً شديداً وذهبت في الطنون في شأنه كل مذهب ، إلا أن أرتاب في صدقه ووقائه ، وكنت كلما همت بالسير إليه لتعرف حاله فقد ربي عن ذلك هم كان يقعدني عن كل شأن

إسمان ٢ محتاجي بدحال ٣ بقراري ٤ زميرنا ٥ شك

الہادیہ - موضوعہ

جہنم - طبع زاد

زندگی کے دن کس قدر کم ہیں اور کس قدر زیادہ؟

ان طویل و عریض سالوں میں جن میں میں نے اس دنیا میں زندگی بسر کی ہے۔ دراصل صرف ایک سال زندہ رہا ہوں۔ مگر وہ سال بھی ایسے بیت گیا جیسے نجم و ہری کہ وہ آسمان دنیا پر صرف ایک رات چمکتا ہے۔ پھر اس کے بعد اسے لوگ کبھی نہیں دیکھ پاتے۔ میں نے اپنی زندگی کا پہلا آدھا حصہ ایک ایسے دوست کی تلاش میں گزار دیا جو اپنے دوستوں کی طرف اس نظر سے نہ دیکھے جس سے تاجر لوگ اپنے سامان تجارت کو اور کسان لوگ اپنے جانوروں کو دیکھتے ہیں۔ تو مجھے اس بارے میں ناکامی ہوئی۔ حتیٰ کہ فلاں شخص سے اٹھارہ سال ہوئے تعارف ہوا۔ میں نے اسے ایک ایسا انسان پایا کہ جو بھی اچھائی اور خوبی کی شکل میں کسی انسان کی صورت میں دیکھنا چاہتا تو اس میں متشکل معلوم ہوتی۔ اور جب بھی کسی کمال انسانی کی صورت کا تصور کرتا تو وہ مجھے اس کے چہرے میں دکھائی دیتی، لہذا میری نگاہوں میں اس کی عزت قائم ہو گئی۔ اور وہ میرے دل میں اس مقام پر اتر آجہاں اس سے پہلے کوئی اس مقام پر نہ اترتا تھا۔ میرے اور اس کے درمیان جام محبت صاف ہو گیا کہ کسی قسم کا تکرار اس میں نہ رہا۔ حتیٰ کہ حوادثِ مہرنے مجھے میری قیام گاہ سے سفر کرنے پر مجبور کر دیا اور میں قاہرہ کو چھوڑ کر اپنے وطن جانے پر مجبور ہو گیا۔ مجھے کسی بات کا رنج نہ تھا۔ صرف اس صدیق کریم کی جدائی کا صدمہ تھا ایک مدت تک ہم نے خط و کتابت جاری رکھی۔ پھر اسکے خطوط دیر دیر سے آنے لگے اور پھر یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ تو مجھے بڑا ہی دکھ ہوا اور مجھے اس کے بارے میں عجیب عجیب خیالات آنے لگے۔ مگر کبھی بھی اس کی سچائی اور وفائے کے بارے میں مجھے شک نہیں ہوا۔ جب بھی میں اس کے پاس جانا چاہتا۔ تاکہ اس کے حال احوال سے اطلاع پاؤں۔ تو مجھے ایک ایسا غم اس خیال سے باز رکھتا جو مجھے ہر بات سے بٹھا دیتا تھا۔

حَقِّ شَأْنِ نَفْسِي . فَلَمْ أُعِدِّ إِلَى الْقَاهِرَةِ إِلَّا بَعْدَ أَعْوَامٍ فَكَانَ أَوَّلُ
هَمِّي يَوْمَ هَيَّطْتُ أَرْضَهَا أَنْ أَرَاهُ فَذَهَبْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ فِي السَّاعَةِ
الْأُولَى مِنَ اللَّيْلِ فَرَأَيْتُ مَا لَا تَزَالُ حَسْرَتُهُ مُتَّصِلَةً بِقَلْبِي حَتَّى الْيَوْمِ .

تُرِكَتْ هَذَا الْمَنْزِلِ فِرْدَوْسًا صَغِيرًا مِنْ فَرَادِيسِ الْجَنَّاتِ تَرَأَى
فِيهِ السَّعَادَةَ فِي الْوَانِهَا الْمُخْتَلِفَةِ ، وَتَرْتَقِرُ وَجْوهَ سَاكِنِيهِ بِشَرِّ
وَسُرُورٍ ، ثُمَّ زُرْتُهُ الْيَوْمَ فَجِئْتُ إِلَى أَبِي أَمَامَ مَقْبَرَةِ مُوَحَّكَةِ
سَاكِنَةٍ لَا يَهْتَفُ فِيهَا صَوْتُ وَلَا يَرَأَى فِي جَوَانِبِهَا شَيْءٌ وَلَا
يَلْمَعُ فِي أَرْجَائِهَا مِصْبَاحٌ ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَخْطَأْتُ الْمَنْزِلَ الَّذِي أُرِيدُهُ
أَوْ أَنِّي بَيْنَ يَدَيْ مَنْزِلٍ مَهْجُورٍ حَتَّى سَمِعْتُ بَكَاءَ طِفْلِ صَغِيرٍ
وَلَمَحْتُ فِي بَعْضِ النُّوْافِدِ نُورًا ضَعِيفًا فَسَيَّيْتُ إِلَى الْبَابِ فَطَرَقْتُهُ
فَلَمْ يَجِبْنِي أَحَدٌ فَطَرَقْتُهُ أُخْرَى فَلَمَحْتُ مِنْ خِصَاصِهِ " نُورًا
مُثَبِّلاً ثُمَّ سَأَلْتُ بَلْبَثَ أَنْ أَنْفِرَ لِي عَنْ وَجْهِ غُلَامٍ صَغِيرٍ فِي أَسْمَالِ
بَرِّيَّةٍ يَحْمِلُ فِي يَدِهِ مِصْبَاحًا ضَبِيلًا فَتَأَمَّلْتُهُ عَلَى ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ
فَرَأَيْتُ فِي وَجْهِهِ صُورَةَ أَبِيهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ ذَلِكَ الطِّفْلُ الْجَمِيلُ
الْمُدَلَّلُ الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ زَهْرَةً هَذَا الْمَنْزِلِ وَبَدَرَ سَمَائِهِ ، فَسَأَلْتُهُ
عَنْ أَبِيهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ بِاللَّخْوَلِ وَمَشَى أَمَامِي بِمِصْبَاحِهِ حَتَّى وَصَلَ
بِي إِلَى قَاعِ شِعْنَاءِ مُغْبِرَةٍ بِأَلْبَةِ الْمَقَاعِدِ وَالْأَسْتَارِ ، وَلَوْلَا نَقُوشُ
كَأَنَّ لِي فِي بَعْضِ جَنْدَرَانِهَا كِبَافِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ - مَا
عَرَفْتُ أَنَّ الْقَاعَةَ الَّتِي قَضَيْنَا فِيهَا لِيَالِي السَّعَادَةِ وَالْمَهْنَاءِ اثْنِي عَشَرَ
هَلَالًا ، ثُمَّ جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْغُلَامِ حَدِيثٌ فَصَبْرٌ عَرَفْتُ فِيهِ مَنْ
نَا وَعَرَفْتُ أَنَّ أَبَاهُ لَمْ يَبْعِدْ إِلَى الْمَنْزِلِ حَتَّى السَّاعَةِ وَأَنَّهُ عَائِدٌ عَمَّا
قَبِيلٌ ، ثُمَّ تَرَكْنِي وَمَضَى وَمَا لَبْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى عَادَ يَقُولُ لِي :
وَأَنَّ وَالِدَتَهُ تُرِيدُ أَنْ تُحَدِّثَنِي حَدِيثًا يَتَعَلَّقُ بِأَبِيهِ ، فَحَقَّقْتُ قَلْبِي خُفَّةً

اباغ ۲ پانی ہکا ہکا بہن ۳ لیے چوڑے بازو والا ۴ پراگندہ ۵ گودے کے نشان ۶ دھڑکن

حتیٰ کہ خود اپنے ذاتی معاملات سے بھی۔ لہذا میں قاہرہ نہ جاسکا۔ البتہ چند سال کے بعد جانا ہوا۔ سرزمین قاہرہ پہنچتے ہی سب سے پہلے میں نے اس بات کا ارادہ کیا۔ کہ دوست سے ملاقات کروں۔ لہذا میں اس کے گھر رات کے پہلے حصے میں پہنچ گیا۔ میں نے وہ بات دیکھی جس کی حسرت حل لسی ہوئی ہے۔ میں نے اس گمہ کو بہت الفرد اس کا نمونہ چھوڑا تھا۔ جہاں خوش بختی اپنے مختلف رنگوں میں جلوہ گر تھی اور اس کے باشندوں کے چہرے سرور و مسرت سے جگمگا رہتے تھے۔ پھر میں نے آج اسکی زیارت کی تو مجھے ایسا گمان ہوا گویا۔ میں ایک وحشت ناک خاموش مقبرے کے سامنے کھڑا ہوں یہاں نہ کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور نہ اس کے اطراف میں کوئی صورت دکھائی دیتی ہے تو وہ کوئی چراغ جلتا نظر آتا ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ میں جس گھر پر جانا چاہتا تھا۔ اسے بھول گیا ہوں یا میں کسی متروکہ مکان کے سامنے کھڑا ہوں حتیٰ کہ میں نے ایک چھوٹے بچے کے رونے کی آواز سنی اور بعض روشندانوں سے ہلکی ہلکی مدہم سی روشنی دیکھی تو میں دروازے کی طرف بڑھا اور میں نے اسے دوبارہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازے کی درزوں سے ایک روشنی آگے بڑھتی ہوئی دیکھی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بچہ پرانے چیتھڑوں میں ملبوس ہاتھ میں ٹمٹا چراغ لئے نظر آیا۔ میں نے چراغ کی روشنی میں دیکھا تو مجھے اس کے باپ کی شبہت نظر آئی۔ یہ وہی حسین نانا پروردہ لڑکا ہے جو کل شام تک اس گھر کی رونق اور اسکے آسمان کا چاند تھا۔ میں نے اس کے باپ کے بارے میں معلوم کیا۔ اس نے اندر آنے کے لئے اشارہ کیا اور میرے آگے آگے چراغ لیکر چل پڑا حتیٰ کہ ایک بڑے ہال کمرے کی طرف لے گیا جو پرانہ غبار آلود پرانے صوفوں اور پردوں پر مشتمل تھا۔ اگر وہ نقوش جو بعض دیواروں پر مٹے مٹے سے جیسے گونے کے نشانات ہاتھ کی سطح پر ہوں مجھے دکھائی نہ دیتے تو میں نہ پہچانتا کہ یہ وہی ہال کمرہ ہے جہاں ہم نے سعادت خوش بختی کے بارہ ماہ گزارے تھے پھر میرے اور لڑکے کے درمیان مختصر سی گفتگو ہوئی۔ جس سے وہ پہچان گیا کہ میں کون ہوں۔ اور میں پہچان گیا کہ اس کا باپ ابھی تک واپس نہیں لوٹا اور عنقریب واپس آنے والا ہے۔ پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ وہ آکر بولا۔ میری والدہ آپ سے والد صاحب کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتی ہیں۔ یہ سنتے ہی میرا دل خوف سے کانپ اٹھا۔

الرَّعْبِ وَالْخَوْفِ وَأَحْسَنْتُ بِشَرِّ لَا أَعْرِفُ مَاتَاهُ (١١) ، ثُمَّ التَفَّتُ
فَإِذَا امْرَأَةٌ مُلْتَفَةٌ بِرِكَاءِ أَسْوَدَ وَإِقْفَى عَلَى عَجَبَةِ الْبَابِ فَحَسِبْتَنِي فَحَسِبْتُهَا
ثُمَّ قَالَتْ لِي مَلَّ عَلِمْتَ مَا صَنَعَ الدَّهْرُ بِفُلَانٍ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قُلْتُ .
لَا ، فَهَذَا أَوَّلُ يَوْمٍ هَبِطْتَ فِيهِ هَذَا الْبَلَدَ بَعْدَ مَا فَارَقْتَهُ سَبْعَةَ أَعْوَامٍ .
قَالَتْ : لَيْتَكَ لَمْ تُفَارِقْهُ ، فَقَدْ كُنْتَ عَصَمْتَهُ الَّتِي يُعْتَصَمُ بِهَا وَحَمَاهُ
مِنْ عَوَائِلِ الدَّهْرِ وَشُرُورِهِ ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ فَارَقْتَهُ حَتَّى أَحَاطَتْ
بِهِ زُمْرَةٌ مِنْ زُمُرِ الشَّيْطَانِ ، وَكَانَ فَيَّ كَمَا تَعْلَمُهُ غَرِيبًا مَادِحًا
فَمَا زَالَتْ تَغْرِيبُهُ بِالشَّرِّ وَتُرْزِينُ لَهُ مِنْهُ مَا يُرْزِينُ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ
حَتَّى سَقَطَ فِيهِ فَسَقَطْنَا جَمِيعًا فِي هَذَا الشَّقَاءِ الَّذِي تَرَاهُ ،
قُلْتُ : وَأَيُّ شَرِّ تُرِيدِينَ يَا سَيِّدَتِي ؟ وَمَنْ هُمْ الَّذِينَ أَحَاطُوا بِهِ
فَأَسْقَطُوهُ ؟ قَالَتْ : سَأَقْصُ عَلَيْكَ كُلَّ شَيْءٍ فَاسْتَمِعْ لِمَا أَقُولُ :

مَا زَالَ الرَّجُلُ يَخِيرُ حَتَّى اتَّصَلَ بِفُلَانٍ رَئِيسِ دِيَوَانِهِ وَعَلَّقَتْ
حِبَالَهُ بِجِبَالِهِ وَأَصْبَحَ مِنْ خَاصِمِ الَّذِينَ لَا يُفَارِقُونَ مَجْلِسَهُ حَيْثُ
كَانَ وَلَا تَزَالُ تَعَالَهُمْ خَافِقَةٌ وَرَاءَهُ فِي غَلَوَانِهِ وَرَوْحَانِهِ فَاسْتَحَالَ
مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ امْرَأَةٌ وَتَنَكَّرَتْ صُورَةَ أَخْلَاقِهِ وَأَصْبَحَ مُنْقَطِعًا
عَنْ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ لَا يُرَاهِمُ إِلَّا الْقَبِيئَةَ بَعْدَ الْقَبِيئَةِ وَعَنْ مَنَزِلِهِ
لَا بَزْوَرَةَ إِلَّا فِي أَخْرِيَاتِ اللَّيَالِي ، وَلَقَدْ اغْتَبَطْتُ فِي مَبْدَأِ الْأَمْرِ
بِنَيْلِكَ الْحَطْوَةَ الَّتِي نَالَهَا عِنْدَ ذَلِكَ الرَّئِيسِ وَالْمَنَزْلَةَ الَّتِي نَالَهَا مِنْ
نَفْسِهِ وَرَجَوْتُ لَهُ مِنْ وَرَائِهَا خَيْرًا كَثِيرًا مُعْتَفِرَةً فِي سَبِيلِ ذَلِكَ
مَا كُنْتُ أَشْعُرُهُ بِهِ مِنَ الْوَحْشَةِ وَالْأَلَمِ لِانْقِطَاعِهِ عَنِّي وَإِعْظَالِهِ أَمْرِي
وَأَمْرَ أَوْلَادِهِ حَتَّى عَادَ فِي لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي شَارِكًا مُنَالِمًا بِكَابِدِ غَضْضًا
شَدِيدَةً وَالْأَمَّا جَسَامًا فَذَنُوتُ مِنْهُ فَسَمَّتُ مِنْ فِيهِ رَائِحَةَ الْحُمْرِ ،

١ زاد عزير ٢ جماعت لوگ ٣ اچھی عادات ٤ سمیت کاٹ

اور مجھے ایک ایسے شرکاء کا احساس ہونے لگا جس کے آنے کا راستہ بھی مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ کس طرف سے آئے گا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو ایک عورت سیاہ چادر میں لپیٹی ہوئی دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہے اس نے مجھے سلام کیا اور میں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ بولی کیا آپ کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کے ساتھ آپکی عدم موجودگی میں زمانے نے کیا کیا۔ میں نے کہا۔ نہیں! کیونکہ سات سال کے بعد آج پہلی بار میں یہاں آیا ہوں۔ اس نے کہا کاش۔ آپ اس سے الگ ہوتے۔ کیونکہ آپ اس کے لئے حوادثِ دہر سے رکاوٹ اور جائے پناہ تھے۔ آپ کے الگ ہوتے ہی۔ اسے ایک شیطانی گروہ نے گھیر لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ بھولا بھالا سیبہا سا دھاسا جوان تھا۔ شیطانی گروہ کے لوگ اسے شہر کے لئے اکساتے رہے اور شیطان کی طرح اس کے لئے برائی کا گڑھا کھودتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ اس میں گر گیا اور اس کے ساتھ ہمیں بھی بد بختی نے گھیر لیا۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ محترمہ! میں آپکا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ وہ کون لوگ ہیں۔ جنہوں نے اسے گھیر لیا اور بد بختی کے گڑھے میں گرا دیا۔ وہ بولی میں آپکو سارا واقعہ سناتی ہوں۔ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں غور سے سنیں پھر اس شوہر بھلائی کے راستے پر گامزن تھا کہ فلاں شخص سے جو دفتر میں افسر علی تھا۔ اس کے ساتھ تعلق ہو گیا اور وہ اس کے خاص لوگوں میں شامل ہو گیا کہ جہاں بھی وہ جاتا وہ بھی جدارہ ہوتا۔ ہمیشہ انکے جوتے صبح و شام اس کے پیچھے اہٹ کرتے رہتے اس دن سے اسکی حالت بدل گئی۔ اور اس کے اخلاق بگڑ گئے وہ بیوی بچوں سے لاتعلق رہنے لگا۔ اور انہیں گاہے بگاہے دیکھتا اور رات کے آخری حصے میں گھرا آتا۔ مجھے پہلے پہل تو خوشی ہوئی۔ کہ اسے اتنا بڑا مرتبہ افسر کے ہاں ملا ہے اور وہ اس کے دل کے اتنا قریب ہو گیا ہے۔ چونکہ مجھے بھلائی کی توقع تھی۔ لہذا اس وجہ سے اسے معاف کر دیتی تھی۔ کیونکہ مجھے اس کے لاتعلق ہونے سے وحشت و الم کا شعور ہوتا تھا۔ اور وہ میرے اور اپنے بچوں سے غفلت برتتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک رات وہ بڑا دکھی لوثا جیسے بڑھی تکلیف اور بڑے صدمات لئے ہوئے ہو۔ میں اس کے قریب گئی تو اس کے ہمتہ سے شراب کی بو آئی۔

فَعَلِمْتُ كُلَّ شَيْءٍ

عَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّئِيسَ الْعَظِيمَ هُوَ قُدْوَةٌ مُرَوِّسِيهِ فِي الْخَيْرِ
 إِنْ سَلَكَ طَرِيقَ الْخَيْرِ ، وَالشَّرَّ إِنْ سَلَكَ طَرِيقَ الشَّرِّ . قَادَ زَوْجَتِي
 أَنِّي الْيَتِيمَ إِلَى شَرِّ طَرِيقَيْنِ . وَسَكَتَ بِهِ أَسْوَأَ السَّبِيلَيْنِ ،
 وَإِنَّهُ مَا كَانَ بِشَعْنِهِ سَرِيحًا كَمَا نَحْنُ . نَالُ نَدْمًا عَلَى شَرِّبِ ،
 فَتَوَسَّلْتُ إِلَيْهِ بِكَلِمٍ مُرِيرٍ عَلَيْهِ ، وَسَكَتَ عَنِّي بِتَرْتِيبٍ الدَّمْعُ
 كَلِمًا مَا تَسْتَجَابُ . سَجِيحَةٌ عَنِّي ، وَجَاءَ أَنْ يَمُودَ فِي حَبْرِهِ أَدْوَى
 الْخَيْرِ كَانَ عَمَّا سَعِيدًا بَيْنَ أَوْلَادِهِ وَأَوْلَادِهِ قَدِ انْتَبَهَ سَرِيحًا
 ثُمَّ عَلِمْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ الشَّرَّ فِي سَاقَتِهِ إِلَى الشَّرَابِ كَمَا سَاقَتُهُ إِلَى
 الْقَبْرِ ، فَلَمْ أَعْجَبْ بِسَدِّكَ ، لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ طَرِيقَ الشَّرِّ وَرِحْدَهُ
 قَمَنَ وَتَفَّ عَلَى رَأْسِهَا لَا يَدَّ لَهُ أَنْ يَنْحَدِرَ فِيهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى
 مَهَابَتِهَا . فَأَصْبَحَ ذَلِكَ الْفَتَى النَّيْلُ الشَّرِيفُ ، الَّذِي كَانَ يُعْفَى
 بِالْأَمْسِ عَنِ شُرْبِ الدَّوَاءِ إِذَا اشْتَمَ فِيهِ رَائِحَةَ النَّيْدِ وَيَسْتَجِي
 أَنْ يَجْلِسَ فِي مَجْتَمَعٍ يَجْلِسُ فِيهِ قَوْمٌ شَارِبُونَ - سَكِيرًا مُقَامِرًا مُسْتَهْرًا
 لَا يَحْنَسُ ، وَلَا يَتَلَوَّمُ ، وَلَا يَتَّبِعِي عَارًا وَلَا مَاهِمًا ، وَأَصْبَحَ ذَلِكَ
 الْأَبُ الرَّحِيمُ وَالزَّوْجُ الْكَرِيمُ الَّذِي كَانَ بَعْضُ بَأْوْلَادِهِ أَنْ يُعَلِّقَ
 بِهِمُ الدَّرَّ ، وَيَزُوجَهُمْ أَنْ يَنْجَهُمْ لَهَا وَجْهَ السَّمَاءِ ، أَبَا قَاسِمًا
 وَزَوْجًا سَلِيطًا ، بَضْرَبَ أَوْلَادَهُ كُلَّمَا دَنُو مِنْهُ ، وَيَسْتَمِرُّ زَوْجَتَهُ
 وَيَسْتَهْرُهَا كُلَّمَا رَأَاهَا ، وَأَصْبَحَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْغُبُورُ الضَّمِينُ بِعَرَضِهِ
 وَشَرَفِهِ لَا يُبَالِي أَنْ يَعُودَ إِلَى الْمَنْزِلِ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي فِي جَمْعٍ مِنْ
 عَشْرَاتِهِ الْأَشْرَارِ فَيُصْعِدُ بِهِمْ إِلَى الطَّقَةِ الَّتِي أَنَامَ فِيهَا أَنْ وَأَوْلَادِي
 فَيَجْلِسُونَ فِي بَعْضِ عَرَفِهَا ، وَلَا نَدَاؤَ بَشَرِيَّةً وَيُحْصِمُونَ
 حَتَّى يَذِيبَ بِعَقُولِهِمُ الشَّرَابَ يَهْتَاجُوا وَيَرْفُصُوا وَيَتَلَاوَأُوا أَحْوَا

إِستقامتِ اصحابِ نجابتِ وفضلتِ ۳ گروه چیز عیش و عشرت کھانے

پینے میں افراط و تاجنا

تو میں سب کچھ سمجھ گئی مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ بڑا افسر جو اپنے ماتحتوں کا مرشد ہے۔ بھلائی کی طرف
اگر وہ بھلائی کا راستہ چلے اور بڑائی کی طرف اگر وہ بڑائی کے راستے پر گامزن ہو۔ اس
نے میرے نوجوان مسکین شوہر کو دورا ہوں میں بڑی راہ پر ڈال دیا ہے اور وہ دوست نہ
تھا۔ جیسا کہ میرا شوہر کہتا تھا بلکہ ندیم شراب تھا۔ میں نے اسکے ہر پیارے کی بھائی
دی اور جتنے آنسو بہا سکتی تھی بہائے۔ اس توقع پر کہ وہ اپنی پہلی زندگی کی طرف
لوٹ آئے جس میں وہ اپنی آن اولاد کے ساتھ ذمہ دار رہی کی زندگی گزارتا تھا۔ تو کچھ
بھی فائدہ نہ ہوا۔ پھر مجھے اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ ہاتھ جو اسے شراب کی طرف لے گیا
وہی جوئے کی طرف بھی لے گیا ہے۔ تو مجھے اس پر حیرت نہ ہو بلکہ مجھے معلوم ہے کہ شرکار راستہ
ایکے جو شخص اس کے کونے پر کھڑا ہو گیا۔ ضرور ہی ہے کہ وہ اس کی انتہا تک پہنچ جائے۔
یہ نوجوان شریف جو کل تک اس دوا کے پینے سے بھی پرہیز کرتا تھا جس میں لکھل ہوتی
اور اس بات سے شرماتا تھا کہ ایسی محل میں بیٹھے جس میں پینے والے بیٹھے ہوں۔
شرابی 'جواری' لوفرا اور بیچیا ہو گیا کہ نہ کسی بات کو برا سمجھتا ہے اور نہ
کسی گناہ یا عار کی بات سے بچتا ہے اور یہ رحم دل باپ اور مہربان شوہر جو کل
تک اس بارے میں بڑا بخیل تھا کہ انہیں چیونٹی بھی کھٹے اور اسکی بیوی کو چشم
فلاک بھی برمی نگاہ سے دیکھے۔ ایک سنگدل باپ اور سخت مزاج شوہر بن
گیا ہے وہ اپنی اولاد کو مارتا۔ جب بھی وہ اس کے قریب جاتے، بیوی کو گالیاں
دیتا اور اسے جھڑکتا جب بھی اسے دیکھتا۔ اور یہ غیرت مند اپنی آبرو اور شرافت
کے بارے میں انتہائی بخیل انسان ایسا ہو گیا کہ وہ کسی رات اپنے بد معاش
دوستوں کے ساتھ گھر آتا تو انہیں اس منزل میں لے آتا جہاں میں اور بچے سوتے ہیں۔
تو وہ اس منزل کے ایک کمرے میں بیٹھ جاتے اور پینے پلانے گانے بجانے
میں مصروف ہو جاتے۔ حتیٰ کہ شراب انکی عفتلوں کو ختم کر دیتی وہ آپے سے
باہر ہو جاتے ناچتے، گاتے اور گھر کی فضا کو چیخنے چلانے اور تالیوں کی آواز سے بھر دیتے۔

صَرَاحًا وَهَتَافًا ثُمَّ يَتَعَادُونَ ۱۱۱ بَعْضُهُمْ وَرَاءَ بَعْضٍ فِي الْأَسْهَاءِ ۱۲
وَالْحُجُرَاتِ حَتَّى يَلْجُوا عَلَى بَابِ غُرْفَتِي وَرُبَّمَا حَدَقَ بَعْضُهُمْ
فِي وَجْهِهِ أَوْ حَاوَلَ نَزْعَ خِمَارِي عَلَى مَرَأِي مِنْ زَوْجِي وَمَسَّمَعُ
فَلَا يَقُولُ شَيْئًا ، وَلَا يَسْتَنْكِرُ أَمْرًا فَافْرُغْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنْ مَكَانٍ
إِلَى مَكَانٍ وَرُبَّمَا فَرَرْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ جَمِيعَةً وَخَرَجْتُ بِلا إِزَارٍ ،
وَلَا خِمَارٍ ، غَيْرَ إِزَارِ الظَّلَامِ وَخِمَارِهِ ، حَتَّى أَصِلَ إِلَى بَيْتِ
جَارَةٍ مِنْ جَارَاتِي فَأَقْضِي عِنْدَهُمْ بَقِيَّةَ اللَّيْلِ .

وَهُنَا تَغَيَّرَتْ نِعْمَةُ صَوْرَتِهَا فَأَمْسَكَتْ عَنِ الْحَدِيثِ وَأَطْرَفَتْ
بِرَأْسِهَا ، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا تَبْكِي فَبَكَيتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي لِبِكَائِهَا ،
ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسَهَا ، وَعَادَتْ إِلَى حَدِيثِهَا تَقُولُ :

وَمَا هِيَ إِلَّا أَعْوَامٌ قَلَائِلُ حَتَّى أَنْفَقَ جَمِيعَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ
الْمَالِ فَكَانَ لِأَبَدٍ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَفَعَلَ ، فَأَنْقَلَهُ الدَّيْنَ فَرَهِنَ فَعَجَزَ عَنِ
الْوَقَاءِ فَبَاعَ جَمِيعَ مَا يَمْلِكُ حَتَّى هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي نَسَكْنُهُ ، وَلَمْ
يَبْقَ فِي يَدِهِ غَيْرَ رَاتِيهِ الشَّهْرِيِّ الصَّغِيرِ ، لَمْ يَبْقَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ
حَتَّى رَاتِيهِ ، لِأَنَّهُ لَا يَمْلِكُهُ إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ هُوَ بَعْدَ ذَلِكَ
مَلِكٌ لِلدَّائِنِينَ ، أَوْ غَنِيمَةٌ لِلْمُقَامِرِينَ .

هَذَا مَا صَنَعَتْ يَدُ الدَّهْرِ بِهِ ، أَمَا مَا صَنَعَتْ بِي وَبِأَوْلَادِي ،
فَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ آخِرُ حِلْيَةٍ يَتَعْنَاهَا مِنْ حِلَايَ عَامٍ كَامِلٍ ، وَهِيَ
حَوَائِثُ الْمُرَائِينِ وَالْمُسْتَرْهِنِينَ مَلَأَى بِمَلَابِسِي ، وَأَدْوَاتِ بَيْتِي
وَأَنَايِهِ ، وَلَوْلَا رَجُلٌ مِنْ دَوِي قُرْبَائِي رَقِيقُ الْحَالِ يَعُودُ عَلَيَّ
مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ بِالزَّرِّ الْقَلِيلِ ، مِمَّا بَسْتَلُهُ مِنْ أَشْدَاقِ عَيْلِهِ لَهَلَكْتُ

! نوحه کرنا ۲ نخواہ ۳ دوکان

۳ معطیہ کم

پھر ایک پیچھے ایک برآمدوں اور کمروں میں بھاگا بھاگا پھرتا۔ حتیٰ کہ میرے کمرے
 کے دروازے پر آجاتے، بعض تو بسا اوقات مجھے تاڑتے یا میرے شوہر کے سامنے
 میرا دوپٹہ اتارنا چاہتے، وہ کچھ بھی نہ بولتا اور نہ کسی بات کو غلط سمجھتا۔ لہذا میں
 ان کے آگے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگی بھاگی پھرتی اور کبھی تو بھرے گھر سے
 بغیر چادر اور دوپٹہ کے بھاگ کھڑی ہوئی۔ صرف رات کی تاریکی کی چادر اور دوپٹہ میرے
 سر پر ہوتا حتیٰ کہ پڑوسن کے گھر چلی جاتی اور باقی رات وہاں بسر کرتی یہاں اسکی آواز
 کا لہجہ بدل گیا۔ اور وہ بات تک نہ کر سکی اس نے سر جھکا لیا۔ تو میں سمجھ گیا کہ وہ رو رہی
 میں بھی دل ہی دل میں رونے لگا۔ پھر اس نے سر اٹھا کر بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔
 کہا۔ ابھی چند سال نہ گزے تھے کہ جو کچھ مال اس کے پاس تھا۔ اس نے خرچ کر ڈالا۔
 لہذا قرض لینا پڑا تو اس نے قرض لے لیا۔ جب قرض کا بوجھ پڑا تو چیزیں گرومی رکھنا
 شروع کر دیں۔ جب ادا نہ کر سکا تو جس چیز کا بھی وہ مال تھا بیچ ڈالی۔ حتیٰ کہ یہ گھر بھی۔
 جس میں ہم رہتے ہیں۔ اب اس کے ہاتھوں میں سوائے اس قلیل تنخواہ کے کچھ نہ رہا تھا۔
 بلکہ اس کے ہاتھ میں ماہانہ تنخواہ بھی نہ رہی تھی کیونکہ وہ صرف چند گھنٹوں کے لئے اس کا
 مالک ہوتا تھا۔ پھر اس کے بعد قرض خواہوں یا جوئے بازوں کی ملکیت بنتی تھی۔ یہ ہے
 جو زمانے کے ہاتھوں نے اس کے ساتھ کیا۔ آخری چھلے کو بچے ہوئے ہی سال گزر گیا
 ہے یہ سود خوروں اور گرومی رکھنے والوں کی دوکانیں میرے کپڑوں اور اثاثات البیت
 سے بھری پڑی ہیں۔ اگر میرا ایک غریب عزیز نہ ہوتا جو کبھی کبھی بہت
 تھوڑے پیسے کے ساتھ میری مدد کرتا رہتا ہے جو وہ اپنے بچوں کا پیسہ کاٹ کر مجھے دیتا ہے۔

وَمَلِكٌ أَوْلَادِي جُوعًا .

فَلَعَلَّكَ تَسْتَطِيعُ يَا سَيِّدِي أَنْ تَكُونَ عَوْنًا لِي عَلَى هَذَا الرَّجُلِ
الْمُسْكِينِ فَتُنْقِذَهُ مِنْ شِقَايِهِ وَبِلَايِهِ بِمَا تَرَى لَهُ فِي ذَلِكَ الرَّأْيِ الصَّالِحِ
وَأَخْبِبُ أَنْكَ تَقْدِرُ مِنْهُ - لِلْمِزْلَةِ الَّتِي نَزَلَتْهَا مِنْ نَفْسِهِ - عَلَى مَا
عَجَزَ عَنْهُ النَّاسُ جَمِيعًا ، فَإِنْ فَعَلْتَ أَحْسَنَ إِلَيْهِ وَإِلَيْنَا إِحْسَانًا
لَا نَنْسَى بِدَكَ فِيهِ حَتَّى الْمَوْتِ .

مِمَّا حَبَّبَنِي وَمَضَتْ لِسَبِيلِهَا ، فَسَأَلْتُ الْغَلَامَ عَنِ السَّاعَةِ الَّتِي
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرَى أَبَاءَ فِيهَا فِي الْمَزَلِ ، فَقَالَ : إِنَّكَ تَرَاهُ فِي الصَّبَاحِ
قَبْلَ ذَهَابِهِ إِلَى الدِّيْوَانِ ، فَانصَرَفْتُ لِشَأْنِي ، وَقَدْ أَضْمَرْتُ بَيْنَ
جَنِي لَوَعَةً مَا زَالَتْ تُقِيمُنِي وَتُقْعِلُنِي وَتَدُودُ عَنْ عَيْنِي مِثْلَ الْكُرَى
حَتَّى انقضى اللَّيْلُ ، وَمَا كَادَ يَنْقُضِي .

مِمَّا عَدْتُ فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ الثَّانِي لِأَرَى ذَلِكَ الصَّدِيقَ الْقَدِيمَ
الَّذِي كُنْتُ بِالْأَمْسِ أَسْعِدُ النَّاسَ بِهِ ، وَلَا أَعْلَمُ مَا مَصِيرُ أَمْرِي
مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، وَفِي نَفْسِي مِنَ الْفَلَقِ وَالْإِضْطْرَابِ مَا يَكُونُ فِي
نَفْسِ الدَّاهِبِ إِلَى مَبْدَأِ سَبَاقٍ قَدْ خَاطَرَ فِيهِ بِجَمِيعِ مَا يَمْتَلِكُ ،
لَا يَعْلَمُ أَيُّكُمْ بَعْدَ سَاعَةِ أَسْعِدُ النَّاسَ أَمْ أَشْقَاهُمْ ؟

الآن عَرَفْتُ أَنَّ الْوَجُوهَ مَرَابًا ^٢ النَّفُوسِ نَضِيءٌ بِضِيَابِهَا
وَتَظْلِمُ بِظِلَامِهَا فَقَدْ فَارَقْتُ الرَّجُلَ مِنْذُ سَبْعِ سَنَوَاتٍ فَأَنْسَيْتِي
الْأَيَّامَ صُورَتَهُ ، وَلَمْ يَبْقَ فِي دَاكِرَتِي مِنْهَا إِلَّا ذَلِكَ الضِّيَاءُ اللَّامِعُ ،
ضِيَاءُ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ الَّذِي كَانَ يَتَلَأَلُ فِيهَا تَلَأُلُ نُورِ الشَّمْسِ

لَيْسَتْ بِمَعْنَى جِيَانَا

ورنہ میں اور میرے بچے بھوک سے ہلاک ہو جاتے۔ اے محترم۔ شاید آپ اس مسکین مرد کے
 سلسلہ میں میرے مددگار ہو سکیں اور اسے اسکی بد بختی اور مصیبت سے چھڑا سکیں کیونکہ
 آپ اس کے بارے میں اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں۔
 کیونکہ اس کے دل میں آپکو ایک مقام حاصل ہے جس سے دوسرے محروم ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں
 گے تو اسپر اور ہم سب پر احسان کریں گے جسے ہم مرتے دم تک نہیں بھول سکتے پھر وہ مجھے
 سلام کرتے ہوئے چل گئی۔ میں نے لڑکے سے پوچھا میں کسی وقت آپکے والد صاحب سے
 مکان پر مل سکتا ہوں۔ وہ بولا۔ آپ ان سے صبح صبح دفتر جانے سے پہلے ملاقات
 کر سکتے ہیں۔ لہذا میں واپس چلا آیا۔ حالانکہ میرے دل میں ایک سوزش باطنی تھی
 جو مجھے بے چین کئے ہوئے تھی۔ جس نے میری آنکھوں سے نیند تو نیند اور نگاہ بھی اڑا دی
 تھی۔ حتیٰ کہ رات ختم ہو گئی پھر میں دوسرے دن کی صبح میں لوٹا۔ تاکہ اس
 پرانے دوست سے مل سکوں جس کے بارے میں کل تک نہایت خوش امید
 تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس کے بعد انجام کیا ہوگا۔ میرے دل میں سخت قلق
 واضطراب تھا جیسا کہ اس شخص کے دل میں ہوتا ہے جو مقابلے کے میدان میں
 داخل ہوتا ہے۔ جس نے تمام مال لگا دیا ہو اور اسے صغیر نہیں
 ہوتی۔ کہ تھوڑی دیر بعد وہ لوگوں میں سب سے زیادہ نیک بخت
 ہو گیا۔ بد بخت اب مجھے معلوم ہوا کہ چہرے نفوس کے
 آئینہ کی طرح ہوتے ہیں جو ان کے روشن ہونے سے اور
 ان کے تاریک ہونے سے تاریک ہو جاتے ہیں۔ سات برس
 قبل میں اس سے جدا ہوا۔ طویل عرصہ نے مجھے اس کی
 صورت بھلا دی۔ میرے ذہن میں صرف وہی چمک باقی
 رہ گئی تھی جو اس کے رخساروں پر نور آفتاب کی طرح چمکتی تھی۔

فِي صَفْحَتِهَا ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ الْآنَ ، وَلَمْ أَرِ أَمَامَ عَيْنِي نَبْلَكَ الْفَلَاةَ
الْبَيْضَاءَ الَّتِي كُنْتُ أَعْرِفُهَا ، خَبِلَ إِلَيَّ أَنِّي أَرَى صُورَةَ غَيْرِ الصُّورَةِ
الْمَاضِيَةِ ، وَرَجُلًا غَيْرَ الَّذِي كُنْتُ أَعْرِفُهُ مِنْ قَبْلُ .

لَمِ أَرِ أَمَامِي ذَلِكَ الْفَتَى الْجَمِيلَ الْوَضَّاحَ الَّذِي كَانَ كُلُّ مَنْبَتِ
شَعْرَةٍ فِي وَجْهِهِ فَمَا ضَاحِكًا تَمُوجُ فِيهِ ابْتِسَامَةٌ لَامِعَةٌ ، بَلِ رَأَيْتُ
مَكَانَهُ رَجُلًا شَقِيًّا مَنكُوبًا قَدْ لَبَسَ الْمَرَمَ قَبْلَ أَوَانِهِ وَأَوْفَى عَلَى
السَّيْنِ قَبْلَ أَنْ يَسْلَخَ الثَّلَاثِينَ ، فَاسْتَرْخَى حَاجِبَاهُ وَثَقُلَتْ أَعْجَانُهُ ،
وَجَمَدَتْ نَظْرَاتُهُ ، وَتَهَدَّلُ عَارِضَاهُ ، وَتَجَعَّدُ جَبِينُهُ ، اسْتَشْرَفَ (۱)
عَاتِقَاهُ وَهَوَى رَأْسَهُ بَيْنَهُمَا هَوْنَةً بَيْنَ عَاتِقِي الْأَحْدَبِ ، فَكَانَ
أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَهُ : لَقَدْ تَغَيَّرَ فِيكَ كُلُّ شَيْءٍ يَا صَدِيقِي حَتَّى صُورَتِكَ
وَكَأَنَّمَا أَلْمَ بِمَا فِي نَفْسِي وَعَرَفْتُ أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَمْرِهِ كُلَّ شَيْءٍ ،
فَاطْرَقَ بِرَأْسِهِ إِطْرَاقَ مَنْ يَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ،
وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى وَضَعْتُ يَدِي عَلَى عَاتِقِهِ وَقُلْتُ لَهُ :

وَاللَّهِ مَا أُدْرِي مَاذَا أَقُولُ لَكَ ؟ أَعْظَمَكَ ، وَقَدْ كُنْتُ وَاعِظِي
بِالْأَمْسِ ، وَنَجَمَ هِدَايَ الَّذِي اسْتَنِيرَ بِهِ فِي ظُلُمَاتِ حَيَاتِي ؟ أَمْ
أَرْشَدَكَ إِلَى مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي نَفْسِكَ ، وَفِي أَهْلِكَ ؟ وَلَا
أَعْرِفُ شَيْئًا أَنْتَ تَجْهَلُهُ ، وَلَا تَصِلُ يَدِي إِلَى عِبْرَةٍ تَقْصُرُ يَدُكَ
عَنْ تَبْلِيهَا ، أَمْ أَسْرَحْتِكِ لِأَطْفَالِكَ الضُّعْفَاءِ وَزَوْجَتِكَ الْبَائِسَةِ
الْمَسْكِينَةِ الَّتِي لَا عَضُدَ لَهَا فِي الْحَيَاةِ ، وَلَا مَعِينٍ سِوَاكَ ؟ وَأَنْتَ
صَاحِبُ الْقَلْبِ الرَّحِيمِ الَّذِي طَالَمَا خَفِيَ بِالْبُعْدَاءِ ، فَأَحْرَى أَنْ
يَخْفِيَ رَحْمَةً بِالْأَقْرَبَاءِ !

إِنَّ هَذِهِ الْحَيَاةَ الَّتِي تُحْيَاهَا يَا سَيِّدِي إِنَّمَا بَلَجَاءُ إِلَيْهَا لِهَمَلِ الْعَاطِلُونَ

إِدْهِيلًا ۲ عَمْرُوهُ ۳ سَهَارًا ۴ دَهْرًا ۵ بَعْدَ كَارِ

اب جو میں نے اسے دیکھا اور اپنی آنکھوں کے سامنے وہ سپید نقاب روشنی کی نہ دیکھی جو مجھے یاد
 تھی۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں پچھلی صورت کے علاوہ کوئی اور صورت دیکھ رہا ہوں۔ کوئی
 اور ہی شخص دیکھ رہا ہوں جو وہ نہیں ہے جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اپنے سامنے وہ خوبصورت
 حسین جوان نہیں دیکھا جس کے چہرے کا ہر رواں ایک ہوتا ہوا منہ تھا۔ جس میں چمکدار
 تبسم موجیں مارتا تھا۔ بلکہ میں نے اس کی جگہ ایک بد بخت مصیبت زدہ انسان دیکھا
 جس نے قبل از وقت بڑھاپے کو پہن لیا تھا اور ساٹھ سال کو پہنچ چکا تھا۔ حالانکہ
 وہ اسی سال سے بھی نہیں گذرا تھا۔ اسکی دونوں بھویں ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ پلکین
 بھاری ہو گئی تھیں۔ نگاہیں جم گئی تھیں۔ رخساروں پر شکنیں پڑ گئی تھیں۔ پیشانی پر
 جھریاں آگئی تھیں۔ کندھے ابھرا گئے تھے اور اس کا سر دونوں کندھوں کے درمیان
 اس طرح گر پڑا تھا۔ جیسے کبڑے کا سر جھک جاتا ہے۔ سب سے پہلے جو بات میں نے
 اس سے کی اے دوست! آپکی ہر چیز بدل چکی ہے حتیٰ کہ تیری صورت بھی۔ ایسے معلوم
 ہوا کہ وہ میری بات کو بھانپ گیا ہے۔ جیسے میں اسکی ہر بات جان گیا ہوں۔ اس
 نے سر جھکا لیا۔ جیسے وہ شخص سر جھکا لیتا ہے جو یہ خیال کرے کہ زمین کا اندرونی حصہ
 اس کے لئے بیرونی حصے سے بہتر ہے۔ اس نے کچھ نہ کہا۔ میں اس کے قریب گیا اور
 اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر کہا۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپسے کیا کہوں؟ کیا
 میں آپکو نصیحت کروں حالانکہ کل تک آپ میرے ناصح تھے اور میرے لئے ہدایت
 کے ستارے تھے۔ جس سے میں زندگی کی تاریکیوں میں روشنی حاصل کرتا تھا۔ یا میں آپ کو
 اس طرف ہدایت کروں جو اللہ نے آپ پر آپ کے نفس کے بارے میں اور آپکی بیوی کے
 بارے میں واجب کئے ہیں۔ مجھے ایسی کوئی بات معلوم نہیں جس آپ لاعلم ہوں۔ نہ میرا
 ہاتھ کسی ایسی عبرت تک پہنچتا ہے جس کے پانے سے آپ کا ہاتھ عاجز ہو۔ یا میں
 آپ سے آپ کے کمزور بچوں اور مصیبت زدہ غریب بیوی کے بارے
 میں رحم کی درخواست کروں جس کا آپ کے سوا کوئی مددگار اور کوئی بازو نہیں ہے۔
 آپ رحم دل ہیں۔ جو ایسا اوقات دور والوں کے لئے دھڑکا۔ تو یہ زیادہ شایاں ہے
 کہ قریب والوں کے لئے دھڑکے؟ اے دوست یہ زندگی جو آپ
 گزار رہے ہیں۔ اس سے بیکار نکتے لوگ پناہ پکڑتے ہیں۔

الَّذِينَ لَا يَصْلِحُونَ لِعَمَلٍ مِنَ الْأَعْمَالِ لِيَتَوَارَوْا فِيهَا عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ
حَيَاءً وَخَجَلًا حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ فَيَنْقِذَهُمْ مِنْ عَارِهِمْ وَشَقَايِهِمْ ،
وَمَا أَنْتَ بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ ! .

إِنَّكَ تَمْشِي يَا سَيِّدِي فِي طَرِيقِ الْقَبْرِ ، وَمَا أَنْتَ بِنَاقِمٍ عَلَى الدُّنْيَا
وَلَا بِمُنْتَجِمٍ بِهَا ، فَمَا رَغَبْتُكَ فِي الْخُرُوجِ مِنْهَا خُرُوجَ الْبَائِسِ
الْمُتَعَجِّرِ ! عَذْرَتُكَ لَوْ أَنَّ مَا رَجَحْتَ فِي حَيَاتِكَ الثَّانِيَةَ يَقُومُ لَكَ
مَقَامَ مَا خَسِرْتَ مِنْ حَيَاتِكَ الْأُولَى ، وَلَكِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ كُنْتَ
غَنِيًّا فَأَصْبَحْتَ فَقِيرًا ، وَصَحِيحًا فَأَصْبَحْتَ سَقِيمًا ، وَشَرِيفًا
فَأَصْبَحْتَ وَضِيعًا ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَى بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّكَ سَعِيدٌ فَقَدْ
خَلْتَ رَقْعَةَ الْأَرْضِ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ .

إِنَّ كُلَّ مَا يَعْينِكَ مِنْ حَيَاتِكَ هَذِهِ أَنْ تَطْلُبَ فِيهَا الْمَوْتَ ،
فَاطْلُبْهُ فِي جِرْعَةٍ سَمٍّ تَشْرِبُهَا دَفْعَةً وَاحِدَةً ، فَذَلِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ
هَذَا الْمَوْتِ الْمَنْقَطِعِ الَّذِي يَكْرَهُ فِيهِ عَذَابُكَ وَالْمَلِكُ ، وَتَعْظُمُ رِفْدُ
آثَامِكَ وَجَرَائِمِكَ ، وَمَا يُعَاقِبُكَ اللَّهُ عَلَى الْأُخْرَى بِأَكْثَرِ مِمَّا يُعَاقِبُكَ
عَلَى الْأُولَى .

حَسْبُنَا يَا صَدِيقُ مِنَ الشَّقَاءِ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ مَا بَاتَيْنَا بِهِ الْقَدْرُ
فَلَا نَضْمُ إِلَيْهِ شَقَاءٌ جَدِيدًا نَجْلِبُهُ بِنَفْسِنَا لِأَنْفُسِنَا ، فَهَاتِ بِدَكَ
وَعَاهِدْنِي عَلَى أَنْ نَكُونَ لِي مِنْهُ الْيَوْمَ كَمَا كُنْتَ لِي بِالْأَمْسِ ،
فَقَدْ كُنَّا سَعْدَاءَ قَبْلَ أَنْ نَفْرُقَ ، ثُمَّ افْتَرَقْنَا فَشَقِينَا ، وَمَا نَحْنُ
أَوْلَاءُ قَدِ اتَّقِينَا . فَلْنَعِشْ فِي ظِلَالِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ سَعْدَاءَ كَمَا كُنَّا .
ثُمَّ مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْهِ قَرَاعَتِي أَنَّهُ لَمْ يَجْرِكْ يَدَهُ فَقُلْتُ لَهُ : مَا لَكَ
لَا تَمُدُّ بَدَكَ إِلَيَّ ؟ فَاسْتَعْبَرَ بَارِكِيَا وَقَالَ : لِأَنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ

... جرائم كناه

جو کسی عمل کی صلاحیت نہیں رکھتے تاکہ وہ لوگوں کی آنکھوں سے شرم و ندامت سے چھپے رہیں حتیٰ کہ انہیں موت آجاتی ہے۔ تو وہ انہیں ان کی عار و بدبختی سے چھپڑا دیتی ہے۔ اور آپ تو ان میں سے ہرگز نہیں ہیں۔ محترم آپ قبر کی طرف جا رہے ہیں مگر آپ دنیا سے کوئی ناراض یا تنگ دل نہیں ہیں تو پھر خود کسی کر نیوالے نا امید کی طرح سے کیوں دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ میں آپ کو معذور سمجھتا اگر اس دوسری زندگی میں آپ کوئی فائدہ اٹھاتے جو آپ کی پہلی زندگی کے خسارے و نقصان کو پورا کر دیتا۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ امیر تھے۔ فقیر ہو گئے۔ تندرست تھے۔ بیمار پڑ گئے۔ تشریف تھے کہینے بن گئے۔ اگر اس کے باوجود بھی آپ اپنے آپکو سعید و نیک بخت سمجھتے ہیں تو سطح زمین بد بختوں سے خالی ہے۔ آپ کا مطمح نظر اس زندگی میں صرف یہی ہے کہ موت کو تلاش کرے۔ تو زہر کے ایک گھونٹ سے کام تمام کر لیجئے۔ یہ آپ کے لئے اس طرح تڑپ کر مرنے سے بہتر ہے جس میں آپ کی تکالیف و الام ختم ہو جائیں گے اور گناہ بڑھ جائیں گے۔ آخرت میں اللہ جو سزا دے گا۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگی جو اس دنیا میں دے رہا ہے؟ آئیے! دست ہمارے لئے یہی بد بختی کافی ہے جو تقدیر الہی لاتی ہے۔ تو ہم ایک اور نئی بد بختی کو اپنے نفس کے لئے خود گھسیٹ کر کیوں لائیں۔ ہاتھ بڑھائیے اور مجھ سے عہد کیجئے۔ کہ آج کے دن سے آپ میرے لئے ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے کل تھے۔ ہم جدائی سے پہلے سعید تھے پھر جدا ہوئے تو بد بخت ہو گئے اور اب ہم پھر ملے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ فضیلت و شرف کے عیسائیوں میں سعید بن کر زندہ رہیں جیسے پہلے تھے۔ پھر میں نے اُس کی طرف اپنا بڑھایا۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ اُس نے ہاتھ کو حرکت تک نہ دی۔ تو میں نے اُس سے کہا۔ کیا ہوا ہاتھ کیوں نہیں بڑھاتے۔ رونے لگا اور کہا اس کیلئے میں نہیں چاہتا کہ میں جھوٹی قسم توڑنے والا بنوں۔

كَاذِبًا وَلَا حَانًا . قُلْتُ : وَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْوَفَاءِ ؟ قَالَ : يَمْنَعُنِي
 مِنْهُ أَنِّي رَجُلٌ شَقِيٌّ ، لَا حَظَّ لِي فِي سَعَادَةِ السُّعْدَاءِ ، قُلْتُ :
 قَدْ امْتَنَعْتَ أَنْ تَكُونَ شَقِيًّا ، فَلِمَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَكُونَ سَعِيدًا ؟
 قَالَ : لِأَنَّ السَّعَادَةَ سَمَاءٌ وَالشَّقَاءُ أَرْضٌ ، وَالزُّوْلُ إِلَى الْأَرْضِ
 أَسْهَلُ مِنَ الصُّعُودِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَقَدْ زَلْتُ قَدَمِي عَنْ حَافَةِ الْهُوَّةِ
 فَلَا قُدْرَةَ لِي عَلَى الْإِسْتِمْسَاكِ حَتَّى أَبْلُغَ قَرَارِكَهَا ، وَشَرِبْتُ أَوَّلَ
 جَرْعَةٍ مِنْ جَرَعَاتِ الْحَيَاةِ الْمُرْبِرَةِ ، فَلَا بُدَّ لِي أَنْ أَشْرِبَهَا حَتَّى
 تَمَّالْتَهَا وَلَا شَيْءَ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْفِذَ فِي سَبِيلِي إِلَّا شَيْءٌ
 وَاحِدٌ فَقَطْ ، هُوَ أَنْ لَا أَكُونَ قَدْ شَرِبْتُ الْكَأْسَ الْأُولَى قَبْلَ الْيَوْمِ ،
 وَمَا دُمْتُ قَدْ فَعَلْتُ فَلَا حِيلَةَ لِي فِيمَا قَضَى اللَّهُ ، قُلْتُ : لَيْسَ
 بَيْنَكَ وَبَيْنَ الزُّوْعِ إِلَّا عَزْمَةٌ صَادِقَةٌ تَعَزَّمُهَا فَإِذَا أَنْتَ مِنَ النَّاجِحِينَ ،
 قَالَ : إِنْ الْعَزِيمَةُ أَثْرٌ مِنْ آثَارِ الْإِرَادَةِ . وَقَدْ أَصْبَحْتُ رَجُلًا
 مَغْلُوبًا عَلَى أَمْرِي ، لَا إِرَادَةَ لِي وَلَا إِخْتِيَارَ ، فَدَعْنِي يَا صَدِيقِي
 وَالْقَضَاءُ يَصْنَعُ بِي مَا يَشَاءُ ، وَابِكْ صَدِيقَكَ الْقَدِيمَ مِنْذُ الْيَوْمِ إِنْ
 كُنْتَ لَا تَرَى بَأْسًا فِي الْبَكَاءِ عَلَى السَّاقِطِينَ الْمَذْنِبِينَ .

ثُمَّ انْفَجَرَ بَارِكِيًا بِصَوْتٍ عَالٍ وَتَرَكَنِي مَكَانِي دُونَ أَنْ يُحْيِيَنِي
 بِكَلِمَةٍ وَحَرَجَ هَاتِمًا عَلَى وَجْهِهِ لَا أَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَ ، فَانصرفتُ
 لِشَأْنِي وَبَيْنَ جَنَّتِي مِنَ الْهَمِّ وَالْكَمَدِ مَا اللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ .



لَمْ يَسْتَطِعْ رَيْسُ الدِّيْوَانِ أَنْ يَحْمِلَ نَدِيمَهُ بِالْأَمْسِ زَمَانًا طَوِيلًا
 فَأَقْصَاهُ عَنْ تَحْلِيهِ اسْتِثْقَالًا لَهُ ثُمَّ عَزَلَهُ عَنْ وَظِيفَتِهِ اسْتِنْكَارًا
 لِعَمَلِهِ ، وَلَمْ تَذَرِفْ عَيْنُهُ دَمْعَةً وَاحِدَةً عَلَى مَنْظَرِ صَرِيحِهِ السَّاقِطِ
 بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلَمْ يَسْتَطِعْ مَالِكُ الْبَيْتِ الْجَدِيدِ أَنْ يَمْهَلَ فِيهِ الْمَالِكُ
 الْقَدِيمَ أَكْثَرَ مِنْ بَضْعِ شُهُورٍ ثُمَّ طَرَدَهُ مِنْهُ ، فَلَجَأَ هُوَ وَزَوْجَتُهُ

۱ پیالہ ۲ آزمائش ۳ بہنا - پھینکا - نکانا - لڑائی

میں نے کہا آپ کو ایسے عہد سے کیا بات روکتی ہے۔ بولا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں ایک بد بخت انسان ہوں جس کا نیک نجتوں کی سعادت میں کوئی حصہ نہیں ہے میں نے کہا اگر آپ بد بخت بن سکتے تو سعید کیوں نہیں بن سکتے بولا اس لئے کہ سعادت سماں ہے اور بد بختی زمین ہے اور زمین کی طرف اتنا آسان ہے۔ بالنسبت آسمان پر چڑھنے کے میرا قدم گڑھے کی کنارے سے پھسل چکا ہے۔ اب میں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب تک کہ اس کی تہہ تک نہ پہنچ جاؤں میں نے تلخ زندگی کا پہلا گھونٹ پی لیا ہے تو یہ ضروری ہے کہ میں اس کا تلچٹ بھی پیوں۔ میری راہ میں کوئی چیز آڑے نہیں آسکتی۔ البتہ صرف ایک چیز آسکتی ہے وہ یہ کہ آج کے دن سے پیشتر میں نے پہلا جام نہ پیا ہوتا۔ اور چونکہ اب تو میں ایسا ہی کر چکا ہوں۔ اب میری کوئی تدبیر تقدیر الہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی میں نے کہا آپ کے اداس سکتے نکلنے کے درمیان ایک لازم صادق ہے کہ آپ ارادہ کر لیں تو نجات پا جائیں بولا۔ عزم ارادہ کی دلیل ہے اور میں تو ایک مغلوب الحال انسان بن چکا ہوں۔ کہ جس کا نہ کوئی ارادہ ہے نہ اختیار اے میرے دوست مجھے چھوڑ دے کہ تقدیر الہی جو چاہے کرے اور آج کے بعد اپنے پرانے دوست کو روے اگر تو گرے پڑے گناہگاروں پر رونے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور مجھے میری جگہ چھوڑ کر چلا گیا۔ بغیر اس کے کہ ایک بات بھی جواب میں کہے میں چلا آیا۔ درآنحالیکہ میرے دل میں درد و الم اس قدر شدید ہوا تھا کہ اللہ ہی جانتا ہے دفتر کا افسر اپنے کل کے ندیم کو زیادہ برداشت نہ کر سکا لہذا اُسے اپنی مجلس سے نکال دیا۔ کیونکہ وہ اسے بوجھ سا محسوس نہ کرتا تھا۔ پھر اسے اس کی ملازمت سے برطرف کر دیا کیونکہ اس کا کام اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کے اس گھر سے پڑے منظر پر اس نے ایک آنسو بھی نہ بہایا۔ گھر کا نیا مالک پرانے مالک کو چند ماہ سے زیادہ مہلت نہ دے سکا لہذا اُسے وہاں نکال دیا۔

وَوَلَدَاهُ إِلَى غُرْفَةٍ حَقِيرَةٍ فِي بَيْتٍ قَدِيمٍ فِي زَقَاقٍ مُهْجُورٍ فَأَصْبَحَتْ
لَا أَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا ذَاهِبًا إِلَى الْحَانَةِ أَوْ عَائِدًا مِنْهَا ، فَإِنْ رَأَيْتَهُ
ذَاهِبًا زَوَيْتُ وَجْهِي عَنْهُ ، أَوْ عَائِدًا دَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحْتُ عَنْ
وَجْهِهِ مَا لَصَقَ بِهِ مِنَ الرَّابِ أَوْ عَنْ جَيْبِهِ مَا سَالَ مِنْهُ مِنَ الدَّمِ
فَمَ قَدْتَهُ إِلَى بَيْتِهِ .

وَهَكَذَا . مَا زَالَتِ الْأَيَّامُ وَالْأَعْوَامُ تَأْخُذُ مِنْ جِسْمِ الرَّجُلِ وَمِنْ
عَقْلِهِ حَتَّى أَصْبَحَ مَنْ يَرَاهُ يَرَى ظِلًّا مِنَ الظَّلَالِ الْمُتَقَلِّبِ ، أَوْ
جِلْمًا مِنَ الْأَحْلَامِ السَّارِيَةِ ، يَمْشِي فِي طَرِيقِهِ مَشْيَةَ الدَّاهِلِ الْمُسْتَوْرِ
لَا يَكَادُ يَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلَهُ ، وَلَا يَبْقِي مَا يُعْرَضُ سَبِيلَهُ حَتَّى
يُدَانِيهِ ، وَيَقِفُ حِينًا بَعْدَ حِينٍ فَيَدُورُ بِعَيْنَيْهِ حَوْلَ نَفْسِهِ كَأَنَّمَا
يَفْتِشُ عَنْ شَيْءٍ أَضَاعَهُ وَلَيْسَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ يُضِيعُ ، أَوْ يُقَلِّبُ
نَظْرَهُ فِي أَثْوَابِهِ وَمَا فِي أَثْوَابِهِ غَيْرَ الرَّقَاعِ وَالْحُرُوقِ ، وَيَنْظُرُ إِلَى
كُلِّ وَجْهِ يُقَابِلُهُ نَظْرَةً شَرَّاءَ كَأَنَّمَا يَسْتَقْبِلُ عَدُوًّا بَغِيضًا وَلَيْسَ
لَهُ عَدُوٌّ وَلَا صَدِيقٌ ، وَرَبَّمَا تَعَلَّقَ بَعْضُ الصَّبِيَّانِ بِعَاتِقِهِ فَدَفَعَهُمْ
عَنْ يَدَيْهِ دَفْعًا لِينًا غَيْرَ آهِ وَلَا مُحْتَفَلٍ كَمَا يَدْفَعُ النَّائِمُ الْمُسْتَفْرِقُ
عَنْ عَاتِقِهِ يَدَ مُوقِظِهِ ، حَتَّى إِذَا خَلَا جَوْفُهُ مِنَ الْحَمْرِ وَهَدَّأَتْ
سُورَتُهَا فِي رَأْسِهِ انْحَلَرَ إِلَى الْحَانَ فَلَا يَزَالُ يَشْرِبُ وَيَزِيدُ حَتَّى
يَعُودَ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ .

وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنُهُ حَتَّى حَدَّثَتْ مُنْذُ بَضْعَةِ شَهْرِ الْحَادِثَةِ
الْآيَةُ : عَجَزَتْ تِلْكَ الزَّوْجَةُ الْمُسْكِينَةُ أَنْ تَجِدَ سَبِيلًا إِلَى الْقَوْتِ
وَأَبْكَاهَا أَنْ تَرَى وَلَدَاهَا وَابْتَهَا بِأَكْبَنِ بَيْنَ يَدَيْهَا تَنْطِقُ دُمُوعُهُمَا
بِمَا بَصُمَتْ عَنْهُ إِسَاهِمًا فَلَمْ تَرْ لَهَا بَدَأًا مِنْ أَنْ تُرْكَبَ تِلْكَ السَّبِيلُ
الَّتِي يَرْكَبُهَا كُلُّ مُضْطَرِّ عَدِيمٍ فَأَرْسَلْتَهُمَا خَادِمَيْنِ فِي بَعْضِ الْبُيُوتِ
يَقْتَاتَانِ فِيهَا وَيُقْبِتَانِهَا ، فَكَانَتْ لَا تَرَاهُمَا إِلَّا قَلِيلًا وَلَا تَرَى

۱. کوچہ تنگ مکی پر پیوند لگانا سکاٹنا

اور دو بچے ایک حقیر سی کوٹھری جو ایک پرانے گھر میں غیر آبادی گلی میں تھی جا بسے۔ اس کے میں
اسے شراب خانے جاتے دیکھتا یا وہاں سے واپس لوٹتے دیکھتا تھا۔ جاتے دیکھتا تھا تو میں اس
کی جانب سے مڑنے پھیر لیتا تھا۔ اسے لوٹتے دیکھتا تو اس کے قریب جاتا اس کے چہرے
سے خاک پونچھتا اس کا خون صاف کرتا جو اس کی پیشانی پر لگا ہوتا۔ پھر اسے اس کے
گھر پہنچاتا اس طرح دن اور سال اس کے جسم اور عقل کو سلب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جو کوئی
اسے دیکھتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہ کوئی چلتا پھرتا سایہ ہے یا کوئی خواب ہے وہ راہ میں ایسا
چلتا جیسے بھولا بسرا انسان جو اپنے ماحول کا کوئی شعور نہیں رکھتا اور نہ سامنے اڑے
آجانے والی چیز سے بچتا ہے جب تک کہ اس کے قریب نہیں چلا جاتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر
بعد کھڑے ہو کر اپنے ارد گرد آنکھیں گھماتا ہے جیسے وہ کسی ضائع شدہ چیز کو تلاش
کر رہا ہو۔ حالانکہ اس کے ہاتھ میں کیا دھرا تھا کہ وہ اسے ضائع کرتا یا اپنی نظروں کو اپنے
کپڑوں میں گھماتا۔ حالانکہ اس کے کپڑوں میں سوائے پیوندوں اور چبھتھڑوں کے اور کیا
تھا۔ وہ ہر چیز کو جو اس کے سامنے آتا گھور کر دیکھتا جیسے وہ کسی مبعوض دشمن کا استقبال
کر رہا ہو۔ جب کہ اس کا کوئی دشمن نہ تھا اور نہ دوست تھا۔ بسا اوقات بعض بچے اس
کے کندھے سے ٹپک جاتے تو وہ انہیں نہایت نرمی اور بے پرواہی سے ددہ کر دیتا ہے
جیسے گہری نیند سونے والا اپنے کندھے سے بیدار کرنے کے ہاتھ کو ہٹا دیتا ہے تا آنکہ جب اس کا
پیٹ شراب سے خالی ہو جاتا اور اس کی تیزی اسے کے سر میں فرو ہو جاتی تو وہ شراب خانے چلا
جاتا اور خوب پیتا حتیٰ کہ سابقہ حالات پر آجانا اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ چند ماہ ہوئے
آنیوالا حادثہ پیش آیا وہ مسکین بیوی عاجز آگئی کہ کوئی راہ ریزی کی طرف پائے۔ وہ روتی جب
اپنے بیٹے اور بیٹی کو اپنے سامنے روتا دیکھتی کہ ان دونوں کے آنسو بولتے ہیں جس چیز کے
بارے میں انکی زبانیں خاموش تھیں اس نے اپنے لئے سولے اسی راہ کے کوئی راہ نہ دیکھی جس
پر ایک پریشان حال مفلس چلتا ہے یعنی ان دونوں کو نوکر بنا کر گھروں میں بھیج دیا تاکہ خود
بھی کھائیں اور اسے بھی کھلائیں۔ وہ ان دونوں کو بہت کم دیکھتی۔

زَوْجَهَا إِلَّا فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي تَغْفُلُ فِيهَا عَنْهُ عِيُونَ الشَّرِطَةِ ، وَقَلَمًا
تَغْفُلُ عَنْهُ ، فَأَصْبَحَتْ وَحِيدَةً فِي غُرْفَتِهَا لَا مُؤَيِّسَ لَهَا وَلَا مُعِينٍ
إِلَّا جَارَةٌ عَجُوزٌ تَخْتَلِفُ إِلَيْهَا مِنْ حِينَ إِلَى حِينَ ، فَإِذَا فَارَقَتْهَا
جَارَتُهَا وَخَلَتْ بِنَفْسِهَا ذَكَرَتْ تِلْكَ الْأَيَّامَ السَّعِيدَةَ الَّتِي كَانَتْ تَقْلُبُ
فِيهَا فِي أَعْطَافِ الْعَيْشِ النَّاعِمِ وَالنِّعْمَةِ السَّابِغَةِ بَيْنَ زَوْجِ كَرِيمٍ وَأَوْلَادٍ
كَالْكَوَاكِبِ الزَّهْرِ حَسَنًا وَبَهَاءً ، ثُمَّ تَذَكَّرُ كَيْفَ أَصْبَحَ السَّيِّدُ
مُسَوَّدًا ، وَالْمَخْلُومُ خَادِمًا ، وَالْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ذَلِيلًا مُهِينًا ، وَكَيْفَ
انْتَرَى ذَلِكَ الْعَقْدُ اللَّوْلُويَ الْمُنْظُومَ الَّذِي كَانَ حِلْيَةً بَدِيعَةً فِي جِيدِ
الدَّهْرِ ، ثُمَّ اسْتَحَالَ بَعْدَ انْتِثَارِهِ إِلَى حَصَبَاتٍ مَسْبُودَاتٍ عَلَى سَطْحِ
الْغُبْرَاءِ نَطُوهَا النَّعَالُ وَتَدْوِسُهَا الْحَوَافِرُ وَالْأَقْدَامُ . فَتَبْكِي بِكَاءِ الْوَالِدِ
فِي إِثْرِ قَوْمٍ ظَالِمِينَ حَتَّى تَتَلَفُ نَفْسُهَا أَوْ تَنكَادُ ، عَلَى أَنَّهَا مَا أَضْمَرَتْ
قَطُّ فِي قَلْبِهَا حَقْدًا لِذَلِكَ الْإِنْسَانِ الَّذِي كَانَ سَبَبًا فِي شِقَاقِهَا وَشَقْلَاهِ
وَلَدَيْهَا ، لَا حَدِيثَهَا نَفْسَهَا بَعْدَ مِثْلِهَا مِنَ الْأَيَّامِ بِمَغَاضِبَتِهِ أَوْ هِجْرَانِهِ ،
لِأَنَّهَا أَمْرَأَةٌ شَرِيفَةٌ ، وَالْمَرْأَةُ الشَّرِيفَةُ لَا تَغْدِرُ بِزَوْجِهَا الْمَكْرُوبِ ،
بَلْ كَانَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ نَظْرَةَ الْأُمِّ الْخُونِ إِلَى طِفْلِهَا الصَّغِيرِ فَرَحْمَةٍ
وَتَعْطِفُ عَلَيْهِ وَتَسْهَرُ بِجَانِبِهِ إِنْ كَانَ مَرِيضًا ، وَتَأْسُو جِرَاحَهُ إِنْ
عَادَ جَرِيحًا ، وَرَبَّمَا طَرَدَهُ الْحَمَارُ فِي بَعْضِ لِبَالِهِ مِنْ حَانِهِ خِينًا
لَا يَجِدُ مَعَهُ تَمَنُّ الشَّرَابِ فَيَعُودُ إِلَى بَيْتِهِ نَائِرًا مُهْتَاجًا يَطْلُبُ الشَّرَابَ طَلَبًا
شَدِيدًا فَلَا يَجِدُ بَدَأَ مِنْ أَنْ تُعْطِيَهُ نَفَقَةً طَعَامِيهَا أَوْ تَبْنَعَ لَهُ مِنَ الْحَمْرِ
مَا يَسْكُنُ بِهِ نَفْسَهُ رَحْمَةً بِهِ وَإِبْقَاءً عَلَى تِلْكَ الْبَقِيَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنْ عَقْلِهِ .

وَكَانَ الدَّهْرُ لَمْ يَكْفِهِ مَا وَضَعَ عَلَى عَانِقِهَا مِنَ الْإِنْقَالِ حَتَّى
أَضَافَ إِلَيْهَا نِقْلًا جَدِيدًا ، فَقَدْ شَعْرَتْ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِهَا بِسَمَةِ
تَسْرَلُ وَاحْتِسَابِهَا فَعَلِمَتْ أَنَّهَا حَامِلٌ وَأَنَّهَا سَتَانِي إِلَى دَارِ الشِّفَاءِ
بِشَقِيٍّ جَدِيدٍ فَهَيْفَتُ صَارِحَةٌ : رَحِمْتُكَ اللَّهُمَّ فَقَدْ اِمْتَلَأَتْ الْكَاسُ
بِحَسْبِي مَا سَعِ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ . وَمَا زَالَتْ نَكَائِدُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَمَلِ

رانا زواندا ۲ عجیب و غریب ۳ کوچ ۴ کہند بنصر ۵ ہوا ۶ استریاں

نہ اپنے شوہر کو دیکھ پاتی، مگر صرف اس رات جب پولیس کی نظریں اس سے غافل ہو جاتیں اور ایسا کم
 ہوتا۔ لہذا وہ اپنی کوٹھری میں رہ جاتی۔ نہ اس کا منوس نقصانہ غم خوار۔ البتہ ایک بوڑھی پڑوسن تھی جو گاہے
 بگاہے اسکی خبر لیتی رہتی تھی۔ جب پڑوسن چلی جاتی اور وہ تنہائی میں ہوتی تو ان اچھے ایام
 کو یاد کرتی جن میں وہ خوش عیشی اور نعمت کا بلکہ کے ساتھ شریف شوہر اور ایسی اولاد کے
 درمیان زندگی گزار رہی تھی جو حسن و جمال میں روشن ستاروں کی مانند تھی۔ پھر یاد کرتی
 آقا کیسے غلام، مخدوم کیسے خادم اور عزت دار شریف کیسے ذلیل کمینہ بن گیا اور
 کیسے وہ موتیوں بھرا ہار جوڑنے کی گمراہی میں نادر زیور تھا۔ بکھر گیا۔ پھر بکھرنے کے بعد
 سطح زمین پھر پھینکی ہوئی کنکریوں کی مانند ہو گیا۔ جنہیں جوتے، قدم اور کھڑو دوندتے ہیں۔ تو وہ
 ایسے روتی جیسے عاشق زار محسوس کے گھر والوں کے سفر پر روتا ہے۔ حتیٰ کہ مرنے لگتی
 اور مرنے کے قریب ہو جاتی۔ حالانکہ اس نے کبھی بھی اس انسان کے لئے دل میں حسد کو
 جگہ نہیں دی جو اسکی اور اسکی اولاد کی بد بختی کا سبب بنا نہ کسی دن اس کے دل نے
 اس سے کہا کہ ابھی سے ناراض ہو جا۔ یا چھوڑ کر چلی جا۔ کیونکہ وہ ایک شریف عورت تھی۔
 اور شریف عورت اپنے بد بخت شوہر کے ساتھ کبھی غداری نہیں کرتی بلکہ وہ اسکی طرف
 ایسے دیکھتی جیسے مہربان ماں اپنے چھوٹے بچے کی طرف دیکھتی ہے۔ تو اس پر رحم کھاتی
 اور شفقت کرتی اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کے ساتھ ساتھ جاگتی اور اگر وہ زخمی ہو
 کر واپس آتا تو اس کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی۔ بسا اوقات بعض راتوں کو ساقی میکہ اپنے
 مینار سے اسے دیکھے دے کہ نکال دیتا جبکہ اس کے پاس شراب کی قیمت نہ ہوتی۔ وہ اپنے گھر پریشا
 و بے حال دہیں آتا کہ اسے شراب کی سخت طلب تو اسکے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا کہ وہ کھانے کے خرچ
 میں اسے کچھ دے۔ یا پھر شراب خریدتی جس سے اسکے نفس کو سکون ہو جاتا۔ ایسا وہ اسپر رحم
 کرتے ہوئے کرتی۔ تاکہ اس کی باقی عقل تو قائم ہے زمانے نے جو بوجھ اسکے کانٹھے پر ڈالا تھا۔ اسی پر
 اکتفا نہیں کیا۔ حتیٰ کہ ایک بوجھ کا اضافہ کر دیا۔ ایک دن اسے محسوس ہوا کہ کوئی چیز اس
 کے پیٹ میں حرکت کر رہی ہے۔ تو وہ سمجھ گئی کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے اور عنقریب بد بختی کے گھر کی طرف
 ایک کشتی لائے گی۔ چیخ پڑی۔ اے اللہ۔ رحم کیونکہ پیالہ بھر چکا ہے۔ حتیٰ کہ ایک قطرے
 کی بھر نجانہ شش نہیں رہی اس طرح وہ حمل کی تکالیف برداشت کرتی رہی۔

مَا يَجِبُ أَنْ تُكَابِدَهَا امْرَأَةٌ مَرِيضَةً مَنكُوبَةً حَتَّىٰ جَاءَتْ سَاعَةٌ وَضَمَّهَا
فَلَمْ يَحْضُرْهَا أَحَدٌ إِلَّا جَارَتْهَا الْعُجُوزُ فَأَعَانَهَا اللَّهُ عَلَىٰ أَمْرٍهَا فَوَضَعَتْ
مَرَضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَمِي النَّفَاسِ مَرَضًا شَدِيدًا فَلَمْ تَجِدْ طَبِيبًا
يَتَصَدَّقُ عَلَيْهَا بِعِلَاجِهَا ، لِأَنَّ الْبَلَدَ الَّذِي لَا يَسْتَحْيِي أَطْبَاوَةً أَنْ يُطَالِبُوا
أَهْلَ الْمَرِيضِ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَجْرَةٍ عِلَاجِهِمُ الَّذِي قَتَلَهُ لَا يُتِمُّونَ أَنْ يُوجَدَ فِيهَا
طَبِيبٌ مُّحْسِنٌ أَوْ مُتَصَدِّقٌ ، فَمَا زَالَ الْمَوْتُ يَدْنُو مِنْهَا رَوِيدًا رَوِيدًا
حَتَّىٰ أَذْرَكَتْهَا رَحْمَةُ اللَّهِ فَوَافَاهَا أَجْلُهَا فِي سَاعَةٍ لَا يُوجَدُ فِيهَا بِجَانِبِهَا
غَيْرُ طِفْلَتِهَا الصَّغِيرَةِ عَالِقَةٍ بِثَدْيِهَا .

فِي هَذِهِ السَّاعَةِ دَخَلَ الرَّجُلُ نَائِرًا مُهْتَاجًا يَطْلُبُ الشَّرَابَ وَيُفْتِشُ
عَنْ زَوْجَتِهِ لَتَأْتِي لَهُ مِنْهُ بِمَا يَرِيدُ فَدَارَ بَعَيْنِي فِي أَحْيَاءِ الْغُرُفَةِ حَتَّىٰ
رَأَاهَا مُمَدَّدَةً عَلَى حَصِيرِهَا وَرَأَى ابْنَتَهَا تَبْكِي بِجَانِبِهَا فَظَنَنَّا نَائِمَةً فَدَنَا
مِنْهَا وَدَفَعُ الطِّفْلَةَ بَعِيدًا عَنْهَا وَأَخَذَ يُحْرِكُهَا تَحْرِيكًا شَدِيدًا فَلَمْ يَشْعُرْ
بِحَرَكَتِهِ ، فَرَأَاهُ الْأَمْرُ وَأَحْسَسَ بِرَعْدَةٍ تَمَشَّى فِي أَعْضَائِهِ حَتَّىٰ
أَصَابَتْ قَلْبَهُ فَبَدَأَ صَوَابَهُ يَعودُ إِلَيْهِ شَيْئًا فَشَيْئًا ، فَأَكَبَّ عَلَيْهَا بِحَدِيقِ
فِي وَجْهِهَا تَحْدِيقًا شَدِيدًا وَيَزْحَفُ نَحْوَهَا رَوِيدًا رَوِيدًا حَتَّىٰ رَأَى
شَبَحَ الْمَوْتِ بِحَدِيقِ إِلَيْهِ مِنْ عَيْنَيْهَا الشَّاحِصَتَيْنِ الْجَامِدَتَيْنِ فَرَأَجَعُ
خَوْفًا وَذَعْرًا فَوَطِئَ فِي تَرَاجِعِهِ صَدْرَ ابْنَتِهِ فَأَنْتَ أَنَّهُ مُؤَلَّةٌ لَمْ تَتَحَرَّكَ
بَعْدَهَا حَرَكََةً وَاحِدَةً ، فَصَرَخَ صِرَاحًا شَدِيدَةً وَقَالَ : وَاشْقَاءُاهُ
وَاشْقَاءُاهُ ؟ وَخَرَجَ هَرْنًا عَلَى وَجْهِهِ يَعدُو فِي الطَّرِيقِ وَيَضْرِبُ رَأْسَهُ
بِالْعُمْدِ وَالْحَطَرِ ، وَيَدْفَعُ كُلَّ مَا يَجِدُ فِي طَرِيقِهِ مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ حَيوانٍ
وَيَصيحُ : ابْنِي ! زَوْجَتِي ، هَلُمُّوا إِلَيَّ ؟ أَذْرَكُونِي ! حَتَّىٰ أَغْبَا
فَسَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ وَأَخَذَ يَفْحَصُ التَّرَابَ بِرِجْلَيْهِ وَيَبِينُ أَيْنَ الدَّبِيعِ
وَالنَّاسِ مِنْ نَحْوِهِ آسِفُونَ عَلَيْهِ ، لَا لِأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهُ بَلْ لِأَنَّهُمْ قَرَأُوا
فِي وَجْهِهِ آيَاتِ شِقَايِهِ .

رَبِيبَتِ زَوْجَتِي ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

جیسی کہ ایک بیمار مفلس عورت کو برداشت کرنی چاہیے حتیٰ کہ وضع حمل کا وقت آن پہنچا تو اس کے پاس سوائے یوڑھی پڑوسن کے کوئی نہ تھا۔ اللہ نے اس کی مدد کی اور وضع حمل ہو گیا پھر وہ نفاس کے بخار میں بیمار پڑ گئی تو اسے کوئی ڈاکٹر نہ ملا جو اس کا مفت علاج کرتا کیونکہ وہ شہر جس کے ڈاکٹر اس بات سے شرم نہ کریں کہ مریض کے گھر والوں سے اس کے مرنے کے بعد اس علاج کی اجرت طلب کریں جس نے اسے مار ڈالا ہے۔ وہاں کب ممکن ہے کہ ایسا ڈاکٹر پایا جاتا جو احسان یا خیرات کے طور پر کام کرنے والا ہو۔ موت آہستہ آہستہ اس کے قریب آئی گئی حتیٰ کہ رحمت الہی نے اسے آلیا۔ اسے ایسے وقت موت آئی کہ اس کے پاس سوائے اسکی چھوٹی بچی کے کوئی نہ تھا جو اس کے پستان سے چمٹی ہوئی تھی۔ ایسے وقت وہ شخص پر افسردہ خستہ ہیمان زدہ گھر میں آیا۔ شراب کی شدید طلب تھی۔ وہ بیوی کو تلاش کر رہا تھا۔ تاکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے لائے۔ اس نے اپنی دونوں آنکھیں مگرے کے ارد گرد گھمائی تو دیکھا کہ وہ اپنی چٹائی پر دراز پڑی ہے اور اسکی بچی اس کے برابر دراز ہی ہے خیال کیا کہ وہ سو رہی ہے۔ وہ اس کے قریب گیا اور بچی کو دیر بھینک دیا اور اسے سختی سے جھنجھوڑنے لگا۔ مگر وہاں حرکت کہاں۔ اسے شک ہوا اور اس کے اعضاء میں رعشہ لرزیت کر گیا حتیٰ کہ اس کے دل تک پہنچ گیا۔ اب اس کو آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا۔ تو وہ اس پر ادندھا ہو کر اس کے چہرے کو گھورنے لگا اور آہستہ آہستہ اسکی طرف بڑھنے لگا حتیٰ کہ موت کی صورت اسکی طرف اسکی بھٹی ہوئی جامد آنکھوں سے گھونے لگی۔ وہ خوف سے پیچھے ہٹا پیچھے لوٹا تو اپنی بچی کو روند ڈالا۔ بچی نے ایک ناک چیخ ماری اور بند ابھی حرکت نہ کی۔ اس نے ایک زور سے چیخ ماری اور کہا۔ آہ۔ بد بختی۔ آہ بد بختی۔ جدھر منہ اٹھا دوڑا چلا گیا۔ اپنے سر کو ستونوں اور دیواروں سے ٹکراتا تھا اور جس انسان یا حیوان کو راہ میں پاتا تھا اسے دھکے دیتا اور چیختا میری بیوی آؤ۔ آؤ مجھے سنبھال لو۔ حتیٰ کہ تھک کر زمین پر گر پڑا اور اپنے پاؤں سے زمین کو رگڑنے لگا اور مذبح کی طرح چیخنے لگا لوگ اسکے ارد گرد کھڑے افسوس کر رہے تھے۔ اس لئے نہیں کہ وہ اسے پہچانتے تھے بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اس کے چہرے پر بد بختی کی نشانیاں دیکھ لی تھیں۔

فَكَانَتْ نِلْكَ اللَّحْظَةُ الْقَصِيرَةُ الَّتِي اسْتَفَاقَ فِيهَا مِنْ ذُهُولِهِ الطَّوِيلِ
 مَسِيًّا فِي ضِيَاعٍ مَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِهِ .

وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ أَوْ سَاعَتَانِ حَتَّى أَصْبَحَ مُقْبِدًا مَغْلُولًا فِي
 قَاعَةٍ مِنْ قَاعَاتِ الْبِيمَارِسْتَانِ ، فَوَارَحَمَتَاهُ لَهُ وَلِزَوْجَتِهِ الشَّهِيدِ
 وَلِطِفَّتِهِ الصَّرِيحَةِ وَالْأَوْلَادِ الْمَشْرِدِينَ الْبُوسَاءِ .

الجله هوش - غافل ۲ بدبخت

یہ جھوٹا سالو جس میں وہ اپنی طویل عقلیت سے بیدار ہوا۔ اس کی رہی
 سہی عقل کے ضائع ہونے کا سبب بن گیا ایک دو لمحے گزرنے نہ پائے
 تھے۔ طوق درگلو پاگل خانے کے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اللہ اس
 پر اسکی شہید بیوی پر اسکی ننھی مقتولہ بچی پر اور اسکی بچھڑی ہوئی بد بخت
 اولاد پر رحم فرمائے۔

خلاصہ الجہز (بدلہ)

سوزان دیہاتی ایک خوبصورت لڑکی ہے جس کا چچا زاد گلبرٹ منگیتر دونوں ایک ساتھ رہتے ہوئے ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں لیکن قدرت کا کرنا ایسا ہوتا ہے کہ سوزان اس علاقے کے ریس گسٹاف کے ہتھے چرٹھ جاتی ہے۔ اور اس نواب سے سوزان کی شادی ہو جاتی ہے ایک بیٹی بھی پیدا ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد گسٹاف اسے تنہا چھوڑ کر شہر چلا جاتا ہے۔ اور دو سال تک واپس نہیں آتا۔ سوزان اپنی جگہ حیران و پریشان ہے اور گلبرٹ سوزان کی بے رخی سے دیوانہ ہو چکا ہے۔ دنیا جہان سے بے خبر ہے ہمہ وقت اسی کا نام پکارتا ہے۔ اسکی ماں اس کے لئے بہت پریشان ہے۔ اچانک گسٹاف کی واپسی ہوتی ہے تو سوزان کے سامنے اپنی شادی کا انکشاف کرتا ہے اور سوزان سے تعلق توڑ لیتا ہے اور ساتھ ہی بنگلے سے نکل جانے کا حکم صادر کرتا ہے۔ سوزان کو اب ندامت ہوتی ہے۔ اور غلطی کا زبردست احساس ہوتا ہے۔ کہ پُر خلوص پیار کرنے والے کو چھوڑ کر ایک دولت مند سے ناٹھ جوڑا۔ بڑی بھول ہوئی۔ بنگلہ چھوڑ دیتی ہے۔ انجنام پر غور کرتی ہے۔ اچانک پہاڑوں میں سے اسے نیا نام سنائی دیتا ہے۔ قریب جا کر دیکھتی ہے کہ دو چٹانوں کے درمیان گلبرٹ آخری سانس لے رہا ہے۔ جان بلب ہے پھر بھی سوزان کا نام زبان پر جاری و ساری ہے اسکی یہ حالت دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی ہے۔ نادم بے فحل ہے۔ معافی مانگتی ہے۔ گلبرٹ ایک نفر دیکھ کر تبسم کرتے ہوئے اپنی جان جان سیرین سپرد کر دیتا ہے

سوزان دریا میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لیتی ہے۔ گٹاف اپنی نئی نویلی
 دلہن کے ساتھ مہنی مون منارہ تھا جبکہ اس نے دیکھا کہ بیوی دریا کے کنارے
 پڑی رو رہی ہے اور ایک لاش دریا میں تیر رہی ہے۔ بیوی کو چھوڑ کر لوکر
 بلا کر دریا میں انہیں غوطہ زن کرتا ہے۔ جب سوزان کو ساحل پر لاتے ہیں تو
 وہ مردہ حالت میں تھی۔ گٹاف یہ دیکھ کر پاگل ہو جاتا ہے اور پھر کئی بار
 وہ بھی دریا میں ڈوبنے کی کوشش کرتا ہے۔

بیوی ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ اب زندہ ہے لیکن بدترین حالت میں آخر کار
 کچھ دن بعد اُسے بھی لوگ دریا میں مردہ حالت میں دیکھتے ہیں اور اپنے
 انجام کو پہنچتا ہے۔ یہ تھا بدلہ جو اسے مل گیا۔

الجزاء

« مَرْجَمَةٌ »

جَلَسْتُ عَلَى ضَفَّةِ الْبَحِيرَةِ لِتَمَلَّأَ جُرْحِيهَا ، وَكَانَ الْمَاءُ سَارِكًا
 هَادِنًا كَأَنَّمَا قَدِ امْتَدَّتْ فَوْقَ سَطْحِهِ طَبَقَةٌ لَامِعَةٌ مِنَ الْجَلِيدِ ، فَعَرَّ
 عَلَيْهَا أَنْ تَكْسُرَ بِيَدِهَا هَذِهِ الْمِرَاةَ النَّاعِمَةَ الصَّقِيلَةَ ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيَّ
 الْمِرَاةَ مِنَ الْمِرَاةِ ، فَظَلَّتْ نُقْلَبُ نَظَرُهَا فِيهَا فَلَمَحَتْ فِي صَفْحَتِهَا
 وَجْهًا أَيْضًا رَائِقًا يُنْظَرُ إِلَيْهَا نَظْرًا عَذْبًا فَاتِرًا ، فَأَبْتَسَمَتْ لَهُ ،
 فَأَبْتَسَمَ لَهَا ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْوَجْهَ الَّذِي افْتَنَ بِهِ خَطِيبُهَا الْقُرُوبِيُّ الْجَمِيلُ .

أَنْسَتْ بِهَذَا الْمَنْظَرَ سَاعَةً ، ثُمَّ رَاعَهَا أَنْ رَأَتْ بِجَانِبِ خِيَالِهَا
 فِي الْمَاءِ خِيَالًا آخَرَ فَتَبَيَّنَتْ فَإِذَا بِهِ خِيَالُ رَجُلٍ فَذَعْرَتْ ، وَوَلِكِنَّهَا
 لَمْ تَلْتَفِتْ وَرَاءَهَا وَوَمَدَّتْ يَدَهَا إِلَى الْمَاءِ فَمَلَأَتْ جُرْحَهَا ، ثُمَّ بِيَضَتْ
 لِتَحْمِلَهَا ، فَتَقَدَّمَ إِلَيْهَا ذَلِكَ الْوَاقِفُ بِجَانِبِهَا وَقَالَ لَهَا : هَلْ تَأْذِينِ
 لِي يَا سَيِّدَتِي أَنْ أُعِينِكَ عَلَى حَمْلِ جُرْحِكَ ؟ فَالْتَفَتَتْ فَإِذَا فِي حَضْرِي
 غَرِيبٌ حَسَنُ الصُّورَةِ وَالْبَرِّهِ لَا تَعْرِفُهُ ، وَلَا تَعْرِفُ أَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ
 مِمَّا نَسَبْتُ مِنْهُ ، فَرَأَبَا أَمْرَهُ وَانْقَدَا وَجْهَهُمَا حَيَاءً وَخَجَلًا ، وَلَمْ
 تَقُلْ شَيْئًا ، وَاسْتَلَفَتْ جُرْحَهَا وَمَضَتْ فِي سَبِيلِهَا .

•••

نَشَأَتْ سُوْرَانُ وَأَبْنُ عَمِّهَا جَلَبْرَتْ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ كَمَا تَنْشَأُ الزَّهْرَتَانِ
 الْمُتَعَانِقَتَانِ فِي مَغْرَسٍ وَاحِدٍ فَرَضِعَتْ مَعَهُ وَوَلِدَةً ، وَوَلِعَتْ
 مَعَهُ رُطْفَةً ، وَأَحْبَبَتْهُ فَنَاءً ، وَوَمَرَّتْ بِهِمَا فِي جَمِيعِ تِلْكَ الْأَدْوَارِ
 الْكَثْرَةِ بِرِسْكَوْنٍ سَوَاغَاوَارٍ خَوْلِصُورَتِهَا كَبْرَاهِطٍ لَمْ يَنْسَبْ بِهَا يَوْمَ الْكَلْبَانِ كَيْ جَلَبْ

الجزء سزا

(منترجمہ)

سمندر کے کنارے وہ بیٹھی تھی تاکہ گھڑا بھر لے اور پانی میں سکون اور ٹھہراؤ تھا گویا اسکی
سطح پر برف کی ایک چمکناہ تہہ جمی ہو۔ اسے یہ بات ناگوار گزری کہ اس خوبصورت صیقل شدہ
شیشے کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالے اور عورت کیلئے آئینہ سے زیادہ پسندیدہ شے کوئی نہیں ہوتی وہ
اپنی نظریں ہمیں پھرنے لگی تو اسے سطح پر ایک سفید دل لہانے والا چہرہ نظر آیا۔ جو اس کی طرف شیریں فریفتہ
نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ مسکرا پڑی۔ وہ بھی مسکرایا تو جان گئی کہ یہ وہی چہرہ ہے جس پر فریفتہ ہے اس
کا بستی والا خوبصورت منیگر تھوڑی دیر کے لئے وہ اس منظر سے لطف اندوز نہ ہوئی۔ پھر وہ گھبرا
گئی۔ جبکہ دیکھا اس نے اپنے عکس کے مقابل دوسرا عکس غور سے دیکھا تو ایک مرد کا چہرہ تھا۔ وہ
خوف زدہ ہو گئی۔ لیکن پیچھے کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ پانی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ گھڑا بھرا اور پھر اٹھا
کے چلی گئی۔ وہ گھڑا ہونے والا اس کی طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ کیا آپ مجھے اجازت دیں گی
اے محترمہ تاکہ آپ کے گھڑا اٹھانے میں آپکی مدد کروں، وہ متوجہ ہوئی تو دیکھا ایک شہری حسین صورت
دلہا اس والا نوجوان گھڑا ہے جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور نہ اسے یہ معلوم ہے کہ یہ سرزین
ایسے ایسے انسان بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اسے شک ہوا اور اس کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ ہو
گیا وہ کوئی جواب نہ دے پایا۔ گھڑا اٹھایا اور چل پڑی۔ سوزان اور اس کے چچا کا بیٹا گلبرٹ
ایک ہی گھر میں بڑھے پلے تھے۔ جیسے دو پھول ملے جلے ایک شاخ پر لگیں۔ وہ جی بھی تو اس
کے ساتھ دودھ پیتی تھی اور جب ذرا بڑھی ہوئی تو اس کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اور
جب جوان ہو گئی۔ تو اسکی محبت سے سرشار ہو گئی۔ تلان تمام ادرا حیات
میں خوشش بختی کی زندگی گزارتے رہے۔

سَعَادَةٌ لَمْ يَسْتَعِدَّاهَا مِنْ الْقُصُورِ وَالْبَسَاتِينِ وَالْأَرَاثِكِ وَالْأُسْرَةِ ،
 وَالْحِيَادِ وَالْمُرَكَّبَاتِ ، وَالْأَكْوَابِ وَالذَّنَابِ ، وَالْمَزَاهِرِ وَالْعِيدَانِ ،
 وَالذَّهَبِ اللَّامِعِ وَاللُّوْلُؤِ السَّاطِعِ ، وَالْأَثْوَابِ الْمَطْرُزَةِ وَالغَلَائِلِ
 الْمُرْصِعَةِ ، لِأَنَّهَا كَانَا قَرَوَيْنِ فَقِيرَيْنِ ، بَلِ اسْتَعِدَّاهَا مِنْ مَطْلَعِ
 الشَّمْسِ وَمَغْرِبِهَا ، وَإِقْبَالِ اللَّيْلِ وَإِدْبَارِهِ ، وَتَلَاوُهِ السَّمَاءِ بِنَجُومِهَا
 الزَّاهِرَةِ وَالْأَرْضِ بِأَعْشَابِهَا النَّاصِرَةِ ، وَمِنْ الْوَقْفَاتِ الطَّوَالِ فَوْقَ
 الصَّخُورِ الْبَارِزَةِ عَلَى صَفَافِ الْبَحِيرَةِ الْهَادِثَةِ ، وَالْجُلُوسَاتِ الْحَلْوَةِ
 الْجَمِيلَةِ عَلَى الْأَعْشَابِ النَّاعِمَةِ تَحْتَ ظِلَالِ الْأَشْجَارِ الْوَارِقَةِ ، وَمِنْ
 سَمَاعِ أَنْشِيدِ الْحَيَاةِ وَأَغَانِي الرِّعَاةِ وَضَوْضَاءِ السَّائِمَةِ فِي غَدْوِهَا
 وَرَوَاحِهَا وَبِكَاةِ النَّوَاعِرِ فِي مَسَائِهَا وَصَبَاحِهَا ، وَمِنْ الْحُبِّ
 الطَّاهِرِ الشَّرِيفِ الَّذِي يَشْرُقُ عَلَى الْقُلُوبِ الْحَزِينَةِ فَيَسْعِدُهَا ،
 وَالْأَفِيدَةِ الْمُظْلِمَةِ فَيُنِيرُهَا ، وَالْأَجْنَحَةَ الْكَسِيَّةَ فَيُفْرِشُهَا ، وَالَّذِي
 هُوَ الْغَزَاءُ الْوَحِيدُ عَنْ كُلِّ فِرَاتٍ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ ، وَالسَّلْوَى
 عَنْ كُلِّ مَفْقُودٍ ، وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنَهَا حَتَّى كَانَ يَوْمَ الْبَحِيرَةِ .

• • •

لَا تَعْرِفُ الْمَرْأَةُ لَهَا وَجُودًا إِلَّا فِي عُيُونِ الرِّجَالِ وَقُلُوبِهِمْ ،
 فَلَوْ نَحَلَتْ رُقْعَةً الْأَرْضِ مِنْ وَجْهِهِ النَّاطِرِينَ ، أَوْ أَقْفَرَتْ حَنَانًا
 الضَّلُوعِ مِنْ خَوَافِقِ الْقُلُوبِ ، لَأَصْبَحَ الْوُجُودُ وَالْعَدَمُ فِي نَظَرِهَا
 سَوَاءً ، وَلَوْ أَنَّ وَرَاءَهَا أَلْفُ عَيْنٍ تَنْظُرُ إِلَيْهَا لَمْ لَمَحَتْ فِي كَوَكِبٍ
 مِنْ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ نَظْرَةَ حُبٍّ ، أَوْ سَمِعَتْ فِي زَاوِيَةٍ مِنْ رَوَابِ
 الْأَرْضِ أَنَّهُ وَجَدَ لِأَعْجَبِهَا ذَلِكَ الْفَرَامَ الْجَدِيدَ وَمَلَأَ قَلْبَهَا غَبْطَةً
 وَمُرُورًا .

سَائِبُ سَائِبِي سَائِبِي

جو محلات، باغوں، تختوں، چارپائیوں، گھوڑوں، سواریوں، بیابوں، مشکوں، چنگ
 دریا، و مکتے سونے، چمکتے موتیوں، منقش کپڑوں اور مرصع تاروں کی مرہون مننت
 نہ تھی کیونکہ وہ دونوں گادومی حقیر تھے۔ بلکہ ان کی خوش عیشی طلوع و غروب شمس، رات کے آنے
 جانے آسمان کے روشن ستاروں کے چمکنے، زمین کے سرسبز و شاداب سبزے، دیر
 تک ساکن جھیل کے کنارے نکلی ہوئی چٹانوں پر کھڑے ہونے بتوں بھرے درختوں کے
 سائے تلے نرم گھاس کی شیریں حسین نشستوں، چیلوں کے گیتوں، چرواہوں کے
 گانوں، صبح و شام چرنے والے جانوروں کے شور اور ہرٹ کی درد بھری آوازوں سے
 مستعار تھی۔ پاکیزہ شریف محبت جو غمگین دلوں پر چمکتی ہے تو انہیں سعید بنا دیتی
 ہے۔ تنگ و تاریک سینوں پر پڑتی ہے تو انہیں روشن کر دیتی ہے اور ٹوٹے
 ہوئے بازوؤں پر پڑتی ہے تو انہیں پر پرواز عطا کرتی ہے وہ محبت جو اس
 زندگی میں ہاتھ سے جاتی رہنے والی ہر ایک چیز سے صبر دلاتی ہے اور ہر گم شدہ
 چیز کے لئے باعث تسلی ہوتی ہے۔ جھیل کے دن تک اسکی یہی حالت رہی۔
 عورت اپنے وجود کا اس وقت احساس کرتی ہے جبکہ وہ مردوں کی نظروں
 میں آجائے۔ اور ان کے دلوں میں اتر جائے۔ اگر سر زمین دیکھنے والوں سے
 خالی ہو جائے یا ٹیڑھی پسلیاں۔ دھڑکتے دلوں سے خالی ہو جائیں تو اسکی نظروں
 میں وجود و عدم برابر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے پیچھے ہزار نظریں بھی لگی ہوں اور
 پھر آسمانی ستاروں میں سے ایک ستارہ محبت کی نظر سے اس کی طرف دیکھنے
 لگے یا وہ زمین کے کسی گوشے سے عشق کی صدا سن لے تو یہ عشق جدید
 اس کو بھلا لگتا ہے اور اس کے دل کو سردی سے بھر دیتا ہے۔

فقد عادت الفتاة إلى بيتها طيبة النفس فريرة العين مزهورة مختالة ،
 لا لأن حبا جديدا حل في قلبها محل الحب القديم ، ولا لأن نفسها
 حدثتها أن تصل حياتها بحياة أحد غير خطيبها ، بل لأنها وجدت
 في طريقها برهانا جديدا على جمالها فأعجبها ، فكانت لا تزال
 تختلف بعد ذلك بجرورها إلى البحيرة غير خائفة ولا مرآبة ، فرى
 ذلك السيد الحضري في غدوها أو رواجها حينها أو يتسليم لها ،
 أو يسألها عن طريق ، أو يسئبها شربة ماء ، أو يقدم إليها
 زهرة جميلة ، أو يلقي في أذنها كلمة عذبة ، حتى استطاع في
 يوم من الأيام أن يجلس بجانبها لحظة قصيرة في ظل صخرة منفردة
 فكانت هذه اللحظة آخر عهدها بحياتها القديمة ، وأول عهدا
 بحياتها الجديدة .

هبط الموكيز جوستاف روتان هذه الأرض منذ أيام لتفقد
 مزارعة ريفها وكان لا يزال يختلف إليها من حين إلى حين فيقضي
 في قصره الجميل الذي بناه فيها على بعد ساعتين من البحيرة بضعة
 أيام ، ثم يعود إلى بلدته « نيش » ، حتى رأى هذه المرأة هذه
 الفتاة في بعض غدواته إلى ضفاف البحيرة فاستلهاه حسنها ، وما
 زال بها يفيض على قلبها من حبه ، وعلى أذنها من سحره ، وعلى
 جديدها ومعضميتها من لاله وجواهره ، ويصورها جمال الحياة
 الحضري في أجمل صورها وأبهاها ، ويمسها الأمان الكبار في
 حاضرها ومستقبلها ، حتى أذعت واستفادت وخصعت للتي
 تخضع لها كل أنى نامت عنها عين راعيتها ، وأسلمها حظها إلى
 أبواب الذئاب .

إصطك ٢ موتى ٣ دارحين

لڑکی خوش خوش، ٹھنڈی آنکھوں اور غرور و نخوت سے سرشار
 گھرائی۔ اس لئے نہیں کہ نئی محبت اس کے دل میں پہلی محبت کی جگہ قائم ہو
 گئی تھی۔ نہ اس لئے کہ اس نے دل میں سوچا تھا کہ اپنی زندگی کو اپنے منگیتر کے
 علاوہ کسی اور سے جوڑ دے گی۔ بلکہ اس لئے کہ اس نے راستے میں ایک نئی اپنے
 حسن و جمال پر پالی تھی۔ لہذا وہ اسے اچھی لگی وہ ہمیشہ جھیل کے کنارے اپنی گاگر بخوف
 و خطر بے دھڑک لے جاتی اور لے آتی اور اسی شہری سردار کو دیکھتی جو صبح و شام
 اسے سلام کرتا اور مسکراتا یا راستہ معلوم کرنا یا پینے کے لئے پانی مانگتا یا کوئی
 خوبصورت پھول پیش کرتا۔ یا اس کے کانوں میں شیریں کلمہ ڈالتا۔ حتیٰ کہ ایک
 دن وہ ایک گھڑی کے لئے ایک کیلی چٹان کے سائے میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ یہ
 لحظہ اسکی پرانی زندگی کا آخری دور تھا اور نئی زندگی کا پہلا دور تھا۔ سرگٹاف
 روٹان۔ اس سرزمین میں چند دنوں سے اپنے کھیتوں کو دیکھنے آیا تھا۔ وہ اکثر
 کبھی کبھی ادھر آجایا کرتا تھا اور یہاں کے خوبصورت محل میں جو اس نے جھیل سے
 دو گھنٹے کی مسافت پر بنایا تھا چند دن گزارتا، پھر اپنے شہر نیس کی طرف چلا جاتا۔
 ایک صبح جھیل کے کنارے جو اس نے لڑکی کو دیکھا تو اس کے حسن پر عاشق ہو گیا۔
 وہ اس کے دل پر محبت کا فیضان کرتا رہا اس کے کانوں میں جادو پھونکتا رہا۔ اور اس
 کی گردن اور کلائیوں پر اپنے موتیوں اور جواہرات کی بارش کرتا رہا۔ اس کے لئے شہری زندگی
 کے حسن و جمال کو حسین ترین صورتوں میں پیش کرتا رہا اور اسے حاضر و مستقبل کی
 بڑی بڑی آرزوئیں دلانا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جھاک گئی.....
 جس طرح ہر وہ عورت جھاک جاتی ہے جس سے محافظ غافل ہو گئے ہوں۔
 اور اس کے نصیب نے اس بھیر لپوں کی کچکیوں کے سپرد کر دیا ہو۔

اسْتَبْقَظَ النَّفْيَ جَلَبْرُثٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَسْتَبْقِظُ فِيهَا مِنْ صَبَاحِ
 كُلِّ يَوْمٍ فَعَمِدَ إِلَى بَقْرَتِهِ فَحَلَّ عَقَالَهَا ، ثُمَّ هَتَفَ بِاسْمِ سَوْرَانَ يَدْعُوَهَا
 إِلَى الذَّهَابِ مَعَهُ إِلَى الْمَرْعَى فَلَمْ تَجِبْهُ ، فَصَعَدَ إِلَى غُرْفَتِهَا فِي سَطْحِ
 الْمَنْزِلِ لِيُوقِظَهَا فَلَمْ يَجِدْهَا ، فَسَأَلَ عَنْهَا أُمَّهُ فَلَمْ تَعْلَمْ مِنْ أَمْرِهَا
 أَكْثَرَ مِمَّا يَعْلَمُ ، فَظَنَّ أَنَّهَا خَرَجَتْ لِإِقْضَاءِ بَعْضِ الشُّؤُونِ ، ثُمَّ
 تَعَوَّدُ ، فَلَبِثَ يَنْتَظِرُهَا وَقْتًا طَوِيلًا فَلَمْ تَعُدْ ، فَرَأَى الْأَمْرَ وَأَعَادَ
 الْبَقْرَةَ إِلَى مُعْتَنِفِهَا وَخَرَجَ يُفِيَسُّ عَنْهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ وَيَسْأَلُ عَنْهَا
 النَّاسَ جَمِيعًا عَادِيَهُمْ وَرَائِحِيَهُمْ فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يُدَلُّ عَلَيْهَا حَتَّى أَظْلَمَ
 اللَّيْلُ فَعَادَ حَزِينًا مُكْتَبِبًا لَا يَرَى أَنْ أَحَدًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أُعْظِمُ
 لَوْعَاتِ مِنْهُ ، وَلَا أَشْتَمِي ، فَرَأَى أُمَّهُ قَائِمَةً فِي كَثِيرِ الْبَيْتِ مُطْرِقَةً
 بِرَأْسِهَا تَقْلِي الرَّابَّ بِعَوْدِ فِي يَدَيْهَا فَدَنَا مِنْهَا فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ
 وَقَالَتْ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ يَا جَلَبْرُثُ ؟ قَالَ : فَتَشْتُ عَنْ سَوْرَانَ فِي
 كُلِّ مَكَانٍ فَلَمْ أَجِدْهَا ، فَأَلَمْتُ عَلَيْهِ نَظْرَةً مَمْلُوءَةً حُزْنًا وَدَمُوعًا
 وَقَالَتْ : خَيْرٌ لَكَ يَا بَنِيَّ إِلَّا تَنْتَظِرُهَا بَعْدَ الْيَوْمِ . فَانْتَفَضَ انْتِفَاضَةً
 شَدِيدَةً وَقَالَ : لِمَذَا ؟ قَالَتْ : قَدْ دَخَلْتُ عَلَى السَّاعَةِ جَارَتَنَا فَلَانَةٌ
 فَحَدَّثَنِي أَنَّهَا مَا زَالَتْ تَرَاهَا مُنْذُ لَيْلَانِي تَخْتَلِفُ إِلَى الْبَحِيرَةِ لِلْإِجْتِمَاعِ
 عَلَى صَفَائِهَا بِفِي حَضْرَتِي غَرِيبٍ عَنْ هَذِهِ الْمَلَكَةِ أَحْسِبُهُ الْمُرَكَّبُ
 « جَوْسْتَانُ رَوْسْتَانُ » صَاحِبُ هَذِهِ الْمَزَارِعِ الَّتِي تَلِينَا وَالْقَصْرِ
 الْأَحْمَرِ الَّذِي يَلِينُهَا وَقَالَتْ لِي : إِنَّهَا رَأَتْهَا لَيْلَةَ امْسِ بَعْدَ مُتَّصِفِ
 اللَّيْلِ رَاكِبَةً وَرَاءَهُ عَلَى فَرَسٍ أَشْهَبَ يَعْذُو بِهَا فِي طَرِيقِ الْقَصْرِ
 الْأَحْمَرِ ، وَلَا بَدَّ أَنَّهَا فَرَّتْ مَعَهُ ، فَصَرَخَ جَلَبْرُثٌ صَرْخَةً جَادَتْ
 لَهَا نَفْسُهُ أَوْ كَادَتْ . وَحَرَّ فِي مَكَانِهِ صَعْقًا ، فَلَمْ تَزَلْ أُمَّهُ جَائِعَةً
 بِجَانِبِهِ اللَّيْلَ كُلَّهُ تَبْكِي عَلَيْهِ مَرَّةً وَتَمْسَحُ جَبِينَهُ بِالْمَاءِ أُخْرَى حَتَّى
 اسْتَفْأَقَ فِي مَطْلَعِ الْفَجْرِ فَظَنَرَ حَوْلَهُ نَظْرَةً حَائِرَةً فَرَأَى أُمَّهُ مُرَكَّبَةً
 عَلَى وَجْهِهَا تَبْكِي وَتَشْتَجِبُ ، فَذَكَرَ كُلَّ ذَلِكَ فَاطْرَقَ هِنِيئَةً ، ثُمَّ

١٨٥ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠ - ٢٠٠

نوجوان گلبرٹ اس گھڑی بیدار ہوا جس وقت کہ صبح بیدار ہوا کرتا تھا۔ گاٹے کے پاس گیا۔ اسکی رستی کھولی۔ پھر سوزان کا نام لے کر پکارا تاکہ وہ اس کے ساتھ چراگاہ چلے تو اسے کچھ جواب نہ ملا۔ لہذا وہ اسے گھر کی چھت پر کوشک میں دیکھنے گیا تاکہ اسے جگما دے تو وہاں اسے نہ پایا۔ اسکی ماں سے معلوم کیا تو اس نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے کہا وہ کسی ضرورت سے باہر گئی ہوگی۔ پلٹ آئے گی۔ وہ کافی دیر تک انتظار کرتا رہا مگر وہ نہ پلٹی۔ اسے شک ہوا۔ گاٹے کو چارہ ڈال دیا اور ادھر ادھر تلاش کرنے لگا آنے جانے والوں سے پوچھ گچھ کرتا رہا۔ کسی سے پتہ نہ چلا حتیٰ کہ رات سایہ کناں ہو گئی۔ لہذا وہ غمگین لوٹ آیا کہ اپنے سے زیادہ سطح زمین پر کسی کو درمند اور بد بخت نہ سمجھتا تھا۔ دیکھا کہ ماں سر جھکائے ایک لکڑی لٹے مٹی کرید رہی ہے۔ اس کے قریب گیا تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور بولی۔ گلبرٹ تو کہاں تھا؟ وہ بولا۔ میں نے سوزان کو ہر جگہ دیکھا مگر اسے نہیں پایا۔ اس نے ایک نغمہ وائٹس کے بھر پور اسپر ڈالی اور بولی۔ بہتر یہ ہے کہ آج کے بعد اس انتظار نہ کرنا۔ گلبرٹ نے زور سے ایک جھمر جھری لی اور کہا۔ کیوں؟ وہ بولی۔ ابھی فلاں پڑوس آئی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ کئی راتوں سے اسے جھیل کے کنارے جاتے دیکھ رہی تھی۔ تاکہ اس کے کنارے ایک شہری سے ملاقات کرے وہ شخص اس گاؤں کا نہیں ہے۔ کوئی اجنبی ہے۔ میں خیال کرتی ہوں کہ وہ سرگٹاف روٹان ہوگا۔ برابر والی زمینوں کا زمیندار اور سرخ محل والا جوان زمینوں کے قریب سے میں نے کل آدمی رات کے بعد اسے اس کے پیچھے ایک دھولے گھوڑے پر سوار جاتے دیکھا تھا کہ وہ سرخ محل کی طرف جا رہے تھے۔ یقیناً وہ اس کیساتھ جاگ گئی ہے۔ گلبرٹ نے ایک چیخ ماری جس سے اسکی روح پرواز کر گئی یا قریب تھا کہ پرواز کر جائے اور وہ بیہوش ہو کر وہیں گر پڑا۔ اسکی ماں برابر اس کے پاس سامی رات بیٹھی رہی کبھی روتی اور کبھی پانی سے اسکی پیشانی پر چھینٹے مارتی حتیٰ کہ صبح صبح اسے افاقہ ہو گیا۔ اس نے چاروں پاروں طرف حیرت دیکھا۔ ماں کو مرنے لکھٹے روتے اور واہلا کرتے۔ تو اسے سب کچھ یاد آ گیا۔ اس نے ذرا سر جھکایا۔

رَفَعَ رَأْسَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَاتِقِهَا وَسَأَلَهَا : مَا بَكَوْكَ يَا أُمَامَةَ ؟
 قَالَتْ : أَبِئْتِي عَلَيْكَ يَا بَنِيَّ وَعَلَيْهَا ، قَالَ : إِنْ كُنْتُ بِأَكْبَرِ فَابْكِي
 عَلَى غَيْرِي ، أَمَا أَنَا فَلَسْتُ بِحَزِينٍ ، وَلَا بِأَبْكٍ ، فَقَدْ كُنْتُ أَحْيَبَ
 هَذِهِ الْفِتْنَةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّنِي ، وَقَدْ اسْتَحَالَ فَلَيْحِي الْآنَ إِلَى صَخْرَةٍ
 عَائِيَةٍ لَا يَبَالُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا رَجْعَهُ لِي إِلَيْهَا بَعْدَ الْيَوْمِ ، ثُمَّ مَسَحَ
 عَنْ خَدَيْهِ آخِرَ دَمْعَةٍ كَانَتْ تَتَحَلَّرُ فِيهِ ، وَقَامَ إِلَى بَقَرَتِهِ فَأَخَذَ
 بِرَمَامِهَا وَمَضَى بِهَا إِلَى الْمُرْعَةِ وَحْدَهُ .

لَقَدْ كَذَبْتَ الْمَسْكِينِ نَفْسَهُ ، فَإِنَّهُ مَا سَلَا سَوْرَانَ وَلَا هَدَاتٍ
 عَنْ قَلْبِهِ لَوَاعَةَ حُبِّهَا ، وَالْكِتْمَانَ الْغَضْبَةَ الَّتِي يَغْضِبُهَا الْمُحِبُّ الْمُهْجُورُ
 تَحِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ نَفِصَ يَدَهُ مِنَ الْمُحِبِّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ بِهِ عَالِقًا ،
 فَإِنَّهُ مَا وَصَلَ إِلَى الْمُرْعَةِ وَأَرْسَلَ سَائِمَتَهُ فِي مَرْعَاهَا حَتَّى رَأَى
 كَوْكَبَ الشَّمْسِ يَتَنَاهَضُ مِنْ مَطْلَعِهِ قَلِيلًا قَلِيلًا وَيُرْسِلُ أَشْعَتَهُ
 الْيَاقُوتِيَّةَ الْحُمْرَاءَ عَلَى هَذِهِ الْكَائِنَاتِ فَتَنْبِرُ ظِلَامُهَا ، وَتَجْلُو صَفْحَتَهَا
 وَتَبْرُقُ مَا بَيْنَ خَضْرَائِهَا وَغَيْرَائِهَا ، فَأَعْجَبَهُ مَنْظَرُ هَذِهِ الطَّبِيعَةِ
 الْمَثَلَّةِ بَيْنَ يَدَيْ هَذَا الْكَوْكَبِ الْمُنِيرِ وَدَارَ يَنْظُرُهُ فِي الْفِضَاءِ مِنْ
 مَشْرِفِهِ إِلَى مَغْرِبِهِ فَلَمَعَ فِي الْأَفْقِ الْغَرْبِيِّ بَارِقًا يَحْطِفُ الْبَصَرَ بِأَلْوَانِهِ ،
 فَحِيلَ إِلَيْهِ أَنَّ الْمَغْرِبَ قَدْ أَطْلَعَ فِي أَفْقِهِ شَمْسًا كُنْتُكَ الَّتِي أَطْلَعَهَا
 الْمَشْرِقُ حَتَّى تَبِينَهُ فَإِذَا هُوَ لَوْحٌ كَبِيرٌ مِنَ الزَّجَاجِ أَصْفَرٌ مُسْتَدِيرٌ
 تَعَابَهُ أَشْعَةُ الشَّمْسِ فِيمَا تَعَابَتْ مِنَ الْكَائِنَاتِ فَيَلْتَمِعُ اتِّمَاعًا شَدِيدًا ،
 فَاسْتَرَدَّ بَصْرَهُ إِلَيْهِ سَرِيعًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى بُسْرَى أَضْغَالِهِ كَأَنَّمَا يَحْوُلُ
 بَيْنَ قَلْبِهِ وَبَيْنَ الْفِرَارِ ، لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ اللَّوْحَ الزَّجَاجِيَّ الْأَصْفَرَ
 إِنَّمَا يَلُوحُ فِي بُرْجٍ مِنْ أَبْرَاجِ الْقَصْرِ الْأَحْمَرِ .

هَذَا عَلِمَ أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ كَذَبَتْهُ فِيمَا حَدَّثَتْهُ ، وَأَنَّ تِلْكَ الْبَارِقَةَ
 السُّبْحَتِ ٢ رَكْعَتِ - اِسْمِ ٢ شَيْئِهِ ٣ سِلْبَانِ -

پھر سڑاٹھایا اور اپنا ہاتھ کندھے پر رکھ کر پوچھنے لگا۔ ماں کیوں رو رہی ہے۔ بولی بیٹا تجھے اور اسے روتی ہوں، وہ بولا۔ اگر تجھے رونایا ہے تو مجھ پر نہ رو۔ کسی اور پر رو، میں نہ غمگین نہ گریہ کنناں، میں تو اس لڑکی سے اس لئے محبت کرتا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ اب تو میرا دل ایک سخت چٹان کی طرح ہو گیا ہے کہ اب اس بے میں کوئی اثر نہیں آج کے بعد میں اسکی طرف توجہ نہ کروں گا۔ پھر اس نے اپنے رخسار سے آخری آنسو جو ٹپکنا تھا پونچھا اور گلے کی طرف گیا۔ اسکی رستی تھامی اور تنہا کھیت کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کیسے نوجوان کے دل نے اسے دھوکا دیا کیونکہ وہ سوزان کو نہیں بھولا تھا اور نہ اس کے دل سے اسکی محبت کی سوزش دور ہوئی تھی۔ صرف اس غصے کا جوش آتا جو ایک عاشق مہمور کو عارض ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے خیال ہوا کہ وہ اپنی محبوبہ کو جس قدر چاہتا تھا۔ اب اسی قدر اس سے متنفر ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہ جو نہی کھیت پر پہنچا۔ اور اس نے اپنے ریور کو چرنے کیلئے چھوڑ دیا تو دیکھا کہ سورج اپنے مطلع سے آہستہ آہستہ طلوع ہو رہا ہے اور اپنی یا قوتی سُرخ شعاعیں اس کائنات پر ڈال کر اسے روشن کر رہا ہے۔ اسکی سطح کو جلا بخش رہا ہے۔ اور اس کے سبزے اور خاک کو رونق بخش رہا ہے۔ چمک اور فطرت کا یہ نظارہ شمسی اسے بڑا بھلا معلوم ہوا۔ اس نے مشرق سے لے کر مغرب تک فضا میں نظریں دوڑائیں تو مغربی افق میں ایک بجلی سی دیکھی جو اپنی چمک سے نگاہوں کو چمکا چوندا کر رہی تھی۔ اسے ایسا معلوم ہوا کہ مغرب نے افق پر ایک ایسا ہی سورج روشن کر دیا ہے۔ جیسا مشرق میں روشن کیا ہے۔ غور سے دیکھا تو وہ زرد گول شیشے کی ایک بڑی بوج ہے۔ جس سے سورج کی شعاعیں اٹھکیلیاں کر رہی ہیں۔ لہذا وہ شدت کے ساتھ چمکے ہی ہیں۔ اس جلدی سے اپنی نظر سہالی اور اپنا ہاتھ بائیں پسلیوں پر رکھ لیا۔ جیسے وہ دل کو بھاگ جانے سے روک رہا ہو۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ زرد شیشے کی تختی سُرخ محل کی ایک بیراج سے چمک رہی ہے۔ اب اسے معلوم ہو گیا کہ دل نے اسے دھوکا دیا تھا اور وہ محبت کی بجلی

الَّتِي كَانَتْ نُضِيءُ مَا بَيْنَ جَنِيهِ مِنَ الْحُبِّ قَدْ اسْتَحَالَتْ إِلَى جَلْوَةٍ
 نَارٍ مُسْتَعْلَةٍ تَقْضِمُ فُوَادَةَ قَضَمًا ، وَتَمُشِي فِي نَفْسِهِ مَشْيَ الْمَوْتِ فِي
 الْحَيَاةِ ، فَاطْلُقْ لِعَبْرَتِهِ سَبِيلَهَا وَأَنْشَأْ بَيْنَ أَيْنَا مَحْزِنًا تُرَدِّدُهُ الرِّبَاحُ
 فِي جَوْهَا ، وَالْأَمْوَاجُ فِي بَحْرَهَا ، وَالْأَعْشَابُ فِي مَنَارِسِهَا ، وَالسَّائِمَةُ
 فِي مَرَابِضِهَا ، حَتَّى سَمِعَ أَصْوَاتَ الرُّعَاةِ وَضَوْضَاءَ السَّائِمَةِ فَكَفَّكَفَ
 عَبْرَاتِهِ ، وَأَسْلَمَ رَأْسَهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَذَهَبَ مَعَ هَمُومِهِ وَأَحْزَانِهِ إِلَى
 حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذَهَبَ .

هُكذَا لَمْ يَنْتَفِعِ الْمَسْكِينُ بِنَفْسِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَدْ ذَهَبَ مِنَ الْحُزْنِ
 إِلَى أْبَعَدَ مَذَاهِبِهِ حَتَّى نَالَ مِنْهُ مَا لَمْ يَنْلُ كَرُّ الْغَدَاةِ وَمَرُّ الْعِشِيِّ فَأَصْبَحَ
 مَنْ بَرَاهُ فِي طَرِيقِهِ يَرَى رَجُلًا بَانِسًا مَنكُوبًا مُشْرِدَ الْعَقْلِ ، مُشْرِكُ
 اللَّبِّ ، مَذْهُوبًا بِهِ كُلَّ مَذْهَبٍ يَهِيمُ عَلَى وَجْهِهِ آثَاءُ اللَّيْلِ وَأَطْرَافُ
 النَّهَارِ بَيْنَ الْغَابَاتِ وَالْحَرَجَاتِ ، وَفَوْقَ ضَفَافِ الْأَنْهَارِ وَتَحْتَ
 شَارِفِ الْجِبَالِ ، يَأْنِسُ بِالْوَحْشِ أَنْسَ الْعَشِيرِ بِعَشِيرِهِ وَيَفِرُّ مِنَ
 النَّاسِ إِنْ دَنَوْا مِنْهُ فَرَارَ الْإِنْسَانِ مِنَ الْوَحْشِ ، وَيَبْرُدُ الْمَنَاهِلُ مَعَ
 الطَّبَاءِ وَالْبِعَافِيرِ (۱) ، ثُمَّ يَصْلُرُ إِذَا صَلَرَتْ مَعَهَا ، وَرُبَّمَا تُرَامِي
 بِهِ السَّيْرُ أَحْيَانًا إِلَى أَفْنِيَةِ الْقَصْرِ الْأَحْمَرِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ فَإِذَا
 رَأَى أَبْرَاجَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ دَعَرَ دَعْرًا شَدِيدًا وَصَاحَ صَبْحَةً عَظِيمَةً ،
 وَانْكَفَأَ رَاجِعًا إِلَى قَرِيْبِهِ لَا يَلْوِي عَلَى شَيْءٍ ، وَكَثِيرًا مَا قَضَتْ
 أُمُّ النَّهَارِ كُلَّهُ حَامِلَةً عَلَى يَدَيْهَا الطَّعَامَ بِنَفْسِ عَنْهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ حَتَّى
 تَرَاهُ مَلْقَى بَيْنَ الْأَحْجَارِ عَلَى صَفَةِ تَهْرٍ أَوْ فِي مَفْجِ جَبَلٍ فَتَضَعُ
 الطَّعَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ بِمَكَانِهَا ثُمَّ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ
 ضَارِعَةً مُتَخَشِّعَةً تَسْأَلُ اللَّهَ بِدَمُوعِهَا وَزَفْرَاتِهَا أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهَا وَحِيدَتَهَا ،
 ثُمَّ تَعُودُ أَتْرَاجَهَا .

جو اسکی پیشانی کے درمیان چمکتی تھی۔ ایک بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ بن گئی ہے۔ جو اس کے دل کو توڑے جا رہی ہے۔ اور اس دل میں اس طرح سرایت کر رہی ہے جیسے موت کی زندگی میں سرایت کرتی ہے۔ تو اس نے آنسوؤں کی راہ چھوڑ دی اور غم انگیز چیخیں مارنے لگا جن کی صدائے بازگشت ہوا میں فضاء میں موجیں سمندروں میں، سبزہ مرغزاروں میں اور ریوڑ چراگا ہوں میں دہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اس نے چرواہوں کی آوازیں اور گلتے کا شور سنا تو آنسو روک لئے سر گھٹنوں میں ڈال لیا اور اپنے صد مات میں کھو گیا؟ اس دن کے بعد وہ مسکین بیکار ہو گیا۔ وہ غموں میں دُور تک چلا گیا۔ حتیٰ کہ صبح کے آنے اور شام کو کے گزرنے نے اسے اس قدر کمزور نہیں کیا جتنا کہ اس غم نے تباہ کیا۔ جو کوئی اسے راہ میں دیکھتا تو اسے مصیبت زدہ، بد بخت، بے عقل، بے ادسان پاتا کہ جدھر تدمر مارا مارا پھرتا ہے۔ رات دن جھاڑیوں، نہروں کے کناروں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر سرگشتہ پھرتا ہے۔ وحشی جانوروں سے مانوس ہوتا ہے۔ جیسے سانھی سانھی سے اور اگر آدمی اس کے قریب آتے ہیں۔ تو وہ ان سے اس طرح دُور بھاگتا، جیسے وحشی جانور انسانوں سے وہ ہرنوں اور سانپھروں کے ساتھ گھاٹ پر پانی پیتا ہے اور جب وہ لوٹتے ہیں۔ تو وہ بھی لوٹ جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ چلتے چلتے سرخ محل تک شعوری طور پر پہنچ جاتا۔ جب اس کے برجوں کو دیکھتا تو ڈر جاتا۔ ایک سیخ مارتا اور اپنے گاؤں کی طرف بغیر کسی چیز کی طرف التفات کیے پلٹ آتا۔ بعض اوقات اس کی ماں سارے سارے دن ہاتھ پر کھانا دھرے اسے ہر جگہ تلاش کرتی پھرتی تا آنکہ اسے تیسروں کے درمیان کسی دریا کے کنارے یا دامن کوہ میں پڑا دیکھتی تو اس کے سامنے کھانا رکھ دیتی۔ اسے شعور بھی نہ ہوتا۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر خشوع و خضوع، آہوں اور آنسوؤں کے درمیان اللہ سے رُعا مانگتی کہ اس کے اکلوتے کو اس کے سپرد کر دے۔

مَضَى اللَّيْلُ إِلَّا أَقْلَهُ، وَسَوَزَانٌ جَالِسَةٌ إِلَى نَافِذَةٍ قَصْرَهَا الْمَشْرِقَةَ
عَلَى النَّهْرِ، تَلْتَفَتْ إِلَى سَرِيرِ ابْنَتِهَا مَرَّةً وَتَقَلَّبَتْ وَجْهَهَا فِي السَّمَاءِ
أُخْرَى، وَكَانَ الْقَمَرُ فِي لَيْلَةٍ نَمَّةً، فَظَلَّتْ تُنَاجِيهِ وَتَقُولُ:

أَيُّهَا الْقَمَرُ السَّارِي فِي كِبِدِ السَّمَاءِ هَا أَنْدَا أَرَاكَ فِي لَيْلَةٍ نَمَكُ
وَحَدِي لِلْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ، فَهَلْ يَعُودُ إِلَيَّ خَطِيبِي «جَوْسَنَافُ»
فَيَنْظُرُ بِإِلَيْكَ مَعِي كَمَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ قَبْلُ؟

لَقَدْ كُنْتُ لِي أَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْمُنِيرُ نِعْمَ الْمَعِينُ فِي لَيْلِي الْمَوْحِشَةِ
عَلَى هُمُومِي وَأَحْزَانِي، فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْدِثَنِي عَنْ «جَوْسَنَافُ»
أَبْنِ مَكَانِهِ، وَمَتَى يَعُودُ؟ وَهَلْ تَلْتَقِي قَرِيبًا فَنَمُّ بِذَلِكَ يَدُكَ عِنْدِي؟

حَدِثَنِي عَنْهُ.. هَلْ يَذْكُرُنِي كَمَا أَذْكُرُهُ، وَهَلْ يَحْفِظُ عَهْدِي
كَمَا أَحْفِظُ عَهْدَهُ؟ وَهَلْ يَجْلِسُ إِلَيْكَ جِنًا فَيَسْأَلُكَ عَنِّي كَمَا
أَسْأَلُكَ عَنْهُ؟ فَإِنْ فَعَلَ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ ابْنَتَهُ جَمِيلَةٌ جِدًّا جَمَالُ
الْإِبْتِسَامَةِ الْحَائِرَةِ فِي فَمِ الْحُسْنَاءِ، وَيَبْضَاءُ بَيَاضِ الْقَطْرِ الصَّافِيَةِ
رَبِي الزَّنْبَقِ النَّاصِعَةِ تَحْتَ الْأَشْعَةِ السَّاطِعَةِ، وَقُلْ لَهُ: إِنَّهَا لَا تَهْتَفُ
بِاسْمٍ غَيْرِ اسْمِهِ، وَلَا تُبَسِّمُ لِرَسْمٍ غَيْرِ رَسْمِهِ، وَإِنَّهَا رَأَتْهَا
أَعْتَهُ زَوْجِيهَا عَنْ الْمِرَاةِ الْمَجْلُودَةِ، لِأَنَّهُ يَرَى صُورَتَهُ فِي وَجْهِهَا
كَمَا تَشَابَهُ الدَّمِيئَانِ الْمُصْبُوبَتَانِ فِي قَالِبٍ وَاحِدٍ.

وَلَمْ تَزَلْ تُنَاجِي الْقَمَرَ بِمِثْلِ هَذَا النَّجْوَاءِ حَتَّى رَأَتْهُ يَنْحَلِرُ إِلَى
مَغْرِبِهِ فَوَدَّعَتْهُ وَوَدَّعَا جَمِيلًا، وَقَالَتْ: إِلَى الْفَدَا يَا صَدِيقِي الْغَزِيرُ...
فَقَامَتْ إِلَى سَرِيرِ ابْنَتِهَا فَحَنَّتْ عَلَيْهَا بِرَفْقٍ وَقَبَلَتْهَا فِي جُيُنُهَا
قَلْبَةَ الْمَسَاءِ، وَذَهَبَتْ إِلَى مَضْجِعِهَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ عَجَبَتْ بِحَفْنِهَا
السَّنَةِ الْأُولَى مِنَ النَّوْمِ، حَتَّى أَشْلَمَتْهَا أَخْلَامُهَا إِلَى أُمَامِيهَا وَأَمْلَمَهَا،
فَرَأَتْ أَنَّ «جَوْسَنَافُ» قَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهِ فَاسْتَقْبَلَتْهُ هِيَ وَابْنَتُهَا

إِبْتِ حُوبُصُورَتِ ٢ بَسْرُ ٣ كَمِيلَانَا

تھوڑی سی رات گزری تھی کہ سوزان اپنے محل کے اس روشندان کی طرف بیٹھی ہوئی تھی جو دریا کی طرف کھلتا ہے، کبھی اپنی بیٹی کی چارپائی کی طرف دیکھتی اور کبھی آسمان کی طرف چاند کی چودھویں رات تھی۔ وہ چاند سے سرگوشیاں کرنے لگی۔ اے چاند میں تجھے بیچ آسمان میں تیری شب تمام میں تجھے چومیسویں بار دیکھ رہی ہوں، کیا میرا شوہر سرگسٹاف واپس آجائے گا اور میرے ساتھ تجھے دیکھے گا۔ جیسے پہلے میرے ساتھ تجھے دیکھا کرتا تھا۔ اے روشن ستارے تو میرے وحشت ناک راتوں میں میرے غموں کو بٹالیتا ہے۔ تو کیا گسٹاف کے بارے میں مجھے بتا سکتا ہے۔ کہ وہ کہاں ہے، کب لوٹے گا اور آیا ہم عنقریب ایک دوسرے سے ملیں گے تو مجھ پر احسان کی تکمیل ہو جائے گی؟ مجھے بتا کیا وہ مجھے اسی طرح یاد کرتا ہے جیسے میں اُسے یاد کرتی ہوں۔ اور کیا وہ میرے عہد کا اسی طرح پاس کرتا ہے جیسے میں اس کے عہد کا پاس کرتی ہوں اور کیا وہ تیری طرف منہ کر کے اسی طرح بیٹھتا ہے اور میرے بارے میں تجھ سے پوچھ گچھ کرتا ہے۔ جیسے میں کرتی ہوں۔ اگر وہ ایسا ہی کرتا ہے تو اس سے کہنا کہ تیری بیٹی بڑی خوبصورت ہے۔ جیسے ایک حسینہ کے منہ پر حیران کن تبسم ہوتا ہے اور اس قدر گوری ہے جیسے وہ صاف قطرہ جو چنبیلی کے پھول پر چمکدار شعاعوں میں پڑا ہو۔ اس سے کہنا وہ سوائے تیرے نام کے کسی کا نام نہیں لیتی اور تیری ہی تصویر دیکھ کر مسکراتی ہے اگر وہ اسے دیکھ پائے گا تو صیقل شدہ آئینہ کی بھی اسے ضرورت نہ رہے گی، کیونکہ وہ اس کی صورت میں اپنی تصویر دیکھے گا جیسے ایک قالب میں ڈھلے ہوئے دو بت ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں۔ وہ چاند سے اسی قسم کی سرگوشیاں کرتی رہی۔ حتیٰ کہ دیکھا کہ وہ مغرب کی طرف جا رہا ہے۔ تو اسے خوبصورتی سے الوداع کہا۔ اور ہولی لے عزیز دوست کل ملیں گے۔ پھر اپنی بیٹی کی چارپائی کی طرف بڑھی اور آہستہ آہستہ اسکی پیشانی پر بوسے شب دیا اور اپنے بستر پر چلی گئی۔ ابھی اسکی پلکوں کے ساتھ ابتدائی ادنگھ نے اٹھکیلیاں شروع نہ کیں تھیں کہ اسکے خوابوں نے اُسے اسکی امیدوں کے سپرد کر دیا اس نے دیکھا جیسے گسٹاف سفر سے واپس آ گیا ہے۔ وہ اور اسکی بیٹی دونوں محل کے دروازے پر استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔

عَلَى بَابِ الْقَصْرِ ، فَنَزَلَ مِنْ مَرْكَبِهِ وَضَمَّهَا مَعًا إِلَى صَدْرِهِ ضَمًّا
شَدِيدًا ، وَظَلَّ يَقْبَلُهُمَا وَيَبْكِي فَرَحًا وَسُرُورًا .

فَإِنَّمَا لَمَسَتْ غُرْفَةً فِي حَلْمِهَا هَذَا إِذْ شَعَرَتْ يَدَيْ حُرُوكِهَا فَانْتَبَهَتْ
فَإِذَا صَدْرُ النَّهَارِ قَدْ عَلَا ، وَإِذَا خَادِمَتُهَا وَاقِفَةٌ عَلَى رَأْسِهَا ضَاحِكَةٌ
مُنْتَظِلَةٌ تَقُولُ لَهَا : بَشْرَاكِ يَا سَيِّدَتِي فَقَدْ حَضَرَ سَيِّدِي ، فَاسْتَطِيرَتْ
فَرَحًا وَسُرُورًا وَقَالَتْ : أَحْمَدُكَ اللَّهُمَّ فَقَدْ صَدَقْتَ أَحْلَامِي ،
وَأَسْرَعْتَ إِلَيَّ غُرْفَةَ مَلَابِسِهَا فَبَدَلْتَ أَثْوَابَهَا ، ثُمَّ دَخَلْتَ عَلَيْهِ فِي
غُرْفَتِهِ بِاسْمَةِ مُتَهَلِّلَةٍ تَحْمِلُ ابْنَتَهَا عَلَى يَدَيْهَا ، فَرَأَتْهُ وَاقِفًا فِي وَسْطِ
الْغُرْفَةِ مُتَّكِئًا عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَهَرَعَتْ إِلَيْهِ ، وَلَكِنَّمَا مَا
دَنَتْ مِنْهُ حَتَّى تَرَأَجَعَتْ حَائِرَةٌ مَدْمُوسَةٌ لِأَنَّهَا رَأَتْ أَمَامَهَا رَجُلًا
لَا تَعْرِفُهُ وَلَا عَهْدَ لَهَا بِهِ مِنْ قَبْلُ ، لَا بَلْ هُوَ بَعِينُهُ ، وَلَكِنَّمَا رَأَتْ
وَجْهًا صَامِتًا مُنْحَجِرًا لَا تَلْمَعُ فِيهِ بَارِقَةٌ ابْتِسَامٍ وَلَا تَجْرِي فِيهِ نَظْرَةٌ
بَشَاشَةٌ فَانْكُرَتْهُ ، إِلَّا أَنَّهَا تَمَاسَكَتْ قَبِيلًا وَوَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا تَحِيَّةً
فَمَدَّ إِلَيْهَا يَدَهُ بِشَاقٍ وَفَتُورٍ كَأَنَّمَا يَنْقُلُهَا مِنْ مَكَانِهَا نَقْلًا وَلَمْ يَلْقَ
عَلَى وَجْهِ الطِّفْلِ وَكَانَتْ تَبْتَسِمُ إِلَيْهِ وَتَمُدُّ نَحْوَهُ ذِرَاعَيْهَا ، نَظْرَةٌ
وَاحِدَةٌ ، وَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَتْهَا : أَبَاقِيدُ أَنْتِ فِي الْقَصْرِ حَتَّى
الْيَوْمِ ؟ فَازْدَادَتْ دَهْشَةً وَحَيْرَةً ، وَوَمَّ تَفْهَمُ مَاذَا يُرِيدُ وَقَالَتْ لَهُ :
وَأَيْنَ كُنْتَ يُرِيدُ أَنْ تَرَانِي يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ : فِي هَذَا الْقَصْرِ ، كَمَا
تَرَكَتْكَ وَلَكِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ لَا تَسْتَطِيعِينَ الْبَقَاءَ فِيهِ بَعْدَ الْيَوْمِ . قَالَتْ :
لِمَذَا ؟ قَالَ : لِأَنَّ زَوْجَتِي قَادِمَةٌ إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَرُبَّمَا كَانَتْ لَا تُحِبُّ أَنْ
تَرَى فِيهِ مَنْ يَزْعَمُ وَجُودَهَا .

هُنَالِكَ شَعَرَتْ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ يُنْبَعِثُ فِي عُرُوقِهَا مِنَ الدَّمِ
قَدْ تَرَأَجَعَ كُلُّهُ دَفْعَةً وَاحِدَةً إِلَى قَلْبِهَا ، فَأَصْبَحَ وَاحِدَةً الْوَاجِبُ

وہ اپنی سواری سے اترتا اور دونوں کو بڑے زور سے سینے سے چٹایا دونوں کو بوسے دینے لگا اور خوشی سے رونے لگا۔ وہ اپنے خوابوں میں گم تھی کہ اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہاتھ اسے جھنکھوڑ رہا ہے وہ بیدار ہوئی تو دیکھا دن چڑھ گیا ہے اور ماد مر سہرا ہنے کھڑی سنس رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے سیکم صاحبہ مبارک ہو۔ حضور نثریف نے اٹے ہیں۔ وہ خوشی سے پھولانہ سمائی۔ کہنے لگی خدا کا شکر ہے، میرے خواب سچے نکلے، جلدی سے ڈرائیننگ روم میں جا کر کپڑے بدلے پھر مسکراتی اپنے کمرے میں آگئی، پچی کو گود میں لئے ہوئے تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کمرے کے بیچ میں سامنے کرسی پر ٹپک لگائے کھڑا ہے تو وہ دوڑی۔ مگر قریب جو گئی توجیرت و درشت سے فوراً اٹھے پاؤں لوٹی۔ کیونکہ اس نے اپنے سامنے ایک ایسا مرد کھڑا دیکھا جسے وہ پہچانتی نہ تھی اور جس سے وہ کبھی بھی نہ ملی تھی نہیں بلکہ وہ وہی تھا۔ مگر اس کا چہرہ پتھر کی طرح خاموش۔ بے تبسم اور بے بشاشت تھا۔ لہذا اسے وہ اجنبی سا لگا اسپر وہ سنبھلی اور اپنا سلام کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے بڑی آہستہ اور بہت بوجھل پن سے اسکی طرف ہاتھ بڑھا دیا جیسے وہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف اٹھا رہا ہو۔ اس نے پتھی کے چہرے پر نظر تک نہ ڈالی۔ حالانکہ وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا رہی تھی۔ سب سے پہلے جو بات اس نے کی وہ یہ تھی۔ کیا تو اب تک محل میں موجود ہے۔ تو وہ حیران رہ گئی اور اس جملے کا کچھ بھی مطلب نہ سمجھی۔ بولی۔ مگر میرا خیال ہے کہ اب تو یہاں نہیں رہ سکتی۔ وہ بولی! کیوں؟ کہنے لگا۔ اس لئے کہ آج یہاں میری بیوی آرہی ہے اور وہ کسی ایسی عورت کو یہاں نہیں دیکھ سکتی جسے وہ دیکھنا گوارا نہ کرے۔

اب اُسے ایسا محسوس جیسے اسکی رگوں کا سارا خون ایک دم اس کے دل میں لوٹ آیا ہے۔

الْحَفَاقَ مِنْ دُونَ أَعْضَائِهَا وَأَوْصَالِهَا جَمِيعًا ، وَالْكَرْنَ الْمُصِيبَةَ إِذَا
عَظُمَتْ خُلَّتْ عَنِ الْبُكَاءِ وَالْأَزِينِ ، فَلَمْ تَطْهَحْ وَلَمْ تَصْطَرِبْ ،
بَلْ نَظَرْتُ إِلَيْهِ نَظْرَةً طَوِيلَةً هَادِنَةً ، ثُمَّ التَفَنَّتْ إِلَى ابْنَتِهَا وَقَالَتْ
لَهُ : وَمَا تَرَى فِي ابْنِكَ هَذِهِ ؟ قَالَ لَيْسَ لِي ابْنَةٌ ابْنَتُهَا السَّيِّدَةُ وَلَا
وَلَدٌ لِي ، لِأَنِّي لَمْ أَتَزَوَّجْ إِلَّا مِنْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَخُذِي ابْنَكَ مَعَكَ وَعَيْشِي
مَعَهَا حَيْثُ تَشَايِنِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَكَ هَذَا الْكَيْسَ عَلَى الْمِنْصَدَةِ
فُخْذِيهِ وَاسْتَعِينِي بِهِ عَلَى عَيْشِكَ ، وَتَرَكْتُهَا وَمَضَى .

لَمْ تَلَقَ عَلَى الْمِنْصَدَةِ نَظْرَةً وَاحِدَةً وَمَشَتْ تَتَحَامَلُ عَلَى نَفْسِهَا
حَتَّى وَصَلَتْ إِلَى عُرْفَتِهَا ، وَهُنَالِكَ انْفَجَرَتْ بَارِكِيَّةٌ ، وَقَالَتْ :
وَاسْوَأَاتُهَا ! إِنَّهُ يُعْطِينِي رِيحًا عَرِضِي ، وَسَقَطَتْ مَغْشِيًا عَلَيْهَا ،
فَلَمْ تَسْتَفِقْ حَتَّى أَظْلَمَ اللَّيْلُ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَإِذَا ابْنَتُهَا تَبْكِي بَيْنَ
ذِرَاعِي الْحَادِمَةِ وَإِذَا الْحَادِمَةُ تَبْكِي لِبُكَائِهَا ، فَصَمَّتْهَا إِلَى صَدْرِهَا
سَاعَةً ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَى غُرْفَةِ مَلَابِسِهَا وَأَخَذَتْ تَفِيْسُ عَنْ أَثْوَابِهَا
الْقُرُوبِيَّةَ الَّتِي دَخَلَتْ بِهَا هَذَا الْقَصْرُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ ، وَكَانَتْ
تُخْفِيهَا عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ حَيَاءً وَخَجَلًا فَخَلَعَتْ أَثْوَابَهَا وَلَبِسَتْهَا وَلَمْ
تَبْقَ فِي مَعْصَمِيهَا وَلَا فِي جِيدِهَا لَوْلُوهٌ وَلَا مَاسَةٌ إِلَّا أَلْقَتْ بِهَا تَحْتِ
قَدَمَيْهَا . وَاحْتَمَلَتْ طِفْلَتَهَا وَخَرَجَتْ تَحْتِ سَنَارِ اللَّيْلِ تَرْتَجُّ فِي
مَشِيَّتِهَا كَأَنَّهَا تَمْشِي عَلَى رَمَلَةٍ مَبِيثَةٍ .

وَمَا جَاوَزَتْ عَنَبَةَ الْبَابِ وَوَصَلَتْ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَتْ
وَاقِفَةً فِيهِ فِي حَامِيهَا هِيَ وَابْنَتُهَا مِنْ ثَلَاثَةِ سَاعَاتٍ تَنْظُرُ خِطْبِيَّتَهَا حَتَّى
لَمِحَتْ عَلَى الْبَعْدِ مَرْكَبَةً فَخَمَّةٌ مُقِيلَةٌ عَلَى الْقَصْرِ تَحْمِلُ الْمَرْكَبَةَ وَالْمَرْأَةَ
بِحَايَةِهَا فَأَغْمَصَتْ عَيْنَيْهَا وَتَسَلَّتْ تَحْتِ جِدَارِ الْقَصْرِ ، وَمَضَتْ
فِي سَبِيلِهَا .

لہذا اسکے سارے اعضاء بے حرکت ہو گئے ہیں۔ اور وہ خوب دھڑک رہا ہے جب مصیبت حد سے گزر جاتی ہے تو رونا پینٹ ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ نہ چیخنی نہ چلائی بلکہ اسکی طرف دیر تک نہایت سکون کے ساتھ دیکھتی رہی۔ پھر بیٹی کی طرف متوجہ ہو کر بولی اور اپنی اس بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگی۔ بیگم صاحبہ! میرے تو نہ کوئی بیٹا نہ بیٹی کیونکہ ابھی مجھے شادی کئے ہوئے تین دن ہوئے ہیں۔ اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ لے جا۔ اور جہاں چاہے اس کے ساتھ زندگی گزار۔ یہ تھیلی اس ڈیکس پر رکھی ہے۔ اسے لے لو اور زندگی کے دن گزارنے کے لئے اس سے مدد حاصل کر لو۔ یہ کہہ کر وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے ڈیکس پر ایک بھی نظر نہ ڈالی۔ وہ برداشت سے کام لے کر اپنے کمرے تک پہنچی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اے بد بختی۔ وہ مجھے میری ابرو کی قیمت دے رہا ہے۔ وہ بہوش ہو کر گر پڑی ہوش میں آئی تو رات ہو چکی تھی۔ آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ لڑکی خدا دمر کی گود میں رو رہی ہے۔ اور خدا دمر بھی اس کے رونے کی وجہ سے رو رہی ہے۔ اس نے بچی کو ایک گھڑی کے لئے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پھر ڈرائینگ روم میں گئی اور اپنے گاؤں کی کپڑے تلاش کرنے لگی جنہیں پہن کر وہ تین سال پہلے اس محل میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے کپڑے اتار کر دیہاتی کپڑے پہن لئے اب اس کے پہنچوں یا اگر دن میں کوئی ایسا موتی یا ہیرا نہ رہا تھا جسے اس نے اپنے قدموں میں نہ ڈال دیا ہو اور بچی کو لے کر رات کی تاریکی میں نکل کھڑی ہوئی وہ اس طرح جھومتی جا رہی تھی جیسے نرم ریت پر چل رہی ہو۔ ابھی وہ دروازے کی اس چوکھٹ سے باہر نہ نکلی تھی جہاں اس نے خواب میں اپنے آپ کو اور اپنی بچی کو ابھی چند گھنٹے پہلے اپنے شوہر کے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا کہ دور سے ایک شاندار سواری محل کی طرف آتی دکھائی دی جو سرگسٹاف اور اسکی بیوی کو لیے چلی آ رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور محل کی دیوار کے نیچے چھپ گئی، پھر اپنی راہ لی،

لَا يَعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ مَا كَانَتْ مَحْمِلُ هَذِهِ الْفِتَاةِ الْمَسْكِينَةِ بَيْنَ جَنَيْبِهَا
 فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ هُمُومٍ وَأَحْزَانٍ ، فَقَدْ خَرَجَتْ مُطْرُودَةً مِنْ
 الْقَصْرِ الَّتِي كَانَتْ تَنْظُرُ مِنْذُ سَاعَاتِهَا صَاحِبَتَهُ ، وَتَوَلَّى طَرْدَهَا
 مَنْ كَانَتْ تَزْعَمُ فِي نَفْسِهَا أَنَّهَا أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْهِ ، وَأَثَرُهُمْ عِنْدَهُ .
 وَاسْتَحَالَتْ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ فِتَاةِ شَرِيفَةٍ ذَاتِ خِطْبِ شَرِيفٍ
 إِلَى امْرَأَةٍ عَاهِرَةٍ ذَاتِ وَلَدٍ مُرِيبٍ ، وَأَصْبَحَ مُسْتَحِيلًا عَلَيْهَا أَنْ
 تَعُودَ إِلَى بَيْتِهَا الْقَدِيمِ بِعَارِهَا فَتَرَى وَجْهَ ذَيْبِكَ الشَّخْصَيْنِ اللَّذَيْنِ
 أَحْسَنَا إِلَيْهَا كَثِيرًا وَأَحَبَّاهَا حُبًّا جَمًّا فَأَسَاءَتْ إِلَيْهِمَا وَعَدَّرَتْ بِهِمَا
 فَقَدْ سَدَّتْ دُونَهَا السُّبُلَ وَأَظْلَمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَالَمِ بِأَجْمَعِهِ فَمَا مِنْ
 رَحْمَةٍ لَهَا فِي الْأَرْضِ ، وَلَا فِي السَّمَاءِ .

ذَلِكَ مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ نَفْسَهَا بِهِ ، وَهِيَ سَائِرَةٌ تَحْتَ سَوَارِ الْقَصْرِ
 سِرَّ الدَّاهِلِ الْمَشْدُودِ لَا تَعْرِفُ لَهَا مَذْهَبًا وَلَا مُضْطَرِبًا ، حَتَّى رَأَتْ
 رَأْسَ ابْنَتِهَا يَمِيلُ بِهِ الْكُرَى فَمَشَتْ إِلَى رَبْوَةٍ عَالِيَةٍ عَلَى صَفَةِ النَّهْرِ
 الْحَارِثِيِّ عَلَى مَقَرَّبَةٍ مِنَ الْقَصْرِ فَأَضْجَعَتْهَا فَوْقَ عَشْبِهَا وَأَسْبَلَتْ عَلَيْهَا
 رِدَاءَهَا وَجَلَسَتْ بِجَانِبِهَا تَفَكَّرَ فِي مَصِيرِهَا .

فَإِنَّمَا لِحَالِيسَةٍ مَجْلِسَهَا هَذَا ، وَقَدْ سَكَنَ اللَّيْلُ وَسَكَنَ كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ إِلَّا
 ضَوْءَ الْقَمَرِ الْمُنْبَعِثِ فِي أَجْوَارِ الْفُضَاءِ ، وَنَسَمَاتِ الْهَوَاءِ الْمُرَقَّرَةِ
 عَلَى صَفْحَاتِ الْمَاءِ إِذَا شَعَرَتْ كَأَنَّهَا تَسْمَعُ بِالْقُرْبِ مِنْهَا هَانِفًا يَهْتِفُ
 بِاسْمِهَا بِصَوْتٍ ضَعِيفٍ فَالْتَفَتَتْ حَيْثُ سَمِعَتْ الصَّوْتِ فَإِذَا شَبَّحَ
 أَسْوَدٌ مَمْتَدٌّ بَيْنَ صَخْرَتَيْنِ عَلَى صَفَةِ النَّهْرِ ، كَأَنَّهُ إِنْسَانٌ نَائِمٌ فَارْتَاعَتْ
 وَفَزَعَتْ ، ثُمَّ سَمِعَتْ الصَّوْتِ يُتَكَرَّرُ بِنَغْمَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَهْمَمَهَا الْأَمْرُ
 وَهَضَّتْ مِنْ مَكَانِهَا وَأَخَذَتْ تَدْنُو مِنَ الشَّبَّحِ رُوبِدًا رُوبِدًا حَتَّى
 دَانَتْهُ ، فَإِذَا هُوَ إِنْسَانٌ فِي زِيِّ الْمَسَاكِينِ مُسَلِّقٌ عَلَى ظَهْرِهِ شَاخِصٌ
 يَبْصُرُهُ إِلَى جِدَارِ الْقَصْرِ فَذَهَبَتْ بِنَظَرِهَا حَيْثُ بَدَأَ يَذْهَبُ فَإِذَا عَيْنُهُ

١- بكارة ٢- سحبت محبت ٣- مغيوط الهواس ٤- جوت ٥- الناء لكانا

لا اسكيبيان آنا

خدا ہی جانتا ہے جو کچھ یہ نوجوان لڑکی اپنے پہلو میں اس گھڑی زنج واطم لئے ہوئے تھی۔ وہ اس محل سے جسے وہ چند گھنٹوں پہلے اپنا محل تصور کر رہی تھی۔ دھکے دے کر نکال دی گئی۔ اور نکالا بھی اس سہتی نے جسے وہ خیال کرتی تھی کہ وہ سب سے زیادہ اسی کو چاہتا ہے۔ وہ ایک گھڑی میں ایک شریف نوجوان لڑکی۔ شریف شوہر والی سے ایک فاحشہ عورت، مشتبہ بچے والی بن چکی تھی۔ یہ بات تو اس کے لئے ناممکن تھی کہ وہ اس سنگ و عمار کو لے کر اپنے پرائے گھر کی طرف جاٹے۔ اور ان دوستیوں کو دیکھے جنہوں نے اس کے ساتھ بہت احسانات کئے تھے۔ اور بڑی محبت کی تھی۔ مگر اس نے ان دونوں کے ساتھ برائی اور غدار ہی ہی کی۔ اس کے لئے ساری راہیں بند ہو چکی تھیں اور اس کے سامنے سارا عالم تاریک ہو چکا تھا۔ اب آسمان و زمین میں اس پر رحم کرنے والا نہ تھا۔ یہ باتیں وہ سوچتی ہوئی محل کی دیواروں تلے سے مدہوش ، بدحواس کی طرح گزر رہی تھی کہ نہ اسے کوئی راستہ معلوم تھا۔ نہ منزل کہ اس نے بچی کو نیند میں جھومتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک بلند ٹیلے پر قصر کے قریب نہر کے کنارے جا بیٹھی۔ بچی کو گھاس پر سلا دیا۔ اسپر اپنی چادر ڈال دی اور انجام کار کے باسے میں سوچنے لگی۔ وہ یہاں بیٹھی تھی۔ رات پر سکون ہو چکی تھی۔ اور سوائے اسی روشنی کے جو فضا میں چاند سے پھوٹ رہی تھی۔ اور اس ہوا کے جو جو اس پانی کی سطح پر اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔ ہر چیز پر سکون طاری ہو چکا تھا۔ اچانک اسے قریب کسی کی آواز سنائی دی جو نہایت دھیمی آواز سے اس کا نام لے رہا ہے۔ وہ آواز کی طرف متوجہ ہوئی۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ کوئی کالی کالی سی چیز نہر کے کنارے دو چٹانوں کے درمیان پڑی ہے جیسے کوئی آدمی سوراہا ہو۔ وہ ڈر گئی اور گھبرا گئی۔ پھر اسی طرح اس نے وہ آواز سنی تو اسے بات کچھ اہم سی معلوم ہے۔ لہذا وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ اس صور کے قریب ہوتی گئی۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک مسکین چیت لیسا ہوا محل کی دیوار کی طرف دیکھ رہا ہے۔

عَالِقَةٌ بِبَافِذَةٍ عُرِفَتْهَا الَّتِي كَانَتْ تَجْلِسُ إِلَيْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ، فَعَجِبَتْ
 أَيْ ذَلِكَ كُلُّ الْعَجَبِ وَخَفَقَ قَلْبُهَا خَفَقًا مُتَدَارِكًا وَرَأَتْهُ يُضْمُّ إِلَى صَدْرِهِ
 هِنَةً بَيْضَاءَ أَشْبَهَ بِالرُّقْعَةِ ضَمًّا شَدِيدًا فَأَكْبَتْ عَلَيْهِ لِتَسِينَهُ وَتَرَى
 مَا يُضْمُّ إِلَى صَدْرِهِ فَإِذَا الرُّقْعَةُ رَسَتْهَا ، وَإِذَا هُوَ « جَلَبَرْتُ »
 بِجُودٍ بِنَفْسِهِ ، وَبِرِدْدٍ بِصَوْتٍ خَافِتٍ مُتَغَلِّغٍ كَأَنَّهُ أَصْوَاتُ الْمُعَذِّبِينَ
 فِي أَسْفَلِ الْقُبُورِ : الْوَدَاعُ يَا سُوْرَانُ !! الْوَدَاعُ يَا سُوْرَانُ ! فَفَهِمَتْ
 كُلَّ شَيْءٍ ، فَصَرَخَتْ صِرَخَةً عَظِيمًا ، دَوَى بِهَا الْفَضَاءُ وَقَالَتْ :
 آه .. لَمَّا قَتَلْتَنِي يَا ابْنَ عَمِّي ، ثُمَّ سَقَطْتَ عَلَى يَدَيْهِ تَقِيلُهَا وَتَبْلِلُهَا
 بِدُمُوعِهَا وَتَقُولُ : هَا أَنْدَا يَا « جَلَبَرْتُ » جَائِيَةٌ تَحْتَ قَدَمَيْكَ ،
 فَارْحَمْنِي وَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَدْ أَصْبَحْتُ امْرَأَةً بَائِسَةً شَقِيَّةً لَيْسَ
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِالرَّحْمَةِ مِنِّي . وَكَأَنَّمَا أَحْسَسَ بِنِعْمَةِ
 صَوْنِهَا فَارْتَعَدَ قَلِيلًا ، ثُمَّ مَالَ بِنَظَرِهِ نَحْوَهَا حَتَّى رَأَاهَا ، فَسَقَطَتْ
 مِنْ جَفْنِهِ دَمْعَةٌ حَارَةٌ عَلَى يَدَيْهَا كَانَتْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ وَقَضَى .

وَمَا دَنَا مِنِّي السِّيَاقُ تَعَرَّضْتُ
 بِالْيَدِ وَدَوِي مِنَ تَعَرُّضِهَا شُغْلُ
 أَنْتَ وَحِيَاضُ الْمَوْتِ بَيْنِي وَبَيْنِهَا
 وَجَادَتْ بِوَصْلِ حَيْثُ لَا يَنْفَعُ الْوَصْلُ

حَدَّثَ سُوْرَانُ بِجَانِبِ حُجْرَةِ جَلَبَرْتُ سَاعَةً قَضَتْ فِيهَا مَا يَجِبُ
 عَلَيْهَا لِابْنِ عَمِّهَا وَخَطِيبِهَا وَعَشِيرَتِهَا الَّذِي أَحَبَّهَا حُبًّا لَمْ يُحِبَّهُ أَحَدٌ مِنْ
 قَبْلِهَا حَتَّى مَاتَ حَسْرَةً عَلَيْهَا ، ثُمَّ اسْتَفَاقَتْ فَذَكَرَتْ إِبْنَتَهَا ،
 وَأَنَّهَا تَرَكَتْهَا عَلَى نِيْلِكَ الرَّبُوبَةِ نَائِمَةً وَحَدَمًا فَعَادَتْ إِلَيْهَا مُسْرِعَةً .

جہاں وہ ہر شب بیٹھا کرتی تھی۔ اسے بڑا تعجب ہوا۔ اور اس کا دل سختی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے سینے سے کوئی سپید سپید چیتھڑا سا لگاٹے ہوئے ہے۔ جھک کر دیکھنے لگی کہ کیا چیز ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کی کاغذی تصویر ہے۔ گلبٹ دم توڑ رہا ہے اور اس طرح مٹی مٹی ادا از سے بول رہا ہے جیسے قبر کی گہرائیوں سے عذاب میں مبتلا مردوں کی سسکیاں ہوں۔ اے سوزان الوداع۔ اے سوزان الوداع۔ وہ سب کچھ سمجھ گئی۔ اور اس زور سے چیخی جس سے ساری فضا گونج اٹھی۔ وہ کہنے لگی افسوس۔ اے میرے چچا کے بیٹے میں نے تجھے مار ڈالا۔ پھر اس کے ہاتھوں پر گر پڑی اسے چومنے لگی اور اپنے آنسوؤں سے تر کرنے لگی اور پکانے لگی۔ ہاں ہاں گلبٹ میں آگئی ہوں۔ میں تیرے قدموں تلے پڑی ہوں۔ مجھ پر رحم کر اور میرے گناہ بخش دے کیونکہ میں ایک بد بخت! بد نصیب عورت بن چکی ہوں۔ جس سے زیادہ مستحق رحم کوئی نہ ہوگا، گلبٹ نے جو اسکی ادا از سنی تو وہ ذرا گھبرا گیا۔ پھر اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ دیکھتے ہی اسکی آنکھوں سے ایک گرم گرم آنسو اس کے ہاتھ پر ٹپکا۔ یہ تھا اسکی آخری زندگی کا نرلہ پھر وہ مر گیا۔ جب جان جانے لگی تو وہ آئیسیے وقت۔ جب میں جان کنی کے عالم پر اس کی طرف متوجہ نہ ہو سکتا تھا۔ وہ آئی دریا نجا لیکہ میرے اس کے درمیان موت کا دریا حائل تھا۔ اور ایسے وقت وصل کے ساتھ سخاوت کی جبکہ وصل کا وقت نہ تھا۔ سوزان ایک گھڑی گلبٹ کی لاش کے۔ ابر مٹی اپنے چچا کے بیٹے اپنے منگیتر اور اپنے دوست باحق ادا کرتی رہی۔ جس نے اس سے ایسی محبت کی تھی۔ حتیٰ کہ حسرت سے اسی راہ میں۔ پھر اسے ہوش آیا۔ تو بچی یاد آئی کہ تنہا اسے ٹیپے پر سوتے چھوڑ آئی ہے۔ تو وہ جلدی سے اس کی طرف لپکی،

وَقَدْ قَرَّرْتُ فِي نَفْسِهَا أَمْرًا .

• • •

لَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ أَوْصِيَهُ بِكَ يَا بُنَيَّ ، لِأَنَّ أَبَاكَ
 أَنْكَرَكَ وَلِأَنَّ الرَّجُلَ الْوَحِيدَ الَّذِي كَانَ يُحِبُّنِي فِي هَذَا الْعَالَمِ ذَهَبَ لِسَبِيلِهِ
 وَلِكَيْتِي أَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْكَوْنِ إِلَهَا رَحِيمًا يَعْلَمُ دَخَائِلَ الْقُلُوبِ وَسَرَائِرَ
 النَّفُوسِ ، وَيُرَى لَوْعَةَ الْحَزَنِ فِي أَفْتِدَةِ الْمَجْرُورِينَ وَلَا عَجَّ الشَّقَاءُ
 بَيْنَ جَوَارِحِ الْأَشْقِيَاءِ فَأَنَا أَكُلُ أَمْرِكَ إِلَيْهِ وَأَتْرُكُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهُوَ
 أَزْحَمُ بِكَ مِنْ جَمِيعِ الرَّحَمَاءِ . لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَعِيشَ لَكَ يَا بُنَيَّ ،
 فَإِنَّ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ لَا يَغْفِرُ لِي الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبْتُهُ حَتَّى الَّذِي
 أَغْرَابَنِي بِهِ وَشَارَكَنِي فِيهِ ، فَأَنَا ذَاهِبَةٌ إِلَى ذَلِكَ الْعَالَمِ الْعُلُويِّ الْمَمْلُوءِ
 عَدْلًا وَرَحْمَةً لَعَلِّي أَجِدُ فِيهِ مَنْ يَغْفِرُ لِي ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً ،
 وَيَرْحَمَنِي إِنْ كُنْتُ مُذْنِبَةً .

لَا أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ حَيَاتِي يَا بِنْتِ سُومًا عَلَى حَيَاتِكَ ، وَلَا أَنْ
 يَأْخُذَكَ النَّاسُ بِذَنْبِي كُلَّمَا رَأَوْكَ بِجَانِبِي فَأَنَا أَتْرُكُكَ وَحَدَكِ فِي
 هَذَا الْمَكَانِ لَعَلَّ رَاحِمًا مِّنَ النَّاسِ يَمُرُّ بِكَ فَيَغْطِفُ عَائِكَ وَيَضُمَّكَ
 إِلَيْهِ مِنْ جَيْتٍ لَا يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِكَ فَتَعِيشِينَ فِي بَيْتِهِ سَعِيدَةً هَانَةً
 لَا تَعْرِفِينَ أَبَاكَ فَيَخْجَلُكَ مَرَّاهُ ، وَلَا أَمَلُ فِتْوَلِكَ ذِكْرَاهَا .

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذِهِ الْبَطْلَةَ ضَعِيفَةٌ عَاجِزَةٌ تَحْتَاجُ إِلَى
 مَنْ يَرْحَمُهَا وَيُكْفِلُ أَمْرَهَا ، وَأَنْبِي قَدْ أَصْبَحَتْ عَاجِزَةٌ عَنِ الْبَقَاءِ
 بِجَانِبِهَا أَرْعَاهَا وَأَحْنُو عَلَيْهَا ، وَأُمِّي بَرِيئَةٌ طَاهِرَةٌ لَا يَدُهَا فِي الَّذِي
 أَذْنَبْتُهُ أَبَوَاهَا فَارْحَمْنَاهَا وَأَسْبِلْ عَلَيْهَا سِرَّ مَعْرُوفِكَ وَإِحْسَانِكَ وَهَيِّئْ
 لَهَا صَدْرًا حَنُونًا ، وَمَهْدًا لَيْسًا ، وَعَيْشًا رَعِيدًا .

مِمَّ بَدَأَتْ نَسِيرُ رِيَابِهَا عَنِ جَسَمِهَا وَتُغَطِّي بِهَا جِسْمَ ابْنَتِهَا وَقَابَةَ

إِخْوَانِهَا زَنْدُكُ

وہ اپنے دل میں ایک بات طے کر چکی تھی۔
میری بیٹی! میں تیرے باپ کے وصیت کروں۔ کیونکہ تیرا باپ تیری فرزندگی
سے انکار کر چکا ہے اور وہ شخص جو اس دنیا میں مجھی سے محبت کرتا تھا۔ رخصت
ہو چکا ہے۔ مگر میں جانتی ہوں کہ اس عالم کا ایک مہربان پروردگار ہے جو دوسروں کے راز
جانتا ہے۔ غم کے ماروں سے دوسروں کی تسکین کر دیتا ہے۔ اور بد بختوں کے سینوں میں بد بختی
کی آگ کو بجھاتا ہے۔ لہذا میں تیرا معاملہ اسی کے سپرد کرتی ہوں اور اس کے سامنے
تجھے چھوڑ کر جاتی ہوں۔ لیکن تم اور رحمہ اللہ میں سے زیادہ تیرا ہے۔ بیٹی! میں تیرے
لئے زندہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ کون بھی میرا اس گناہ کو جس کا میں نے ارتکاب
کیا ہے۔ نہیں بخشے گا۔ جس نے مجھے اسیا۔ اور میرا شریک گناہ ہوا۔ لہذا
میں اس عالم بالا کی طرف جا رہی ہوں۔ جو عدل و رحمت سے بھرپور ہے۔
شاید مجھے وہاں کوئی بخشنے والی ہستی مل جائے۔ اگر میں بے گناہ ثابت ہوئی۔
اور رحم کرنے والی ذات مل جائے۔ اگر میں گناہگار ثابت ہوئی۔ بیٹی! میں یہ
نہیں چاہتی کہ میری زندگی تیرے لئے باعث بد بختی بنے۔ نہ مجھے یہ گوارا ہے کہ لوگ
جب بھی مجھے تیرے برابر دیکھیں تو تجھ سے میرے گناہ کا مواخذہ کریں۔ لہذا میں تجھے
تنہا اس جگہ چھوڑے جاتی ہوں۔ شاید کوئی رحم دل انسان گزرے اور تجھ پر رحم کرے
اور تجھے اپنے سینے سے لگالے۔ درآنحالیکہ اسے کچھ بھی پتہ نہ ہو۔ اس طرح تو اس کے گھر
میں سعادت کی زندگی گزار سکتے گی۔ کہ باپ سے واقف نہ ہو کہ اسے دیکھ کر شرٹے اور
زماں سے آگاہ ہو کہ اسکی یاد تجھے ستائے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ بچی کمزور
و عاجز ہے جسے ایک مہربان کفیل کی ضرورت ہے۔ اور میں اسکے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی
کہ اسکی حفاظت کروں اور رحم کی نظر ڈالوں اور یہ کہ لڑکی پاک اور بیگناہ ہے جس کا باپ کے گناہ میں
کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ تو اسپر رحم کر اور اپنے احسان کا پردہ ڈال اور اس کے لئے ایک مہربان
دل پیدا کر دے، ایک نرم گہوارہ اور خوش عیشی کی زندگی مہیا کر دے۔
پھر وہ اپنے کپڑے اتار کر اپنی بیٹی کے جسم پر بیٹنے

لَهَا مِنْ بَرْدِ اللَّيْلِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ عَلَى جَسَدِهَا إِلَّا قَمِيصٌ وَاحِدٌ تَرَكْتَهُ
 لِيَكُونَ سُرًّا لِعَوْرَتِهَا عِنْدَ انْتِشَالِ جَسَدِهَا ، ثُمَّ حَنَّتْ عَلَى الطِّفْلَةِ
 بِرِفْقٍ فَلَمَّتْهَا فِي جَيْبِهَا لَتَمَّةً أَوْ دَعَتْهَا كُلَّ مَا فِي صَدْرِهَا مِنْ حُبِّ وَرَحْمَةٍ
 رَرِفْقٍ وَحَنَانٍ ، ثُمَّ هَتَفَتْ قَائِلَةً : الْوَدَاعُ يَا مَارِي ، سَلِّتِي عَمَّا
 قَلِيلٍ يَا جَلْبَرُثُ . الْمَغْفِرَةُ يَا كَاتِرِينَ . وَأَلْقَتْ بِنَفْسِهَا فِي الْمَاءِ .

• • •

قَضَى الْمَرْكِزُ اللَّيْلَةَ الْأُولَى مِنْ رِيَالِي شَهْرِ الْأَسَلِ مَعَ عُرْوَسِهِ
 فِي شَرْقَةِ الْقَصْرِ بِسَمْعَانَ وَبِتَنَاجِيَانِ ، وَيَذْهَبَانِ بِنَظَرِهِمَا حَيْثُ
 تَذْهَبُ خَضْرَاءُ الْأَرْضِ وَتَمْتَدُّ زُرْقَةُ السَّمَاءِ وَتَطْرُدُ مِيَاهُ النَّهْرِ ،
 وَيَتَقَلَّبَانِ بَيْنَ سَعَادَةٍ حَاضِرَةٍ وَأُخْرَى مَرْجُوءَةٍ وَبِرِشْفَانٍ مِنْ كُلِّ
 كَأْسٍ مِنْ تِلْكَ الْكُوُوسِ رَشْفَةً تَكَرَّرَ بِمَا عِنْدَهُمَا مِنْهَا حَتَّى تَمَلَأَ
 وَاسْتَفْرَقَا وَأَصْبَحَا لَا يَشْعُرَانِ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلَهُمَا فَلَمْ يَسْتَفِيحَا حَتَّى
 سَمِعَا دَوِي الرِّيحِ فِي أَبْرَاجِ الْقَصْرِ وَفِي ذَوَابِ الْأَشْجَارِ ، فَعَلِمَا
 أَنَّهَا الزُّوْبَعَةُ فَهَيَّضَا مِنْ مَكَائِهِمَا يَذْهَبَانِ إِلَى مَضْجِعِهِمَا .

فَلَمَّا لَوَاقِفَانِ مَوْقِفَهُمَا هَذَا إِذْ لَمَحَتْ الْمَرْكِزَةُ فِي وَجْهِ الْمَرْكِزِ
 دَهْشَةً وَاضْطِرَابًا وَرَأَتْهُ يَلْتَفِتُ الْفِتَانَا شَدِيدًا كَأَنَّهَا تَسْمَعُ لِصَوْتِ
 غَرِيبٍ فَسَأَلَتْهُ مَا بَالُهُ . فَلَمْ يَجِبْهَا ، وَأَطَلَّ مِنَ الشَّرْقَةِ عَلَى النَّهْرِ
 فَرَأَى كَمَا رَأَتْ هِيَ عَلَى نُورِ الْقَمَرِ طِفْلَةً وَاقِفَةً عَلَى النُّصْبَةِ نَصْبِيعٍ
 وَتَعُولٍ وَتُشِيرُ بِيَدِهَا نَحْوَ الْمَاءِ وَتَقُولُ : أَمَا ! أَمَا ! فَنَظَرَا حَيْثُ
 تُشِيرُ فَإِذَا امْرَأَةٌ عَارِيَةٌ إِلَّا قَلِيلًا تَخْبِطُ فِي لُحْجِ الْمَاءِ تَحْبِطُ الْعَرَقِيُّ ،
 فَتَرَكَ الْمَرْكِزُ مَكَانَهُ وَنَزَلَ يَهْدُو إِلَى النَّهْرِ ، وَهُوَ يَقُولُ : وَالْمَقْتَاءُ
 إِنْ كَانَتْ هِيَ . وَصَاحَ بِحَدِيثِهِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ ففَعَلُوا . حَتَّى بَلَغَ مَوْقِفَ
 الطِّفْلَةِ فَعَرَفَ أَنَّهَا ابْنَتُهُ ، وَأَنَّ الْغَرِيبَةَ سُورَانُ ، فَأَظْلَمَ الْفَضَاءُ
 فِي عَيْنِهِ وَأَشَارَ إِلَى أَحَدِ خَدَيْهِ أَنْ يَعُودَ بِالطِّفْلَةِ إِلَى الْقَصْرِ وَأَمَرَ
 بِتَصَوُّرِهَا بِمَا هُوَ لِإِيَالِي

لگی تاکہ رات کی سردی سے محفوظ رہے حتیٰ کہ اس کے بدن پر ایک کرتے کے سوا کچھ بھی نہ رہا۔ جسے اس نے صرف اپنے جسم پر چھوڑ دیا تاکہ جب اسکی لاش تیرے تو اس کا پردہ رہے۔ بعد ازاں نہایت آہستہ لڑکی پر چھتکی اور اس کی پیشانی پر پوری مہربانی محبت اور پیار کے ساتھ بوسہ دیا پھر چلائی 'میری اوداع! اے گلبرٹ! ہم عنقریب ملیں گے۔ اے کیتھرین! مجھے معاف کرنا یہ کہہ کر اس نے اپنے آپکو پانی میں ڈال دیا۔ سرگٹاف نے ماہ غسل کی شب زفاف اپنی دہن کے ساتھ محل کے سب اوپر کے بالا خانے پر گزار دی تھی۔ وہ دونوں خوش گپیاں کرتے رہے۔ وہ کبھی سبزے کی طرف دیکھتے کبھی نیلے آسمان کی طرف اور کبھی بہتے ہوئے دریا کے پانی کی طرف۔ دونوں موجودہ خوش بختی اور آنے والی سعادت میں کر وٹیں رہے تھے۔ دونوں سعادت کے جام پر جام لٹھا رہے تھے۔ حتیٰ کہ دونوں مدہوش ہو گئے اور صبح ہونے تک انہیں اپنے ماحول کی کچھ بھی خبر نہ رہی جبکہ انہوں نے محل کے برجوں اور درختوں کی شاخوں میں ہوا کی شاٹیں شائیں سنی تو وہ سمجھے کہ آندھی آگئی ہے لہذا اپنی جگہ سے اٹھے تاکہ اپنے بستروں پر چلے جائیں؟ وہ دونوں اپنی جگہ کھڑے تھے کہ گٹاف کی بیوی نے گٹاف کے چہرے پر ایک گونا گونا اضطراب و وحشت دیکھی اس نے دیکھا کہ وہ بُری طرح ادھر ادھر دیکھ رہا ہے۔ گویا کسی عجیب و غریب آواز کو سن رہا ہو۔ تو پوچھنے لگی۔ کیا بات ہے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور بالا خانے سے دریا کی طرف اس نے اور اس کی بیوی نے چاند کی روشنی میں دیکھا کہ ایک بچی دریا کے کنارے کھڑی چیخ رہی ہے اور اپنے ہاتھ سے پانی کی طرف اشارہ کر رہی ہے وہ ماں ماں کہہ کر پکار رہی ہے دونوں نے اس طرف دیکھا جدھر وہ اشارہ کر رہی تھی۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ تنگی عورت پانی کی موجوں سے ٹکرا رہی ہے گٹاف دریا کی طرف دوڑا۔ وہ چلا رہا تھا۔ افسوس! اگر یہ وہی اپنے ملازموں کا میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ چنانچہ وہ دوڑے گئے حتیٰ کہ جہاں بچی کھڑی تھی۔ وہاں پہنچ گئے وہ پہچان گیا کہ وہ اسکی بیٹی ہے اور ڈوبنے والی سوزان ہے۔ یہ دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں فضا تاریک ہو گئی۔ اسنے اپنے ایک خادم سے کہا کہ بچی کو محل میں لے جائے

الْباقِينَ أَنْ يَسْبَحُوا وَرَاءَ الْغَرِيقَةِ ، ثُمَّ سَقَطَ فِي مَكَانِهِ وَاهِنًا مُتَهَالِكًا ،
وَكَانَ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَى الصَّفَةِ خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ الْفَلَاحِينَ رِجَالًا وَنِسَاءً ،
فَسَبَّ بَعْضُهُمْ وَرَاءَ السَّابِحِينَ وَوَقَفَ الْبَاقُونَ حَوْلَ الْمُرَكِّزِ يَنْتَظِرُونَ
رَحْمَةَ اللَّهِ وَإِحْسَانَهُ .

تَشِيرُ السَّاحُونَ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَسَّتْ وَرَاءَهُمْ عُيُونُ النَّاطِرِينَ
رُؤُوسُهُمْ فَكَانَتْ نَسْمُهُمْ وَبَيْنَ الْأَمْوَاجِ الْمَتَلَاطِمَةِ مَعْرَكَةٌ هَائِلَةٌ
عَرِيضَةٌ نَظَرُوا فِيهَا مَرَّةً وَبَدَأَ أَحْمَقُونَ آخَرَى ، وَكَانُوا إِذَا لَاحَ
هُمْ عَلَى بَعْدِ قَيْمِ الْغَرِيقَةِ أَوْ شَعَرَهَا عَظُمَ عِنْدَهُمُ الْإِبِلُ وَانْدَفَعُوا
وَرَاءَهَا مُتَسَبِّبِينَ مُسْتَفِيزِينَ بِغَالَتُونَ حَالِ الْأَمَاءِ - الْمُعْرِضَةِ فِي
طَرِيقَتِهِمْ ، حَتَّى إِذَا كُنُوا مِنْ الْمَكَانِ الَّتِي لَمْ يَحْوَاهَا فَهَ لَا يَجِدُونَ
أَمَامَهُمْ شَيْئًا ، نَمَّ لَا يَبِيتُ الْمَوْجُ إِذْ يَكْرَهُ سَيْبَهُمْ يَدْفَعُهُمْ إِلَى الصَّفَةِ
كَمَا كَانُوا .

وَمَا زَالَتِ الْفَرَاتُ بَيْنَ ظَهْوَرِ الْغَرِيقَةِ وَاحْتِدَائِهَا تَسْعُ نَيْبًا
فَسِينًا حَتَّى غَابَتْ عَنِ الْأَعْيُنِ وَلَمْ تَنْظُرْ : فَهَبَطَ السَّاحُونَ وَرَاءَهَا
وَلَبِسُوا سَاعَةً بِرِسْبُجُونَ وَيَطْفُونَ ثُمَّ ظَهَرُوا عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ بِحَمَلُوتِهَا
عَلَى أَيْدِيهِمْ وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ أَحَبَّةً أَمْ مَيْتَةً ؟ وَمَا رَأَوْا يَسْبَحُونَ بِهَا
وَأَصْوَاتُ الدُّعَاءِ لَهَا وَالْبُكَاءُ عَلَيْهَا تَرْنٌ فِي الصَّفَتَيْنِ فَرِيدٌ رَيْنِيهَا
أَفَاقَ السَّمَاءِ ، حَتَّى وَصَلُوا بِهَا إِلَى الصَّفَةِ فَالْقَوْهَا عَلَى الْأَرْضِ
فَإِذَا هِيَ مَيْتَةٌ .

وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ أَوْ بَعْضُ سَاعَةٍ حَتَّى كَانَتِ الصَّفَةُ مَاتِمًا قَائِمًا
يَبْكِي فِيهِ النِّسَاءُ عَلَى الشَّهِيدَةِ وَالرِّجَالُ عَلَى الشَّهِيدِ .

• • •

لَمْ يَنْتَفِعِ الْمُرَكِّزُ بِنَفْسِهِ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ كَمَا لَمْ يَنْتَفِعِ جَلْبَرْتُ بِنَفْسِهِ
مِنْ قَبْلُ ، فَقَدْ مَرَضَتْ ابْنَتُهُ عَلَى أَثَرِ تِلْكَ الْحَادِثَةِ مَرَضًا شَدِيدًا

اپان کی ترمیں چلا جانا

اور دوسرے خادموں کو حکم دیا کہ ڈوبنے والی کا تعاقب کریں پھر وہ وہیں
 گر پڑا دریا کے کنارے بہت سے کسان عورتیں اور مرد جمع ہو گئے تھے، ان
 میں کچھ لوگ تیرنے والوں کے پیچھے پیچھے تیرتے گئے اور کچھ گٹاف کے
 پاس کھڑے ہو کر رحمت الہی کا انتظار کرنے لگے۔ تیرنے والے سارے
 دریا میں پھیل گئے۔ لوگوں کی نگاہیں اور دل ان کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے تیرنے
 والوں اور دریا کی موجوں میں سخت معرکہ ہو رہا تھا۔ کبھی وہ غلبہ پا لیتے اور کبھی وہ
 ناکام واپس لوٹتے انہیں ڈوبنے والی کا کرتا یا بال نظر آجاتے تو وہ پرامید ہو جاتے
 اور بہادری سے موجوں سے لڑتے ہوئے اس کے پیچھے تیزی سے بڑھتے مگر جب وہ
 ہولناک موجوں کا مقابلہ کرنے کے بعد اس مقام تک پہنچتے تو اپنے سامنے کچھ بھی
 نہ پاتے ادھر موجیں انہیں دھکا دے کر کنارے پر لا ڈالتیں۔ ڈوبنے والی کبھی
 دکھائی دے جاتی اور کبھی غائب ہو جاتی۔ حتیٰ کہ لوگوں کی نظروں سے بالکل اوجھل
 ہو گئی تیرنے والوں نے غوطے لگائے اور کچھ دیر کے بعد اسکی لاش کو لٹے ظاہر ہوئے
 لوگوں کو پتہ نہ تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر چکی ہے؟ وہ دعائیں مانگنے اور رونے
 لگے کہ دونوں ساحل گونج اٹھے اور فضا میں لوگوں کے رونے سے گونج پیدا
 ہو گئی۔ حتیٰ کہ تیریا اسے لے کر کنارے پر پہنچ گئے اور زمین پر لاش ڈال دی
 وہ مر چکی تھی؟ ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ ساحل مجلس ماتم بن گیا۔ عورتیں اور مرد شہید
 شہید پر اہ و بکا کر رہے تھے؟ اس کے بعد گٹاف اپنے وجود سے
 ممنوع نہ ہو سکا جس طرح اس سے پہلے گلبرٹ اپنے آپ سے ممنوع نہ
 ہو سکا تھا۔ کیونکہ اسکی بیٹی اس حادثے کے بعد سخت بیمار ہو گئی۔

فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ لِحِقَتْ بِأُمِّهَا بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، وَاسْتَحَالَ الْحُبُّ الَّذِي
 كَانَتْ نُضْمِرُهُ لَهُ زَوْجَتَهُ إِلَى بُغْضٍ وَاحْتِقَارٍ ، فَهَجَرَتْهُ وَسَافَرَتْ
 إِلَى نَيْسَابُورٍ ، وَلِزِمَهُ خِيَالُ ذَلِكَ الْمَنْظَرِ الَّذِي رَأَاهُ مِنْ شَرْقِ الْقَصْرِ
 لَيْلَةَ الْغُرُقِ لَا يَفَارِقُهُ لَيْلَةً وَنَهَارَةً ، فَكَانَ كُلَّمَا مَشَى فِي طَرِيقِ تَوَهُّمٍ
 أَنَّ أُمَّةَ نَهْرٍ هَائِلًا تَخْبَطُ سَوْرَانَ فِي بِلْحَتِهِ وَتَصْبِغُ مَا رَى عَلَى
 وَجْهِهِ ، فَيُصْرِحُ قَائِلًا : لَيْتَكَ يَا سَوْرَانَ ، وَبِنَدْفَعُ إِلَى الْأَمَامِ
 كَمَا تَأْتِي بِيَدِي أَنْ بُلِقِي بِنَفْسِي فِي النَّهْرِ الَّذِي تَوَهُّمُهُ لِيَسْجِي الْغُرْبَةَ
 الَّتِي تَحْبَلُهَا كَفَيْتِي عَنْهُ الْمَنْظَرُ كُلَّمَا دَنَا مِنْهُ حَتَّى يُنَالُ مِنْهُ التَّعَبُ ،
 فَيَسْتَقْطُ حَبِيرًا طَرِبُحًا . وَكَانَ يَهْتَمُّ عَلَى وَجْهِهِ أَخْبَانًا حَتَّى يَصِلَ إِلَى صَاحِبَةِ
 قُرْبَةٍ لَيْسِي ، فَبَرَى امْرَأَةً عَجُوزًا مُكَبَّةً عَلَى قَبْرِ بَيْنَ يَدَيْهَا تَبْكِي
 وَتَسْتَحِبُّ ، فَعَلِمَ أَنَّهَا كَاتِرْبَيْنُ ، وَأَنَّ الْقَبْرَ قَبْرُ قَتْلَاهُ ، فَبَرَّاجِعُ
 خَائِفًا مَذْعُورًا ، وَيُصْرِحُ قَائِلًا : الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ ! الْعَفْوُ الْعَفْوُ !
 وَكثيرًا مَا كَانَ يَرَاهُ نِسَاءً تَفْلَاحِينَ سَاقِطَاتٍ بَعْضُ الْأَمَارِكِ الَّتِي
 كُنَّ يَرْتَبِنُ فِيهَا جَبْرَتٌ فَيَقْسُرُ . ثُمَّ انْتَقَمَ اللَّهُ لِلشَّهِيدِ الْيَسْرِكِيِّ الشَّهِيدَةِ
 الْمَظْلُومَةِ ، وَكَانَ مَنظَرُ الْمَاءِ يَسْبِغُهُ أَكْثَرَ مِنْ كُلِّ مَنظَرٍ سَرَّهَ . فَأَدَا
 رَأَاهُ نَارًا وَاضْطَرَّتْ وَنَهَافَتْ عَلَيْهِ بَرِيدٌ افْتِحَامَهُ . نَوْلًا أَنْ يَتَدَارَكَهُ
 مَنْ بَرَاهُ مِنْ أَمَارَةٍ .

وَلَمْ يَزَلْ هَذَا شَأْنُهُ حَتَّى رَأَى النَّاسَ حُجَّتَهُ فِي صَبَاحِ يَوْمٍ مِنْ
 الْأَيَّامِ طَافِيَةً عَلَى وَجْهِ النَّهْرِ فِي الْمَكَانِ الَّذِي عُرِفَتْ فِيهِ سَوْرَانَ ،
 فَعَلِمُوا أَنَّهَا نَهَابَةُ الْخَزَاءِ .

مَرَّتْ عَلَى هَذِهِ الْحَادِثَةِ أَعْوَامٌ طَوَالَ وَلَا يَزَالُ عَجَابُ قُرْبَةٍ
 لَيْسِي ، وَالْقَوْمُ الْمُحِبُّونَ بِهَا يَحْفَظُونَهَا حَتَّى الْيَوْمِ وَيَتَكَبَّرُونَ كُلَّمَا
 ذَكَرُوهَا ، وَيَرَوْنَ فِيهَا لَبَنَاتِهِنَّ وَحَقِيدَاتِهِنَّ عَبْرَةً يَعْثَرُونَ بِهَا كُلَّمَا طَافَ
 فِيهَا صَائِفٌ مِنْ شُرُورِ الرِّجَالِ .

انتخب جانا ۱ پھینکا ۳ مرجیز کے سامنے کا پہلو ۲ لڑ کھڑا ہے

اور تین رات کے بعد اپنی ماں سے حبا ملی۔ اب وہ محبت جو اس کی بیوی اپنے دل میں چھپاٹے ہوئے تھی۔ بغض و حقارت سے بدل چکی تھی لہذا وہ اسے چھوڑ کر نپس چلی گئی۔ سرگسٹاف نے بالاخانے سے جو ڈوبنے کا منظر رات کے وقت دیکھا تھا۔ اس کا خیال دن رات اس سے جدا نہ ہوتا۔ وہ جب بھی کسی طرف جاتا تو اسے اپنے سامنے جو جہیں مارتا دریا دکھائی دیتا جس میں سوزان غوطے مار رہی ہوتی تھی۔ وہ آگے بڑھتا، گویا وہ اس خیالی دریا میں چھلانگ لگانا چاہتا ہے۔ تاکہ ڈوبنے والی کو بچالے مگر وہ جس قدر اس نظارے کے قریب ہوتا۔ اسی قدر اس سے دُور ہو جاتا۔ بالآخر وہ تھک جانا اور تھک کر گر پڑتا۔ کبھی جدھر مُتھاننا بھاگ جاتا حتیٰ کہ گاؤں یعنی کے بیرونی حصے تک پہنچ جاتا۔ وہاں دیکھتا کہ ایک بوڑھی ایک قبر پر جھکی ہوئی واویلا کر رہی ہے۔ وہ سمجھ جاتا یہ کیسے ہے اور یہ قبر اس کے مقتول کی ہے۔ لہذا ڈر کر پیچھے کو لوٹتا اور چلاتا۔ رحم! رحم! معافی! معافی! بعض اوقات گاؤں کی لڑکیاں اسے اس مقام پر پڑا دیکھتیں جہاں وہ گلبڑٹ کو پڑا پاتی تھیں تو کہتیں اللہ نے شہید اور شہیدہ مطلوبہ کا بدلہ لے لیا۔ سب سے زیادہ ہیجان اسے پانی کو دیکھ کر ہوتا تھا جب بھی پانی کو دیکھتا۔ آپے سے باہر ہو جاتا اور اس میں گھسنا چاہتا کہ اگر گزرنے والے سے نہ پکڑ لیں تو وہ یقیناً پانی میں جا کوڑے۔

اسکی یہی حالت رہی۔ حتیٰ کہ ایک صبح لوگوں نے اس کی لاش دریا میں تیرتی دیکھی خاص اسی مقام پر جہاں سوزان ڈوبی تھی تو لوگ سمجھ گئے یہ آخری سزا ہے اس حادثے کو کسی سال گزر گئے "یعنی" گاؤں اور اس کے ارد گرد کی بوڑھیاں آج تک اس واقعے کو یاد کرتی ہیں اور جب بھی یہ واقعہ سناتی ہیں تو رو پڑتی ہیں۔ وہ اس واقعے کو اپنی بیٹیوں اور پوتیوں کو عبرت کے سناتی ہیں تاکہ جب کبھی بڑے لوگ ان کو گھسیرنا چاہیں تو وہ اس قصے سے عبرت حاصل کریں۔

خلاصہ عذاب

مصنف اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں نے ایک بہت بڑا شہر دیکھا۔ جس میں ایک خاصی وسیع و عریض عمارت میں عدالت لگی ہوئی ہے۔ فیصلے سننے سناتے جا رہے ہیں۔

بہت زیادہ ہجوم میں ایک مجرم کو عدالت کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے۔ جس پر چوری کرنے کا الزام ہوتا ہے۔ پھر ایک ایسے نوجوان کی بادی آتی ہے جس پر قتل کا الزام ہوتا ہے اور پھر آخر میں ایک نوجوان حسین عورت پیش کی جاتی ہے۔ جو زنا کے فعل میں مرتکب ہوتی ہے۔ انہیں آناً فاناً فیصلہ سنا دیا جاتا ہے اور ان سب کی گردنیں اڑا دی جاتی ہیں۔ اس فیصلے سے نہ تو کسی کو ملال ہوتا ہے اور نہ دکھ۔ البتہ مجھے ان کے اچانک احکامات سے بڑا رنج ہوتا ہے کہ کیسے بے حس منصف ہیں اور یہ کیسی عدالت ہے۔ کہ نہ تو مقدمہ پر جرح ہوئی نہ ملزمان کو صفائی کا موقع دیا گیا اور پھر حرم کی نوعیت کے مطابق سزا بھی نہیں سنائی گئی۔ یہی سوچتے سوچتے میرا گذر ملزمان کی لاشوں کے قریب سے ہوا۔ اس بھیانک منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے میں بیہوش ہو گیا۔ کافی رات گئے تک جب ہوش آیا۔ تو میں نے ان مردوں کے لواحقین کو دیکھا۔ سب سے پہلے مجھے ایک بڑھیا نظر آئی۔ جو اپنے بوڑھے شوہر کی لاش زمین میں دفن کرنے آئی تھی۔ میں نے حقیقت واقعہ دریافت کی۔ تو بڑھیا گویا مہولی۔ کہ میرا شوہر ایک ایماندار اور دیانت دار شخص تھا۔ اپنے یتیم پوتوں کی خاطر گرجا کے پادری سے صدقے کی گندم لینے آنا تو پادری نے گندم دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ غلط مشورہ دے کر چوری کے الزام میں پھنسا کر اسے موٹ کے

گھاٹ اتار دیا۔ اس کے بعد پھر ایک نوجوان لڑکی آئی جو اپنے بھائی کی لاش سے لپٹ کر رونے لگی میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میرے بھائی کے ذمہ ٹیکس کی رقم تھی۔ سرکاری اہلکاروں نے مطالبہ کیا اور میرے بھائی نے مہلت مانگی لیکن انہوں نے مجھے رہن رکھنے پر اصرار کیا میرے بھائی کو ان کی ڈھٹائی پر غصہ آیا۔ اور میری عزت پر حملہ آور ہونے والے کا کام تمام کر دیا۔ اسے اسی پاداش میں اسے تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ اس واقعہ نے میرے دل پر اثر کیا اور میں رونے لگا اور اس کے کہتے پر میں نے اس کے بھائی کی لاش دفن کرنے میں اسکی مدد کی۔ اور وہ چلی گئی۔ میں نے دیکھا ایک عورت کا خون آلودہ سنگسار شدہ جسم لٹکا کھڑا ہے اس کے دفن کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں ایک نوجوان آیا جس نے بتایا کہ میں اس کا بد نصیب منگیتر ہوں۔ ہماری بچپن میں منگنی طے ہو گئی، اور کچھ عرصہ بعد میرے سسر کا انتقال ہو گیا۔ اب یہ اپنے چچا کے زیر کفالت تھی۔ وہ دنیاوی حرص و ہوس میں آکر اس کا رشتہ شہر کے قاضی سے کر رہا تھا اور یہ بھاگ کر میرے پاس آئی تو اسے زنا کے جرم میں گرفتار کر لیا اور پھر سنگسار کر دیا گیا۔ اس کے جانے کے بعد۔ میں نے سوچا کہ یہ سب بیچارے بے قصور مارے گئے ہیں۔ اور پھر میں نے دیکھا ان کے خون کے تالاب میں مرتخ کا عکس پڑ رہا ہے۔ ناگاہ وہ عذاب کے فرشتے کی شکل اختیار کر گیا اور اس نے منادی کی کہ پوری دنیا ظلم و بربریت کی تحویل میں آچکی ہے لہذا سب فنا ہو جائیں گے۔ جو نہیں اس نے اعلان کیا خون کا تالاب پھوٹ پڑا اور خون آہستہ آہستہ چڑھتا ہوا اس ٹیلے تک آن پہنچا۔ جہاں میں براجمان تھا۔ اور آنکھ کھل گئی۔

(یہ اٹھائیس جولائی ۱۹۱۲ء کی صبح کی بات ہے)

العقَابُ

مَوْضُوعَةٌ (١)

رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّوْمُ فِي لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الصَّيْفِ الْمَاضِي كَأَنِّي
 هَبَطْتُ مَدِينَةَ كُبْرَى لَا عِلْمَ لِي بِاسْمِهَا وَلَا بِمَوْقِعِهَا مِنَ الْبِلَادِ وَلَا
 بِالْعَصْرِ الَّذِي يَعِيشُ أَهْلُهَا فِيهِ ، فَسَبْتُ فِي طُرُقِهَا بِضَعِّ سَاعَاتٍ
 قَرَأْتُ أَجْنَاسًا مِنَ الْبَشَرِ لَا عَدَاةَ لَهُمْ يَنْطِقُونَ بِأَنْوَاعٍ مِنَ اللُّغَاتِ
 لَا حَصْرَ لَهَا ، فَحَبِلَ إِلَيَّ أَنَّ الدُّنْيَا قَدْ اسْتَحَالَتْ إِلَى مَدِينَةٍ وَأَنَّ
 الَّذِي أَرَاهُ بَيْنَ يَدَيَّ إِنَّمَا هُوَ الْعَالَمُ بِأَجْمَعِهِ مِنْ أَدْنَاهُ إِلَى أَقْصَاهُ ،
 فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَقِلُ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ وَأَدَاوِلُ بَيْنَ الْحُرُوكَةِ وَالسَّكُونِ
 حَتَّى انْتَهَى بِي الْمَسِيرُ إِلَى بَنِيهِ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرُ بَيْنَ ابْنِي أَعْظَمَ مِنْهَا
 شَأْنًا وَلَا أَهْوَلَ مُنْظَرًا ، وَقَدْ أزدَحَمَ عَلَيَّ بَابُهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ،
 وَمَشَى فِي أَفْنِيَّتِهَا وَأَبْهَارِهَا طَوَائِفٌ مِنَ الْجُنْدِ يَخْطِرُونَ بِسُيُوفِهِمْ
 وَحِمَائِلِهِمْ جِيئةً وَذَهُوبًا ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ الْوَاقِفِينَ : مَا هَذِهِ الْبَنِيَّةُ
 وَمَا هَذَا الْجَمْعُ الْمُحْتَشِدُ عَلَيَّ بِبَابِهَا ؟ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قَصْرُ الْأَمِيرِ وَأَنَّ
 الْيَوْمَ يَوْمُ الْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْفَصْلِ فِي خُصُومَاتِهِمْ ، وَمَا رَمِي
 إِلَّا سَاعَةً حَتَّى نَادَى مُنَادٍ فِي النَّاسِ : أَنْ قَدْ اجْتَمَعَ مَجْلِسُ الْقَضَاءِ
 فَاشْهَدُوهُ ، فَدَخَلَ النَّاسُ وَدَخَلْتُ عَلَيَّ أَثَرِهِمْ ، وَجَلَسْتُ حَيْثُ
 انْتَهَى بِي الْمَجْلِسُ ، قَرَأْتُ الْأَمِيرَ جَالِسًا عَلَيَّ كُرْسِيٍّ مِنَ الذَّهَبِ
 يَتَلَاؤُ فِي وَسْطِ الْفَنَاءِ تَلَاؤُ الشَّمْسِ فِي دَارِهَا وَقَدْ جَلَسَ عَلَيَّ بِيَمِينِهِ

إِلَى

العقاب عذاب الہی

گذشتہ گرمیوں کے دنوں میں میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک بڑے بھاری شہر میں فردکش ہوا ہوں۔ جس کے نام اور موقع محل کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی وہ دور جس سے اس کے باشندے متعلق رکھتے ہیں۔ میں چند گھنٹوں تک ان سڑکوں پر گھومتا رہا۔ میں نے وہاں بہت سے انسان دیکھے جو مختلف قسم کے تھے اور اتنے زیادہ تھے کہ انکی تعداد پیشمار تھی اور مختلف زبانیں بولتے تھے۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ پوری دنیا ایک شہر بن گئی ہے اور جو میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ سارا عالم شروع سے لے کر آخر تک جمع ہو گیا ہے۔ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا رہا۔ کبھی ٹھہرتا تھا۔ کبھی چلتا تھا۔ آخر میں ایک بڑی سی عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ وہاں اس عمارت سے کوئی بڑی عمارت نہ تھی اس کے صدر دروازے پر لوگوں کا ایک جم غفیر جمع تھا۔ اس کے برآمدوں اور صحنوں میں فوجی تلواریں اور پرتلے لٹکائے آ جا رہے تھے۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا، یہ عمارت کیلئے ہے اور اس کے دروازے پر لوگ جمع کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ بادشاہ کا محل ہے اور آج لوگوں کے مقدمات کے فیصلے کا دن ہے اس لئے یہ لوگ جمع ہیں، ابھی ایک گھڑی نہ گزری تھی کہ لوگوں میں سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ عدالت کھل گئی ہے۔ آؤ۔ لوگ اندر داخل ہونے لگے۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ اور جہاں جگہ ملی۔ میں بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ صحن کے بیچ میں سونے کی کرسی پر بادشاہ بیٹھا ہے۔ کرسی اس طرح چمک رہی تھی جیسے سورج اپنے ہالہ میں چمکتا ہے اسکے داہنے بازو کی طرف

رَجُلٌ يَلْبَسُ مَسُوحًا وَعَلَى بَسَارِهِ آخِرُ يَلْبَسُ طِبْلَسَانًا ، فَسَأَلَتْ
عَنْهُمَا ، فَعَرَفَتْ أَنَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ كَاهِنُ الدَّيْرِ ، وَأَنَّ الَّذِي عَلَى
بَسَارِهِ قَاضِي المَدِينَةِ ، وَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ فِي وَرَقَةٍ بَيْضَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَكَبَّ
عَلَيْهَا سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ : لِيَوْتِ بِالْمُجْرِمِينَ ، فَفُتِحَ بَابُ
السِّجْنِ وَكَانَ عَلَى بَسَارِ الفَنَاءِ فَتَكَشَّفَ عَنْ مِثْلِ خَلْقِ اللَّيْثِ مَنْظَرًا
وَزَيْثْرًا ، وَخَرَجَ مِنْهُ الأَعْوَانُ يَقْتَادُونَ شَيْخًا هَرَمًا تَكَادَ تُسَلِّمُهُ
قَوَائِمُهُ ضَعْفًا وَوَهْنًا ، فَسَأَلَ الأَمِيرُ : مَا جَرِيْمَتُهُ ؟ فَقَالَ الكَاهِنُ :
إِنَّهُ لَصُّ دَخَلَ الدَّيْرَ ، فَسَرَقَ مِنْهُ غَرَارَةً مِنْ غَرَائِرِ الدَّقِيقِ
المُحْبُوسَةِ عَلَى الفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِينِ . فَضَجَّ النَّاسُ ضَجِيحًا عَالِيًا
وَصَاحُوا : وَيْلٌ لِّلْمُجْرِمِ الأَيْمِ ، أَيْسَرِقُ مَا لَ اللهُ فِي بَيْتِ اللهِ ؟
ثُمَّ نُودِيَ بِالشُّهُودِ . فَشَهِدَ عَلَيْهِ رُهْبَانُ الدِّينِ ، فَتَسَارَ الأَمِيرُ مَعَ
الكَاهِنِ سَبِيحَةً ثُمَّ صَاحَ : يُقَادُ المَجْرِمُ إِلَى سَاحَةِ المَوْتِ فَتُقَطَّعُ بِمَنَاهُ
مُ بَسْرَةٌ ، ثُمَّ يُقَيِّئُ أَضْرَافَهُ ، ثُمَّ يُقَطَّعُ رَأْسُهُ ، وَيُقَطَّعُ طَعَامًا لِلطَّيْرِ
الْفَادِي وَالوَحْشِ السَّاعِبِ ، فَجَاءَ الشَّيْخُ بَيْنَ يَدَيْ الأَمِيرِ وَوَمَدَّ إِلَيْهِ
يَدَهُ الضَّعِيفَةَ المُرْتَعِشَةَ بِمَحاوِلٍ أَنْ يَسْتَرْحِمَهُ . فَضَرَبَ الأَعْوَانُ عَلَى
فِيهِ وَاحْتَمَلُوهُ إِلَى مَجْبِسِهِ . ثُمَّ عَادُوا وَبَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَيٌّ فِي الثَّامِنَةِ
عَشْرَةَ مِنْ عُمُرِهِ أَصْفَرٌ نَجِيلٌ يَضْطَرِبُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ خَوْفًا وَفَرَقًا حَتَّى
وَقَفُوا بِهِ بَيْنَ يَدَيْ الأَمِيرِ . فَسَأَلَ : مَا جَرِيْمَتُهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ قَاتِلٌ ،
ذَهَبَ أَحَدُ قَوَادِ الأَمِيرِ إِلَى قَرْبَتِهِ لِجَمْعِ الضَّرَائِبِ ، فَطَالَبَهُ بِأَدَاءِ
مَا عَلَيْهِ مِنَ المَالِ فَأَبَى وَتَوَقَّعَ فِي إِبَانِهِ ، فَانْتَهَرَهُ القَائِدُ فَاحْتَدَمَ
غَيْظًا وَجَرَدَ سَيْفَهُ مِنْ عُنُقِهِ وَضَرَبَهُ بِهِ ضَرْبَةً ذَهَبَتْ بِحَيَاتِهِ . فَصَاحَ
النَّاسُ : يَا لَلْفُظَّاعَةِ وَالهَوْلِ ، إِنَّ مَنْ يَقْتُلُ نَائِبَ الأَمِيرِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
الأَمِيرَ نَفْسَهُ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَعْوَانِ القَائِدِ المَقْتُولِ ، فَأَدُّوا شَهَادَتَهُمْ ،

اٹاٹ کا لباس پہننے ہوئے ۲ بیچ و پیکار ۳ بے حیلے شرم

ایک شخص جبرہ پہنے بیٹھا ہے۔ میں نے دونوں کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ داہنی طرف کنیسے کا کاہن بیٹھا ہے اور بائیں طرف قاضی شہر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے ایک سفید کاغذ کو بغور کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر اپنا سر اٹھا کر بولا۔ مجرموں کو حاضر کیا جائے۔ قید خانے کا دروازہ کھولا گیا۔ اس کے بائیں جانب صحن تھا۔ تو ایسا معلوم ہوا جیسے شیروں کا پنجرہ کھول دیا گیا ہو۔ پولیس کا ایک آدمی ایک بڈھے کھوسٹ کو گھسیٹ لایا۔ جس کے اعضاء ضعف کی وجہ سے جواب دے چکے تھے کنیسہ میں داخل ہوا۔ اس نے ایک بوری آٹے کی جو مسکینوں پر تقسیم کرنے کے لئے رکھی ہوئی تھی چرائی۔ یہ سنتے ہی مجمع چیخ اٹھا۔ گناہ گار مجرم پر افسوس ہے۔ خانہ خدا سے مال خدا چراتا ہے۔ پھر گواہوں کو پکارا گیا۔ تو کلیسا کے راہبوں نے اس کے خلاف گواہی دی۔ بادشاہ نے کاہن کے ساتھ تھوڑی دیر گوشی کی۔ پھر بلند آواز سے کہا۔ مجرم کو موت کے میدان کی طرف لے جایا جائے۔ پہلے اس کا داہنا ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کاٹا جائے۔ پھر پاؤں کاٹے جائیں پھر سر قلم کر دیا جائے۔ بوڑھا بادشاہ کے سامنے جھکا اور کانپتے ہوئے ہاتھ رحم کے لئے اس کی طرف بڑھائے تو پولیس کے آدمیوں نے اس کا منہ چھیت دیا۔ اور جیل کی طرف لے گئے پھر وہ ایک زرد روڈ بلے پتلے نوجوان کو لائے جو خوف سے کانپ رہا تھا۔ اسے بھی بادشاہ کے سامنے لا کھڑا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ اس کا جرم؟ قاضی نے کہا یہ قاتل ہے۔ آپ کا ایک لشکری اس کے کاؤں میں ٹپکھیں جمع کرنے گیا تھا۔ اس نے اس سے ٹپکھیں کا مطالبہ کیا اس نے انکار کیا۔ اور بڑی ڈھٹائی سے انکار کیا۔ لشکری نے اسے جھڑکا تو یہ غصے سے لال پیلا ہو گا اور تلوار نیام سے کھینچ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ لوگ چیخے کتنا بڑا جرم ہے جو شخص بادشاہ کے نائب کو قتل کرتا ہے وہ گویا بادشاہ کو قتل کرتا ہے۔ پھر مقتول فوجی کے مددگاروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے گواہی دی تو

فَأُطْرُقَ الْأَمِيرَ لَحْظَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ : يُقَادُ الْمَجْرِمُ إِلَى سَاحَةِ
 الْمَوْتِ فَيُصَلَّبُ عَلَى أَعْوَادِ شَجَرَةٍ ، ثُمَّ تُفْصَدُ عُرْوَتُهُ كُلُّهَا ، حَتَّى
 لَا يَبْقَى فِي جِسْمِهِ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنَ الدَّمِ ، فَصَرَخَ الْفَلَّامُ صَرْخَةً ،
 حَالَ الْأَعْوَانُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِنْجَامِهَا وَاحْتَمَلُوهُ إِلَى السِّجْنِ ، وَمَا لَبِثُوا
 أَنْ عَادُوا بِفَتَاةٍ جَمِيلَةٍ كَأَنَّهَا الْكَوْكَبُ الْمَشُوبُ حُسْنًا وَبِهَاءً لَوْلَا
 سَحَابَةٌ غَبْرَاءٌ مِنَ الْحَزْنِ تَدَجَّى فَوْقَ جَبِينِهَا ، فَقَالَ الْأَمِيرُ : مَا
 جَرِيْمَتُهَا ؟ فَقَالَ الْقَاضِي : إِنَّهَا امْرَأَةٌ زَانِيَةٌ ، دَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ
 مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَهَا خَالِيَةً بِقِيٍّ غَرِيبٍ كَانَ يُحِبُّهَا وَيَطْمَعُ فِي الزَّوْاجِ
 مِنْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَهَاجَ النَّاسُ وَاحْتَدَمُوا وَهَتَفُوا : الْقَتْلُ الْقَتْلُ .
 الرَّجْمُ الرَّجْمُ ! ! إِنَّهَا الْجَوْرِيَّةُ الْعُظْمَى وَالْحَيَاةُ الْكُبْرَى . فَقَالَ
 الْأَمِيرُ : أَيْنَ شَاهِدُهَا ؟ فَدَخَلَ قَرِيبُهَا الَّذِي كَشَفَ أَمْرَهَا فَشَهِدَ
 عَلَيْهَا . فَهَمِسَ الْقَاضِي فِي أُذُنِ الْأَمِيرِ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ :
 تَوَخَّذْ الْفَتَاةَ إِلَى سَاحَةِ الْمَوْتِ فَارْجُمِ عَارِيَةً حَتَّى لَا يَبْقَى عَلَى لَحْيِهَا
 قِطْعَةٌ جِلْدٍ وَلَا عَلَى عَظْمِهَا قِطْعَةٌ لَحْمٍ ، فَهَلَّلَ النَّاسُ وَكَبَّرُوا إِعْجَابًا
 بِعَدْلِ الْأَمِيرِ وَحَزْمِهِ ، فَلَا كِبَارًا لِسَطْوَتِهِ وَقُوَّتِهِ ، وَهَتَفُوا لَهُ وَلِكَاهِنِهِ
 وَقَاضِيهِ بِالدَّعَاءِ ، ثُمَّ نَهَضَ فَهَضَّ النَّاسُ بِنَهْوِضِهِ وَمَضُوا لِسَبِيلِهِمْ
 فَرِحِينَ مُغْتَبِطِينَ ، وَخَرَجَتْ عَلَى أَثَرِهِمْ حَرِينًا مُكْتَبِيًا أَفْكَرًا فِي
 هَذِهِ الْمَحَاكِمَةِ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِي لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا دِفَاعُ الْمُتَهَمِينَ عَنْ أَنْفُسِهِمْ ،
 وَلَمْ يَشْهَدْ فِيهَا عَلَى الْمُتَهَمِينَ غَيْرَ خُصُومِهِمْ ، وَلَمْ تَقْدَرْ فِيهَا الْعُقُوبَاتُ
 عَلَى مِقْدَارِ الْجَرَائِمِ ! وَأَعْجَبُ لِلنَّاسِ فِي ضَعْفِهِمْ وَاسْتِخْدَانِهِمْ
 أَمَامَ الْقُوَّةِ الْقَاهِرَةِ وَغَلْوِهِمْ فِي تَقْدِيرِهَا وَإِعْظَامِهَا وَإِعْرَاقِهِمْ فِي
 الثَّقَةِ بِهَا وَالزُّوْلِ عَلَى حُكْمِهَا عَدْلًا كَانَ أَوْ ظُلْمًا ، رَحْمَةً أَوْ
 قَسْوَةً ، وَأَرَادَ فِي نَفْسِي هَذِهِ الْكَلِمَاتُ :

لَيْتَ شِعْرِي : أَلَا يُوْجَدُ بَيْنَ هَذِهِ الْجَمَاهِيرِ لُصٌّ أَوْ قَاتِلٌ أَوْ
 زَانٍ يَعْلَمُ عُلْمَهُمْ فَيَرْحَمُهُمْ ، وَيَنْظُرُ إِلَى جَرَائِمِهِمْ بِالْعَيْنِ الَّتِي

بادشاہ نے ایک لحظہ کے لئے سر جھکا لیا۔ پھر سڑاٹھا کر کہا مجرم کو میدان موت کی طرف لے جایا جائے اور کسی درخت کی شاخ پر سولی چڑھا دیا جائے پھل سکی تمام گیں کاٹ دی جائیں حتیٰ کہ اس کے جسم میں ایک بھی قطرہ خون کا نہ رہے نوجوان چیخ پڑا وہ کچھ بھی کہنے نہ پایا تھا کہ پولیس کے آدمی اسے قید خانے کی طرف لے گئے۔ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک حسین و جمیل خوبصورت لڑکی کو لے آئے جیسے وہ حسین و جمال سے بھرپور ستارہ ہوا اگر غم کا بادل اسکی جبیں پر سایہ افکن نہ ہوتا۔ بادشاہ نے کہا۔ اس نے کیا جرم کیا ہے۔ قاضی بولا یہ زنا کاہ عورت ہے۔ اس کے خاندان کا ایک مرد اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ ایک حبیبی جوان کے ساتھ جو اس سے محبت کرتا تھا اور شادی کرنا چاہتا تھا۔ یہ صرف خلوت ہے لوگ یہ سنتے ہی آپس سے باہر ہو گئے اور چلانے لگے۔ قتل۔ قتل۔ رحم۔ رحم۔ یہ تو بڑا بھاری گناہ ہے اور بڑی بھاری خیانت ہے۔ بادشاہ نے کہا گواہ کون ہے۔ تو اس کا قریبی عزیز بڑھا۔ جس نے اس خلوت میں دیکھا تھا اور گواہی دی۔ قاضی نے بادشاہ کے کان میں کچھ دہرایا۔ ہتہا ہتہ کچھ کہنا پھر بادشاہ نے کہا۔ اس لڑکی کو بھی موت کے میدان میں لے جاؤ۔ اسے ننکا کر کے سنگسار کر دو حتیٰ کہ اس کے گوشت پر ذرا سی بھی کھال باقی نہ رہے اور نہ اسکی ہڈی پر گوشت کی بوٹی رہے لوگ سن کر نعرے بلند کرنے لگے کہ بادشاہ کتنا عادل اور محتاط ہے۔ وہ اسکی سطوت و قوت کی داد دے رہے تھے اور تالیباں بجا رہے تھے اور کاہن و قاضی کو دعائیے دے رہے تھے۔ پھر بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا تو لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ اور خوش خوش اپنے کاموں کی طرف چلتے بنے۔ میں انکے پیچھے پیچھے انتہائی غم اندوہ لئے چلا کہ یہ عجیب و غریب فیصلہ ہے کہ مجرموں کو کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ اور سوائے انکے منہ لفظوں کے کسی اور کی گواہی بھی نہیں لی گئی۔ پھر یہ کہ بقدر جرم سزا نہیں دی گئی۔ مجھے اسپر بھی تعجب تھا کہ لوگ کس قدر کمزور ہیں اور کس قدر قوت و سلطنت کے سامنے جھک جانے والے ہیں کس قدر حکومت کو مقدس جانتے ہیں۔ اور کس درجہ اسپر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسکے ظلم و عدل اور رحم و جبر کے سامنے کیسے سر جھکا دیتے ہیں، یہ کلمات دل ہی دل میں کہہ رہا تھا۔ کاش۔ مجھے کوئی بتائے اس عوام میں کوئی چورا قاتل اور زانی نہیں تھا جو ان لوگوں کو معذور سمجھ کر رحم کرتا۔ اور ان کے جرائم کو اس نظر سے دیکھتا

يَنْظُرُ بِهَا إِلَى جَرِيمَتِهِ ، وَيَنْسَى لَهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ مَا يَتَمَنَّى
لِنَفْسِهِ إِنْ قَلْبَرُ لَهُ أَنْ يَقِفَ فِي مَوْقِفٍ مِثْلَ مَوْقِفِهِمْ ، أَمَامَ قَضَاةٍ
مِثْلَ قَضَاتِهِمْ ؟

أَلَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الزَّانِيَةُ غَيْرَ زَانِيَةٍ ، وَالْقَاتِلُ إِذَا قَتَلَ دِفَاعًا
عَنْ عَرَضِهِ أَوْ سَالَهُ ، وَاللَّصُّ إِذَا سَرَقَ مَا يَسُدُّ بِهِ جُوعَهُ أَوْ جُوعَةَ
أَهْلِ بَيْتِهِ ؟

أَلَمْ يَرْتَكِبِ الْأَمِيرُ جَرِيمَةَ الْقَتْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي حَيَاتِهِ فَبِرَحْمَةِ
الْقَاتِلِينَ عِنْدَ النَّظَرِ فِي جَرَائِمِهِمْ ؟

أَلَمْ يَسْقُطْ إِلَى يَدِ الْكَاهِنِ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ دِينَارٌ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ ،
فَتَخِفَّ لَوْعَةُ أَتْفِهِ عَلَى الْعَرَاةِ الْمَسْرُوقَةِ مِنْ دَيْرِهِ وَيَغْتَفِرُ هَذِهِ
لِنَلِكٍ ؟

أَلَمْ تَرَلْ قَدِمُ الْقَاضِي مَرَّةً وَاحِدَةً فِيمَا مَرَّ بِهِ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِهِ
فَتَهْدَأُ ثَوْرَةٌ غَضَبِهِ عَلَى السَّاقِطِينَ وَالسَّاقِطَاتِ ؟

مَنْ هُمْ هَؤُلَاءِ الْجَالِسُونَ عَلَى هَذِهِ الْمَقَاعِدِ يَتَحَكَّمُونَ فِي أَرْوَاحِ
الْعِبَادِ وَأَمْوَالِهِمْ كَمَا يَشَاوِرُونَ ؟ وَيَقْسِمُونَ السَّعُودَ وَالنَّحُوسَ بَيْنَ
الْبَشَرِ كَمَا يُرِيدُونَ ؟

إِنَّهُمْ لَيَسُوا بِأَنْبِيَاءِ مَعْصُومِينَ ، وَلَا بِأَمَلَاكٍ مُطَهَّرِينَ ، وَلَا يَحْمِلُونَ
فِي أَيْدِيهِمْ عَهْدًا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِالنَّظَرِ فِي أَمْرِ عِبَادِهِ وَتَوْزِيْعِ حُطُوبِهِمْ
وَأَنْصَبَتِهِمْ بَيْنَهُمْ ، فَبِأَيِّ حَقٍّ يَجْلِسُونَ هَذِهِ الْجَلِيسَةَ عَلَى هَذِهِ السُّورَةِ ؟
وَمِنْ أَيِّ قُوَّةٍ شَرْعِيَّةٍ يَسْتَمِدُّونَ هَذِهِ السُّلْطَةَ الَّتِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهَا مِنْ
كُلِّ النَّاسِ جَمِيعًا ؟

مَنْ هُوَ الْأَمِيرُ ؟ أَلَيْسَ هُوَ الْمُسْتَبْدُ الْأَعْظَمُ فِي الْأُمَّةِ أَوْ سَلَالَةٍ

اعزت ۲ اگر جانا ۳ زبان دراز

ان کے لئے رحم و مغفرت کی دعا کرتا۔ جیسے کہ اپنے لئے کرتا ہے جبکہ وہ خود ان کے مقام پر لاکھڑا کر دیا جائے۔ ایسے قاضیوں کے سامنے جیسے ان کے قاضی ہیں گویا ایسا نہیں ہو سکتا کہ زانیہ غمیر زانیہ ہو۔ اور قاتل نے اپنی آبرزگی برافقت میں قتل کا ارتکاب کیا ہو۔ یا چور نے اپنے کنبے کی بھوک مٹانے کے لئے چوری کی ہو گویا بادشاہ نے اپنی زندگی میں قتل کا ارتکاب کبھی نہیں کیا کہ وہ قاتلوں کے جرم پر غور کرنے کے وقت ان پر رحم کرتا؟

کیا کبھی کاہن کے ہاتھ کبھی حرام دینار نہیں لگا کہ کنیسے کی بوری کی چوری پر اسے کم افسوس ہوتا۔ اور وہ اس گناہ کو اپنے گناہ کی وجہ سے بخش دیتا؟ کیا کبھی بھی قاضی کا قلم نہیں ڈمک گیا کہ گناہگار مردوں اور عورتوں پر اس کے غصہ کی آگ بجھ جاتی ہے ان کرسیوں پر بیٹھنے والے لوگوں کی روحوں اور مالوں پر اپنی حسب خواہش حکومت کرنے والے کون ہیں کہ جیسے چاہیں سعادت و نحوست کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ معصوم بنی نہیں ہیں۔ اور نہ ہی پاکیزہ فرشتے ہیں۔ اور نہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نامہ ہے کہ یہ اس کے بندوں کو فکر کریں۔ اور ان کی قسمتوں اور حصوں کو تقسیم کریں۔ تو یہ اس طور پر اس طرح کیسے بیٹھے ہیں؟ اور کونسی شرعی طاقت ان کے ہاتھوں میں ایسی ہے کہ وہ تمام لوگوں میں سلطنت کے مستحق بن بیٹھے ہیں؟

یہ بادشاہ کون ہے؟

کیا یہ امت کا سب سے بڑا چیرہ دست یا سب سے بڑے چیرہ دست کی اولاد نہیں ہے؟

الْمُسْتَبِدِّ الْأَعْظَمِ فِيهَا الَّذِي اسْتَطَاعَ بِقُوَّتِهِ وَقَهْرِهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ أَعْنَاقِ
النَّاسِ وَكَوَاهِلِهِمْ سُلَمًا يَصْعَدُ عَلَيْهَا إِلَى الْعَرْشِ الَّذِي يَجْلِسُ عَلَيْهِ ۲.

مَنْ هُوَ الْكَاهِنُ ؟ أَلَيْسَ هُوَ أَبْرَعُ النَّاسِ وَأَمْرُهُمْ فِي اسْتِغْلَالِ
النُّفُوسِ الضَّعِيفَةِ وَالْقُلُوبِ الْمَرِيضَةِ ۳.

مَنْ هُوَ الْقَاضِي ؟ أَلَيْسَ هُوَ أَقْدَرُ النَّاسِ عَلَى الْبَاسِ الْحَقِّ صُورَةَ
الْبَاطِلِ وَالْبَاطِلِ صُورَةَ الْحَقِّ ۴.

وَمَنْ كَانَ الْمُسْتَبِدُّونَ وَاللُّصُوفُ وَالظُّلْمَةُ أَخْبَارًا صَالِحِينَ وَأَبْرَارًا
طَاهِرِينَ ؟

عَجِيبٌ جِدًّا أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ لِغَضَبِهِ يَغْضِبُهَا لِعَرِضِهِ
أَوْ شَرَفِهِ فَيُسَمَّى مُحْرَمًا ، فَإِذَا قَتَلَ الْأَمِيرُ الْقَاتِلَ سُمِّيَ عَادِلًا ،
وَأَنْ يَسْرِقَ السَّارِقُ اللَّقْمَةَ يُقَاتِلُ بِهَا أَوْ يَقْبِتُ بِهَا عِيَالَهُ فَيُسَمَّى لُصًّا .
فَإِذَا أَمَرَ الْقَاضِي بِقَطْعِ أَطْرَافِهِ وَالتَّمْيِيلِ بِهِ سُمِّيَ حَازِمًا . وَأَنْ تَسْقُطَ
الْمَرْأَةُ سَقَطَةً رُبَّمَا سَاقَتْهَا إِلَيْهَا خَدْعَةٌ مِنْ خَدَاعِ الرِّجَالِ أَوْ تَرَعَةٌ
مِنْ تَرَعَاتِ الشَّيْطَانِ فَيُسْتَكْرَهُ النَّاسُ أَمْرَهَا ، وَيَسْتَبْشِرُونَ مَنَظَرَهَا ،
فَإِذَا رَأَوْهَا مُسَلَّوْدَةً إِلَى بَعْضِ الْأَنْصَابِ عَارِيَةً تُسَاقَطُ عَلَيْهَا حِجَابَةٌ
مِنْ كُلِّ صَوْبٍ أَنْسَوْا بِمَشْهَدِهَا وَأَعْجَبَهُمْ مَوْقِفُهَا وَمَصِيرُهَا .

كَمَا أَنَّ النَّارَ لَا تُطْفِئُ النَّارَ ، وَشَارِبَ السَّمِّ لَا يُعَالِجُ بِشَرِبِ
مَرَّةٍ أُخْرَى ، وَكَمَا أَنَّ مَقْطُوعَ الْيَدِ الْبَيْتِي لَا يُعَالِجُ بِقَطْعِ الْيَدِ
الْيَسْرِي ، كَذَلِكَ لَا يُعَالِجُ الشَّرَّ بِالشَّرِّ ، وَلَا يُمْنَعِي الشَّقَاءُ فِي هَذِهِ
الدُّنْيَا بِالشَّقَاءِ .

وَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُ نَفْسِي بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ حَتَّى أَقْبَلَ اللَّيْلَ فَمَرَرْتُ
بِسَاحَةِ مَظْلَمَةٍ مُوَحِّشَةٍ تَطَّابَّرُ فِي جَوْهَا أَمْرَابٌ مِنَ الطَّيْرِ عَادِيَةٌ

اچغل خور. انجوه. رقت کس چیز کو برباد کر دینا

کہ اس نے اپنی طاقت و جبروت کے بل بوتے پر لوگوں کی گردنوں اور ان کے
 کندھوں کو اپنے تخت پر چڑھنے کے لئے سیڑھی بنا رکھا ہے جس پر وہ جلوہ افروز
 ہوتا ہے؟ یہ کاہن کون ہے؟ کیا یہ ضعیف نفوس اور مریض دلوں کے غضب
 کرنے میں سب سے زیادہ ماہر نہیں ہے؟ ظالم چور اور چیرہ دست کیسے صالح
 ابرار اور پاکیزہ بن بیٹھے؟ یہ بات تو بڑی عجیب ہے کہ ایک آدمی ایک
 آدمی کو اس بنا پر قتل کر دے کہ اسے اپنی عزت و شرافت کی وجہ سے غصہ آیا
 تو وہ مجرم کہلائے۔ مگر جب بادشاہ اسے قتل کر دے تو عادل کہلائے۔ اور چور
 اس بنا پر چرائے کہ وہ اپنا یا اپنی اولاد کا پیٹ بھرے تو اسے چور کہا جائے۔ مگر
 جب قاضی اس کے ہاتھ کاٹ ڈالنے اور شلہ کرنے کا حکم دے تو وہ پختہ کار کہلائے۔ اور
 اگر ایک عورت کا قدم پھیل جائے جو ہو سکتا ہے کہ کسی مرد کے بہلانے یا شیطان
 کے اغوا کرنے سے پھیلا ہو۔ تو لوگ اسے بڑی نظروں سے دیکھیں اور اسکی شکل سے
 کراہت کریں۔ مگر جب اسے کسی ستون سے ننگا بندھا ہوا دیکھیں کہ ہر طرف سے پتھر
 برسائے جا رہے ہوں۔ تو وہ اس منظر سے خوش ہوں اور اس کا یہ موقف اور
 یہ انجام کار انہیں اچھا لگے؟ جیسے آگ آگ کو نہیں بجھا سکتی یا جیسے زہر کا ایک
 گھونٹ دوسرے گھونٹ سے نجات نہیں دے سکتا۔ یا دانے کٹے ہوئے
 ہاتھ کا علاج بائیں ہاتھ کو کاٹ کر نہیں کیا جاسکتا اس طرح برائی
 کا علاج برائی سے نہیں کیا جاسکتا اور اس دنیا میں بد بختی کو بد بختی سے نہیں مٹایا
 جاسکتا۔ میں دل ہی دل میں یہ باتیں کرتا جا رہا تھا کہ رات ہونے لگی۔
 تو میرا گھر ایک وحشت ناک تاریک میدان سے ہوا۔ جس کی فضاء
 میں مردار خور پرندوں کی ٹولیاں اُجا رہی تھیں۔

رَائِحَةً ، فَأَخْرَقْتَهَا حَتَّى بَلَغْتُ أَبْعَدَ بَقَاعِهَا ، فَرَأَيْتُ مَنْظَرَ هَائِلًا
لَا يَزَالُ أَثَرُهُ عَالِقًا بِنَفْسِي حَتَّى السَّاعَةِ .

رَأَيْتُ الشَّيْخَ جُنَّةً مُعْفَرَةً بِالتُّرَابِ لَا رَأْسَ لَهَا ، وَلَا أَطْرَافَ ، ثُمَّ رَأَيْتُ
رَأْسَهُ وَأَطْرَافَهُ مُبَعْرَةً حَوْلَيْهِ كَأَنَّهَا نَوَادِبُ يُنْدِبُهُ حَاسِرَاتٌ .
وَرَأَيْتُ الْفَتَى مُسْلُودًا إِلَى شَجَرَةٍ فَرَعَاهُ كَأَنَّهُ بَعْضُ أَغْصَانِهَا ، وَقَدْ
سَأَلَ جَمِيعَ مَا فِي عُرْوَقِهِ مِنَ الدَّمِ حَتَّى أَصْبَحَ شَبَحًا مَائِلًا ، أَوْ
خِيَالًا سَارِيًا . وَرَأَيْتُ الْفَنَاءَ كِتْلَةً خَمْرَاءَ مِنَ اللَّحْمِ لَا يَسْتَبِينُ
لَهَا رَأْسٌ ، وَلَا قَدَمٌ ، وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهَا أَكْوَامٌ مِنَ الْحِجَارَةِ الْمُخْضَبَةِ
بِدِمَائِهَا ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِجَانِبِ هَذِهِ الْجُمُتِ الثَّلَاثِ حَفْرَةً جَوْفَاءَ تَفْهَقُ
بِالدَّمِ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا تَجْمَعُ دِمَاءَ هَوْلَاءِ الْمَسَاكِينِ ، فَشَقَرْتُ كَأَنَّ
سَحَابَةَ سُودَاءُ تَهَيَّطُ عَلَى عَيْنِي قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى غَابَ عَن نَّظْرِي
كُلُّ شَيْءٍ فَسَقَطْتُ فِي مَكَانِي لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِمَّا حَوْلِي ، فَلَمَّ اسْتَفِيقَ
حَتَّى مَضَتْ دَوْلَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا شَيْخٌ أَسْوَدُ يَدْتُو
بِمَنِي رُؤَيْدًا رُؤَيْدًا ، فَارْتَعَتْ لِنَظْرِهِ ، وَفَرَعْتُ إِلَى سَاقِ الشَّجَرَةِ
فَأَخْتَبَاتُ وَرَأَاهُ ، فَمَا زَالَ يَتَقَدَّمُ حَتَّى صَارَ بِجَانِبِي فَأَشْعَلُ مِصْبَاحًا
صَغِيرًا كَانَ فِي يَدِهِ فَتَبَيَّنَتْهُ عَلَى نُورِهِ فَإِذَا عَجُوزٌ شَمَطَاءٌ فِي زِيِّ الْمَسَاكِينِ
وَمَسْحَتِهِمْ ، فَمَسَّتْ تَتَصَفَّحُ وَجْهَهُ الْقَتْلَى حَتَّى بَلَغَتْ مَضْرَعَ الشَّيْخِ
فَجَعَتْ بِجَانِبِهِ سَاعَةً تَبْكِيهِ وَتَنْدُبُهُ ، ثُمَّ مَسَّتْ إِلَى رَأْسِهِ وَأَطْرَافِهِ
فَجَمَعَتْهَا وَضَعَتْهَا إِلَى جُنَّتِهِ ، ثُمَّ احْفَرَتْ لَهُ حَفْرَةً تَحْتَ سَاقِ
الشَّجَرَةِ فَدَفَنَتْهُ فِيهَا وَقَامَتْ عَلَى قَبْرِهِ تَوَدِّعُهُ وَتَقُولُ : فِي سَبِيلِ
اللَّهِ مَا لَقَيْتُ فِي سَبِيلِي وَسَبِيلِ أَحْفَادِكَ الْبُوسَاءِ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَظْلُومُ ،
وَفِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَكَفَنَهُ رُوحٌ طَارَ عَن جَسَدِكَ ، وَجَسَدُ نِسْمَةٍ تَبْرُكُ ،
فَتَدَّ كُنْتُ خَيْرَ النَّاسِ رُوحًا وَأَبَدًا وَأَطَهَّرَهُمْ لِسَانًا وَبَدَأَ وَأَشْرَفَهُمْ
قَلْبًا وَنَفْسًا ، فَادْهَبْ إِلَى رَبِّكَ لِنَلْقَى جَزَاءَكَ عِنْدَهُ وَأَطْلُبْ إِلَيْهِ
الرَّحْمَةَ لِجَمِيعِ النَّاسِ حَقًّا لِقَاتِلِكَ وَظَالِمِكَ ، وَاسْأَلْهُ أَنْ يُلْحِقَنِي

اد رخت کے پتے جھڑنا کسی کی مصیبت پر خوش ہونا

میں سے پار کر گیا اور اس کے پر لے کنارے پر پہنچ گیا تو میں نے ایک خونناک منظر دیکھا جس کا اثر آج تک میرے نفس سے چھٹا ہوا ہے میں نے اسے بوڑھے کامٹی میں لتھرا ہوا جڑ دیکھا جس کے سر تھانہ ہاتھ پاؤں۔ پھر میں نے اس کا سر اور اس کے ہاتھ پاؤں ادھر ادھر پڑے دیکھے جیسے وہ ننگے راتم کرنے والیاں ہوں اور نوجوان کو ایک گھنے درخت سے بندھا دیکھا جیسے وہ بھی اسکی ایک شاخ ہو۔ اسکی ساری رگوں کا خون بہہ گیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ایک تصویر یا خیال سا ہو گیا تھا۔ اور وہ نوجوان لڑکی گوشت کا سرخ سرخ لوتھرا ہو گئی تھی نہ اس کا سر تھانہ پاؤں اس کے گرد اس کے خون میں رنگے ہوئے پتھروں کا ڈھیر تھا۔ پھر میں نے ان تینوں لاشوں کے پاس ایک بڑا گڑھا دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ ان مسکینوں کے خون کا نالہ ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا گویا ایک سیاہ بادل آہستہ آہستہ میری آنکھوں پر اترا رہا ہے۔ حتیٰ کہ میری نظر سے ہر چیز غائب ہو گئی۔ میں وہیں گر پڑا اور مجھے اپنے ماحول کا کچھ بھی ہوش نہ رہا۔ رات گئے مجھے ہوش آیا۔ میں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی کالی کالی چیز میرے آہستہ آہستہ قریب آرہی ہے میں اسے دیکھ کر ڈر گیا۔ اور درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گیا۔ وہ آگے بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ میرے قریب آ گیا تو اس نے ایک چھوٹا سا چراغ روشن کیا جو اسکے ہاتھ میں تھا میں نے چراغ کی روشنی میں دیکھا تو ایک چڑیل سی بوڑھی مسکین صورت و ہیبت والی مقنولین کے چہرے کو ٹول رہی ہے۔ حتیٰ کہ وہ بوڑھے کی قتل گاہ تک پہنچ گئی وہ گھنٹہ بھر بیٹھی رہتی رہی۔ پھر اس کے سر اور پاؤں کی طرف گئی۔ انہیں اٹھا کر اسی کے لاشے کے پاس رکھ دیا۔ پھر درخت کی جڑ میں ایک گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا اور قبر پر کھڑے ہو کر الوداعی کلمات کہنے لگی۔ اللہ کی راہ میں تو نے میرے اور اپنے بدنصیب پوتوں کے لئے اے مظلوم! یہ مصیبت اٹھائی اللہ کیلئے اور اس کی پناہ میں تیری روح تیرے جسم سے اڑ گئی اور تیرا جسم تیری قبر میں در آیا تو بڑا اچھا شوہر بڑا عمدہ باپ بڑے پاکیزہ دل اور زبان والا شریف النفس روح والا تھا۔ اپنے پروردگار کے پاس پہنچا جاتا کہ وہ مجھے جزائے اس سے رحم کی درخواست کر حتیٰ کہ اپنے قاتلوں اور ظالموں کیسے بھی اور میرے لئے راکہ کہ وہ مجھے بہت جلد تجھ سے ملا دے۔

بِذَلِكَ وَفِيكَ ، فَلَا مَيَّءَ بَعَزَيْتَنِي عَنْكَ بَعْدَ فُرَاكِكَ إِلَّا الْأَمَلُ فِي لِقَائِكَ ،
فَاتَّكَيْتَنِي بِكَأَوْهَا وَأَحْزَنْتَنِي مَنَظَرُهَا ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا صَادِقَةٌ
فِيمَا تَقُولُ ، وَأَنَّ شَيْخَهَا شَهِيدٌ مِنْ شُهَدَاءِ الْقَضَاءِ . وَأُحْيَيْتُ أَنْ
أَقِفَ عَلَى فِصْنِهَا وَقِصَّتِهِ فَبَرَزْتُ مِنْ مِغْبِي وَمَشَيْتُ إِلَيْهَا فَارْتَاعَتْ
لِمَرَايَ عِنْدَ النَّظَرَةِ الْأُولَى ، ثُمَّ سَكَتَتْ كَأَنَّمَا ذَكَرْتُ أَنَّ لَا رَيْبَةَ
بِأَصَابِ الْحَيَاةِ بَعْدَ مَصَابِهَا الَّذِي نَزَلَ بِهَا ، فَابْتَدَرْتُهَا بِقَوْلِي : لَا
تُرَاعِي يَا سَيِّدَتِي فَإِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ عَنْ هَذَا الْبَلَدِ لَا أَعْرِفُ مِنْ
شَأْنِهِ . وَلَا مِنْ شَأْنِ أَهْلِهِ شَيْئًا ، وَقَدْ رَأَيْتُ السَّاعَةَ مُوقِفَكَ عَلَى
هَذَا الْقَبْرِ وَتَفَجَّعَكَ عَلَى سَارِكِيهِ فَرَيْتُ لَكَ وَبَكَيْتُ لِبِكَائِكَ وَتَمَنَيْتُ
لَوْ أَفْضَيْتَ إِلَيَّ بِذَاتِ نَفْسِكَ عَلَيَّ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَكُونَ لَكَ عَوْنًا عَلَى
مَهْلِكَ ، فَاسْتَعْبَرْتُ بِأَكِيَّةٍ وَأَنْشَأْتُ مُحَدِّثَتِي وَتَقُولُ :

إِنَّ زَوْجِي لَمْ يَكُنْ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِهِ أَمْسًا وَلَا سَارِقًا ، بَلْ
قَضَى أَيَّامَ شَبَابِهِ وَكَهُولَتِهِ عَامِلًا مُجِدًّا لَا يَفِرُّ سَاعَةً وَاحِدَةً عَنِ السَّعْيِ
فِي طَلَبِ رِزْقِهِ وَرِزْقِ أَهْلِ بَيْتِهِ حَتَّى كَبُرَ وُلْدُهُ ، وَكَانَ وَاحِدَهُ ،
فَأَشْتَدَّ بِهِ بِسَاعِدِهِ وَاحْتَمَلَ عَنْهُ بَعْدَ مَا كَانَ يَسْتَقِلُّ بِحَمْلِهِ مِنَ الْمَهْمِ ،
وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ نَعَمْنَا بِهِ وَبِمَعُونَتِهِ حَقَبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى نَزَلَتْ بِهِ
نَازِلَةُ الْمَوْتِ فَذَهَبَتْ بِحَيَاتِهِ أَحْوَجَ مَا كُنَّا إِلَيْهِ ، وَخَلَفَ وَرَاءَهُ
خَمْسَةُ أَوْلَادٍ صِغَارٍ لَا يَتَجَاوَزُ أَكْبَرُهُمُ الْعَاشِرَةَ مِنْ عُمْرِهِ ، وَكَانَتْ
قَدْ أُدْرِكَتْ أَبَاهُ الشَّبْخُوخَةُ ، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ هُمُ الْكَبِيرُ وَهُمْ الشُّكْلُ
فَأَصْبَحَ عَاجِزًا عَنِ الْعَمَلِ لَا يَسْتَطِيعُهُ إِلَّا فِي الْفَيْئَةِ بَعْدَ الْفَيْئَةِ ،
وَأَصْبَحْنَا جَمِيعًا فِي حَالَةٍ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْبُؤْسِ لَا يَعْرِفُ مَكَانَهَا مِنْ
نَفُوحِنَا إِلَّا مَنْ أَلِمَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ طَرَفٌ مِنْهَا حَتَّى طَلَعَتْ عَلَيْنَا شَمْسُ
يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ ، وَلَيْسَ فِي يَدِنَا مَا نَقُومُ بِهِ أَصْلَابَ صِغَارِنَا ،

إِدْقًا وَقَا

کیونکہ مجھے اب کوئی چیز بھی تسلی نہیں دے سکتی۔ مگر تجھ سے ملاقات کی امید میں اس کے رونے کی وجہ سے رونے لگا۔ اس کے غمناک منظر سے میں کپیدہ خاطر ہو گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے اور اسکا بوڑھا قضاے الہی کا شہید ہے مجھے ان دونوں کے قصے سے دلچسپی ہوئی۔ میں جہاں سے چھپا تھا۔ وہاں سے نکلا اور اسکی طرف بڑھا تو وہ دیکھتے ہی ڈر گئی۔ مگر پھر اسے اطمینان ہو گیا۔ گویا اسے اس بات کا خیال آ گیا کہ جو مصیبت اسپر پڑی ہے اس کے بعد زندگی کی کسی مصیبت کی کیا قسمت ہو سکتی ہے میں نے جلدی سے اس سے کہا۔ محترمہ! آپ ڈریں نہیں۔ میں اس شہر میں ایک اجنبی ہوں انسان ہوں۔ میں اس شہر کے یا اس کے باشندوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا میں نے اس وقت آپ کو اس قبر پر کھڑے دیکھا۔ اور قبر والے پر آنسو بہاتے دیکھا تو مجھے آپ پر رحم آ گیا اور میں آپ کے رونے کی وجہ سے رو پڑا۔ میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ مجھ سے اپنے دل کی بات کہہ دیں۔ شاید میں آپ کے غم کے بارے میں آپ کی مدد کر سکوں۔ اسکی آنکھوں میں آنسو بھرائے اور یوں گویا ہوئی میرا سوہر زندگی بھر کبھی چور نہیں بنا۔ بلکہ اس نے اپنی جوانی اور بچپن عمری کام کاج میں بسر کی کہ کبھی بھی ایک گھڑی بھر کے لئے اپنے اور گھر والوں کیلئے رزق کی تلاش میں کبھی غفلت نہیں برتی۔ حتیٰ کہ اس کا بیٹا جوان ہو گیا۔ وہ اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے جوان ہونے سے اس کے بازو طاقت ور ہو گئے اور اس کا بوجھ اٹھانے لگے۔ ابھی چند دنوں ہی ہم نے اس کا آرام و عیش دیکھا تھا کہ موت آگئی۔ اور اس کی زندگی کا ایسے وقت خاتمہ کر گئی کہ ہم اس کے بہت محتاج تھے۔ وہ اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا۔ سب بڑا دس سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ باپ بوڑھا ہو چکا تھا۔ اسے دو غم لگ گئے ایک بڑھاپے کا دوسرے بیٹے کے فوت ہونے کا۔ لہذا وہ کام کے قابل نہ رہا۔ البتہ گلہ ہے بگلہ ہے کچھ کر لیتا تھا۔ ہم سب سب ایک ایسی بد بختی میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا صحیح اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس پر اس قسم کی مصیبت پڑی ہو۔ حتیٰ کہ ایک دن سورج طلوع ہوا۔ تو ہمارے ہاتھ میں اتنا بھی نہ تھا۔ کہ ہم اپنے بچوں کی کمر سیدھی رکھ سکیں۔ یا انہیں

وَلَا مَا نُعَلِّمُهُمْ بِهِ بَعْلِيًّا ، فَاسْتَقَطَ فِي يَدِنَا وَعَلِمْنَا أَنَّا هَالِكُونَ جَمِيعًا
 إِنْ لَمْ يَتَدَارَكْنَا اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمْ أَرُ بُدْءًا مِنْ أَنْ أَلْحَأ إِلَى الْحَطَّةِ
 الَّتِي بَلَجْتُ إِلَيْهَا كُلُّ مُضْطَرِّ عَدِيمٍ ، فَبَرَزْتُ إِلَى النَّاسِ أَنْعَرَضُ
 لِمَعْرُوفِهِمْ وَأَسْتِنِدِي مَاءً أَكْفِهِمْ فَلَمْ أَجِدْ بَيْنَهُمْ مَنْ يُحْسِنُ إِلَيَّ بِمَجْرَعَةٍ
 أَوْ مَضْغَةٍ ، وَلَا مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى سَبِيلِ ذَلِكَ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مَا حَالَ
 بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَصَرَفَ وُجُوهَهُمْ عَنِّي إِيَّيَّ لَا أَلْبَسُ مَرْقَعَةَ الشَّحَازِينَ ،
 وَلَا أَحْمِلُ رَكْوَتَهُمْ ، فَعَدْتُ إِلَى مَنَزِلِي وَبَيْنَ جَنَّتِي مِنَ الْهَمِّ مَا
 اللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ ، فَرَأَيْتُ الْأَطْفَالَ سَهْدًا يَتَضَاعُونَ جُوعًا ، وَرَأَيْتُ
 الشَّيْخَ جَالِسًا بَيْنَهُمْ يَبُلُّ تُرْبَةَ الْأَرْضِ بِدُمُوعِهِ وَيَقْرَعُ كَفَّهُ بِكَفِّهِ
 لَا يَعْلَمُ مَاذَا يَصْنَعُ ، وَلَا كَيْفَ يَحْتَالُ ، وَكَوْنُ أَنْ شَخَّصَ الْمَوْتَ
 بَرَزَ إِلَيَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ لَكَانَ مَنظَرُهُ أَهْوَى عَلَى نَفْسِي مِنْ مَنظَرِ
 هَوْلَاءِ الصَّبِيَّةِ ، وَهُمْ يَحْدِقُونَ فِي وَجْهِي عِنْدَ دُخُولِي وَيَلُورُونَ
 حَوْلِي لِيَرَوْا هَلْ عَدْتُ إِلَيْهِمْ بِمَا يُسَدُّ جُوعَتَهُمْ ؟ وَمَا عَدْتُ إِلَيْهِمْ
 إِلَّا بِالْبَاسِ الْقَاتِلِ وَالْكَمِدِ الشَّامِلِ ؟ فَتَقَلَّمْتُ نَحْوَ الشَّيْخِ ، وَقُلْتُ
 لَهُ : إِنَّ فِي دَيْرِ الْمَدِينَةِ كَمَا يَزْعَمُونَ مَالًا لِلصَّدَقَاتِ يُتَوَلَّى الْكَاهِنُ
 الْأَعْظَمُ إِنْفَاقَهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ فَلَوْ ذَهَبْتُ إِلَيْهِ وَكَشَفْتُ
 لَهُ حِلَّتَكَ وَسَأَلْتَهُ أَنْ يَمْنَحَكَ عِلَالَةً تَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى أَمْرِكَ لَرَجَوْنَا
 أَنْ نُسَىءَ لَوْعَةَ هَوْلَاءِ الْأَطْفَالِ الْمَسَاكِينِ ، فَأَسْتَنَارَ وَجْهَهُ بِنُورِ
 الْأَمَلِ وَقَامَ إِلَى عَصَاهُ فَأَعْتَمَدَ عَلَيْهَا وَمَشَى إِلَى الدَّيْرِ حَتَّى بَلَغَهُ
 فَصَعَدَ إِلَى حُجْرَةِ الْكَاهِنِ حَتَّى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَفَضَّ لَهُ جُمْلَةَ
 حَالِهِ وَسَكَبَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ جَمِيعَ مَا أَبْقَتْ الْأَيَّامُ فِي جَنْبِهِ الْقَرِيبِينَ
 مِنْ دُمُوعٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ الْكَاهِنُ بِأَقْبَحِ مَا يُسْتَقْبَلُ بِهِ مَسُودٌ سَائِلًا ،
 وَقَالَ لَهُ : إِنَّ الدَّيْرَ لَا يُحْسِنُ إِلَّا إِلَى الَّذِينَ أُسْلَفُوهُ الْإِحْسَانَ مِنْ

إِجْمَعِي تَبِيحَاتِنَا

کچھ بھی بہلا سکیں۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ اگر رحمت الہی نے مردن کی توہم سب صلاک
 ہو جائیں گے لہذا مجھے سوائے اسکے کوئی چارہ کار نظر نہ آیا جس کی طرف ہر مفلس پریشان
 مال پناہ پکڑتا ہے۔ میں نکلی تاکہ لوگوں سے خیرات مانگوں اور انکی ہتھیلی کے پانی سے
 ری حاصل کروں تو میں نے کسی ایک کو بھی نہ پایا جو ایک گھونٹ یا ایک بوٹی دے
 دے یا اس کی طرف میری رہبری کرے۔ سب بڑی چیز جو میرے اور ان کے درمیان
 مائل تھی وہ یہ تھی کہ میں بھی ایک مانگنے والوں کی طرح گڑھی پہنے ہوئے نہ تھی۔ نہ میرے
 اس ڈھویرا تھا۔ لہذا میں گھر لوٹ آئی میرے دل میں ایک ایسا غم تھا جسے خدا ہی
 بانٹا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بچے بیدار ہیں اور بھوک سے بلبلا رہے ہیں اور بڑھا
 ن کے بیچ میں بیٹھا ہوا ہے اور اپنے آنسوؤں سے زمین کو تر کر رہا ہے اور ہاتھ مل
 رہا ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ کیا جیلہ کرے۔ اگر اس وقت موت میرے
 سامنے آجاتی تو ان بچوں کے اس منظر سے میرے لئے اس کا منظر آسان تھا۔ جب میں
 داخل ہوئی تو وہ میرا منہ تکنے لگے اور میرے ارد گرد گھومنے لگے کہ میں انکی بھوک
 مارنے کیلئے کچھ لائی ہوں۔ حالانکہ میں مار ڈالنے والی ناامیدی اور غم کامل کے سوا کچھ
 لائی تھی۔ میں بوڑھے کی طرف بڑھی اور اس سے کہا شہر کے کینسے میں خیرات کا کچھ مال
 ہے جس کو فقرا پر خرچ کرنے کا اختیار کاہن اعظم کو ہے اگر آپ وہاں جائیں اور
 اس سے اپنی ضرورت کا اظہار کریں۔ اور تھوڑا سا اس سے طلب کریں۔ تو ہمیں
 امید ہے کہ ہم ان مسکین بچوں کی آگ بجھا دیں گے یہ سن کر امید سے اس کا
 چہرہ جگمگانے لگا۔ اپنی لاکھی کی طرف بڑھا اور ٹیک لگاتا ہوا کلیسا کی طرف روانہ
 ہوا۔ وہاں پہنچا تو کاہن کے حجرے پر جا کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس نے
 سب کچھ حال و اشکاف کر دیا۔ اور جو کچھ آنسو اسکی زخمی پلکوں میں زمانے نے
 چھوڑے تھے۔ سارے ہی اس کے قدموں تلے بہا دیئے۔ کاہن نے اس کا بڑی طرح
 استقبال کیا کہ اس سے زیادہ بڑا سلوک کسی مائل کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔
 اور اس سے کہا کہ کینسہ تو صرف انہی لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔
 جنہوں نے پہلے اس کے ساتھ احسان کیا ہو۔

قَبْلُ ، وَ مَا كُنْتُ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ رَغْدِكَ وَ رِخَاءِكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
 إِلَيْهِ فَأَذْهَبَ لِشَانِكَ فَأَبْوَابُ الْعَيْشِ وَاسِعَةٌ بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَإِنْ ضَاقَتْ
 بِكَ فَأَبْوَابُ الْجَرَائِمِ أَوْسَعُ مِنْهَا ، فَخَرَجَ مِنْ حَضْرَتِهِ كَثِيرًا مَحْزُونًا
 لَا يُرَى فِضَاءُ الدُّنْيَا فِي نَظَرِهِ إِلَّا كَكَيْفَةِ الْحَابِلِ أَوْ أَفْحَوْصِ
 الْقَطَاةِ حَتَّى نَزَلَ إِلَى سَاحَةِ الدَّيْرِ فَلَمَّحَ فِي إِحْدَى زَوَابِئِهِ عَرَّارَةً
 دَقِيقًا فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِهَا ، وَ مَا كَانَتْ تُحَدِّثُهُ لَوْلَا الْعُوزُ وَالْفَاقَةُ ،
 ثُمَّ أَذْرَكَهُ الْحَيَاءُ فَأَغْضَى عَنْهَا وَاسْتَمَرَ سَائِرًا فِي طَرِيقِهِ حَتَّى صَارَ
 بِجَانِبِهَا فَوَقَعَ نَظَرُهُ عَلَيْهَا مَرَّةً أُخْرَى فَعَاوَدَهُ حَدِيثُهُ الْأَوَّلَ فَحَاوَلَ
 دَفْعَهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَجَلَسَ بِجَانِبِهَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ وَيَقُولُ : إِنَّ الطُّعَامَ
 طَعَامَ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنَا فَقِيرٌ وَ مَسْكِينٌ ، لَا أَعْلَمُ أَنَّ بَيْنَ
 أَسْوَارِ هَذِهِ الْمَدِينَةِ ، وَلَا فِي جَمِيعِ أَرْبَابِهَا رَجُلًا أَحْوَجُ ، وَلَا
 أَفْقَرُ مِنِّي ، فَإِنْ كَانَ الطَّمَعُ فِي هَذِهِ الْغَرَارَةِ جُرِيمَةً فَقَدْ أَذِنَ لِي
 الْكَاهِنُ بِارْتِكَابِ الْجَرَائِمِ فِي سَبِيلِ الْعَيْشِ ، ثُمَّ مَشَى إِلَيْهَا فَاحْتَمَلَهَا
 عَلَى ظَهْرِهِ وَ مَشَى بِهَا جَاهِدًا مُرَجِّحًا ، فَمَا تَجَاوَزَ عَتَبَةَ الدَّيْرِ حَتَّى
 أَثْقَلَهُ الْحَمْلُ وَ سَمِعَ أَنَّهُ عَاجِزٌ عَنِ الْمَسِيرِ فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِالْقَائِهِ عَنْ
 ظَهْرِهِ ، ثُمَّ سَمَّيَتْ لَهُ مِنْظَرَهُ أَحْقَادِ الصِّغَارِ ، وَ هُمْ الْقَائِئُ نَحَتْ
 جَنْدَرَانِ الْبَيْتِ يَتَضَوَّرُونَ جُوعًا فَحَمَلُ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَشَى بِعَتَمِدِ
 عَلَى عَصَاهُ مَرَّةً ، وَ عَلَى الْجُدَارِ مَرَّةً أُخْرَى حَتَّى نَالَ مِنْهُ الْجَهْدُ
 فَأَحْسَسَ أَنَّ أَنْفَاسَهُ قَدْ جُمِدَتْ فِي صَدْرِهِ لَا تَهَيِّطُ ، وَلَا تَعْلُو ،
 وَأَنَّ مَا كَانَ بَاقِيًا فِي عَيْنَيْهِ مِنْ نُورٍ قَدْ انْطَفَأَ دَقْفَةً وَاحِدَةً فَأَصْبَحَ
 لَا يُرَى شَيْئًا مِمَّا حَوْلَهُ ، وَإِذَا نَفَثَ مِنْ دَمٍ قَدْ دَفَقَتْ مِنْ صَدْرِهِ فَانْحَلَّتْ

إِذَا تَنَا بِ تَفِيْشِ ٣ عَطَلَتْ نُوْمَرِي

تو اپنی خوش عیشی و خوشحالی میں کسی دن بھی محسین میں سے نہیں ہوا۔ لہذا اپنا راستہ
 لے زندگی کے دروازے تیرے سامنے کھلے ہیں۔ اگر یہ راہ تنگ ہو جائے تو جرائم
 کی راہ اس سے زیادہ وسیع ہے۔ وہ اسکی بارگاہ سے سخت نمکین لوطا۔ قضائے عالم
 اسکی آنکھوں میں جال لگانے والے کی گچھی کی طرح یا بیڑی کے انڈے سینے کی جگہ کی طرح
 تنگ تھی حتیٰ کہ وہ کلیہ کے صحن کی طرف اترا اس نے ایک کونے میں آٹے کی بوری
 دیکھی۔ دل نے کہا اسے لے چل۔ اگر محتاجی اور فاقہ مستی نہ ہوتی تو اسے اس بات کا خیال
 تک نہ آتا۔ پھر شرم دامنگیر ہوئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ چلتا
 رہا حتیٰ کہ اس تک پہنچ گیا۔ دوسری بار پھر اسکی نظر اس بوری پر پڑی پھر وہی
 پہلا خیال دامن گیر ہوا اس نے اسے دفع کرنا چاہا مگر نہ کر سکا وہ اس کے پاس بیٹھ
 کر دل ہی دل میں کہنے لگا۔ یہ رزق فقرا کے لئے ہے۔ اور میں فقیر مسکین ہوں
 میں سمجھتا ہوں کہ اس شہر بیاہ اور اس سرزمین میں مجھ سے بڑھ کر کوئی فقیر و محتاج
 نہیں۔ اگر اس بوری کا لالچ جرم بھی ہو تو کاہن نے جسے زندگی گزارنے کے لئے
 اجازت دے دی ہے۔ لہذا وہ اس کی طرف بڑھا اور بعدی کو پیٹھ پر لاد کر
 گرتے پڑتے چلا کنیسہ کی چوکھٹ سے پار نہ ہوا تھا کہ بوجھ نے اسے عاجز کر دیا۔
 اسے احساس ہوا کہ وہ اٹھا نہیں سکتا۔ لہذا دل نے کہا اسے پیٹھ سے پھینک
 دے مگر چھوٹے چھوٹے پوتوں کی سورتیں آنکھوں کے سامنے گھوم گئیں۔ کہ وہ گھر کی
 دیوار تلے پڑے بلبلا رہے ہیں۔ اس نے تحمل سے کام لیا اور ایک بار پھر لاٹھی
 اور دیوار کا سہارا لے کر چل کھڑا ہوا مگر سخت تھکاوٹ محسوس ہوئی اور ایسا لگا
 جیسے سینے میں سانس جم گیا ہو کہ نہ چڑھتا ہے نہ اترتا ہے اس کی آنکھوں
 کی روشنی دفعتاً بجھ گئی، وہ ارد گرد کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اچانک سینہ خون آیا۔

عَلَى رَدَائِهِ فَسَقَطَ فِي مَكَانِهِ مَغْشِيًا عَلَيْهِ ، وَلَمْ يَزَلْ عَلَى مَحَالِهِ نَبْلَكَ
 حَتَّى مَرَّ بِهِ الْعَسَسُ ، فَرَأَوْهُ وَرَأَوْا الْغَرَارَةَ بِجَانِبِهِ فَارْتَابُوا بِهِ ، وَكَانَ
 رُهْبَانُ الدَّيْرِ قَدْ أَخَذُوا بِتَصَابِحُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ : الْغَرَارَةَ أ الْغَرَارَةَ أ
 وَبَنَسَلُونَهَا فِي أَنْحَاءِ الدَّيْرِ حَتَّى يَسُوا مِنْهَا فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهَا فِي
 كُلِّ مَكَانٍ حَتَّى اتَّقُوا بِالْعَسَسِ حَوْلَ مَضْرَعِ الشَّيْخِ فَعَرَفُوا ضَالَّتْهُمْ ،
 وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ حَتَّى كَانَتِ الْغَرَارَةُ فِي الدَّيْرِ وَكَانَ الشَّيْخُ فِي
 السَّجْنِ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا رَأَيْتُ مِنْ أَمْرِهِ ، فَوَاسَفَاهُ عَلَيْهِ
 لَقَدْ مَاتَ شَهِيدًا مَظْلُومًا ، وَوَارَحَمَتَاهُ لِي وَلِأَطْفَالِي الْبُوسَاءِ الْمَسَاكِينِ
 مِنْ بَعْدِهِ أ .

ثُمَّ نَهَضْتُ مِنْ مَكَانِهَا وَمَسَحْتُ بِعَبْرَتِهَا بِطَرْفِ رَدَائِهَا وَنَظَرْتُ
 إِلَى الْقَبْرِ نَظْرَةً طَوِيلَةً وَقَالَتْ : « الْوِدَاعُ يَا رَفِيقُ صَبَائِي ، وَعَمَادُ
 شَبْحُوحَتِي أ الْوِدَاعُ يَا خَيْرَ الْأَزْوَاجِ وَأَبْرَ الْعَشْرَاءِ أ الْوِدَاعُ حَتَّى
 يَجْمَعُ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي دَارِ جَزَائِهِ » ثُمَّ أَنْكَفَأَتْ رَاجِعَةً فِي الطَّرِيقِ
 الَّتِي جَاءَتْ مِنْهَا .

وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَغْلِغَلَ شَخْصُهَا فِي أَعْمَاقِ الظَّلَامِ حَتَّى رَأَيْتُ شَبْحًا
 آخَرَ يَرَاهِي مِنْ حَيْثُ اخْتَفَى الشَّبْحُ الْأَوَّلُ وَمَا زَالَ يَتَقَدَّمُ نَحْوِي
 مُتَسَلِّلًا بِخَنَلِسِ خَطْوَاتِهِ اخْتِلَاسًا فَاخْتَبَأَتْ وَرَاءَ الشَّجَرَةِ لِأَرَى
 مَا هُوَ صَانِعٌ وَكَانَ الْقَمَرُ قَدْ بَدَأَ بِشَرْفٍ عَلَى الْوُجُودِ مِنْ مَظْلِعِهِ
 وَبُرْسِلُ الْخَبُوطِ الْأُولَى مِنْ أَشْعَتِهِ عَلَى نَبْلِكَ السَّاحَةِ الْكُبْرَى فَرَأَيْتُ
 الشَّبْحَ عَلَى نُورِهِ فَإِذَا فَتَاهُ جَمِيلَةٌ بَارِكِيَّةٌ لَمْ أَرِ فِي حَيَاتِي دَمْعَةً عَلَى
 خَدِّ أَجْمَلٍ مِنْ دَمْعَتِهَا عَلَى خَدِّهَا ، فَدَارَتْ بِعَيْنَيْهَا لِحْظَةً حَتَّى وَقَعَ
 نَظْرُهَا عَلَى جَنْبِ الْمَصلُوبِ بَيْنَ أَعْوَادِ الشَّجَرَةِ فَمَشَتْ إِلَيْهِ وَمَدَّتْ
 يَدَهَا إِلَى الْحَبْلِ الْمَشْدُودِ بِهِ فَعَالَجَتْ عَقْدَتَهُ حَتَّى رَاحَلَتْ ثُمَّ اخْتَلَتْهُ

إِجْمَاعًا

اور اسکی چادر پر گر گیا۔ لہذا وہ وہیں بیہوش ہو کر گر پڑا اسی حالت میں تھا کہ پہرے دار ادھر سے گزرے انہوں نے دیکھا کہ بوری بوڑھے کے برابر ہی پڑی ہوئی ہے لہذا انہیں شک ہوا۔ کیسے کے رام بیٹکا رہے تھے۔ بوری بوری تا آنکہ ناامید ہو گئے تو ادھر ادھر ادھر تلاش کرنے لگے حتیٰ کہ پہرہ داروں سے بوڑھے کے پاس ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے گمشدہ بوری کو پہچان لیا۔ گھنٹہ بھر گزارا تھا کہ بوری کیسے ہیں اور بڑھا جیل میں تھا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہوا آپ نے دیکھا۔ انسو س ہے کہ اس پر وہ شہید مظلوم امرا۔ خدا مجھ پر اور میرے مصیبت زدہ مسکین بچوں پر اس کے بعد رحم فرمائے؟ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ اپنی چادر سے آنسو صاف کئے اور دیر تک قبر کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔ الوداع۔ اے بہترین شوہر اور اے بہترین دوست الوداع۔ اے بچپن کے ساتھی اے میرے بڑھاپے کے سہارے الوداع۔ حتیٰ کہ اللہ ہمیں تمہیں ملا دے اپنے دارالجزاء میں پھر وہ اسی راستے سے واپس چلی گئی جدھر سے آئی تھی۔ ابھی تاریکی میں اسکی پرچھائیں غائب ہی ہوئی تھی کہ دوسری پرچھائیں اسی طرف سے دکھائی دی۔ وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ بڑھی تو میں درخت کی آڑ میں ہو گیا۔ دیکھوں کیا کرتا ہے۔ چاند طلوع ہو چکا تھا۔ اور اس بڑے میدان میں اپنی شمعوں کے تار پھیلا رہا تھا۔ میں نے آنے والی پرچھائیں کو چاند کی روشنی میں دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و جمیل لڑکی روتی ہوئی آ رہی ہے۔ میں نے عمر بھر کوئی آنسو اتنے حسین رخصتوں پر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ادھر ادھر نظر گھمایں تو اسکی نگاہ درختوں کی شاخوں کے مصلوب پر پڑی وہ اسکی طرف بڑھی اور بندھی ہوئی رسی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسکی گرہ کھولی تو وہ گھل گئی۔ پھر اس

عَلَى يَدَيْهَا وَأَضْجَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَوَقَفْتُ بِجَانِبِهِ سَاعَةً تَنْظُرُ إِلَيْهِ
 جَامِدَةً سَاكِنَةً كَأَنَّهَا غَيْرُ آهِيَةٍ وَلَا حَافِلَةٍ ثُمَّ هَتَفَتْ صَارِخَةً : وَاشْفِيقَاةً !
 وَسَقَطَتْ فَوْقَهُ تَضُمَّهُ وَتَقَبَّلَهُ وَتَلَّمَّ شَعْرَهُ وَجَبَّيْنَهُ وَتَزَفَّرَ فِيمَا بَيْنَ
 ذَلِكَ زَفِيرًا مُتْدَارِكًا كَأَنَّمَا تُنْفِثُ أَفْلَاحُ كِبِدِهَا نَفْسًا ، حَتَّى نَالَ مِنْهَا
 الْجَهْدُ فَتَزَحَّتْ قَلِيلًا ثُمَّ هَوَّتْ بِجَانِبِهِ هَوِي الْجَذَعِ السَّاقِطِ لَا حَرَكَ
 بِهَا ، فَأَهَمَّتِي أَمْرُهَا وَخِيفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ لِحِقَ بِهَا مَكْرُوهٌ فَمَشَيْتُ
 إِلَيْهَا حَتَّى صِرْتُ بِجَانِبِهَا فَشَعَرْتُ بِأَنْفَاسِهَا الضَّعِيفَةِ تَرَدَّدُ فِي صَدْرِي ،
 فَعَلِمْتُ أَنَّهَا حَيَّةٌ فَجَلَسْتُ فَوْقَ رَأْسِهَا أَنْدَبَهَا وَأَدْعُو اللَّهَ لَهَا حَتَّى
 اسْتَفَاقَتْ بَعْدَ هَيْبَةٍ فَرَأْتَنِي بِجَانِبِهَا فَظَنَرْتُ إِلَى نَظْرَةٍ حَاثِرَةٍ ،
 ثُمَّ تَقَدَّمَتْ نَحْوِي وَقَالَتْ : عَلِيٌّ مِنْ تَبِكِّي أَيُّهَا الرَّجُلُ الْغَرِيبُ ؟
 قُلْتُ : أَبِكِّي عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِي وَعَلَى فِقْدِكَ الْبَائِسِ الْمُسْكِينِ ، قَالَتْ :
 نَعَمْ إِنَّهُ بَائِسٌ مُسْكِينٌ فَأَبِكْ عَلَيْهِ يَا سَيِّدِي كَثِيرًا فَقَدْ كَانَ زِينَةَ
 الشَّبَابِ وَزَهْرَةَ الْحَيَاةِ وَرِيحَانَةَ النَّفْسِ وَمَتْعَةَ الْأَفْنَدَةِ وَالْقُلُوبِ ،
 وَلَقَدْ ظَلَمُوهُ إِذْ قَتَلُوهُ فَمَا كَانَ قَاتِلًا وَلَا مُجْرِمًا ، وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ رَأَى
 عَرَضَهُ فَرِيضَةً فِي يَدِ مَنْ يُرِيدُ كِبْرًا فَقَطَعَ بِتِلْكَ الْبَدِ الْمُمْتَدَّةِ إِلَيْهِ
 وَانْتَقَمَ لِنَفْسِهِ وَلِلشَّرَفِ وَالْفَضِيلَةِ مِنْهَا ، وَلَوْ أَنْصَفُوهُ لَأَسْتَبْقُوهُ
 رَحْمَةً بِهِ وَبِشَبَابِهِ ، فَمَا أَجْرَمَ مَنْ ذَادَ عَنِ عَرَضِهِ وَلَا أَرَمَ مَنْ قَتَلَ
 قَاتِلَهُ . قُلْتُ : هَلْ لَكَ أَنْ تَقْصِي عَلَيَّ قِصَّةَ يَا سَيِّدَتِي ؟ قَالَتْ : نَعَمْ .

نَزَلَ قَرِينًا صَبَاحَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ قَائِدٌ مِنْ قَوَادِ الْأَمِيرِ الَّذِينَ
 يَطُوفُونَ الْبِلَادَ لِجَمْعِ الضَّرَائِبِ فَمَرَّ بِأَيَّاتِ الْقَرْيَةِ يَتَنَايَتَا
 حَتَّى بَلَغَ مَنزِلَنَا وَكُنْتُ وَاقِفَةً عَلَى بَابِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى نَظْرَةٍ مُرِيَّةٍ طَارَ
 لَهَا قَلْبِي زُعْبًا وَفَرَقًا ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ أَخِي فَأَرَشَدْتَهُ إِلَى مَكَانِهِ فَسَأَلَهُ
 عَنِ الْمَالِ فَاسْتَسَاءَ رِيَاءَ أَيَّامًا قَلِيلًا حَتَّى يَبِيعَ غَلَّتَهُ فَأَبَى إِلَّا

اسما جانا سیکڑا پھاڑنا
 ۲ پارہ پارہ ہونا۔

نے لاش کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور زمین پر لٹا دیا۔ ایک گھڑی بھر وہ اسے نہایت سکون سے دیکھتی رہی۔ جیسے اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔ پھر ایک لحنت پھوٹ پڑی۔ اسے بھیا۔ وہ اسپرگر پڑی کبھی اسے اپنے سینے سے لگاتی اور کبھی اسے بوسہ دیتی۔ کبھی اس کے بالوں اور پیشانی کو چومتی اور اس درمیان میں بے درپے ایسی آہیں بھرتی جیسے وہ جگر کے ٹکڑے اُگل رہی ہو۔ حتیٰ کہ تھک گئی۔ پھر کچھ لڑکھڑائی اور میت کے برابر گر پڑی جیسے درخت کا تناگر پڑے۔ وہ بے حس و حرکت تھی۔ مجھے اس کے معاملہ سے دلچسپی ہو گئی۔ میں ڈرا کہیں اسے کوئی آواز نہ پہنچ جائے۔ لہذا اسکی طرف بڑھا۔ یہاں تک کہ اس کے کمزور سانس اس کے سینے میں لڑکھڑا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ زندہ ہے۔ میں اس کے سر کی طرف بیٹھ کر رونے اور دعا کرنے لگا۔ حتیٰ کہ کچھ دیر بعد اسے ہوش آگیا اس نے مجھے اپنے برابر دیکھا تو حیرت سے دیکھنے لگی۔ پھر میری طرف بڑھی اور بولی۔ اے اجنبی تو کیوں روتا ہے۔ میں نے کہا۔ محترمہ۔ آپ پر اور آپ کے مرحوم مصیبت زدہ مسکین بھائی پر روتا ہوں۔ وہ بولی۔ ہاں، وہ مصیبت زدہ مسکین تھا۔ محترم۔ آپ جتنا چاہے رو لیجئے۔ وہ زینت شباب گل زندگی۔ ریحان قلوب اور تسکین نفوس تھا۔ انہوں نے اسے قتل کر کے ظلم کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ وہ قاتل تھا۔ نہ مجرم۔ البتہ اس نے دیکھا کہ اس کی اُبرو بے حرمتی کر نیوالے کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ لہذا اس نے بڑھنے والے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اور اپنے نفس، اپنی ترافت اور اپنی فضیلت کا بدلہ لے لیا۔ اگر لوگ انصاف کرتے تو ضرور اسکی جوانی پر اور اسپر رحم کرتے، کیونکہ جو شخص اپنی اُبرو سے مدافعت کرے وہ مجرم نہیں ہو سکتا نہ اپنے قاتل کو قتل کرنے والا گناہ گار ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا۔ محترمہ۔ کیا آپ مجھے اسکا قصہ سنا سکتی ہیں؟ اس نے کہا۔ ہاں، ایک دن صبح صبح ہمارے گاؤں میں بادشاہ کا ایک سپہ سالار آیا جو شہر شہر چکر لگا کر ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ وہ گاؤں کے ایک ایک گھر سے گذرا حتیٰ کہ ہمارے گھر بھی پہنچ گیا۔ میں دروازے میں کھڑی تھی۔ تو اس نے مجھے برسی نگاہ سے دیکھا۔ میرا دل خوف سے ہوا۔ ہو گیا۔ پھر مجھ سے میرے بھائی کے بارے میں معلوم کیا۔ میں نے اسے وہاں تک پہنچا دیا۔ اس نے میرے بھائی سے مطالبہ کیا۔ تو اس نے چند دنوں کی مہلت طلب کی تاکہ اپنا غلہ بیچ سکے۔

أَنْ يَنْقُدَهُ السَّاعَةَ أَوْ يَأْخُذَنِي رَهِينَةً عِنْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْوَفَاءِ . وَعَمَّرَ
 فِي بَعْضِ أَعْوَانِهِ فَدَارُوا حَوْلِي وَكُنْتُ أَسْمَعُ قَبْلَ الْيَوْمِ حَدِيثَ
 أَوْلِيكَ الْفَتَيَاتِ الشَّقِيَّاتِ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ رَهَائِنَ فِي قَصْرِ الْأَمِيرِ فَلَا
 يَخْرُجْنَ مِنْهُ إِلَّا سَاقِطَاتٍ أَوْ مَحْمُولَاتٍ ، فَفَزَعْتُ إِلَى أَخِي وَلَصَفْتُ
 بِهِ فَوَقَفَ بَيْنِي وَبَيْنَ الرَّجُلِ ، وَقَالَ لَهُ : لَا شَأْنَ لَكَ مَعَ الْفَتَاةِ
 إِنَّمَا أَنَا صَاحِبُ الْمَالِ وَأَنَا الْمَأْخُودُ بِهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ جَمِيعًا ، فَإِنْ
 كَانَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ رَهِينَةٍ فَأَنَا رَهِينَةٌ مَالِي حَتَّى يَصِلَ إِلَيْكَ ، فَقَالَ
 لَهُ لَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَالِ أَوْ الرَّهِينَةِ وَلَا بُدَّ أَنْ تَكُونَ الرَّهِينَةَ كَمَا أُرِيدُ ،
 فَإِنْ آيَتْ فَحَبَانِكَ فِدَاءً عَنْهَا ، فَغَضِبَ أَخِي غَضَبًا انْتَفَضَ لَهَا
 جِينَةٌ عِرْقٌ وَلَمْ أَرَهُ فِي سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ غَضَبِهِ قَبْلَ الْيَوْمِ وَقَالَ
 لَهُ : فَتَكُنْ حَيَاتِي فِدَاءً لِشَرَفِي أَمْ جَرْدَ سَيْفِهِ وَضَرْبَهُ بِضَرْبَةٍ طَارَتْ
 بِرَأْسِهِ وَوَقَفَ فِي مَكَانِهِ لَا يَبْرُحُهُ وَسَيْفُهُ يَقْطُرُ دَمًا حَتَّى غَلَّهٗ (۱۱)
 الْأَعْوَانُ وَاحْتَمَلُوهُ إِلَى السِّجْنِ ، فَتِلْكَ حَيَاتُهُ يَا سَيِّدِي وَذَلِكَ مَمَاتُهُ ،
 فَلَنْ بَكَيْتُهُ أَنَا أَبْكِي قِيَّ الْفَتَيَاتِ هَمَّةً وَنَجْدَةً ، وَنَادِرَةَ الرِّجَالِ عِزَّةً ،
 وَأَبَاءً وَأَفْضَلَ الْأَخُوَّةِ رَحْمَةً وَحَنَانًا .

ثُمَّ قَالَتْ : هَلْ لَكَ أَنْ تُعِينَنِي يَا سَيِّدِي عَلَى مَوَارِيثِهِ قَبْلَ أَنْ
 يَحُولَ النَّهَارُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَدْ أَصْبَحْتُ وَاهِيَةً مُنْضَعِفَةً لَا أَقْوَى
 عَلَى شَيْءٍ ، فَكُنْتُ إِلَى الشَّجَرَةِ فَاحْتَفَرْتُ حَوْلَ سَاقِهَا حَفْرَةً بِجَانِبِ
 حَفْرَةِ الشَّيْخِ فَوَارَيْتُهُ فِيهَا ، فَتَقَدَّمَتِ الْفَتَاةُ نَحْوَ الْقَبْرِ وَجَثَّتْ بِجَانِبِهِ
 سَاعَةً مُطْرَقَةً سَاكِتَةً ، لَا أَعْلَمُ هَلْ هِيَ بِأَكِيَّةٍ أَوْ ذَاهِلَةٌ حَتَّى فَارَقَتْ
 مَكَانَهَا ؟ فَرَأَيْتُ تُرْبَةَ الْقَبْرِ مُخْضِلَةً بِدُمُوعِهَا ثُمَّ مَدَّتْ يَدَهَا إِلَيَّ وَقَالَتْ :
 شُكْرًا لَكَ يَا سَيِّدِي فَقَدْ أَعْتَنِي عَلَى مَوْقِفٍ قَلَمًا يَجِدُ فَيْدٍ مُسْتَعِينٍ
 مَعِينًا ، وَمَضَتْ لِسَبِيلِهَا .

إسعیب لگانا ۲ کزور . عاجز مہونا

سپہ سالار نے کہا۔ ابھی دو ور نہ اس لڑکی کو ادائیگی کے دن تک گروی رکھو۔ اس نے اپنے مددگاروں کو اشارہ کیا تو انہوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا۔ میں اس قبیل ان نوجوان بدبخت لڑکیوں کے واقعات سن چکی تھی جو بادشاہ کے محل میں گروی رہتی ہیں تو وہاں سے بے آبرو ہو کر نکلتی ہیں۔ میں بھائی کی طرف دوڑی اور اس سے لپٹ گئی۔ وہ میرے اور سپہ سالار کے درمیان حائل ہو گیا۔ اور بولا آپ کو لڑکی سے کیا تعلق۔ مال والا ہیں۔ میں ہی ماخوذ ہو سکتا ہوں اگر رخصت کی ضرورت ہے۔ تو میں ہی گروی ہو سکتا ہوں۔ اس نے کہا جب تک مال نہ پہنچے۔ ٹیکس دو یا لڑکی۔ مال مرہون میری مرضی کے مطابق ہوگا۔ اگر تو انکار کرتا ہے تو اپنی زندگی سے ہاتھ دھولے۔ میرے بھائی کو سخت غصہ آگیا اور اسکی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ جسے میں نے کبھی غصے کی حالت میں اس طرح نہ دیکھا تھا۔ وہ بولا۔ میری زندگی میری شرافت پر قربان پھر اس نے تلوار سونت کر اسکی گردن اڑادی۔ وہ وہیں کھڑا رہا۔ اسکی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ حتیٰ اس کے مددگاروں نے طوق درگلو کر کے قید خانے پہنچا دیا۔

اے محترم! یہ ہے اسکی زندگی اور یہ ہے اسکی موت۔ اگر میں اسے روتی ہوں تو میں ایک کامل بہت و جرات والے جوان بہت وغیرت والے نادر انسان اور بہترین رحم دل والے بھائی کو روتی ہوں۔ اے محترم! کیا آپ اسکی لعش کے چھپانے میں میری مدد کر سکتے ہیں۔ قبیل اس کے کہ دن نکل آئے۔ کیوں کہ میں بڑی کمزور ہو گئی ہوں۔ مجھ سے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ میں درخت کی طرف گیا اور اس کے تنے کے نیچے بوڑھے کی قبر کے برابر گرٹھا کھودا اور اس میں چھپا دیا۔ لڑکی قبر کی طرف آئی اور تھوڑی دیر سر جھکائے بیٹھی رہی۔ پتہ نہیں وہ رو رہی تھی یا بیہوش تھی۔ حتیٰ کہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے دیکھا تو قبر کی مٹی اس کے انگوٹھ سے بھینگی ہوئی تھی پھر اس نے میری طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا شکر یہ۔ کیونکہ آپ نے میری ایسے وقت مدد کی ہے جبکہ بہت کم کوئی مدد کرتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی راہ لی۔

فَاتَّبَعْتُهَا نَظْرِي حَتَّى اخْتَبْتُ آخِرَ طَبَقٍ مِنْ طَبَائِبِ رَدَائِهَا ، فَعَدْتُ
إِلَى نَفْسِي ، فَإِذَا جَنَّةُ الْفِتَاةِ الْمَرْجُومَةِ لَا تَزَالُ مَكَانَهَا فَهَاجَتِي مَنظَرُهَا
وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : إِنِّي لَا أَدْخِرُ لِنَفْسِي عَمَلًا أَرْجُو فِيهِ رَحْمَةَ اللَّهِ
وَإِحْسَانَهُ يَوْمَ جَزَائِهِ ، أَفْضَلُ مِنْ مَوَارَاةِ هَذِهِ الْمِسْكِينَةِ الرَّابِ ،
فَاحْتَفَرْتُ لَهَا حَضْرَةً بِجَانِبِ حَفْرَةِ الشَّهِيدِينَ ثُمَّ أَلْقَيْتُ عَلَيْهَا رَدَائِي
وَاحْتَمَلَتْهَا عَلَى يَدَيِ حَتَّى أَضْجَعْتُهَا فِي حَفْرَتِهَا ، فَإِنِّي لَأَجْتُو عَلَيْهَا
الرَّابِ إِذَا شَعَرْتُ بِمَحْرَكَةِ وَرَائِي ، فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا قِيٌّ بِإِعْ مَنْتَفِعٌ
بِرُودَةِ سَوْدَاءٍ لَا يُسْتَبِينُ مِنْهَا غَيْرُ بِيَاضٍ وَجْهِهِ ، فَابْتَدَرْتَنِي بِقَوْلِهِ :
مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ الَّذِي تَجْتُو تَرَابَهُ يَا سَيِّدِي ؟ قُلْتُ : فَتَاةٌ
مَرْجُومَةٌ رَأَيْتُ جَنَّتَهَا السَّاعَةَ مَنبُودَةً فِي هَذَا الْعَرَاءِ فَرِحِمْتُ مَضْرَعُهَا
وَاحْتَفَرْتُ لَهَا هَذَا الْقَبْرَ الَّذِي تَرَاهُ ، فَقَالَ : إِنْ رَأَيْتَ يَا سَيِّدِي مَعَ
هَذِهِ الْفِتَاةِ شَانًا ، فَهَلْ تَأْذِنُ لِي أَنْ أُوَدِّعَهَا الْوَدَاعَ الْأَخِيرَ قَبْلَ أَنْ
يَحُولَ الرَّابِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ شَانُكَ وَمَا تُرِيدُ ، وَتَنَحَّيْتُ
قَلِيلًا فَدَنَا مِنْ الْقَبْرِ وَجِئًا فَوْقَ رُؤُوسِهِ وَظَلَّ يُنَاجِي الدَّفِينَةَ نَجَاءً خَلَتْ
أَنَّ الْكَوَارِكُ تُرَدُّدُهُ فِي سَمَائِهَا الرِّيَّاحُ تُرْجِعُهُ فِي أَجْوَانِهَا ، حَتَّى
إِشْتَفَّتْ نَفْسَهُ ، فَقَامَ إِلَى الرَّابِ يَهِيلُهُ عَلَيْهَا حَتَّى وَرَاهَا ، ثُمَّ التَفَّتْ
إِلَيَّ وَقَالَ : لَقَدْ شَكَرَ اللَّهُ لَكَ يَا سَيِّدِي هَذِهِ الْبَدَ الْيَّتِي أَسَدَيْتَهَا إِلَيَّ
هَذِهِ الْفِتَاةِ الْمَظْلُومَةِ بِسِرِّ مَا كَشَفَ النَّاسُ عَنْ عَوْرَتِهَا ، وَحَفِظَ
مَا أَضَاعُوا مِنْ حُرْمَتِهَا ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا بِمَا فَعَلْتَ ،
وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ كَمَا أَحْسَتَ إِلَيْهَا ، وَأَرَادَ الرَّجُوعُ فَاسْتَوْقَفَهُ وَقُلْتُ
لَهُ : وَهَلْ مَاتَتْ هَذِهِ الْفِتَاةُ مَظْلُومَةً كَمَا تَقُولُ ؟ فَانْفَجَرَتْ شَفَتَاهُ
عَنْ ابْتِسَامَةٍ مَرَّةً وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً هَادِئَةً مُطْمَئِنَّةً وَقَالَ : نَعَمْ يَا سَيِّدِي ؟
وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا رَأَيْتَنِي السَّاعَةَ وَإِقْفَاءً عَلَى حَاقَةِ قَبْرِهَا أَنْدَبَهَا .

أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي اتَّهَمُوهَا بِهِ ، وَأَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَكَ كَمَا أَقُولُ لِرَبِّي
يَوْمَ أَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَافِعًا إِلَيْهِ ظَلَامَتَهَا : إِنَّهَا بَرِيئَةٌ مِمَّا رُمُوهُارَ بِهِ ،

إِيكے لگاتے ہوئے ۲ ارادہ

میں نے اس کے پیچھے نظریں دوڑائیں۔ یہاں تک کہ اسکی چادر کی آخری لپیٹ بھی میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اب مجھے ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نوجوان سنگسار شدہ لڑکی کی لعش اب تک اپنے ہی مقام پر پڑی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے بڑا ہیجان ہوا اور دل میں کہا۔ اس سے زیادہ رحمت الہی کا داعیہ اور کون سا عمل ہو سکتا ہے کہ میں اس مسکین عورت کو مٹی میں چھپا دوں لہذا میں نے ان دونوں شہیدوں کے برابر ایک گڑھا کھودا۔ پھر اس پر اپنی چادر ڈال دی اور اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر اسے اس گڑھے میں سلا دیا۔ میں اس پر مٹی ڈال ہی رہا تھا کہ پیچھے کچھ آہٹ محسوس ہوئی۔ میں نے سر کر دیکھا تو ایک نوجوان سیاہ چادر میں لپٹا ہوا کھڑا ہے اور صرف اس کے چہرے کی سفید ٹکیہ دکھائی دے رہی ہے۔ اس نے پہل کرتے ہوئے پوچھا۔ محترم جس پر آپ مٹی ڈال رہے ہیں یہ کس کی قبر ہے میں نے کہا سنگسار شدہ لڑکی کی۔ میں نے اس میدان میں اس کی لاش پڑی دیکھی تو مجھے رحم آگیا۔ اور میں نے قبر کھود دی۔ جناب میرا اس لڑکی سے اس قسم کا تعلق ہے۔ تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے آخری بار رخصت کر دوں۔ قبل ازیں کہ اس کے اور میرے درمیان مٹی حائل ہو جائے۔ میں نے کہا۔ ہاں آپ کو اختیار ہے۔ میں ایک طرف ہو گیا تو وہ قبر کے قریب کر بیٹھ گیا

اور مدفون سے سرگوشی کرنے لگا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ستارے آسمانوں پر اور ہوائیں فضاؤں میں اسے دھرا رہی ہیں جتنی کہ اس کا کلیجہ کچھ ٹھنڈا ہو گیا۔ تو وہ اس پر مٹی ڈالنے لگا۔ اور اسے چھپا دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر بولا۔ جناب اللہ نے آپکا شکر یہ ادا کیا کہ آپ نے اس نوجوان لڑکی کیساتھ کیا کیا اور جس چیز کو لوگوں نے بے پردہ کر دیا تھا اسے چھپا دیا۔ اور جو اس کی حرمت ریزی کی گئی تھی اس پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ آپکو جزائے خیر دے اور جس طرح آپ نے اسکے ساتھ احسان کیا اللہ آپ کے ساتھ احسان کرے۔ وہ واپس جانے لگا تو میں نے اسے روک لیا اور کہا۔ کیا یہ لڑکی منطوم مری ہے جیسا کہ آپکا خیال ہے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اس کے ہونٹ کھلے۔ وہ میری طرف پُر سکون نظر سے دیکھنے لگا اور بولا۔ ہاں جناب۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس وقت آپ مجھاسکی قبر کے کنارے روتے نہ دیکھتے۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس کے ساتھ انہوں نے اسے منتم کیلئے۔ میں آپ کے کہہ سکتا ہوں جس طرح کہ اپنے پروردگار سے روز جزاء میں اسکی طرف سے اپیل کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ اس بات سے بالکل بری ہے جسکے ساتھ منتم کی گئی ہے۔

وَلَهَا أَطَهَرُ مِنَ الزَّهْرَةِ الْمَطْلُوعَةِ ، وَأَنْقَى مِنَ الْقَطْرِ الصَّافِيَةِ .

لَقَدْ أَحْبَبْتُ هَذِهِ الْفَتَاةَ مُذْ كَانَتْ طِفْلَةً لِأَعْبَةٍ ، وَأَحْبَبْتَنِي كَذَلِكَ
 مِمَّ سَبِينَا وَشَبَّ الْحُبُّ مَعَنَا فَتَعَاقَدْنَا عَلَى الْوَفَاءِ وَالْإِخْلَاصِ ،
 ثُمَّ خَطَبْتُنِي إِلَى أَبِيهَا فَأَخَطَبْتَنِي رَاضِيًا مَسْرُورًا حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ
 بَيْنِي وَبَيْنَ الْبِنَاءِ بِهَا إِلَّا أَيَّامٌ مَعْدُودَاتٌ . إِذْ نَزَلَتْ بِأَبِيهَا نَازِلَةٌ
 الْمَوْتِ ، فَعَلِمْنَا أَنَّ لَا بُدَّ لَنَا مِنَ الْإِنْتِظَارِ بِأَنْفُسِنَا عَامًا كَامِلًا ،
 فَفَعَلْنَا ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَامُ أَوْ كَادَ ، حَدَّثَ أَنْ ذَهَبَتْ الْفَتَاةُ
 إِلَى قَاضِيِ الْمَدِينَةِ فِي أَمْرٍ يَتَعَلَّقُ بِمِيرَاثِهَا فَرَأَاهَا الْقَاضِيُّ فَتَبِعَهَا نَفْسَهُ
 فَارْتَسَلَ وَرَاءَ عَمَّتِهَا ، وَكَانَ وَلِيًّا أَمْرَهَا بَعْدَ أَبِيهَا ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ
 الطَّامِعِينَ الْمُدَاهِنِينَ الَّذِينَ لَا يَبَالُونَ أَنْ يَخُونُوا بَحْرًا مِنَ الدِّمِّ إِذَا
 تَرَأَى لَهُمْ عَلَى شَاطِئِهِ الْآخِرِ دِينَارٌ لَامِعٌ ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَغْبَتَهُ
 فِي الزَّوْاجِ مَعَ ابْنَةِ أَخِيهِ فَطَارَ بِهِدِهِ الْمُنْحَرُ فَرِحًا وَسُرُورًا ، وَلَمْ
 يَتَرَدَّدْ فِي إِجَابَةِ طَلْبِهِ ، وَعَادَ إِلَى الْفَتَاةِ بِحِمْلِ إِلَيْهَا هَذِهِ الْبُشْرَى
 فَاسْتَقْبَلَتْهُ بِوَجْهِ بَاسِرٍ وَقَالَتْ لَهُ : إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَكُونَ خِطِيبَةً
 رَجُلَيْنِ فِي آنٍ وَوَاحِدٍ ، فَلَمْ يَبَلِّ بِقَوْلِهَا وَقَالَ لَهَا : سَتَزَوِّجِنِي مَنْ
 أُرِيدُ طَائِعَةً أَوْ كَارِهَةً فَلَا خِيَارَ لَكَ فِي نَفْسِكَ إِنَّمَا الْخِيَارُ لِي رَفِي
 أَمْرِكَ وَحَدِيثِي ، وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى أَعْدُوا لَهَا عِدَّةَ زَوَاجِهَا
 رَسَمُوا يَوْمًا لِرُفَافِهَا ، فَمَا غَرَبَتْ شَمْسُ ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى جَمَعَتْ
 مَا كَانَ لَهَا فِي بَيْتِهَا مِنْ ثِيَابٍ وَحِلْيَةٍ ، وَخَرَجَتْ تَحْتَ سِتَارِ اللَّيْلِ
 هَائِمَةً عَلَى وَجْهِهَا لَا تَعْلَمُ أَيْنَ تَذْهَبُ ، وَلَا أَيَّ طَرِيقٍ تَسْلُكُ ،
 وَكَانَ عَمَّتُهَا قَدْ رَفَعَتْ إِلَى الْقَاضِيِّ أَمْرَ فَرَارِهَا فَبَتَّ عَلَيْهَا عُيُونَهُ وَأَرْصَادَهُ
 يَطْلُبُونَهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ ، حَتَّى لَمَحَهَا بَعْضُهُمْ جَالِسَةً تَحْتَ بَعْضِ الْجُرَّانِ
 فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَذَعَرَتْ لِمَرَّاهِ وَتَرَكَتْ حَقِيبَتَهَا مَكَانَهَا وَفَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

إِعْظَمَ لَمَّا انْتَبَهَتْ .

وہ شبنم آلود پھول سے زیادہ پاک اور صاف قطرے سے زیادہ صاف ہے۔ اس لڑکی سے جبکہ ابھی یہ کھیلنے کودنے کے ہی لائق تھی، مجھے محبت ہو گئی اور اسے مجھ سے محبت ہو گئی۔ پھر ہم دونوں جوان ہوئے، تو دونوں کی محبت بھی جوان ہو گئی۔ لہذا ہم نے آپس میں وقار و خلاص کا معاہدہ کیا۔ پھر اس کے باپ کو پیغام بھیجا تو اس نے خوشی خوشی منظور کر لیا۔ تاآنکہ جب میرے اور اس کے درمیان شبِ عروسی کے چند دن رہ گئے تو اس کا باپ مر گیا۔ ہم نے کہا سال بھر تو انتظار کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ جب سال ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب آیا، تو میں اس لڑکی کے ساتھ میراث کے ایک معاملہ میں قاضی کے پاس گیا قاضی نے اسے دیکھا تو عاشق ہو گیا۔ لہذا اس کے چچا کے پاس جو اس کا ولی تھا آدمی بھیجا وہ ایک لالچی آدمی تھا۔ اگر اسے خون کے سمندر کے اُس پار چمکتا ہوا دینار دکھائی دے تو وہ اس میں گھس جائے۔ قاضی نے اس کی بھتیجی سے شادی کرنے کا خیال ظاہر کیا تو وہ اس سنہری موقع سے پھولانہ سمایا اور بغیر کسی عذر کے پیام قبول کر لیا۔ لڑکی کے پاس خوشخبری لایا تو اس نے تڑش روٹی سے جواب دیا اور کہا۔ میں بیک وقت دو آدمیوں کی منگیتر نہیں بن سکتی اس نے اس بات کی پروا نہ کی اور کہا۔ تجھے مجبوراً یا بخوشی اس شخص کے ساتھ شادی کرنی پڑے گی جس سے میں چاہتا ہوں۔ تجھے اپنا کوئی اختیار نہیں۔ تیرا اختیار مجھے ہے۔ چند دن نہ گزرے تھے کہ شادی کی تیاری ہونے لگی اور رخصتی کا دن منقہ ہو گیا۔ اس دن سورج ڈوبنے کے بعد وہ تمام زیور اور کپڑے لے کر رات کی تاریکی میں نکل کھڑی ہوئی اسے پتہ نہ تھا کہ کہاں جا رہی ہے اور کس طرف جا رہی ہے۔ اس کے چچا نے اس کے فرار ہونے کے بارے میں قاضی کے ہاں اپیل کی تو اس نے اپنے جاسوس چھوڑ دیئے کہ اسے ڈھونڈھ کر لائیں۔ ایک شخص نے اسے ایک دیوار کے نیچے بیٹھا دیکھ لیا۔ وہ اس طرف بڑھا تو وہ ڈر گئی۔ گھٹری چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

تَعْدُو عَدْوًا سَرِيعًا ، وَكُنْتُ عَائِدًا فِي تِلْكَ السَّاعَةِ إِلَى مَنَزِلِي ، فَرَأَيْتِي
فَالَقْتُ نَفْسَهَا عَلَيَّ وَقَالَتْ : إِنَّهُمْ يَتَّبِعُونِي ، وَإِنَّهُمْ إِنْ ظَفَرُوا بِي
قَتَلُونِي ، فَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ ، فَأَهَمَّتَنِي أَمْرُهَا وَذَهَبَتْ بِهَا إِلَى
مَنَزِلِي وَأَخْفَيْتُهَا فِي بَعْضِ حُجْرَاتِهِ . وَمَا هِيَ إِلَّا سَاعَةٌ حَتَّى دَخَلَ
عَمَّهَا وَوَرَاءَهُ أَعْوَانُ الْقَاضِي يَطْلُبُهَا طَلَبًا شَدِيدًا ، فَأَنْكَرْتُ رُؤْيَتَهَا
فَلَمْ يَصْدُقْنِي ، وَأَخَذَ يَضْرِبُ أَبْوَابَ الْحُجْرَاتِ بَابًا بِأَبَا حَتَّى ظَفَرَ
بِهَا فَصَاحَ : هَا هِيَ الْفَتَاةُ الزَّانِيَةُ ، وَهَذَا صَاحِبُهَا ، فَأَقْسَمْتُ لَهُ
بِكُلِّ مُحْرَجَةٍ مِّنَ الْإِيمَانِ أَنَّهَا بَرِيئَةٌ مَّا يُرْفِعُهَا بِهِ فَلَمْ يَصْغِرْ إِلَيَّ ،
وَأَمَرَ الْأَعْوَانَ فَاحْتَمَلُوهَا ، وَحَاوَلْتُ أَنْ أُحْوَلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا فَضَرَبْتِي
أَحَدُهُمْ عَلَى رَأْسِي ضَرْبَةً طَارَتْ بِصَوَابِي فَسَقَطَتْ مَفْسِيًّا عَلَيَّ ،
فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بَعْدَ سَاعَةٍ ، فَوَجَدْتُ الْحُمَى قَدْ أَخَذَتْ مَا أَخَذَهَا
مِنَ جِسْمِي ، فَلَزِمْتُ فَرَاشِي بَضْعَةَ أَيَّامٍ لَا أَفِيقُ سَاعَةً حَتَّى يَتَمَثَّلَ
لِي ذَلِكَ الْمَنْظَرُ الَّذِي رَأَيْتُهُ فَأَشْعُرُ بِالرَّعْدَةِ تَبَشُّي فِي أَعْضَائِي فَأَعُودُ
إِلَى ذَهْوِي وَاسْتَفْرَاقِي حَتَّى أَدْرَكْتَنِي رَحْمَةُ اللَّهِ فَأَبْلَلْتُ مِنْدُ الْأَمْسِ
بَعْضَ الْإِبْلَالِ وَاسْتَطَعْتُ أَنْ أُخْرِجَ اللَّيْلَةَ مِنْ مَنَزِلِي ، فَعَلِمْتُ مَا
تَمَّ مِنْ أَمْرِ تِلْكَ الْمُسْكِينَةِ ، فَجِئْتُ كَمَا تَرَانِي أَوْدَعَهَا الْوَدَاعَ الْأَخِيرَ
وَأَوَارِي جُجَّتَهَا الرَّابَّ ، وَمَا أَنَا بِالسَّالِي عَنْهَا ، وَلَا بِالذَّائِقِ حَلَاوَةِ
الْعَيْشِ مِنْ بَعْدِهَا حَتَّى الْخَلْقِ بِهَا .

تَمَّ الْقِي عَلَى قَبْرِهَا نَظْرَةً جَمَعَتْ فِي طِبَائِهَا جَمِيعَ مُعَانِي النَّظَرَاتِ
الْبَائِسَاتِ مِنْ حُزْنٍ وَبَاسٍ وَكُوعَةٍ وَشَقَاةٍ ، وَمَضَى لِسَبِيلِهِ .

فَمَا أَبْعُدُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى رَأَيْتُ الْقَمَرَ يَنْحَلِرُ إِلَى مَغْرِبِهِ ، ثُمَّ
مَا لَيْكَ أَنْ اخْتَفَى فَإِذَا الْفَضَاءُ ظُلْمَةٌ وَسَكُونٌ ، وَإِذَا السَّاحَةُ رَحْسَةً
وَأَنْقِبَاضٌ ، فَصَعَدْتُ عَلَى رَبْوَةٍ عَالِيَةٍ مُشْرِفَةٍ عَلَى الْقُبُورِ الثَّلَاثَةِ ،
ثُمَّ تَلَقَّتُ بَرْدَانِي وَأَلْقَيْتُ رَأْسِي عَلَى بَعْضِ الصَّخُورِ وَأَنْشَأْتُ

میں اس وقت گھر کی طرف لوٹ رہا تھا۔ اس نے میری پناہ لی اور بولی۔ لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ اگر مجھے پالیا تو مار ڈالیں گے۔ مجھ پر رحم کر اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ مجھے بڑا دکھ ہوا اور اسے اپنے گھر لے گیا۔ اور ایک کوٹھڑی میں چھپا دیا۔ ایک گھڑی نہ گزری تھی اس کا چچا داخل ہوا۔ قاضی کے مددگار اس کے ساتھ ساتھ اسے سختی سے تلاش کر رہے تھے۔ میں نے انکار کر دیا کہ مجھے پتہ نہیں۔ مگر وہ نہ مانا۔ دروازے دروازے ٹوٹتا پھرا۔ حتیٰ کہ وہ ہاتھ لگ گئی تو وہ چلایا۔ دیکھو یہ ہے وہ زنا کار لڑکی اور یہ ہے اس کا باپ۔ میں نے ہر قسم کی قسمیں کھائیں کہ یہ بالکل پاک دامن ہے۔ مگر اس نے ایک کسٹی اور قاضی کے آدمیوں سے کہا اسے گرفتار کر لو۔ میں درمیان میں آیا تو ایک شخص نے میرے سر پر زور سے ضرب لگائی کہ مجھے ہوش نہ رہا۔ اور میں گر پڑا۔ ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ بخار نے آیا ہے۔ چند دن میں صاحب فراش رہا کہ ایک گھڑی کیلئے بھی۔ ہوش نہ آیا۔ اور جب بھی ذرا ہوش آتا تو وہ منظر نظروں کے سامنے آجاتا۔ تو میرے سائے اعضاء میں رعشہ پھیل جاتا۔ میں پھر بہوش ہو جاتا۔ حتیٰ کہ اللہ نے فضل کیا اور کل شام سے مجھے شفاء نصیب ہوئی۔ آج رات میں اپنے گھر سے نکلا ہوں مجھے علم ہوا کہ کیا بیٹی تو اسے آخری الوداع کہنے آیا ہوں اور اسکی نعش کو مٹی تلے چھپا دوں اب اس کے بعد میں کبھی بھی اسے نہیں بھول سکتا۔ نہ لذت زندگی سے بہرہ ور ہو سکتا ہوں تا آنکہ اس سے جا ملوں۔ پھر اسکی قبر پر نگاہ ڈالی۔ جس میں غم، حسرت، سوز، شش، بد بختی کے تمام معنی جمع تھے اور پھر اپنی راہ لی! پتھوری دیر نہ گزری تھی کہ میں نے دیکھا۔ چاند اپنی غروب گاہ کی طرف اتر رہا ہے۔ پھر چھپ گیا تو ساری فضا تاریکی و خاموشی میں ڈوب گئی۔ اور میدان پر وحشت و انقباض طاری ہو گیا۔ میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا جو ان تینوں قبروں کے اوپر تھا۔ پھر چادر اوڑھ لی اور ایک چٹان پر سر رکھ کر

أُحَدِثُ نَفْسِي وَأَقُولُ :

لَيْتَ شِعْرِي ! أَلَا يُوجَدُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَادِلٌ ، وَلَا رَاحِمٌ ،
فَإِنْ خَلَتْ مِنْهُمَا رُقْعَةُ الْأَرْضِ فَهَلْ خَلَتْ مِنْهُمَا سَاحَةُ السَّمَاءِ ؟

أَجْرَمَ الزَّرْعِيمُ الدِّينِي لِأَنَّهُ ضَنَّ عَلَى ذَلِكَ الشَّيْخِ الْمَسْكِينِ بِبَنِيهِمْ
مِنْ مَالٍ يَسُدُّ بِهِ جُوعَتَهُ وَجُوعَةَ أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَاضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى
إِزْتِكَابِ جَزِيمَةِ السَّرْقَةِ ، فَعُوقِبَ السَّارِقُ عَلَى سَرْقَتِهِ ، وَلَمْ يُعَاقَبِ
الْقَاسِي عَلَى قَسْوَتِهِ ، وَلَوْلَا قَسْوَةُ الْقَاسِي مَا كَانَتْ سَرْقَةُ السَّارِقِ .

وَأَجْرَمَ الْأَمِيرُ لِأَنَّهُ أَرْسَلَ قَائِدَهُ لِإِخْتِطَافِ فِتَاةٍ حُرَّةٍ لَا نُؤْتَرُ
أَنْ نُحَوِّدَ بِعَرَضِهَا فَاضْطَرَّ أَخُوهَا إِلَى النَّوْدِ عَنْهَا فَارْتَكَبَ جَزِيمَةَ
الْقَتْلِ ، فَعُوقِبَ الْفَتَى عَلَى جَزِيمَتِهِ وَسَلِمَ مِنَ الْعُقُوبَةِ مِنْ دَفْعِهِ إِلَى
الْإِجْرَامِ .

وَأَجْرَمَ الْقَاضِي لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكْرَهُ فِتَاةً لَا تُحِبُّهُ عَلَى الزَّوْاجِ
مِنْهُ ، فَفَرَّتْ مِنْ وَجْهِهِ فَعَاقَبُوهَا عَلَى فِرَارِهَا ، وَلَمْ يُعَاقِبُوا الْقَاضِيَّ
عَلَى ظُلْمِهِ وَاسْتِبْدَادِهِ .

وَهَكَذَا أَصْبَحَ الْمُجْرِمُ بَرِيئًا ، وَالْبَرِيءُ مُجْرِمًا ، بَلْ أَصْبَحَ
الْمُجْرِمُ قَاضِي الْبَرِيءِ وَصَاحِبَ الْحَقِّ فِي مَعَاقِبَتِهِ .

فَهَلْ تَسْقُطُ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ بَعْدَ الْيَوْمِ ، أَمْ لَا تَرَالُ تُبِيرُهَا
بِكُوَاكِبِهَا وَنُجُومِهَا ، وَتَمَطِّرُهَا غَيْشَهَا وَمُزْنَهَا .

مَنْ التَفَّتْ إِلَى مَضْرَعِ الْمَقْبُورِينَ فَوَقَعَ نَظْرِي عَلَى بَرَكَةِ اللَّحْمِ الَّتِي
اجْتَمَعَتْ فِيهَا دِمَاءُ هَوْلَاءِ الشُّهَدَاءِ . فَرَأَيْتُ خِيَالَ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ
يَتَلَأَلُ قَوْقَ صَفْحَتِهَا ، فَرَفَعْتُ نَظْرِي إِلَى النَّجْمِ فَإِذَا هُوَ الْمَرِيخُ .

إِتْلَاب

اپنے دل سے باتیں کرنے لگا۔ کیا اس دنیا میں کوئی عادل اور رحم اول نہیں ہے۔ اگر سطح زمین خالی ہو گئی ہے تو کیا آسمان کی پہنائی بھی اس سے خالی ہو گئی ہے۔ اس مذہبی رہنما نے جرم کیا کہ اس بوڑھے غریب کو ایک درہم بھی نہ دیا۔ جس سے وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی بھوک کو روک سکتا۔ لہذا بیچارہ چوری کرنے پر مجبور ہوا۔ تو چور کو چوری کی سزا مل گئی۔ اور سنگدل کو سنگدلی کی سزا نہ ملی۔ اگر سنگدل کی سنگدلی نہ ہوتی تو چور سے چوری سرزد نہ ہوتی۔

جرم بادشاہ نے کیا کہ اپنے سپہ سالار کو شریف لڑکی کے اٹھالانے کو بھیجا جو عزت دینا گوارا نہ کرتی تھی۔ لہذا اس کا بھائی اسکی طرف سے مدافعت پر مجبور ہو گیا۔ اور اس نے قتل کا ارتکاب کر لیا تو نوجوان کو جرم کی سزا مل گئی اور وہ شخص بھلا چنگار بنا۔ جس نے اسے اس جرم پر مجبور کیا تھا۔

جرم قاضی نے کیا کہ ایک نوجوان لڑکی کو جو اس سے محبت نہ کرتی تھی۔ اسے شادی پر مجبور کیا وہ اس صورت حال سے بیزار ہو کر بھاگی تو اسے بھاگنے کی سزا مل گئی اور قاضی کو اس کے ظلم و استبداد کی سزا نہ ملی۔ اس طرح مجرم بری اور بری مجرم بن گیا۔ بلکہ مجرم بری کا قاضی اور حقدار بن گیا کہ اسے سزا دے تو کیا آج کے دن کے بعد آسمان زمین پر گر پڑے گا یا ہمیشہ اسے اپنے ستاروں سے منور کرتا رہے گا۔ اور اپنی بارشیں اسپر برساتا رہیگا؟ پھر میں ان قبروں کی قتل گاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ تو میری نظر اس خونی گڑھے پر پڑی جہاں ان شہیدوں کا خون جمع تھا۔ میں نے دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ چمک رہا ہے۔ میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو مریخ

يَنْلَهَبُ وَيَضْطَرُّمُ كَأَنَّهُ جَمْرَةٌ الْغَيْظِ فِي أَفْتِدَةِ الْمُتَوَرِّينَ ، فَعَلَقَ نَظْرِي
 بِهِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَأَيْتُ كَأَنَّهُ يَهْطُ مِنْ عَلَيَّهِ رُؤَيْدًا رُؤَيْدًا ، فَبِعَظْمِ
 جَرْمِهِ كُلَّمَا أزدَادَ هُبُوطَهُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ إِلَّا
 مِيلٌ أَوْ بَعْضُ مِيلٍ ، إِذَا بِهِ يَنْتَفِضُ انْتِفَاضًا شَدِيدًا ، وَإِذَا هُوَ عَلَى
 صُورَةِ مَلِكٍ مِّنْ مَّلَائِكَةِ الْعَذَابِ يَنْبَعِثُ الشَّرُّ مِنْ عَيْنِهِ وَمِنْ خَرِيهِ ،
 وَيَتَطَايَرُ مِنْ أَجْنِحَتِهِ وَأَطْرَافِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ هَابِطًا حَتَّى نَزَلَ عَلَى
 رَأْسِ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَظَلُّ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ ، ثُمَّ صَفَّقَ بِجَنَاحَيْهِ تَصْفِيقًا
 رَاهِزًا لَهَا جَوَائِبُ الْأَرْضِ وَأَضَاءَتْ بِهَا الْأَرْجَاءُ ، ثُمَّ أَخَذَ يَنْطِقُ
 بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ جَلَجَلَةُ الرَّعْدِ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَيَقُولُ : هَا هُمْ النَّاسُ
 قَدْ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ ، وَهِيَ الْأَرْضُ قَدْ مِلَّتْ شُرُورًا
 وَفَسَادًا حَتَّى لَمْ يَبْقَ فِيهَا بَقْعَةٌ طَاهِرَةٌ بِسَطْبَعِ أَنْ يَأْوِي إِلَيْهَا مَلِكٌ
 مِنْ أَمْلَاقِ السَّمَاءِ .

هَآ هُمْ الْأَقْوِيَاءُ قَدْ أزدَادُوا قُوَّةً ، وَالضُّعْفَاءُ قَدْ أزدَادُوا ضَعْفًا
 وَهِيَ لِحُومِ الْفُقَرَاءِ تَنْحَلِرُ فِي بَطُونِ الْأَغْنِيَاءِ انْحِدَارًا ، فَلَا
 الْأَوْلُونَ بِمُسْتَمْسِكِينَ ، وَلَا الْآخِرُونَ بِقَانِعِينَ .

هَآ هُمْ الْفُقَرَاءُ يَمُوتُونَ جُوعًا ، فَلَا يَجِدُونَ مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِمْ .
 وَالْمُتَكَوِّبُونَ يَمُوتُونَ كَمْدًا ، فَلَا يَجِدُونَ مَنْ يَعِينُهُمْ عَلَى هُمُومِهِمْ
 وَأَحْزَانِهِمْ .

هَآ هُمُ الْأُمَرَاءُ قَدْ خَانُوا عَهْدَ اللَّهِ وَخَفَرُوا دِمَامَهُ ، فَأَعْمَدُوا
 لِلسُّيُوفِ الَّتِي وَضَعَهَا اللَّهُ فِي أَيْدِيهِمْ لِإِقَامَةِ الْعَدْلِ وَالْحَقِّ ، وَتَقَلَّدُوا
 سَيْوفًا غَيْرَهَا ، لَا هِيَ إِلَى الشَّرِيعَةِ ، وَلَا إِلَى الطَّبِيعَةِ ، وَمَشَوْا بِهَا
 يَفْتَسِحُونَ لِأَنْفُسِهِمْ طَرِيقَ شَهْوَائِهِمْ وَلَدَائِدِهِمْ حَتَّى يَنَالُوا مِنْهَا مَا
 يَرِيدُونَ .

إِ بَعْرُنَا بِمَصِيبَتِ زَدَه

شعلہ زن تھا۔ جیسے وہ طالب قصاص کے ذلوں کا انگارہ ہو۔ ایک لمحہ بھر میں اسے دیکھتا رہا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آہستہ آہستہ اتر رہا ہے۔ اور جس قدر نیچے اترتا آتا ہے اس کا جسم پھولتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور زمین کے درمیان ایک میل یا اس سے کم فاصلہ رہ گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بڑے زور سے جھڑپھری لے رہا ہے۔ پھر کیا تھا وہ عذاب کا فرشتہ بن گیا۔ جس کے نمٹنوں، آنکھوں، بازوؤں اور پیروں سے شرارے جھڑپھری تھے، وہ اترتا رہا۔ حتیٰ کہ اس درخت پر اتر آیا۔ جوان شہیدوں کی قبروں پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پھر اس نے اپنے دونوں بازو اس زور سے بلائے کہ شش بہت زمین پر لرز گئے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ بعد ازاں وہ بجلی کی طرح کڑکے ہوئے بولا۔ ہاں دیکھو لوگ پھر وہی صرکتیں کرنے لگے اور زمین شر و فساد سے بھر گئی۔ حتیٰ کہ ایک بھی پاکیزہ مکان باقی نہیں رہا۔ جہاں کوئی آسمانی فرشتہ پناہ لے سکے۔

دیکھو طاقتور بہت قوی ہو گئے ہیں۔ اور کمزور زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھو! فقیروں کے گوشت امیروں کے پیٹ میں اتر رہا ہے۔ نہ اگلے باز آنے والے ہیں نہ پیچھے قناعت کرنے والے ہیں۔

دیکھو فقیر بھوکے رہے ہیں کوئی ان پر احسان کرنے والا نہیں۔ اور مصیبت زدہ۔ بے چارے کسمپرسی میں ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں کوئی ہے ان کے مصائب اور غموں کا مددگار کرنے والا۔

دیکھو حکام۔ عہدِ الہی میں خیانت کر رہے ہیں اور اس کے عہد کو توڑ رہے ہیں۔ انہوں نے وہ تلوار جو اللہ نے ان کے ہاتھوں میں حق و عدل قائم کرنے کے لئے دہی تھی۔ وہ نیام میں کر لی ہے اور دوسری طرح کی تلواریں نکال لی ہیں جو نہ شریعت کی پابند ہیں نہ فطرت کی وہ یہ تلواریں لئے شہوتوں اور لذتوں کی راہیں کھول رہے ہیں تاکہ اپنا مقصد حاصل کر سکیں۔

مَا هُمْ الْقَضَاءُ قَدْ طَعَمُوا وَظَلَمُوا ، وَوَضَعُوا الْقَانُونَ تَرَسًا
أَمَامَ أَعْيُنِهِمْ يُصَيَّبُونَ مِنْ وَرَائِهِ ، وَلَا يُصَابُونَ ، وَيَنَالُونَ مَنْ
يَشَاؤُونَ تَحْتَ حِمَايَتِهِ ، وَلَا يُنَالُونَ .

مَا هُمْ زُعَمَاءُ الدِّينِ قَدْ أَصْبَحُوا زُعَمَاءَ الدُّنْيَا ، فَحَوَّلُوا مَعَابِدَهُمْ
إِلَى مَغَاوِرٍ لُصُوصٍ يَجْتَمِعُونَ فِيهَا مَا يَسْرِقُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْعِبَادِ ،
ثُمَّ يَفْضِنُونَ بِالْقَلْبِ مِنْهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ .

مَا هُمْ النَّاسُ جَمِيعًا قَدْ أَصْبَحُوا أَعْوَانًا لِلْأُمَرَاءِ عَلَى شَهَوَاتِهِمْ ،
وَالْقَضَاءِ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، وَزُعَمَاءِ الْأَدْيَانِ عَلَى لُصُوصِيَّتِهِمْ ، فَلْتَسْقَطْ
عَلَيْهِمْ جَمِيعًا نِقْمَةُ اللَّهِ مَلُوكًا وَمَمْلُوكِينَ وَرُؤَسَاءَ وَمَرْؤُسِينَ .

لَتُسْقَطِ الْعُرُوشُ ، وَلَتُهْدَمَ الْمَعَابِدُ ، وَلَتُسْقُضَ الْمَحَاكِمُ ، وَلَيَعَمَّ
الْحَرَابُ الْمَدُنَ وَالْأَمْصَارَ ، وَالسَّهُولَ وَالْأَوْعَارَ ، وَالنَّجَادَ وَالْأَغْوَارَ ،
وَلَتُعْرِقَ الْأَرْضُ فِي بَحْرِ مَنَ الدِّمَاءِ بِهَلِكِ فِيهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ ،
وَالشُّبُوحُ وَالْأَطْفَالُ ، الْأَخْيَارُ وَالْأَشْرَارُ ، وَالْمُجْرِمُونَ وَالْأَبْرِيَاءُ ،
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ ، وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ .

وَمَا أَنْتَهَى مِنْ دَعْوَتِهِ تَلَكُّرًا ، حَتَّى رَأَيْتُ بَرَكَةَ الدَّمِ تَفُورُ كَمَا
فَارَ التَّنُورُ يَوْمَ دَعْوَةِ نُوحٍ ، ثُمَّ فَاضَتْ الدِّمَاءُ مِنْهَا وَمَشَتْ تَدْفِقُ
فِي الْأَرْضِ تَدْفِقُ السَّبِيلَ الْمُنْحَلِرَ ، وَإِذَا الْأَرْضُ بِحَرِّ أَحْمَرَ بَرِخْرُ
وَيَعَجُّ وَيَكْسَعُ أَمَامَهُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ زَرْعٍ وَصَرَعٍ ، وَفُصُورٍ وَأَكْوَاخٍ ،
وَحَيَّوَانٍ وَإِنْسَانٍ ، وَنَاطِقٍ وَصَامِتٍ ، ثُمَّ شَعَرْتُ بِهِ يَغْلُو كَيْبًا فَشَيْئًا
حَتَّى ضَرَبَ بِأَمْوَاجِهِ رَأْسَ الرَّبُوبَةِ الَّتِي أَنَا جَالِسٌ فَوْقَهَا ، فَصَرَخْتُ
صَرَخَةً عَظِيمًا فَاسْتَيْقَظْتُ مِنْ نَوْمِي ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ
الثَّامِنِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ يُولْيُو سَنَةِ ١٩١٤ فِإِذَا صَاحُ بَصِيحُ
تَحْتَ نَافِذَةِ عُرْفَتِي : إِعْلَانُ الْحَرْبِ !

ایدر. رہنما ۲ جھونپڑی

یہ دیکھو قاضی لالچی ہو گئے ہیں۔ ظالم بن گئے ہیں اور انہوں نے ایسے قانون بنا لئے ہیں کہ وہ ان کے پیچھے شکار کھیلے اور انہیں ذرا کسی بھی زک نہ پہنچے۔ وہ جسے چاہیں گرفتاری میں لے لیں اور ان پر کوئی قابو نہ پاسکے۔ یہ دیکھو، دین کے زعم دنیا کے زعم بن گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی عادت گماہوں کو چوروں کا نشان بنا لیا ہے کہ وہاں لوگوں کے مالوں کو جمع کرتے ہیں۔ پھر مسکینوں فقیروں کو تھوڑا سا بھی نہیں دیتے؟ یہ دیکھو یہ سارے لوگ حکام کی شہوتوں کے مددگار، قاضیوں کے ظلم کے معاون اور دینی رہنماؤں کی چوری کے حامی بن گئے ہیں لہذا ان سب پر عذاب الہی نازل ہو۔ خواہ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ حاکم ہوں یا محکوم گناہیں یہ کہ حکومتوں کے تحت الٹ دیئے جائیں۔ عبادت گاہیں مسمار کر دی جائیں۔ عدالتیں توڑ دی جائیں۔ اور سارے شہر و دیہات نرم اور سخت زمینیں، ٹیلے اور نشیب برباد کر دیئے جائیں۔ اور زمین خونی سمندر میں ڈبو دی جائے۔ جس میں مرد اور عورتیں، بوڑھے اور بچے، نیک اور بد۔ مجرم و غیر مجرم سب ڈبو دیئے جائیں۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہی اپنے اوپر ظلم ڈھاتے ہیں؟ وہ ابھی اپنی دعا سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ میں نے خون کا دریا جوش مارتے دیکھا۔ جیسے نوح کی بددعا کے دن طوفان نے جوش مارتا تھا۔ پھر خون بہنا چلا گیا اور بچے اترنے والے سیلاب کی طرح اچھلتا چلا گیا۔ اچانک زمین سُرخ بن گئی کہ ٹھاٹھیں مارتا دریا تھا اور برکھیتی۔ جانور۔ محل۔ جھونپڑے، حیوان اور انسان، بولنے اور نہ بولنے والے کو ہائے لیتے چلا جا رہا تھا۔ بعد ازاں مجھے احساس ہوا کہ وہ چڑھتا ہی چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس ٹیلے سے اس کی موجیں ٹکرانے لگیں۔ جس پر میں بیٹھا تھا۔ تو میں بڑے زور سے چیخا اور آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب ۲۸ ماہ نومبر (۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء) کی صبح کا تھا اچانک میں نے بالا خانے کی کھڑکی تلے کسی کو پکارتے سنا۔

خلاصہ قرآنی

اس میں فرانس کی ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جو غسرت کے باوجود
 حسن کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے۔ حوادث زمانہ اسے طوائف بننے پر مجبور کر
 دیتے ہیں۔ وہ بدکار ضرور تھی لیکن اس کے وجود میں ایک شریف دل تھا اور یہ زندگی
 صرف مجبوری کی بنا پر اختیار کئے ہوئے تھی لیکن اس کے حسن و جمال کا چرچا پورے پیرس
 میں ہے۔ نہ جانے اس حسن کو کسی کی نظر لگ جاتی ہے۔ وہ بیمار پڑ جاتی ہے ڈاکٹروں کی
 تشخیص کے مطابق اسے ٹی بی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اتفاق سے دو قنولان نامی
 سے ملاقات ہوتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے تو اسے مارگریٹ میں اپنی پرانے والی بیٹی
 کی شبیہ نظر آتی ہے وہ اسے بیٹی بناتا ہے۔ اور یہ شریفانہ زندگی بسر کرنے لگتی ہے
 کبھی کبھار وہ سینما ہال چلی جاتی ہے تاکہ بیماری کا خیال دور ہو جائے۔ اور تھوڑی سی
 طبیعت بہل جائے۔ سینما ہال میں ہی کھانسی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسے ایک اجنبی سہارا
 دیتا ہے اور پھر یہی اجنبی اپنا بن جاتا ہے اور اسکے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو
 ٹوٹ کر چاہتے لگتے ہیں۔ وہ نوجوان ارمان نامی نیس کے علاقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اپنا
 کچھ عرصہ پیرس میں گزارنے کے لئے آتا ہے۔ مارگریٹ کی یہ کوشش تھی کہ وہ عشق و
 محبت کے جال میں نہ پھنسنے۔ لیکن اب تقدیر وار کر چکی تھی۔ اور وہ ارمان کی محبت میں پورے
 طور پر جکڑ چکی تھی۔ اس کے بغیر ایک پل بھی رہنا مارگریٹ کے لئے محال تھا۔ اور
 ارمان کی حالت بھی اس سے کچھ کم نہ تھی۔ سر دیاں ختم ہونے کے ساتھ ہی مارگریٹ
 قدے رو بھرت ہو گئی اور پھر انہوں نے پیرس سے کچھ دور ایک بستی بوجیفال میں الگ
 تھلاک قیام کا فیصلہ کر لیا۔ اور پھر وہیں رہنے لگے اور ان حسین ترین مقامات سے پورے
 طور پر لطف اندوز ہونے لگے۔ ارمان کے پاس پیسے ختم ہونے لگے تو اس نے اپنے
 گناہوں کا اعتراف کیا اور انہوں نے اسے ایک نیا مکان دیا۔

ردک لیا کہ فی الحال اتنی دولت ہے جس سے باسانی ہم اپنی گذراوقات کر سکتے ہیں۔
ہوایوں کہ تقدی مارگریٹ کے پاس بھی ختم ہو گئی۔ تو اس نے اپنے زیورات بیچنا شروع
کر دیئے اور بدستور ٹھاٹ بھاٹ کی زندگی بسر کرتے رہے۔

ادھر ارمان نے اپنے گھر والوں کو رقم بھینچنے کے لئے خط لکھ دیا تھا۔ لیکن رقم کی
بجائے اس کا باپ دو فال آگیا اور ارمان کو بوجیفال سے ایک نوکر بھیج کر بلا لیا
ارمان کے بنانے پر باپ سخت غصے میں آگیا اور بدکارہ عورت سے تعلقات پر
شدید لعن طعن کی۔ اور گھر کی روانگی کا حکم دے دیا۔ ارمان نے مارگریٹ کو ہر طرح پاکباز
ظاہر کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ماضی جیسا تھا مگر اب تو وہ صرف میری ہے اور سی
کے باکے سوچ ہی نہیں سکتی۔ لہذا میں بھی اس سے ہرگز لا تعلق اختیار نہیں کر سکتا
باپ نے لوگوں کی بدنامی اپنی عزت پر دھبہ آنے کی بابت بہت سمجھایا مگر بیٹا کسی
صورت چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا آخر کار باپ نے اسے وہیں رہنے کا حکم دیا کہ جب تک
میں واپس نہ آؤں تم کہیں نہ جانا رات کو دو فال کی واپسی پر بیٹا اجازت لے کر بوجیفال
چلا باپ نے یہ کہہ کر رخصت کیا کہ کل تم ضرور آؤ گے۔ ارمان بوجیفال پہنچا تو حسب
دستور مارگریٹ کو منتظر نہ پایا کہ رے میں گیا تو اس کے ہاتھ میں خط تھا وہ سمجھا شاید
اس کے پرانے عاشق جان فیلپ کا ہو گا جو گا ہے بگا ہے مارگریٹ کو بھیجا کرتا
تھا ارمان نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور مارگریٹ کو اپنے باکے ساتھ ہونیوالی پوری گفتگو
کے متعلق بتایا اور یہ کہا کہ کل بلایا ہے لیکن میں نہیں جاؤں گا۔

مارگریٹ سر درد کا بہانہ بنا کر لیٹ گئی۔ صبح اٹھی تو ارمان کو مجبور کیا کہ وہ باپ کے
پاس ضرور جانے۔ مارگریٹ اس کے جانے کے بعد چلاتے ہوئے گر پڑی۔ ارمان کے
ہوٹل پہنچنے پر دو فال کا رقعہ ملا۔ وہ اس کے آنے تک یہیں انتظار کرے دو فال
واپس آیا تو اس کے چہرے پر پیلے والا غصہ نہ تھا بلکہ اس نے نہایت شفقت
آمیز لہجے میں کہا بیٹا تم مارگریٹ کے ساتھ رہ تو سکتے ہو لیکن اگر وہ تمہیں چھوڑ
دے تو تم کہہ نہہم جاؤ گے۔

بہت خوشی ہوئی۔ ارمان جب رات کو بوجی فال پہنچا تو مارگریٹ کو بدستور سابقہ منتظر نہ پایا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلی گئی ہے۔ صبح تک انتظار کیا مگر وہ نہ آئی۔ اس لئے پیرس کو ٹھہری پہنچا تو کوٹھی کے مالی نے رقعہ دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ اے ارمان تیری میری ختم ہو گئی۔ لہذا اب نہ تو مجھ سے ملنے کی کوشش کرنا اور نہ میں تم سے ملوں گی۔ اور نہ ہی کوئی وجہ دریافت کرنا۔ ارمان یہ رقعہ پڑھتے ہی غش کھا کر گر پڑا ہوش آتے ہی فوراً باپ کے پاس ہوٹل پہنچا اور کہنے لگا۔ آپ نے سچ کہا تھا واقعی وہ بے وفا نکلی ہے۔ اب رات کو اس نے وہ ڈائری پڑھنا شروع کی جو اس نے دوران محبت تحریر کی تھی۔ اور اس نتیجے پر پہنچا کہ جب مارگریٹ نے محسوس کیا کہ میں بالکل تہی دست ہو چکا ہوں تو اس نے جان فلیپ سے معاشقہ کر لیا۔ اور ماں باپ کے ساتھ چلا گیا۔ اور مارگریٹ پھر سے پرانی ڈگر پر چلنے لگی اور اس نتیجے میں اسکی بیماری بھی عود کر آئی۔ جس سے ساری خوبصورتی جاتی رہی۔ بہت زیادہ مقروض ہو گئی۔ اب تو ایک ہی تمنا تھی کہ کسی طرح ارمان کو دیکھ لوں اس نے خط لکھا کہ ارمان صاحب ایک بار آ جاتا کہ قبل از مرگ اپنا قصور بتا سکوں۔ کافی انتظار کے بعد نہ تو ارمان آیا اور نہ ہی کوئی خط ملا۔ حالت دیکھ کر ارمان کے نام ڈائری لکھنا شروع کر دی۔

الضحيّة

مُرْغَمَةٌ
مُرْجَمَةٌ

نشأت مرغريت جويته ، فقيرة لا تملك مالا تشتري به
زوجا ، ولا تجد بين الرجال من يبيعها نفسه بلا مال أو يحسن إليها
بما يسد خلتها ، ويسر عوزها ، وكان لا بد لها أن تعيش فلم
تجد بين يديها سوى عرضها ، فذهبت به إلى سوق الشقاء والآلام
فساومتها فيه بعض المساومين بأحسن الأثمان ، فباعته إياه كارهة
مرغمة ، وكانت من الحاسرين .

ولقد كان جمالها شوما عليها ، فلو أنها كانت شوها لوجدت
في الناس من يرحمها ويحنو عليها ، لكن بالجمال سلعة من السلع
النافية لا يستطيع صاحبها أن ينال ما في أيدي الناس إن
كان فقيرا معوزا ، إلا من طريق المساومة فيه .

لذلك نقت تلك الفتاة المنكوبة على الرجال جميعا ، وأقسمت
أن تتخذ من جمالها الذي هو مطمح أنظارهم وقبلة آملهم : آلة
انتقام تنقم بها منهم لِعرضها وشرفها .

ولقد برت يمينها بر الوفي بعهد ، فعاشرت الرجال ولم
تحبهم ، ونكبتهم في أموالهم ، وفي أنفسهم ، ولم تأسف عليهم ،
ونظرت إلى دموع الباكين تحت قدميها نظرات الغبطة والسرور ،
وهي تقول :

ابحار ۲ ناك - عنفناك كنيوالا غصه

قُربانی

بچپن ہی سے مارگریٹ مفلسہ تھی۔ نہ تو اس کے پاس اتنا مال تھا کہ اسے اپنے لئے ایک شوہر خرید سکے۔ نہ کوئی ایسا مرد ملتا تھا جو اس کے ہاتھوں بک جائے یا اس کی عالی ضرورت کو پورا کرے۔ جس سے کم از کم وہ اپنا بدن ڈھانپ لے۔ دُنیا میں اس نے زندگی بھی گزارنا نہیں۔ مارگریٹ نے اپنی آبرو کے سوا، اپنے سامنے کچھ نہ پایا۔ لہذا وہ اسی مجبور ہی کے تحت بدبختی و آلام کے بازار کی طرف گئی۔ کچھ خود نوحوں کا ہوں نے سستے داموں اسکی عزت کا سودا کرنا چاہا تو اس نے بادل نخواستہ اپنی عزت ان کے ہاتھوں بیچ ڈالی۔ یہ سودا اس کے لیے باعث خسارہ تھا۔

اس کا حسن اس کے لئے بدبختی کی علامت بن گیا۔ کیونکہ اگر وہ بدصورت ہوتی تو شاید رحم کرنے والا کوئی شخص اسے مل جاتا۔ مگر حسن ایک مال تجارت ہے۔ اگر حسین صورت غریب و مفلس ہو۔ تو لوگوں سے بغیر سودا بازی کے کچھ وصول نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ حسین و جمیل نوجوان مصیبت زدہ لڑکی ہر آدمی سے نفرت کرتی تھی۔ اور اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے حسن کو جو قبل آرزو و نظر ہے اپنی عزت کے لئے آلہ انتقام بنائے گا۔ اور اس نے اپنی قسم کو پورا کیا۔ وہ مردوں کی صحبت میں رہنے لگی۔ مگر ان سے نفرت کرتی تھی۔ یہ ان کا مال و جان کا نقصان کر کے خوش ہوتی اور ذرہ بھی افسوس نہ کرتی۔ اور رونے والے کے آنسوں پر قدم رکھتی اور خوش ہو کر دل میں یہ بات کہتی۔

وَبِعَ لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الرِّجَالِ ، مَا كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْكُمْ بِاسْمِ التَّضْيِيلَةِ
وَالشَّرَفِ إِلَّا رَغِيْفًا وَاحِدًا لِعِدَاتِي وَآخِرَ لِعَشَائِي فَأَيْتَمُّهُمَا عَلَيَّ
مَنْ تَمَلَّطَ مِنْكُمْ بِاتِّمِ الرَّذِيْلَةِ جَمِيْعَ مَا تَمْلِكُ أَيْدِيكُمْ مِنْ مَالٍ
وَنَسَبٍ ، بَدَلْتُمُوهُ لِي طَائِعِينَ مُخْتَارِينَ ، فَمَا أَضْعُرُ نَفْسَكُمْ وَأُخَسِّرُ
أَقْدَارَكُمْ ! .

وَلَقَدْ كَانَ فِي اسْتِطَاعَةِ أَضْعُرِكُمْ شَأْنًا ، وَأَهْوَنُكُمْ عَلَيَّ نَفْسِهِ
وَعَلَى النَّاسِ جَمِيْعًا ، أَنْ يَشْرِيَ مِنِّي جِسْمِي وَقَلْبِي وَحَيَاتِي بِلَا
تَمْنٍ سِوَى سَيِّدِ خَلْقِي وَصِيْبَانِي عَرْضِي فَلَمْ تَفْعَلُوا ، فَهَا هُمْ أَوْلَاءُ
الْيَوْمِ عَظَمَاؤُكُمْ وَأَشْرَافُكُمْ يُجْتَوْنَ تَحْتَ قَدَمِي جِي الْكَلْبِ الدَّلِيْلِ
تَحْتَ مَائِدَةِ سَيِّدِهِ ، فَلَا يَنَالُونَ مِنِّي أَكْثَرَ مِمَّا يَنَالُ مِنْهَا .

أَحْبَبُّمُ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا فَأَيْتَمُّمُ إِلَّا أَنْ تَزُوْجُوا ذَاتَ مَالٍ لِتَضْمُوا
طَارِفَهَا إِلَى تَلِيْدِكُمْ فَاذْكُرُوا الْيَوْمَ لِامْرَأَةِ مُوسَى لَا تَمْنَحُكُمْ
مَالًا وَلَا حُبًّا جَمِيْعَ مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ فِضَّةٍ وَذَهَبٍ ، حَتَّى لَا يَبْقَى
لَكُمْ طَارِفٌ وَلَا تَلِيْدٌ .

...

ظَهَرَتْ مَرْغَبَاتُ فِي سَمَاءِ بَارِيْسِ كَوَكْبًا مُتَلَأَلًا يُبْعِثُ الْأَنْوَارَ
وَيُبْهِرُ الْأَنْظَارَ ، وَيَمْلَأُ أَجْوَارَ الْمَضِيَاءِ بِهَجَّةٍ وَضِيَاءٍ ، فَطَارَتْ حَوْلَهَا
الْعُنُوقُ صِيْرَانِ النَّحْلِ حَوْلَ الزَّهْرِ ، وَسَالَ النِّضَارُ بَيْنَ يَدَيْهَا سَيْلَانًا
الْمُخْدَوِلِ الْمُتَدَقِّقِ تَحْتَ أَشْعَةِ الْأَصِيْلِ ، وَعَسَتْ لَهَا الْوُجُوهُ الْكَرِيْمَةُ ،
وَتَعَفَّرَتْ تَحْتَ قَدَمَيْهَا الْجَبَاهُ الرَّقِيْعَةُ وَأَصْبَحَتْ أَعْنَاقُ الرِّجَالِ فِي
يَدَيْهَا كَأَنَّهَا قَدْ سَلَكَتْهُمْ جَمِيْعًا فِي سِلْكِ وَاحِدٍ ، ثُمَّ أَمْسَكَتْ بِطَرْفِ
السِّلْكِ تُحَرِّكُهُ فَيُنْحَرِّكُونَ ، وَتَمْسِكُ عَدُوَّ فَيَسْكُونَ ، وَكَانَ شَأْنُهَا

إِدْوَالُ ۲ بِرَأْسِ الْمَالِ

اے مرد و با تم پر افسوس ہے کہ میں نے تو صرف تم سے شرافت کے نام پر روٹی طلب کی تھی۔ ایک روٹی صبح کو ایک روٹی شام کو جس سے تم نے صاف انکار کر دیا، مگر جب تم سے رذالت سے کچھ طلب کیا تو تم نے سب کچھ نبھاد کر دیا اور بخوشی سب کچھ دے دیا۔ تم کس قدر چھوٹے دل کے مالک ہو۔ اور کس قدر حقیر ہے تمہاری قدر و منزلت تم میں ادنیٰ آدمی میرا جسم، میرا دل اور میری زندگی کو بغیر قیمت ادا کئے خرید سکتا۔ اور اس میں صرف یہ تھا کہ میری ضرورت پوری کر کے میری عزت و آبرو کو محفوظ کر لیتا۔ مگر تم سے ایسا نہ ہو سکا تو آج تمہارے بڑے بڑے میرے قدموں پر اس طرح گرتے ہیں جس طرح کتا بھوکا اپنے آقا کی کھانے کی میز کے نیچے تو وہ مجھ سے وہی کچھ پاتے جتنا ایک کتا۔

تم مال کو چاہتے ہو۔ اس لئے تم نے مالدار عورت سے شادی رچانا چاہی اس کا مال اپنے مال میں ضم کر لو۔ تو آج ایک فاحشہ پر جو تمہیں نہ اپنا مال دیتی رہے۔ اور نہ محبت بھرا دل۔ اپنا مال لٹاؤ اور جو کچھ تمہارے پاس سونا چاندی موجود ہے اس کو لٹا دو کہ تمہارے پاس تمہاری اور ماں باپ تمہارے کی کمائی باقی نہ رہے۔ آسمان پیرس پر مارگریٹ روشن ستارہ بن کر چکی۔ ایسا ستارہ جو نور کی شعاعیں پھیلاتا تھا۔ نگاہوں کو خیرہ کر دیتا تھا۔ اور فضا کو اس نے خوشی اور نور سے پر کر دیتا تھا۔ پھول کے ارد گرد شہد کی مکھیوں کی طرح عقلمیں اس کے ارد گرد گھومنے لگیں۔ اس کے حسن کے سامنے مال و زر اس طرح بہنے لگا۔ جس طرح شام کی تابانی میں اچھلتی ہوئی نہر کا پانی۔ معزز چہرے اس کے سامنے جھک گئے اعلیٰ مرتبہ پیشانیاں اس کے قدموں میں جھک گئیں۔ اور لوگوں کی گردنیں اس کے ہاتھوں میں آئیں کہ جیسے اس نے سب کو ایک لڑی میں پروردیا ہے۔ جب چاہتی ڈوری ہلا دیتی حرکت میں آتی اور ٹھہرتی

يَجْمَعُهُ فَيُنَاسُ مِنْهُ ، فَكَانَتْ تَمَلَأُ نَفْسَ عَاشِقِهَا أَمَلًا وَرِجَاءً حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ قَدْ دَنَا بِهِ حَظَّهُ ، وَأَنَّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمَلِهِ إِلَّا أَنْ يَمُدَّ إِلَيْهِ يَدَهُ فَيَنَالُهُ ، ذَاذَنَهُ عَنْهُ ذَوْدُ الظَّامِيءِ الْهَيْمَانِ عَنِ وَرْدِهِ أَدْنَى مَا يَكُونُ إِلَى فِعْمِهِ ، فَأَذَا عَلِمَتْ أَنَّ الْيَأْسَ قَدْ بَلَغَ مِنْ نَفْسِهِ ، وَأَنَّهُ قَدْ أَزْمَعَ أَنْ يَرْكَبَ رَأْسَهُ إِلَى حَيْثُ لَا مُرَدَّ لَهُ ، بَعَثَتْ وَرَاءَهُ شُعَاعًا مِنْ أَشْعَةِ ابْتِسَامَاتِهَا الْعَذِيَّةِ الْخَلَابَةِ فَاسْتَرَدَّتْهُ إِلَيْهَا صَاحِرًا مُسْتَسْلِمًا .

وَكَذَلِكَ أَصْبَحَتْ تِلْكَ الْفَتَاةُ الْجَائِعَةُ الْعَارِيَّةُ الَّتِي كَانَتْ تَعُوزُهَا بِالْأَمْسِ اللَّقْمَةَ ، وَتَعْتِيهَا الْجُرْحَةَ ؛ سَيِّدَةَ بَارِيسَ وَصَاحِبَةَ عَرْشِهَا ، وَمَالِكَةَ أَرْمَةِ رِجَالِهَا ، وَفَاجِعَةَ قُلُوبِ نِسَائِهَا ، وَالنَّجْمَ الْخَالِقَ الَّذِي تَبْتَهَلُ إِلَيْهِ الْعَيُونُ ، وَالسِّرَّ الْغَامِضَ الَّذِي تَحَارُّ فِيهِ الظُّنُونُ .

ذَلِكَ مَا يَعْلَمُهُ النَّاسُ مِنْ أَمْرِهَا ؛ أَمَا مَا تَعْلَمُهُ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهَا فَهِيَ تَرَى أَنَّ جَمِيعَ مَا يَبْدِلُهُ لَهَا النَّاسُ مِنْ فِضَّةٍ وَذَهَبٍ ، وَأَثَابٍ وَرِيَاشٍ ، وَقُصُورٍ وَدُورٍ ، وَجِيَادٍ وَمَرْكَبَاتٍ ، لَا يُسَاوِي دَمْعَةً وَاحِدَةً مِنْ تِلْكَ الدَّمُوعِ الَّتِي سَكَبَتْهَا عَلَى نَفْسِهَا يَوْمَ بَاعَتْ عِرْضَهَا ، وَأَنَّ جَمِيعَ هَذِهِ اللَّالِيءِ وَالْجَوَاهِرِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالتَّبَعَاتِ الَّتِي يَهْوُونَهَا إِنَّمَا يَهْوُونَهَا أَنْفُسَهُمْ لِيَتَمَتَّعُوا بِمَنْظَرِهَا فَوْقَ جِسْمِهَا كَمَا يَتَمَتَّعُ صَاحِبُ الْكَلْبِ بِمَنْظَرِ الْقَلَاقِذِ فِي عُنُقِ كَلْبِهِ ، وَمَا لَهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٍ ، فَكَأَنَّمَا بَاعَتْ عِرْضَهَا بِلَا تَمَنٍّ وَلَا جَزَاءٍ .

وَكَانَتْ تَخْلُو بِنَفْسِهَا جِنًّا فَتَذُكَّرُ أَنَّ جَمِيعَ هَذِهِ الْقُلُوبِ الطَّائِرَةِ حَوْلَهَا إِنَّمَا تَطِيرُ عَلَى جَمَالِهَا لَا عَلَيْهَا ، وَأَنَّهَا إِذَا حَرَمَتْ هَذَا الْجَمَالَ سَاعَةً وَوَاحِدَةً انْفَضَّ النَّاسُ جَمِيعًا مِنْ حَوْلِهَا ، وَأَصْبَحَتْ وَجِدَةً مَنْقُطِيَةً فِي هَذَا الْعَالَمِ لَا يَعْطِفُ عَلَيْهَا قَلْبٌ وَلَا تَبْكِي عَلَيْهَا عَيْنٌ ، فَتَبْكِي بَكَاءَ الْأَشْقِيَاءِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ، بَلْ تَرَى أَنَّهَا شَقِيَّةٌ مِثْلِهِمْ ،

جیسے کتے کا مالک کتے کے ساتھ کرتا۔ کہ وہ اس کو پیٹ بھر کر نہیں کھلاتا کہ وہ اس سے مستغنی
 بے پرواہ نہ ہو جائے اور نہ اسے بھوکا رکھ کر مایوس کرتا ہے۔ لہذا جب وہ کسی عاشق
 کا دل بھر دیتی تو وہ اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کرتا تھا۔ اب اس کے اور کسی آرزو
 کے درمیان صرف اتنا فاصلہ رہ گیا ہے کہ وہ ہاتھ بڑھالے اور پالے اسے دھتکار دیتی۔
 جیسے پیاسا گھاٹ پر پہنچ جائے اور اسے دھتکار دیا جائے۔ مگر جب دیکھتی کہ وہ
 مایوس ہو گیا ہے اور واپس نہ آنے والے راستے پر جانا چاہتا ہے۔ تو اس کے پیچھے اپنے
 تبسم کی شیریں فریفتہ کن شمع بھیج دیتی۔ لہذا وہ فرمانروانا چار لوٹ آتا۔ اسی طرح
 یہ مفلسہ لڑکی جو کل تک ایک روٹی کی محتاج تھی اور بوسیدہ لباس بھی تن ڈھانپنے کے لئے
 میسر نہ آتا تھا پیرس کی مشہور عورت اپنی شاہی ملکہ مردوں کے دلوں کی حاکمہ عورتوں
 کے دلوں کا دود روشن ستارہ جس کی طرف نگاہیں اٹھتیں ایک پوشیدہ راز بن کر رہ گئی۔
 جس کے بارے میں ظن و گمان بھی ششدر رہ گئے۔

یہ سمجھتی کچھ تھا جس کو لوگ اسکے بارے میں جانتے تھے مگر جو کچھ وہ اپنے بارے میں جانتی تھی
 وہ یہ تھا کہ جو کچھ لوگ مال و متاع زر و دولت حملات و گھر گھوڑے سواریاں اس پر
 قربان کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس انسوکا بدلہ نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی عصمت بیچنے
 کے دن بہایا تھا۔ یہ کچھ موتی و جواہرات بلبوسات و تاج جو اس کی نظر کرنے ہیں۔ یہ
 صرف اس لیے دیتے تاکہ اس کے جسم پر انکو دیکھ کر اس طرح متمتع ہوں۔ جیسے کتے والا
 اپنے کتے کے گلے میں طوق دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ کتے کو اس سے کیا فائدہ۔
 تو گویا اس نے اپنی عصمت و عزت کو بے داموں فروخت کر دیا۔ جب کبھی وہ علیحدہ بلبھٹی
 تو سوچتی کہ یہ تمام دل جو اس کے شیدائی نظر آتے ہیں یہ سب اس کے حسن کے پجاری ہیں
 اس کے پجاری نہیں۔ اگر یہ حسن اس گھڑی کیلئے بھی اس سے جدا ہو گیا تو یہ سب اس
 کے پاس سے پرواز کر جائیں گے۔ اور وہ اس دنیا میں کیسی رہ جائے گی کہ کوئی دل
 بھی اس پر رحم نہیں کھائے گا اور کوئی آنکھ اس پر آنسو نہیں بہائے گی۔ وہ بد بختوں کی طرح
 اپنے پر روٹی۔ بلکہ وہ بد نصیبوں کی طرح اپنے آپ کو تصور کرتی تھی۔

لَأَنهَا تُعَاشِرُ مَنْ لَا تُحِبُّ ، وَتُحِبُّ بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُحِبُّونَهَا إِلَّا حُبًّا كَاذِبًا .

وَرُبَّمَا مَرَّتْ فِي بَعْضِ غَدَوَاتِهَا أَوْ رَوْحَاتِهَا بِغُرْفَةِ حَارِسِ قَصْرِهَا
وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ زَوْجِهِ وَأَوْلَادِهِ يَمْنَحُهُمْ حُبَّهُ وَإِخْلَاصَهُ وَيَمْنَحُونَهُ
مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ مَا يَمْنَحُهُمْ ، فَتَسْتَعِي أَن لَوْ كَانَ حُظُّهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ
غُرْفَةً كَهَذِهِ الْغُرْفَةِ وَزَوْجًا وَأَوْلَادًا كَهَذَا الزَّوْجِ وَمَوْلَاءَ الْأَوْلَادِ .
فَلَمْ لَا تَقْرَحْ عَلَى دَهْرِهَا بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا .

وَمَا رَأَاهَا النَّاسُ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِهَا اسْتَقْبَلَتْ فِي قَصْرِهَا رَجُلًا
مُزَوَّجًا أَوْ خَاطِبًا ، فَكَانُوا يَحْمِلُونَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْهَا عَلَى مَحْمَلِ
الْأَثَرِ ، وَيَقُولُونَ إِنَّهَا امْرَأَةٌ طَامِعَةٌ لَا تُحِبُّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَاشِقُهَا
خَالِصًا لَهَا ، وَلَوْ أَنَّهُمْ عَرَفُوا حَقِيقَةَ أَمْرِهَا وَالْمَوَاسِرِ بِسَرِيرَةِ نَفْسِهَا ،
لَعَلِمُوا أَنَّهَا امْرَأَةٌ حَزِينَةٌ مَنكُوبَةٌ ، قَدْ فَجَعَهَا الدَّهْرُ فِي سَعَادَةِ الزَّوْجِيَّةِ
فَعَرَفَتْ فِيهَا فِيهَا لَا تُحِبُّ أَنْ تَفْجَعَ فِيهَا امْرَأَةٌ غَيْرَهَا .

لَقَدْ تَحَدَّثْتُ بَعْضَ الَّذِينَ الْمَوَاسِرِ بِشُؤْنِ حَيَاتِهَا الْخَاصَةِ أَنَّهَا وَهَبَتْ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْضَ الْفَتَيَاتِ الْفَقِيرَاتِ مَهُورًا يَسْتَعِينَنَّ بِهَا عَلَى الزَّوْاجِ
رَمَنَ بُرْدَنَ ، فَلَمْ يُصَدِّقِ النَّاسُ هَذَا الْخَبْرَ وَقَالُوا إِنَّ السَّالِبَ لَا
يَكُونُ وَاهِبًا ، وَإِنْ يَبُوعُ الْخَيْرَ لَا يُبْكَنُ أَنْ يَنْفَجِرَ فِي قُلُوبِ النِّسَاءِ
الْفَاجِرَاتِ ؟ وَلَكِنَّ الْحَقِيقَةَ أَنَّهَا فَعَلَتْ ذَلِكَ ، وَرُبَّمَا فَعَلَتْ أَكْثَرَ مِنْهُ .

هَذَا هُوَ قَلْبُ مَهْرٍ غَرِيبٍ ، وَهَذِهِ هِيَ سَرِيرَةُ نَفْسِهَا :

فِيهَا فِتَاةٌ فَاسِدَةٌ وَلَكِنَّهَا غَيْرُ رَاضِيَةٍ عَنْ فَسَادِهَا ، وَسَاقِطَةٌ ، وَلَكِنَّهَا
لَا تُحِبُّ أَنْ تَرَى الْفَتَيَاتِ سَاقِطَاتٍ مِثْلِهَا ، وَلَوْ كَانَ فِي اسْتِطَاعَةِ
الْمَرْأَةِ السَّاقِطَةِ أَنْ تَسْرِجَعَ بِتَوْبَتِهَا وَإِنَابَتِهَا مَكَانَتِهَا فِي قُلُوبِ النَّاسِ
وَأَنْ تَمْنَحُو بِصَلَاحِهَا مَا سَلَفَ مِنْ فَسَادِهَا لَكَانَتْ هِيَ أَقْرَبُ النِّسَاءِ
إِلَى التَّوْبَةِ وَالزُّوْعِ ، وَلَكِنَّ الْمَجْتَمِعَ الَّذِي اسْقَطَهَا وَسَلَبَهَا ذَلِكَ
الرِّدَاءَ مِنَ الشَّرَفِ الَّذِي كَانَتْ تَرْتَدِيهِ ، بِأَبَى عَلَيْهَا أَنْ يُعِيدَ إِلَيْهَا .

اچوکیدار ۲ راز ۳ مصیبت زده ۴ سنگدستی ۵ مٹانا۔

کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے پر مجبور ہے۔ جن کو وہ پسند نہیں کرتی اور ناپسندیدہ لوگوں میں زندہ ہے۔ جو جھوٹی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب کبھی وہ اپنی صبح و شام کو اپنے چوکیدار کے گھر کے سامنے سے گزرتی اور اسے اپنے بیوی بچوں سے پر خلوص محبت کر رہا ہے دیکھتی اور وہ بھی اس سے پیار کر رہے ہیں۔ تو اس کے اندر ایک آرزو جنم لیتی۔ کہ کاش کہ مجھے ایسی ایک سیال جاتی اور سچی محبت کر نیوالا شوہر اور پیاری اولاد۔ جس کے بعد وہ زمانہ والوں سے مستغنی ہو جاتی اور کچھ طلب نہ کرتی۔

لوگوں نے اسے کبھی بھی ایسے شخص سے ملنے ہوئے نہیں دیکھا جو شادی شدہ ہو یا سچی منگنی ہو چکی ہو۔ تو لوگ اس بات کو دیکھ کر یہ سمجھتے کہ یہ کتنی لالچی خود غرض عورت ہے جو یہ چاہتی ہے کہ اس کو چاہنے والا صرف اس کا ہو لیکن لوگ اس بات کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے اور اس کے دل کے بھید کو نہیں پاسکے اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ایک غمگین مصیبت زدہ عورت ہے جس کو بیوی بننے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ وہ اس کی قیمت جانتی ہے لہذا وہ کسی عورت کا دل نہیں دکھانا چاہتی۔

خصوصی حالات کو جاننے والے لوگ بسا اوقات اس کے حالات یوں بیان کرتے ہیں کہ چند بار اس نے کچھ منظر لڑکیوں کو پیسہ دیا تاکہ وہ اپنی مرضی سے اپنی پسند کی شادی کر سکیں۔ تو لوگ اس بات کی تصدیق کر نیکی بجائے جھٹلاتے اور کہتے کہ لڑکی کیسے سخی ہو سکتا ہے اور فاحشہ عورتوں کے دل میں چشمہ رحمت کیسے پھوٹ سکتا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ کئی بار اس ایسا کیا۔ یہ اس کی ذہنیت اور دل ہے کہ بدکار عورت اپنی

بدکاری پر خوش نہیں۔ وہ ایک بے سہارا عورت ہے۔ مگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ دوسری لڑکیاں بھی اسکی مانند ہوں۔ اگر ایک فاحشہ اور باندازی عورت ایسا کر سکتی اور درستگی سے سابقہ کو ہتا ہیوں کو مٹا سکتی تو یقیناً وہ سب پہلے تو بے کر نیوالی ہوتی۔ مگر وہ ماحول جس نے اسے ذلیل کیا اور اسکی چادر عصمت کو داغدار کیا۔ وہ کیسے یہ بات پسند کر سکتا تھا کہ طلب کرنے پر اس کی شرافت کی چادر کو اسے واپس کر دے۔

رِكَاءَهُ إِنْ طَلَبْتَهُ، فَلَا بُدَّ لَهَا مِنَ الْإِسْتِمْرَارِ فِي سَقُوطِهَا رَاضِيَةً
أَوْ كَارِهَةً، وَكَذَلِكَ كَانَ شَأْنُهَا.

وَلَمْ يَمُضِ عَلَى «مَرْغَرِيثٍ» فِي حَيَاتِهَا هَذِهِ أَكْثَرُ مِنْ بَعْضَةِ
أَعْوَامٍ حَتَّى نَزَلَ بِهَا مَرَضٌ حَجَبَهَا فِي بَيْنِهَا عِدَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اشْتَدَّ عَلَيْهَا،
فَأَشَارَ عَلَيْهَا الْأَطْبَاءُ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى حَمَامَاتِ «الْبَانِيرِ» لِلإِسْتِشْفَاءِ
بِمَائِهَا وَهُوَائِهَا، فَسَافَرَتْ إِلَيْهَا وَوَحَدَهَا لَا نَصَّحِبَهَا إِلَّا خَادِمَتُهَا،
وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْمُصْطَافِ فِي هَذَا الْعَامِ شَيْخٌ مِنَ الْأَثْرِيَاءِ اسْمُهُ
«الدُّوقُ مَوْهَانٌ» حَضَرَ إِلَيْهَا مَعَ ابْنَتِهِ وَكَانَتْ مَرِيضَةً بِدَاءِ الصَّلْبِ
لِيَسْتَشْفِيَ لَهَا مِنْ دَائِهَا فَلَمْ يَجِدْهَا الْعِلَاجَ وَمَاتَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَنَهَا
هُنَاكَ وَكَيْتَ بَعْدَ مَوْتِهَا عِدَّةَ أَيَّامٍ بِخَتْلِفٍ إِلَى قَرِيهَا وَيَبْكِيهَا بَكَاءً
شَدِيداً، فَإِنَّهُ لَعَانِدٌ مِنَ الْمَقْبَرَةِ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ لَمَحَ فِي طَرِيقِهِ «مَرْغَرِيثَ»
سَائِرَةً وَوَحَدَهَا وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الثَّانِي مِنْ وَصُولِهَا إِلَى الْبَانِيرِ،
فَدَهَشَ لِمَنْظَرِهَا دَهْشَةً عَظِيمَةً وَخَيَّلَ إِلَيْهِ أَنْ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَهُ ابْنَتَهُ
مِنْ قَرِيهَا، أَوْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ خِيَالَهَا لِبِعْزِيَّةٍ عَنْهَا لِمَكَانِ الشُّبُوبَيْنِ صُورَةَ
هَذِهِ الْفَتَاةِ وَصُورَتِهَا فَتَقَدَّمَ نَحْوَهَا دَاهِلاً مُشْدُوهاً وَأَمْسَكَ بِطَرْفِ
رَدَائِهَا وَظَلَّ يَحْدِقُ فِي وَجْهِهَا تَحْدِيقاً طَوِيلًا، فَعَجِبَتْ لِشَأْنِهِ وَسَأَلَتْهُ:
مَا بَالُكَ؟ فَقَالَ لَهَا: كَلْ تَأْذِينِ لِي يَا سَيِّدَتِي أَنْ أَقْبَلَ بِدِكَ؟ فَدَتَتْ
إِلَيْهِ يَدَهَا وَهِيَ لَا تَعْلَمُ مَاذَا يُرِيدُ وَلَا مَا الَّذِي أَصَابَهُ فَلَمَّهَا ثُمَّ
اعْتَلَرَ إِلَيْهَا عَنْ جُرْأَتِهِ، بِدَهْوَلِهِ وَدَهْشَتِهِ، وَمَشَى مَعَهَا بِقَصْرِ
عَلَيْهَا رِقَصَتَهُ وَقِصَّةَ مَصَابِيهِ فِي ابْنَتِهِ وَمَا رَاعَهُ مِنَ الشَّبهِ بَيْنَ صُورَتِهَا،
وَصُورَتِهَا، فَرَثَتْ لَهُ، وَحَزِنَتْ لِحُزْنِهِ وَاسْتَهَلَتْ دَمْعَةً رَأَتْهَا الشَّيْخُ
مِنْ خَلَالِ أَهْدَابِ عَجَبَتِهَا الْمُبْتَلَةِ بِالدَّمْعِ فَسَقَطَ عَلَى يَدَيْهَا يُقْبِلُهَا
وَيَشْكُرُهَا تِلْكَ الدَّمْعَةَ الَّتِي جَادَتْ بِهَا عَلَيْهِ فِي سَاعَةِ شَقَائِهِ، وَلَمْ

لہذا یہ ضروری ہے کہ وہ بنفرت یا بخوشی کرتی چلی جائے یہ حالت مذکورہ عورت کی تھی اس طرح اسکی
 زندگی کی چند سال نگزرے تھے کہ مارگریٹ کو ایک ایسی موزمی مرض لگ گئی وہ کئی دن تک گھر سے نہ
 نکل سکی پھر اسی فرض نے شدت پکڑ لی تو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اس عورت کو پانی کے
 کی طرف چلا جانا چاہیے تاکہ وہ وہاں کی آب و ہوا اور پانی سے شفا پائے چنانچہ
 وہ اپنی خاوند کو لیکر ادھر چلی گئی۔ ایک سیٹھ بھی اس سال موسم گرما گزارنے کے لئے یہاں آیا ہوا
 تھا۔ ڈیوک موہن اس کا نام تھا۔ اسکی بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی۔ اسکی بیٹی سل کی مریضہ
 تھی۔ بغرض علاج وہ یہاں آئی تھی۔ مگر اسے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مر گئی اور اس کو اسی مقام پر
 دفن کر دیا گیا۔ کئی دن سے یہ سیٹھ یہیں قیام پذیر تھا۔ وہ اپنی بیٹی کی قبر پر جاتا اور آنسو
 بہا کر واپس آ جاتا تھا۔ ایک دن جب وہ قبرستان سے واپس ہوا۔ تو اسکی نظر مارگریٹ
 پر پڑی جو کبھی تھی۔ مارگریٹ کو یہاں آٹے دو دن ہوئے تھے۔ وہ اسکو دیکھ کر حیران
 رہ گیا اسکو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اسکی مردہ بیٹی کو خدا نے زندہ کر دیا ہے۔ یا اس کی
 ہم شکل اسکی تسلی کے لئے بھیج دی ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی شکل بالکل ملتی جلتی تھی۔
 لہذا وہ مارگریٹ کی طرف نہایت بدحواسی سے بڑھا اور اسکی چادر کے دامن کو تھام
 لیا۔ اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ مارگریٹ متعجب ہوئی اسکی حرکت پر اور
 کہنے لگی کیا بات ہے؟ سیٹھ نے کہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ہاتھوں کو چوم
 لوں۔ تو اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔ اسکو معلوم نہ تھا کہ اسکی کیا نرض ہے اور وہ کس غم میں مبتلا
 ہے اس نے بوسہ دیا اور بدحواسی سے پیدا ہونے والی جرات پر معافی کا طلب گار ہوا۔
 پھر اپنے حالات سے مارگریٹ کو آگاہ کیا۔ اپنی بیٹی کی بیماری اور اسکی جدائی اور
 دونوں کی مشابہت کا تذکرہ کرنے لگا تو مارگریٹ کو بڑا صدمہ ہوا اور رحم آیا۔
 اسکی پر غم پیکوں سے ایک آنسو غم ٹپک پڑا۔ جسے بڑھے سیٹھ نے دیکھ لیا۔

يُرَى سَائِرًا مَعَهَا حَتَّى وَصَلَا إِلَى التَّرْلِ فَوَدَعَهَا وَمَضَى بَعْدَ مَا اسْتَأْذَنَهَا
 أَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ إِلَى حَيْثُ فَأَذِنَتْهُ بِذَلِكَ وَصَعَدَتْ إِلَى غُرْفَتِهَا ،
 فَلَمَّا خَلَتْ بِنَفْسِهَا أَنْشَأَتْ تَفَكُّرًا فِي أَمْرِ تِلْكَ الْفَتَاةِ الْمَسْكِينَةِ الَّتِي
 اخْتَطَفَهَا الْمَوْتُ مِنْ يَدِ أَيْمَانِهَا فِي زَهْرَةِ صَبَا مَا مِنْ حَيْثُ لَمْ يَسْتَطِعْ
 طَيْبٌ وَلَا عَائِدٌ رَكَ دَعَايَةَ الْقَضَاءِ عَنْهَا ، ثُمَّ خَطَرَ لَهَا أَنَّهَا مَرِيضَةٌ
 يَمِثِلُ الْمَرِيضَ الَّذِي مَاتَتْ بِهِ وَأَنَّهَا رُبَّمَا مَاتَتْ مَوْتَهَا فَلَا يَحْدُ بِجَانِبِهَا
 أَبَا كَهَذَا الْأَبِ يَنْدُبُهَا وَيَبْكِي عَلَيْهَا ، فَأَثَرُ فِي نَفْسِهَا هَذَا الْخَاطِرُ
 نَائِبًا شَدِيدًا ، وَبَكَتْ لَهُ بَكَاءً طَوِيلًا وَلَزِمَتْ غُرْفَتَهَا فِي ذَلِكَ
 الْيَوْمِ لَا تَفَارِقُهَا .

وَظَلَّ الدَّوْقُ ، يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيُجَالِسُهَا طَوِيلًا وَيَجِدُ
 مِنَ الْأُنْسِ بِهَا ، وَالْإِغْتِيَابِ بِعَشْرَتِهَا ، مَا تَسْكُنُ بِهِ لَوْعَةَ نَفْسِهِ
 كَلِمًا شَبَّهَا الْوَجْدُ فِي صَلْبِهِ ، حَتَّى أَصْبَحَ لَا يَسْتَطِيعُ مَفَارِقَتَهَا
 سَاعَةً وَاحِدَةً ، وَكَأَنَّهَا لَدَّ لَهَا أَنْ يَرَى ذَلِكَ الشَّيْخَ التَّائِكِلُ الْمُنْكُوبُ
 فِي وَجْهِهَا سَلْوَتَهُ وَعِزَّاءَهُ ، فَمَنْحَتُهُ مِنْ عِطْفِهَا وَحُبِّهَا مَا لَمْ يَمْنَحْهُ
 أَحَدًا مِنْ قَبْلِهِ ، وَأَنْسَتْ بِهِ أَنْسًا لَمْ تَأْنَسْهُ بِإِنْسَانٍ سِوَاهُ .

وَمَا هِيَ إِلَّا أَيَّامٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى أَبْلَتْ مِنْ مَرَضِهَا بَعْضَ الْإِبْلَالِ (١١)
 وَعَادَ إِلَى وَجْهِهَا الْجَمِيلِ زَوْنَقُهُ وَبَهَاوُهُ ، وَإِلَى نَفْسِهَا الْبَدِيحِ الْبَيْسَامَةِ
 وَافْتِرَارُهُ ، فَلَدَّ لَهَا الْمَقَامُ فِي الْبَانِيْرِ أَيَّامًا طَوِيلًا حَتَّى شَعَرَتْ بِهَيُوبِ
 رِيَّاحِ الشَّنَاءِ فَأَزْمَعَتْ الْعُودَةَ إِلَى بَارِيْسَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الدَّوْقِ
 وَعَلِمَ أَنَّهَا إِنْ عَادَتْ إِلَيْهَا لَا يَطْفِرُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ الْمُرَدِّحِ الْعَظِيمِ
 الْخَافِلِ بِحَلَانِهَا وَأَصْدِقَائِهَا يَمِثِلُ مَا كَانَ يَطْفِرُ بِهِ مِنْهَا فِي الْبَانِيْرِ ،
 فَخَلَّى بِهَا لَيْلَةَ السَّفَرِ سَاعَةً وَحَادِثًا حَدِيثًا طَوِيلًا إِنَّتَهَى بِالْإِتِّفَاقِ
 مَعَهَا عَلَى أَنْ تَهْجِرَ حَيَاتَهَا الْأُولَى حَيَاةَ الْمَخَالَةِ وَالْمَعَاشِرَةِ وَتَعِيشُ

مرض سے صحت

یہ دونوں ایک ساتھ چلتے رہے اس کے بعد یہ بوڑھا پھر آنے کی اجازت لیکر چلا گیا۔ اور مارگریٹ اپنے کمرے میں واپس آگئی۔ جب وہ خلوت میں پہنچی تو اس سمیٹھ کی بیٹی جو مرگئی تھی اس کے بارے میں سوچنے لگی۔ کہ کیسے شباب جوانی میں موت نے اس کو باپ سے چھین لیا اور قضاے الہی کوئی حکیم اور طبیب اسے نہ بچا سکا۔ پھر وہ اپنے مرض کے متعلق سوچنے لگی کہ میں بھی اسی مرض کی مریضہ ہوں ممکن ہے اسکی طرح میں بھی مر جاؤں تو میرے پاس ایسا شفیع باپ بھی نہیں جو مجھ پر روٹے گا۔ اس بات نے اسکے زخمی دل پر گہرا اثر کیا جسکی وجہ سے وہ سارا دن کمرے میں رہتی اور روتی رہتی۔ اس کے بعد ڈیوک اس کے پاس آتا اور دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہتا وہ مارگریٹ کے پاس انسیت محسوس کرتا اور اسے ہم مجلسی سے خوشی و مسرت محسوس ہوتی۔ جب بھی اسپرغم جوش مارتا تو مارگریٹ اسکے لئے تسلی بن جاتی۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی اس سے وہ جدا ہونیکو پسند نہ کرتا تھا۔ شاید اس عورت کو یہ بات اچھی لگی کہ اس نے اس غمزہ شخص کے چہرے خوشی کے اور تسلی و صبر کے آثار دیکھے۔ لہذا اس نے اس بوڑھے کو ایسی محبت سے نوازا جو کہ اس سے پہلے کسی کے ساتھ نہ کی تھی۔ وہ بھی اس بوڑھے سے ایسی مانوس ہوئی کہ اس سے پہلے اسی طرح کسی سے مانوس نہ ہوتی تھی کچھ دن گزرے ہوں گے کہ اسے بیماری سے آفاقہ محسوس ہوا اور وہ گم ہونے والی حسین چہرے کی خوبصورتی و رونق دوبارہ عود کر آئی۔ اور اس کے چہرے پر تبسم کی شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ یہاں تک کہ موسم تبدیل ہوا اور سرد ہوا میں اسے محسوس ہونے لگیں۔ تو اس نے پیرس لوٹنے کا ارادہ کر لیا۔ ڈیوک سے اسکی جدائی قیامت سے کم نہ تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر مارگریٹ پیرس چلی گئی۔ تو وہ اسکے دوستوں کی موجودگی میں اس کا قرب حاصل نہ کر سکے گا جیسا پانیر میں۔ لہذا سفر کی رات وہ دیر تک باتیں کرتا رہا۔ اور دونوں کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ مارگریٹ وہ دوستانہ خود غرض ماحول چھوڑ دے گی۔

فِي مَنَزِلٍ يُهَيِّئُهَا لَهَا وَيُقِيمُ بِتَفَقُّطِهَا فِيهِ عَلَى أَنْ تَأْذِنَ لَهُ بِالِاخْتِلَافِ
إِلَيْهَا مِنْ حِينَ إِلَى حِينَ ، ثُمَّ سَافَرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي إِلَى بَارِيسِ .

وَمُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ تَغَيَّرَتْ صُورَةُ حَيَاتِهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ ،
فَأَصْبَحَتْ تَعِيشُ فِي قَصْرِهَا الَّذِي هَيَّأَ لَهَا اللُّوقُ عَيْشًا بَيْنَ الْعَزَلَةِ
وَالِاخْتِلَاطِ ، فَلَا تَسْتَقْبِلُ النَّاسَ فِيهِ إِلَّا قَلِيلًا . وَلَا تَمْرُجُ مَعَ الَّذِينَ
تَسْتَقْبِلُهُمُ الْإِمْتِزَاجُ كُلَّهُ . وَرُبَّمَا مَرَّتْ بِهَا أَيَّامٌ لَا يَرَاهَا النَّاسُ خَارِجَ
قَصْرِهَا إِلَّا قَلِيلًا ، فَإِذَا خَرَجَتْ رَكِبَتْ عَرَبَتَهَا وَحَدَّهَا دُونَ رَفِيقِ
أَوْ رَفِيقَةٍ وَمَشَتْ فِي طَرِيقِهَا تَقْرَأُ فِي كِتَابٍ أَوْ صَحِيفَةٍ ، فَرُبَّمَا
مَرَّتْ بِهَا كَثِيرٌ مِمَّنْ تَعْرِفُهُمْ فَلَا تَرَاهُمْ ، فَإِذَا وَقَعَ نَظَرُهَا عَلَى وَاحِدٍ
مِنْهُمْ ابْتَسَمَتْ لَهُ ابْتِسَامَةً قَصِيرَةً مُوجِزَةً قَلَّمَا يَشْعُرُ بِهَا أَحَدٌ سِوَاهُ ،
ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ أَذْرَاجُهَا حَتَّى تَصِلُ مَنْزِلَةَ « الشَّانَزَلِيَّةِ » فَتَنْزِلُ مِنْ
عَرَبَتِهَا وَتَمْشِي فِي الْغَابَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا سَاعَةً ثُمَّ تَعُودُ إِلَى قَصْرِهَا ،
فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ ذَهَبَتْ إِلَى مَلْعَبِ التَّمْثِيلِ وَحَدَّهَا ، أَوْ مَعَ الرَّجُلِ
الْقَائِمِ بِشَرِّهَا ، فَتَقْضِي فِيهِ أَكْثَرَ وَقْتِهَا نَاطِرَةً إِلَى الْمَسْرُحِ لَا يَشْغَلُهَا
كَثْرَةُ النَّاطِرِينَ إِلَيْهَا أَوْ الْمُتَهَانِتِينَ عَلَى مَقْصُورَتِهَا ، عَنْ تَتَبُعِ فُصُولِ
الرِّوَايَةِ وَالِإِهْتِمَامِ بِوَقْعِهَا حَتَّى تَنْتَهِي .

فَلَمْ تَمُصْ عَلَيْهَا أَيَّامٌ كَثِيرَةٌ حَتَّى عِلِمَ النَّاسُ جَمِيعًا أَنَّ « مَرْغَرِيَّتَ »
قَدِ اسْتَحَالَتْ حَاهَا ، وَتَغَيَّرَتْ صُورَةُ حَيَاتِهَا وَأَنَّهَا قَدْ قَنَعَتْ بِهَذِهِ
الْحَيَاةِ الْجَدِيدَةِ حَيَاةِ الْهُدُوءِ وَالسَّكِينَةِ ، وَالْوَحْشَةِ وَالْإِنْفِرَادِ وَرَضِيَتْهَا
لِنَفْسِهَا ، فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعَالِيَّتِهَا عَلَيْهَا فَقَصَّرَتْ عَنْهَا أَظْمَاعُهُمْ
وَانْقَطَعَتْ مِنْهَا آمَالُهُمْ وَظَلُّوا يَتَلَمَّسُونَ الْأَسْبَابَ لِتِلْكَ الْحَالَةِ الْغَرِيبَةِ
الَّتِي طَرَأَتْ عَلَيْهَا ، فَذَهَبُوا فِي شَأْنِهَا الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا إِلَّا الْمَذْهَبَ
الصَّحِيحَ مِنْهَا وَهِيَ أَنَّ تِلْكَ الْحَادِثَةَ الْمُخْرِئَةَ الَّتِي حَدَّثَتْ لِابْنَةِ الدُّوقِ
شَبِيهَتِهَا فِي صُورَتِهَا وَمَرْضِيَّتِهَا قَدْ أَثَرَتْ فِي نَفْسِهَا تَأْثِيرًا شَدِيدًا

اور ایک باعزت عورت کی طرح گھر میں رہے گی اور اسکی ضروریات زندگی کا کفیل ڈیوٹیک ہوگا۔ اس شرط پر کہ وہ اسے آنے جانے کی اجازت دے دے۔ اس کے دوسرے دن دونوں نے مل کر پیرس کا سفر کیا۔ اس کے بعد اسکی زندگی میں انقلاب آگیا۔ لہذا وہ ڈیوٹیک کے تیار کردہ محل میں اختلاط و عزت سے زندگی گزارنے لگی۔ زیادہ لوگوں کا اس کے پاس آنا جانا بند ہو گیا تھا۔ اور وہ خود بھی پوری طرح کسی سے اختلاط کرنے سے گریز کرتی۔ بسا اوقات کئی کئی دن تک وہ لوگوں کو نظر نہ آتی اور اپنے محل ہی میں رہتی۔ اگر محل سے باہر آتی تو اپنی سواری میں بغیر دوست و سہیلی کے سفر کرتی اور دوران سفر کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتی۔ بسا اوقات اس کا ملنے والوں سے آنا سامنا ہو جاتا یا ان پر نظر پڑ جاتی تو معمولی سا تبسم کر دیتی کہ اس آدمی کے سوا کوئی اور اسے محسوس نہ کر سکے۔ پھر چلتے چلتے تفریح گاہ شانز لزیڈ پہنچ جاتی۔ اور اپنی گاڑی سے اتر کر ایک گھڑی کے لئے درختوں کے سائے میں پیدل چلتی ہوئی واپس محل میں آ جاتی تھی۔ رات کو اسی گھڑ چلی جاتی یا بوڑھے کے ہمراہ ہوتی وہاں وہ کچھ وقت گزارتی اور نہ وہاں اس کے دیدار کرنے والوں کا اکٹھ ہوتا۔ نہ آنے جانے والوں کا۔ مارگریٹ بڑے قصے اور واقعات کو دیکھتی۔ ابھی اس طرح زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ سب لوگوں پر اسکی حقیقت کھل گئی کہ مارگریٹ کی زندگی میں انقلاب آ گیا ہے اس نے نئی پیرس کون حکومت و افراد کی زندگی پر تئامت کر لی ہے لہذا اب اسکو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا یہ دیکھ کر اس کی طمع کوتاہ ہو گئی اور امیدیں منقطع ہو گئیں۔

اب اسکی عجیب و غریب حالت پر تبصرے کرتے اور طرح طرح کے خیالات دہراتے مگر اسکی حقیقت کو کوئی نہیں پاسکا۔ کہ یہ غمناک واقعہ جو ڈیوٹیک کو پیش آیا تھا۔ جس میں اس کی لڑکی شکل و صورت میں اور مرض میں اس کے مشابہہ تھی۔ اس نے اس کے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔

وَصَوَّرَتْ لَهَا الْحَيَاةَ بِصُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهَا الْأُولَى فَأَصْبَحَتْ تَعَاثُرُ
 الرِّجَالَ لِأَنَّ سَبَبَ سَقُوطِهَا وَتَسْتَكْرَهُ سَقُوطَها أَكْثَرَ مِمَّا اسْتَكْرَهُ
 مَنْ قَبْلُ لِأَنَّهُ سَبَبُ مَرَضِهَا ، وَلَا تَأْسِفُ عَلَى مَا فَاتَهَا تَمَّا فِي أَيْدِي
 النَّاسِ لِأَنَّهَا تَعِيشُ مِنْ مَالِ الدَّوْقِ فِي نِعْمَةٍ لَا يَطْمَعُ طَامِعٌ فِي أَكْثَرِ
 مِنْهَا ، وَرُبَّمَا خَطَرَ لَهَا أَنْ حَيَاتِهَا مَعَ هَذَا الشَّيْخِ الْهَرَمِ الَّذِي لَا يَطْمَعُ
 مِنْهَا فِي أَكْثَرِ مَنْ أَنْ يَرَاهَا قَسَبَهُ حَيَاةٍ بَعْدَ رِي الطَّاهِرَاتِ اللَّوَاتِي
 يَنْعَمْنَ بِنِعْمَةِ الشَّرَفِ فِي ظِلَالِ آبَائِنَ ، فَأَعْحَبَهَا هَذَا الْحَيَاكُ وَلَدًا
 لَهَا ، وَكَثِيرًا مَا بَكَتْ ذَلِكَ الشَّرَفُ قَبْلَ يَوْمِ وَحْتِ بِهِ .

• • •

انْقَضَتْ أَيَّامُ الْحَرِيفِ وَأَقْبَلَتْ أَيَّامُ الشِّتَاءِ ، وَسَالَتْ الْأَجْوَاءُ
 بَرْدًا وَقَرًّا ، فَتَارَ مَا كَانَ كَامِنًا مِنْ دَاءٍ « مَرَعْرِيَّتٍ » ، وَعَادَ إِلَيْهَا
 نَعْمَتُهَا وَسَعَاكُمَا ، فَظَلَّتْ تُكَابِدُ مِنْ مَرَضِهَا آلامًا جَسَامًا ، لَا تُفَارِقُهَا
 يَوْمًا حَتَّى تُعَاوِدَهَا أَيَّامًا ، فَإِنْ أَلَتْ بِهَا لَزِمَتْ سَرِيرَتَهَا لَا تُفَارِقُهَا ،
 وَإِنْ رَوَّحَتْ عَنْهَا بَرَزَتْ إِلَى الْخَلَاءِ فِي بَكُورِ الْأَيَّامِ وَأَصْرَانِهَا
 تَطْلُبُ الْهَوَاءَ الطَّلُقَ وَالْحَوَّ النَّقِيَّ ، وَرُبَّمَا ذَهَبَتْ فِي بَعْضِ لِيَالِهَا
 إِلَى مَلْعَبِ التَّمْبِيلِ لِتَتَفَرَّجَ مَا هِيَ فِيهِ فَتَخْلُوَ بِنَفْسِهَا فِي مَقْصُورَتِهَا
 سَاعَةً أَوْ سَاعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى مَنَزْلِهَا .

وَكَانَتْ لَا تَرَالُ تَرَى فِي الْمَقْصُورَةِ الْمَجَادِرَةَ لِمَقْصُورَتِهَا كَلَّمَا
 ذَهَبَتْ إِلَى الْمَلْعَبِ فَتِي فِي زِيِّ آبَاءِ الْأَشْرَافِ وَشَمَائِلِهِمْ لَا يَرَالُ
 يُحَالِسُهَا النَّظَرُ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا إِنْ غَضَّتْ عَنْهُ وَيَقْضِي
 عَنْهَا إِنْ نَظَرَتْ إِلَيْهِ ، وَلَا يَلْتَقِي نَظْرُهَا بِنَظْرِهِ حَتَّى يَتَلَمَّبَ وَجْهَهُ

إِصَافُ

بِحِكْمِ

اور اس کی نگاہوں میں زندگی کا نیا راستہ نظر آنے لگا۔ جو پہلے راستے سے مختلف ہے۔
 لہذا وہ مردوں سے متنفر رہنے لگی۔ کیونکہ یہی اس کو برباد کر نیوالے تھے۔ اور اب اسے
 اپنی بربادی کا پہلے سے کچھ زیادہ احساس ہونے لگا۔ کیونکہ یہی اسکی بیماری کا سبب بنی اس
 کو مال و زر کا افسوس بالکل نہ تھا جو لوگوں سے بطور نظر انداز وصول کرتی تھی۔ کیونکہ اب وہ ڈیوٹ
 کے مال سے اچھی زندگی گزار رہی تھی۔ کہ کوئی اس سے زیادہ ہو س نہیں کر سکتا۔ کسی دفعہ اس
 کے دل میں یہ خیال آتا۔ کہ اس کی زندگی اس بوڑھے کے ساتھ جو صرف اس کے دیدار حسن
 کا پتھاری ہے۔ ان پاکیزہ دوستیوں کی طرح ہے۔ جو اپنے والدین کے سایہ میں پاکیزہ
 زندگی گزارتی ہیں۔ یہ بات اس کے لئے باعث خوشی تھی۔ اور یہ بات اس کو اچھی لگتی۔
 کیونکہ اس شرافت کے لئے وہ کتنی دفعہ لائی تھی۔ اور اس کی طرف راغب ہوئی تھی۔
 موسم گرما گذر گیا سردی آگئی۔ جب سردی ٹھاٹھیں مارنے لگی تو مارگریٹ
 کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی۔ اور کھانسی نفث الدم کی شکایت محسوس ہونے لگی۔ جس
 کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی۔ اگر ایک دن کمی ہوتی تو کسی کسی دن تک پھیپھا
 نہ چھوڑتی۔ اگر بیماری ٹھہر جاتی تو وہ چارپائی سے چھٹی رہتی اگر کمی ہوتی تو کھلی فضا میں تازہ
 ہوا میں نکل جایا کرتی۔ کسی دفعہ وہ تھپیٹر کی طرف چلی جاتی تاکہ اس تکلیف سے کچھ
 سکون حاصل کرے۔

ہاں وہ ایک دو گھنٹے کے لئے اپنی گیلیمری میں اسی بیٹھ کر چلی جایا کرتی
 ۔ جب وہ گیلیمری میں جاتی تو اس نے کئی بار اپنے برابر والے کمرے

میں ایک شریف صورت لوجوان کو دیکھا جو اس کی طرف مسیحا گیا۔
 آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور پھر آنکھیں کھینچتا ہے۔ اگر وہ اسکی طرف دیکھتا
 جب بھی اسکی آنکھیں ٹکرا جائیں اور اسکی چہرہ نہایت سے

حَمْرَةٌ وَيَرْفُضُ جِيبَهُ عِرْقًا ، كَأَنَّمَا جُنِيَ بَحْنَابَةٌ لَا مَقْبِلَ لَهَا مِنْهَا ،
فَلَمْ تَحْفَلْ بِهِ كَثِيرًا لِأَنَّهَا لَمْ تَرَفِ فِي أَمْرِهِ شَيْئًا جَدِيدًا ، إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ
تَعْجَبُ لِسَكُونِهِ وَحَمُودِهِ ، وَطُولِ إِغْضَائِهِ وَإِطْرَاقِهِ ، وَلِلتَّلْكَ الْعَبْرَةِ
مِنَ الْحَزَنِ الْمَشْرِعَةِ عَلَى وَجْهِهِ ، وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْهَشُهَا مِنْهُ أَوْ
يَعْجِبُهَا أَنَّهُ الْفَقِي الْوَحِيدُ الَّذِي كَانَ يَبْكِي فِي ذَلِكَ الْمَجْتَمِعِ لِمَنْظَرِ
الْمَشَاهِدِ الْمُحْزَنَةِ الَّتِي تَمَثَّلُ عَلَى مَسْرَحِ التَّمَثِيلِ ، لِأَنَّهَا تَعْنَمُ أَنَّ الْفَتِيَانَ
الْفَرَحِينَ الْمُعْتَبِطِينَ بِشَبَابِهِمْ وَصِحَّتِهِمْ لَا يَحْفَلُونَ بِمَنْظَرِ الشَّقَاءِ الْحَقِيقِيَّةِ
فَأَحْرَى أَنْ لَا يَحْفَلُوا بِتَمَثِيلِهَا .

فَإِنَّهَا لِحَالِيَّةٌ بِنَفْسِهَا فِي مَقْصُورَتِهَا ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَكَانَ الْجَوُّ بَارِدًا
مُقْشِعِرًا إِذْ فَاجَأَتْهَا نَوْبَةٌ سَعَالٍ اشْتَدَّتْ عَلَيْهَا كَثِيرًا حَتَّى كَادَتْ تَسْقُطُ
عَنْ كُرْسِيِّهَا ضَعْفًا وَوَهْنًا فَشَعَرَتْ يَدِي تُمْسِكُ يَدَهَا فَاعْتَمَدَتْ عَلَيْهَا
دُونَ أَنْ تَسْتَطِيعَ الْإِلْتِفَاتُ إِلَى صَاحِبِهَا حَتَّى بُلَغَتْ عَرَبَتَهَا فَرَكِبَتْهَا .
فَشَعَرَتْ بِالرَّاحَةِ قَلِيلًا فَالْتَفَتَتْ نَشْكُرُ لِصَاحِبِ تِلْكَ الْبَدِ يَدَهُ ،
فَلَمْ تَرَ أَمَامَهَا أَحَدًا وَرَأَتْ عَنِي بَعْدَ خَطَوَاتِي مِنْهَا إِنْسَانًا مُنْصَرِفًا
فَلَمْ تَسْتَطِيعَ مِنْ رُؤْيِيهِ إِلَّا أَنَّهَا تَحَيَّلَتْ صُورَتَهُ تَحْيَلًا ، فَعَجِبَتْ لِأَمْرِهِ
وَمَضَتْ فِي طَرِيقِهَا ، فَمَا وَصَلَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا حَتَّى شَعَرَتْ بِرَعْدَةٍ
الْحُمَّى تَسْمُو فِي أَعْضَائِهَا ، فَلَزِمَتْ سَرِيرَتَهَا بِضَعَةِ أَيَّامٍ لَا تَفَارِقُهُ
حَتَّى أَبَلَتْ " قَلِيلًا ، فَهَدَمَتْ إِلَيْهَا خَادِمَتُهَا بِطَاقَاتِ الزِّيَارَةِ
الَّتِي تَرَكَهَا الْفَتِيَانُ الَّذِينَ زَارَوْهَا فِي أَثْنَاءِ مَرَضِهَا بَحْمَلًا وَتَلُومًا ،
فَلَمْ تَقْرَأْ وَاحِدَةً مِنْهَا ، ثُمَّ حَدَّثَتْهَا الْخَادِمُ أَنَّ فُقِي كَانَ يَأْتِي لِلسُّوَالِ
عِنْدَهَا فِي نَيْلِ يَوْمٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، وَلَا يَذْكُرُ اسْمَهُ ، وَلَا يَبْرُكُ
بِطَاقَتِهِ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَنْقَبِضُ انْقِبَاضًا شَدِيدًا كُلَّمَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَا تَرَى
طَرِيقَةَ فَرَاشِهَا تَشْكُرُ وَتَتَأَلَّمُ ، فَاسْتَوْصَفَتْهَا لِإِيَّاهُ فَوَصَفَتْهَا لَهَا فَلَمْ

اور اسکی پیشانی پر پسینہ آجاتا۔ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہے جو ناقابل بخشش ہے۔ وہ کچھ زیادہ اس بات کی پرواہ نہ کرتی۔ کیونکہ اس نے کوئی نئی بات نہ دیکھی تھی۔ مگر وہ اسکی طویل چشم پوشی و جمود و سکون پر اور سر جھکا لینے پر اور اس کے چہرے پر غم کا بادل چھا جانے پر تعجب کرتی۔ وہ اس بات سے حیران ہوا کرتی تھی۔ کہ اس مجمع میں عم آلود منظر جو تمثیل گاہ میں پیش کئے جاتے ہیں انپر صرف وہی روتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی صحت و شباب کے زمانے میں خوش باش نوجوان کب حقیقی بد نصیبی کے مناظر کی پرواہ کرتے ہیں تو کسی تمثیل کی پرواہ کر سکتے ہیں۔

وہ ایک رات اپنے بکس میں کھلی تھی۔ فضا ٹھنڈی رونگھے کھڑے کر دینے والی تھی کہ اچانک اسے کھانسی کا شدید دورہ پڑا کہ وہ اپنی کرسی سے کمزوری و نقاہت کی وجہ سے گرتے لگی تو اسے ایسا معلوم ہوا کسی ہاتھ نے اسے تھام لیا ہے۔ اس نے ہاتھ والے کی طرف دیکھے بغیر اس کا سہارا لے لیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی گاڑی تک پہنچ گئی۔ اور سوار ہو گئی جس کے بعد وہ کچھ سکون محسوس کرنے لگی۔ جب اس نے سہارا دینے والے کی طرف شکر یہ ادا کرنے کے لئے منہ پھیرا تو وہاں کچھ نہ تھا۔ مگر چند قدم دور ایک آدمی کو جاتے دیکھا مگر وہ ایسے پہچان نہ سکی۔ البتہ اسکی صورت کا ایک خاکہ سا اس کے سامنے رہ گیا۔ اسے بڑا تعجب ہوا اور وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ گھر پہنچی تھی کہ بخار کی شدت اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔ وہ کئی دن تک بستر علالت سے نہ اٹھ سکی جب اسے کچھ آفاقہ ہوا تو خادمر نے ایک نوجوان کے کچھ تعارفی خطوط پیش کئے۔ جو بیماری کے دنوں میں تیمار داری کے لئے آئے تھے۔ اس نے ان میں ایک خط کو نہ دیکھا پھر خادم کہنے لگی۔ ایک نوجوان روزانہ ایک دو بار تیمار داری کیلئے آتا تھا۔ مگر نام نہ بتاتا نہ خط پیش کرتا۔ جب سنتا کہ آپ ابھی بیمار ہیں تو بہت کبیدہ خاطر ہوتا۔ مار گریٹ نے اس کا ناک نقش پوچھا۔ تو اس نے بیان کیا۔

تُزْفِيهِ ، وَعَجِبَتْ لِأَمْرِهِ كُلِّ الْعَجَبِ وَتَمَنَّتْ لَوْ رَأَتْهُ فَشَكَرَتْ لَهُ
هَذَا الْإِخْلَاصُ النَّادِرُ الَّذِي لَا عَهْدَ لَهَا بِهِ فِي أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، وَأَمَرَتْ
خَادِمَتَهَا أَنْ تُخْبِرَهَا خَبْرَهُ إِنْ جَاءَ لِلسُّؤَالِ عَنْهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمْ يَلِثْ
أَنْ جَاءَ ، وَكَانَتْ مَرْغَرِيْتُ جَالِسَةً فِي شَرْفَةِ الْمَنْزِلِ الْمَطْلُوعَةِ عَلَى الطَّرِيقِ
فَرَأَتْهُ فَعَرَفَتْ أَنَّهُ ذَلِكَ الْفَتَى الْحَزِينُ الَّذِي كَانَتْ تَرَاهُ فِي الْمَقْصُورَةِ
الْمَجَاوِرَةِ لِمَقْصُورَتِهَا فِي مَلْعَبِ التَّمْبِيلِ ، وَأَنَّهُ صَاحِبُ تِلْكَ الْيَدِ
الَّتِي اِمْتَدَّتْ لِعُرْوَتِهَا لَيْلَةَ النَّازِلَةِ الَّتِي نَزَلَتْ بِهَا هُنَاكَ ، فَأَشَارَتْ
إِلَى خَادِمَتِهَا بِالنُّزُولِ إِلَيْهِ وَاسْتَدْعَاهُ إِلَيْهَا ففَعَلَتْ ، فَاضْطَرَبَ
الْفَتَى لَهُمْ الدَّعْوَةَ اضْطِرَابًا شَدِيدًا حَتَّى كَادَ يَرْفُضُهَا ، ثُمَّ شَعَرَ
بِمَكَانِ مَرْغَرِيْتُ مِنَ الشَّرْفَةِ فَتَلَوَّمَ وَمَشَى وَرَاءَ الْخَادِمَةِ حَتَّى صَعِدَتْ
بِهِ إِلَى غُرْفَةٍ سَيَّلَهَا فَفَرَّكَهُ وَانصَرَفَتْ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَجَبَّاهَا
وَوَجَّهَهُ يَرْفُضُ عَرَفًا وَلِسَانَهُ لَا يَكَادُ يَبِينُ ، فَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا فَتَنَاوَلَهَا
وَقَبَّلَهَا قَبْلَةً طَوِيلَةً عَرَفَتْ مَرْغَرِيْتُ سِرًّا مَا أودَعَهَا مِنْ عَوَاطِفِ
قَلْبِهِ ، وَهِيَ الْعَالِمَةُ بِأَسْرَارِ الْقُبَلَاتِ ، ثُمَّ أَذِنَتْهُ بِالْحُلُوسِ ، فَجَلَسَ ،
فَأَنْشَأَتْ سُؤَالَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ قَوْمِهِ ، وَعَنْ سَبَبِ اهْتِمَامِهِ بِشَأْنِهَا
وَتَبَسَّمَ لَهُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ اِبْتِسَامَاتٍ تَلَاطِفَةً بِهَا وَتَمَسَّحٌ عَنْ فُؤَادِهِ
مَا أَلَمَ بِهِ مِنَ الرَّوْعِ ، فَحَدَّثَهَا أَنَّهُ غَرِيبٌ عَنْ بَارِيسَ ، وَأَنَّهُ وَقَدْ
إِلَيْهَا مِنْدَ عِشْرِينَ يَوْمًا مِنْ بَلَدَتِهِ نِيسِ ، لِيَقْضِيَ فِيهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ
أَذِنَ لَهُ أَبُوهُ بِهَا طَلْبًا لِتَغْيِيرِ الْهَوَاءِ وَتَرْوِيجِ النَّفْسِ ، ثُمَّ يَعُودُ فِي
نَهَابَتِهَا إِلَى وَطَنِهِ ، فَسَأَلَتْهُ : هَلْ وَجَدَ الْمَقَامَ حَمِيدًا هُنَا ؟ فَصَمَتَ
هَنِيئَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا نَظْرَةً مُنْكَسِرَةً وَقَالَ : لَا يَا سَيِّدَتِي ، قَالَتْ :
لِمَذَا ؟ فَحَارَتْ بَيْنَ شَفْتَيْهِ كَلِمَةً لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَنْطِقَ بِهَا فَعَادَ إِلَى صَمْتِهِ
وَإِطْرَافِهِ ، فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ سُؤَالَهَا . فَقَالَ لَهَا : هَلْ تَأْذِنِينَ لِي يَا سَيِّدَتِي
أَنْ أَقُولَ لَكَ كُلَّ مَا فِي نَفْسِي . فَشَعَرَتْ بِمَا فِي نَفْسِهِ قَلَّ أَنْ يَقُولَهُ ،
وَقَالَتْ لَهُ : قُلْ مَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ تُطَارِحَنِي حُبَّكَ وَغَرَامَكَ ، فَإِنِّي

گروہ پہچاننے سے قاصر رہی۔ اس کو اس آدمی کے بارے میں حیرانگی ہوئی وہ تنا کرنے لگی۔
 کاشش! وہ ایک بار اسکو دیکھ لیتی اور اس کے اچھے سلوک کا شکریہ ادا کرتی۔ ایسا
 سلوک جو کبھی کسی انسان نے نہ دیکھا تھا۔ اب خادمہ سے کہنے لگی۔ اب اگر وہ نوجوان
 آئے تو مجھے بتانا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ آدمی آگیا۔ مارگریٹ مکان کی بالکنی پر بیٹھی
 ہوئی تھی جو راستے کی طرف تھی۔ تو اُسے دیکھ لیا وہ جان گئی کہ یہ وہی غمگین نوجوان ہے
 جسے وہ تھیٹر میں اپنے برابر والے جس میں دیکھا کرتی تھی۔ یہ وہی آدمی ہے جس نے اس
 گرتی ہوئی کو اس رات سہارا دیا تھا۔ خادمہ سے کہا اتر کر اسکو بلاؤ۔ چنانچہ اس نے
 بلایا۔ تو نوجوان اسکی آواز پر گھبرا گیا۔ حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ انکار کرے۔ پھر اسے
 احساس ہوا۔ بالکنی میں مارگریٹ بیٹھی ہے اسلئے شرمایا گیا۔ اور خادمہ کے پیچھے پیچھے چلنے
 لگا۔ حتیٰ کہ خادمہ نے اُسے مارگریٹ کے کمرے میں پہنچا دیا۔ اور اُسے وہاں چھوڑ کر واپس
 آگئی۔ جب وہ داخل ہوا تو سلام کیا اسکی زبان بند جسم پسینے سے تر ہو رہا تھا۔ مارگریٹ
 نے ہاتھ بڑھایا اور اس نے بوسہ دیا۔ جس سے مارگریٹ کو اس کے دل کے اسرار
 معلوم ہو گئے۔ وہ بوسوں کے اسرار سے خوب واقف تھی۔ پھر وہ اجازت پا کر بیٹھ گیا۔ وہ
 اس کی التفات اور قومیت کے بارے میں سوال و جواب کرنے لگی درمیان میں وہ مسکراتی
 جس سے مہربانی کا مقصود تھا۔ اور اسکے دل میں بیٹھ جانے والے خوف کو ختم کرنا تھا
 اُس نے بتایا کہ وہ پیرس میں غریب الوطن ہے۔ اور بیس دن کے قریب ہوئے کہ وہ
 اپنے وطن نہیں سے یہاں آیا تھا۔ کیونکہ اس کے والد نے تبدیلی آئے ہوا بغرض سیر و تفریح یہاں
 ٹھہرنے کی اجازت دی ہے۔ اسکے بعد واپسی کا حکم ہے اسنے پوچھا آپکو یہاں ٹھہرنا کیسا
 لگا؟ تو وہ تھوڑی دیر کے لئے چپ ہو گیا۔ پھر شرمیلی نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا اور بولا۔
 نہیں محترمہ۔ کیوں۔ ایک ہی لفظ پر اسکی زبان رک گئی۔ جس کو وہ ادا نہ کر سکا اور سر جھکا لیا
 اس نے وہی سوال دہرایا۔ تو وہ بولا۔ کہ اے محترمہ، کیا آپ اجازت دیں گی جو کچھ میرے دل میں
 اسکو زبان پر لاؤں۔ پوچھا اسکے دل میں وہ سمجھ گئی۔ بولی جو دل چاہے کہیے مگر اظہار محبت سے گریز کرنا

رَأْسُ مَرِيضَةٍ لَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَحْتَمِلَ الْحَيَاةَ وَحَدَهَا خَالِصَةً لَا مَوْتَةً
 فِيهَا ، فَأَحْرَى أَنْ لَا أَحْتَمِلَهَا مُثْقَلَةً بِالْحُبِّ وَالْغَرَامِ ، فَأَضْفَرُ وَجْهَهُ
 إِضْفِرَارًا شَدِيدًا وَمَدَّ يَدَهُ إِلَى دَمْعَةٍ تَرْتَرِقُ فِي عَيْنِهِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ
 قَالَ لَهَا : ذَلِكَ مَا يُحْزِنُنِي يَا سَيِّدَتِي وَيُنْكِي وَيَنْفِصُ عَلَيَّ عَيْشِي
 مَنذُ هَبَطْتُ بَارِيسَ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَإِنِّي رَأَيْتُكَ فَأَحْبَبْتُكَ لِلنَّظَرَةِ
 الْأُولَى ، ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْكَ فَعَرَفْتُ مِنْ أَمْرِكَ كُلَّ شَيْءٍ ، وَعَلِمْتُ
 أَنَّكَ تَعِيشِينَ مَنذُ شُهُورٍ عَيْشَةً لَا مَطْمَعُ فِيهَا لِطَامِعٍ وَلَا أَمَلٌ لِأَمَلٍ ،
 فَانْقَطَعَ أَمَلِي مِنْكَ ، إِلَّا أَنْ حَتَّى إِذَا لَمْ يَنْقَطِعْ ، ثُمَّ رَأَيْتُكَ بَعْدَ ذَلِكَ
 فِي مَلْعَبِ التَّمْبِيلِ وَرَأَيْتُ هَذَا الْقَنَاعَ الْأَضْفَرَ الَّذِي تَسَجَّهَ يَدُ الْمَرِيضِ
 عَلَى وَجْهِكَ الْجَمِيلِ فَاسْتَحَالَ حَتَّى إِذَا رَحِمَةً وَشَفَقَةً ، وَأَصْبَحْتُ
 أَبْكِي بِمَرَضِكَ أَكْثَرَ مِمَّا أَبْكِي بِحُبِّكَ ، وَأَصْبَحَ كُلُّ مَا أَمْنِي عَلَى
 اللَّهِ فِي حَيَاتِي أَنْ أَرَاكَ بَارئَةً نَاعِمَةً ، مَوْفُورًا لَكَ حَظُّكَ مِنْ سَعَادَةِ
 الْعَيْشِ وَهَنَائِهِ ، ثُمَّ لَا أَطْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَطْمَعُ فِيهِ الْمُحِبُّونَ
 الْمَغْرَمُونَ ، فَأَنَا أَفُ السَّاعَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ لِأَطَارِحِكَ الْحُبِّ وَالْغَرَامِ ،
 بَلْ لِأَسْأَلَ أَنْ تَأْذِنِي لِي بِالْوُقُوفِ عَلَى بَابِكَ كُلَّمَا جِئْتَهُ أَسْأَلُ خَادِمَتِكَ
 عَنْكَ ، ثُمَّ أَمْضِي لِسَبِيلِي مِنْ حَيْثُ لَا تَرِينُ وَجْهِي ، وَلَا تَشْعُرِينَ
 بِمَكَانِي ، فَسَرْتُ فِي أَعْضَائِهَا رَعْدَةً غَيْرَ الرَّعْدَةِ الَّتِي تَعْرِفُهَا مِنْ
 الْحُمَى وَخَيْلِ إِلَيْهَا أَنَا تَسْمَعُ نَعْمَةً فِي الْحُبِّ غَيْرَ النِّعْمَةِ الَّتِي كَانَتْ
 تَسْمَعُهَا مِنْ قَبْلِ الْيَوْمِ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ نَظْرَةً لَا
 تَأْوِيلَ لَهَا إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى . ثُمَّ قَالَتْ لَهُ : إِنِّي آذِنُ لَكَ بِذَلِكَ يَا سَيِّدَتِي ،
 وَأَشْكُرُهُ لَكَ شُكْرًا جَزِيلًا ، بَلْ آذِنُكَ أَنْ تَرُورَنِي كُلَّمَا شِئْتَ
 عَلَى أَنْ تَفِدَّ إِلَيَّ صَدِيقًا مَسَاعِدًا ، لَا مُجِبًّا مُغْرَمًا ، فَإِنِّي إِلَى الْأَصْدِقَاءِ
 الْمُخْلِصِينَ أَحْوَجُ مِنِّي إِلَى الْمُحِبِّينَ الْمَغْرَمِينَ ، وَمَدَّتْ إِلَيْهِ يَدَهَا ،
 فَعَلِمَ أَنَّهَا قَدْ آذِنَتْهُ بِالْإِنْصِرَافِ ، فَاقْبَلَهَا وَانصَرَفَ مَسْرُورًا مُغْتِطًا ،
 فَاتَّبَعَتْهُ نَظْرًا حَتَّى غَابَ عَنْهَا ، فَسَقَطَتْ عَلَى وَسَادَةٍ بِجَانِبِهَا وَقَالَتْ :

رَبِّكَ تَقْرِيطُ

کیونکہ میں ایک مریضہ عورت ہوں۔ میں خالی بے لوث زندگی کو برداشت کرنے سے قاصر ہوں۔
 چہ جائیکہ عشق و محبت کی زندگی کو برداشت کروں۔ نوجوان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ ایک آنسو اس
 کے چہرے پر تیر رہا ہے۔ اُسے صاف کرتے ہوئے بولا۔ محترمہ۔ یہی غم تو مجھے ہے جب
 سے میں پیرس میں داخل ہوا ہوں۔ کیونکہ جب آپ کو میں نے ایک نظر دیکھا تو ششیدائی
 دگر ویدہ ہو گیا۔ پھر آپ کے بائے میں دریافت کرنے پر سب کچھ پتہ چلا۔ اب مجھے
 معلوم ہو رہے کہ آپ مہینوں سے ایسی زندگی گزار رہی ہیں جس میں کسی طامع کو
 لالچ کا موقعہ نہیں اور کسی امید رکھنے والے کو امید پورا کرنے کا موقعہ نہیں۔ تو آپ سے بالکل
 ہو گیا۔ مگر میری محبت آپ سے ختم نہ ہوئی۔ پھر میں اس کے بعد آپ کو ایک ہتھیار میں دیکھا
 اور آپ کے چہرے پر زرد نقاب دیکھی۔ جسے آپ کے حسین و جمیل چہرے پر بیماری
 نے بن دیا ہو۔ تو میری محبت رحمت و شفقت میں پیدل گئی۔ اب مجھے آپ کی بیماری
 پر زیادہ رونا آنے لگا۔ آپکی محبت پر رونے سے۔ اب میری ایک ہی آرزو باقی رہ
 گئی کہ آپ کو تندرست اور عیش سعادت سے بہرہ ور دیکھوں۔ اس کے بعد اور کسی
 چیز کی تمنا و آرزو نہ کروں جس طرح عاشق کرتے ہیں۔ اب میرا آپکے پاس آنا عشق کی وجہ سے
 نہیں ہے بلکہ اسلئے کہ آپ مجھے اپنے در پر کھڑا ہونیکے اجازت دیں جبکہ میں آپکی ملازمرے سے حال
 دریافت کروں اور چلا جاؤں۔ اور آپکی نظر ہی مجھ پر نہ پڑے اور نہ میرے آنے کا آپکو پتہ چلے۔ یہ بات سن
 کر اسکے اعضا میں رعشہ پیدا ہو گیا۔ جو بخار کا رعشہ نہ تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ محبت کا ایک ایسا
 گیت سن رہی ہے۔ جو ایسا نہیں جیسے پہلے لوگوں کی زبانی سنا کرتی تھی۔ اُس نے اس کی طرف ایک ایسی
 نگاہ سے دیکھا جس کا مطلب خدا کو معلوم۔ پھر بولی۔ نوجوان۔ میں آپکو اس بات کی اجازت دیتی ہوں۔ اور
 آپکی مشکور ہوں۔ آپکو ملاقات کی اجازت ہے۔ کہ جب چاہیں ایک دست اور مددگار کی حیثیت تشریف
 لائیں۔ ایک عاشق زار کی طرح نہیں۔ کیونکہ مجھے عاشقوں کی بجائے سچے دوستوں کی ضرورت ہے پھر اس ہاتھ
 بڑھایا۔ وہ سمجھ گیا کہ جانے کی اجازت ہے اس نے بوسہ دیا اور خوشی خوشی واپس لوٹ گیا۔
 گئی تھی نوجوان کا پیچھا کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ نظر سے اوجھل ہو گیا اور وہ تکیہ پر گر پڑی۔

رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ أُحِبَّهُ .

لَقَدْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَدْرِي ، فَإِنَّ الْخَوْفَ مِنَ الْحُبِّ هُوَ
الْحُبُّ نَفْسَهُ ، بَلْ شَعَرْتُ فِي حُبِّهِ بِسَعَادَةٍ لَمْ تَشْعُرْ بِمِثْلِهَا مِنْ قَبْلُ
فَأَصْبَحْتُ تَسْتَقْبِلُهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِنَا ، وَتَأْنِسُ بِهِ وَبِحَدِيثِهِ أَنْسَاءً
كَبِيرًا . وَتُقْضِي إِلَيْهِ بِذَاتِ نَفْسِهَا إِفْضَاءَ الصَّدِيقِ إِلَى صَدِيقِهِ ،
وَتَقْصُّ عَلَيْهِ قِصَّةَ مَاضِيهَا وَحَاضِرِهَا لَا تَكْذِبُهُ شَيْئًا وَلَا تَكْتُمُ عَنْهُ
أَمْرًا ، ثُمَّ تَرَامِي بِهَا الْأَمْرَ حَتَّى أَصْبَحْتُ تَشْعُرُ بِالْوَحْشَةِ إِنْ تَخَلَّفَ
عَنْ مِيعَادِ زِيَارَتِهِ بِضَعِّ دَقَائِقٍ . ثُمَّ حَدَّثَ أَنْ انْقَطَعَ عَنْ زِيَارَتِهَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِأَمْرِ عَرَضَ لَهُ لَمْ يَتِمَّكَزَنَّ مِنْ إِجْبَارِهَا بِهِ . فَحَزِنْتُ لِانْقِطَاعِهِ
حَزْنًا عَظِيمًا وَذَهَبَتْ بِهَا الْوَسَاوِسُ وَالظُّنُونُ كُلُّ مَذْهَبٍ ، ثُمَّ ذَكَرْتُ
أَنَّ ذَلِكَ الْحَزْنَ وَهَذَا الْوَسْوَسَ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهَا قَبْلَ الْيَوْمِ . فَخَلَقْتُ
لِذَلِكَ قَلْقًا شَدِيدًا ، وَخَفَقَ قَلْبُهَا خَفَقَةَ الرَّعْبِ وَالْخَوْفِ ، وَعَلِمْتُ
أَنَّهَا قَدْ وَقَفَتْ عَلَى حَافَةِ الْهَوَاةِ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَرْتَدِّي فِيهَا فَسَهَرْتُ
لَيْلَةً طَوِيلَةً عَاجَلْتُ فِيهَا مِنْ تَوَازُعِ النَّفْسِ وَخَوَالِجِهَا مَا عَاجَلْتُ
حَتَّى أَصْبَحَ الصَّبَاحَ وَقَدْ أَضْمَرْتُ فِي نَفْسِهَا أَمْرًا .

جَاءَ أَرْمَانُ ، فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَوَجَدَهَا طَرِيحَةً فَرَأَسَهَا
وَفِي عَيْنَيْهَا حُمْرَةٌ الْبُكَاءِ وَالسَّهْرِ ؟ فَارْتَاعَ ، لِنَظَرِهَا وَقَالَ لَهَا : لَعَلَّكَ
سَهَرْتِ بِالْأَمْسِ كَثِيرًا يَا سَيِّدَتِي أَوْ بَكَيْتِ ، فَإِنِّي أَرَى فِي عَيْنَيْكَ
أَثْرَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ؟ قَالَتْ : هُمَا مَعًا يَا أَرْمَانُ قَالَ : وَهَلْ حَدَّثَ
شَيْءٌ جَدِيدًا ؟ قَالَتْ : اجْلِسْ بِجَانِبِي قَلِيلًا أَسْأَلُكَ أَحَدِيكَ حَدِيثًا
قَصِيرًا وَرُبَّمَا كَانَ آخِرُ حَدِيثِ بَيْتِي وَبَيْتِكَ ، ثُمَّ لَا أُرَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ
وَلَا تَرَانِي ، فَذَعَرَ دَعْرًا شَدِيدًا وَدَاخَلَهُ مِنَ الرَّعْبِ وَالْهُوْلِ مَا مَلَكَ
عَلَيْهِ عَقْلُهُ وَلِسَانُهُ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَقُولَ شَيْئًا وَسَقَطَ بِجَانِبِهَا وَاهْبِأَ
مُتَضَعًّا ، وَظَلَّ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهَا نَظْرَ الْمُتَّهِمِ إِلَى وَجْهِ قَاضِيهِ

اپہن ۲ جملے

آئے اللہ! رحم۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں اسکی محبت میں نہ کھو جاؤں وہ نہیں جانتی تھی۔
کہ وہ اس محبت کرنے لگی ہے کیونکہ خوف محبت ہی علامت محبت ہے۔ بلکہ اسے
ایک ایسی محبت کا احساس ہوا جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ وہ روزانہ اپنے گھر کا استقبال
کیا کرتی۔ اس سے مانوس ہوتی اور اسکی باتوں میں انیسیت حاصل کرتی اپنے دل کی
باتیں اس سے کہہ دیتی۔ جیسے ایک محب دوسرے سے کہہ دیتا ہے۔ اپنے ماضی و حال
کے حالات بیان کرتی۔ جس میں کذب کا شک تک نہ ہوتا تھا۔ پھر معاملہ بڑھتا چلا گیا
یہاں تک کہ اگر وہ وقت مقرر سے کچھ دیر بعد آتا تو وہ خوف محسوس کرنے لگتی۔ بعد ازاں
وہ ایک معاملہ کی وجہ سے تین دن تک حاضر نہ ہو سکا۔ اور اس کے نہ آنے کی وجہ سے وہ
بڑھی منگوم ہوئی۔ اور مختلف خیالات دوڑانے لگی۔ حالانکہ اس سے پہلے اس قسم کے غم
و مصائب کا اسے سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور وہ بڑی پریشان ہوئی اور خوف سے
اس کا دل دھڑکنے لگا۔ اب اسے معلوم ہوا وہ گڑھے کے کنارے کھڑی ہے اس میں
گرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں۔ وہ کافی رات تک جاگتی رہی۔ اور
خیالات اس کے دل میں گھومتے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ
ایک بات کا فیصلہ کر چکی تھی۔ جب ارمان تین دن کے بعد آیا تو دیکھا وہ لیٹر علاقت
پر پڑی ہے۔ اسکی آنکھوں میں رونے اور جاگنے کی سُرخی ہے تو وہ یہ حالت دیکھ کر
ڈر گیا۔ اور بولا مخمرا شاید آپ رات کو زیادہ روٹی ہیں یا جاگتی رہی ہیں۔ کیونکہ آپ کی
آنکھیں اس بات کی شہادت دے رہی ہیں۔ وہ بولی۔ اے ارمان! دونوں باتیں ہیں۔
بولا۔ کیا کوئی نیا حادثہ پیش آیا۔ وہ بولی۔ اے میرے رفیق۔ تھوڑی دیر میرے قریب
بیٹھو۔ تاکہ میں آپ سے ایک چھوٹی سی بات کہہ سکوں۔ شاید یہ ہمارے اور آپ کے
درمیان آخری بات ہو۔ پھر ہم دونوں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ یہ سن کر
وہ خوف زدہ ہو گیا۔ اور اس کا دل بیٹھنے لگا اور اسکی عقل زبان پر مسط ہو گئی۔ لہذا
وہ اس سے کچھ نہ کہہ سکا اور اس کے برابر باتوں و لانگرتوں اور اسکی
طرف اس طرح دیکھ رہا تھا۔ جس طرح کوئی مجرم قاضی کا فیصلہ سننے کا منتظر ہو۔

سَاعَةً نَطَقَهُ بِالْحُكْمِ ، فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ تَحَدُّثَهُ وَتَقُولُ :

عَرَفْتُكَ يَا أَرْمَانَ ، فَعَرَفْتُ فِيكَ الرَّجُلَ الْكَرِيمَ الَّذِي أَحَبَّنِي
لِنَفْسِي أَكْثَرَ مِمَّا أَحَبَّنِي لِنَفْسِهِ ، وَالصَّدِيقَ الْوَفِيَّ الَّذِي امْتَرَجَتْ
فِي قَلْبِهِ عَاطِفَةُ الْحُبِّ بِعَاطِفَةِ الرَّحْمَةِ وَالْحَنَانِ فَأَوَى إِلَيَّ مَرِيضَةً
جِئْنَا أَجْفَانِي النَّاسَ لِمَرْضِي ، وَعَاشَ مَعِي بِلَا أَمَلٍ جِئْنَا انْقَطَعَ
النَّاسُ عَنِّي لِانْقِطَاعِ أَمَلِهِمْ مِنِّي ، فَأَضْمَرْتُ لَكَ فِي قَلْبِي مِنَ الْحُبِّ
وَالْإِحْتِرَامِ مَا لَمْ أَضْمِرْهُ لِأَحَدٍ سِوَاكَ ، وَسَعَدْتُ بِكَ سَعَادَةً لَمْ
أَشْعُرْ بِمِثْلِهَا فِي يَوْمٍ مِّنْ أَيَّامِ حَيَاتِي ، وَلَكِنَّ اللَّهَ الَّذِي كَتَبَ لِي الشِّقَاءَ
فِي لَوْحِ مَقَادِيرِهِ مِنْ ضَجَعَةِ الْمَهْدِ إِلَى رَقْدَةِ اللَّحْدِ ، لَمْ يَشَأْ أَنْ يَمْنَعَنِي
طَوِيلًا بِهَذِهِ السَّعَادَةِ ، وَأَبَى إِلَّا أَنْ يَسْلُبْنِيهَا وَشِيكَآ ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ
أَشْعُرُ مِنْذُ أَيَّامٍ أَنَّ تِلْكَ الْعَاطِفَةَ الشَّرِيفَةَ الْمَقْدَمَةَ الَّتِي كُنْتُ أَسْتَعِدُّ
مِنْهَا سَعَادَتِي وَهَنَاتِي قَدْ أَخَذَتْ تَسْجِيلُ فِي أَهْمَاقِ قَلْبِي إِلَى عَاطِفَةِ
أُخْرَى غَيْرَهَا لَا أُرِيدُهَا لِنَفْسِي ، وَلَا أَرَى إِلَّا أَنَّهَا سَتَكُونُ سَبَبَ
شِقَاتِي وَبَلَاتِي ، فَخَادَعْتُ نَفْسِي عَنْهَا جِئْنَا ، أَكْذَبَهَا مَرَّةً وَأُصَدِّقُهَا
أُخْرَى ، حَتَّى كَانَ مَا كَانَ مِنْ انْقِطَاعِكَ عَنِّي تِلْكَ الْأَيَّامَ الثَّلَاثَةَ ،
فَشَعَرْتُ لِغِيَابِكَ بِحُزْنٍ أَقْلَقَنِي وَأَمَضَّنِي ، وَمَلَكَ عَلَيَّ جَمِيعَ عَوَاطِفِي
وَمَشَاعِرِي ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ لَقُلْتُ إِنَّهُ أَبْكَانِي كَثِيرًا ، وَأَسْهَرَنِي
طَوِيلًا ، فَعَلِمْتُ وَالْأَسْفَاهُ أَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ عَاشِقَةً وَأَنَّ هَذَا الَّذِي
يَخْتَلِجُ فِي قَلْبِي وَيَقِيمُنِي وَيُقْعِلُنِي ، إِنَّمَا هُوَ الْحُبُّ وَالْغَرَامُ ، فَقَضَيْتُ
لِلَّيْلِ الْأَمْسِ كُلَّهَا أَفْكَرًا فِي طَرِيقِ الْخَلَّاصِ مِنْ هَذِهِ النَّكْبَةِ الْعَظِيمَةِ
الَّتِي نَزَلَتْ بِي فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا بِمَخْلُصِنِي مِنْهَا سِوَاكَ ، فَأَنَا أَسْأَلُكَ
يَا أَرْمَانَ ، بِاسْمِ الصَّدَاقَةِ وَالْوَدِّ الَّذِي تَعَاقَدْنَا عَلَيْهِ بِالْأَمْسِ ،
بَلْ بِاسْمِ الدَّمُوعِ الَّتِي طَالَمَا كُنْتُ تَسْكِبُهَا رَحْمَةً بِي وَإِشْفَاقًا عَلَيَّ ،
أَنْ تَنْقُطَ عَنْ زِيَارَتِي مِنْذُ الْيَوْمِ ، وَأَنْ تُسَافِرَ إِلَى أَهْلِكَ اللَّيْلَةَ إِنْ
اسْتَطَعْتَ ، ثُمَّ لَا تَعُدَّ إِلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَحْمِلْ نَفْسِي عَلَى الصَّبْرِ

راميدان ١٢ افسوس

و اس کی طرف دیکھ کر بولی : اے ارمان ! میں آپ کو پہچان گئی آپ ایک شریف اور ہمدرد انسان ہیں جو میری ذات کیلئے اپنی ذات سے زیادہ محبت کریں مجھ سے آپ ایسے ہمدرد و وفادار دوست ہیں جس کے دل میں محبت کے ساتھ رحمت و شفقت بھی موجود ہے۔ مجھ پر لوگ شفقت کی بجائے میری بیماری کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ آپ بے لوث بغیر امید رکھے مجھ سے آکر رہ رہے۔ جبکہ لوگ مجھ سے کنارہ کش ہو گئے اور انکی امیدیں مجھ سے ختم ہو گئیں۔ لہذا میں نے تیرے احترام و محبت کو دل میں جگہ دی حالانکہ آپ کے سوا کسی کو نہ دی تھی۔ اور آپکی وجہ سے میں نے ایسی سعادت پائی جو زندگی بھر میں ایک دن میں نہیں پائی تھی۔ مگر جس خدا نے لوح تقدیر میں میرے لیے اول سے آخر تک بدبختی لکھ دی ہے۔ یہ نہ چاہا کہ مجھے سعادت سے مزید متمتع ہونے کا موقع دے اور اس کی محبت نے جلد ہی مجھ سے اسے سلب کرنا چاہا۔ میں چند دنوں سے یہ محسوس کرنے لگی ہوں۔ کہ یہ مقدس جذبہ جس سے میں اپنی سعادت میں مدد دیتی ہوں کہ یہ جذبہ عنقریب میری بدبختی کا سبب بنے گا۔ تو میں ایک صبر تک اپنے دل کو بہلاتی رہی کبھی اسکو جھٹلاتی اور کبھی تصدیق کرتی۔ حتیٰ کہ آپ کے تین دن نہ آنے کا واقعہ پیش آیا۔ تو مجھے آپ کے نہ آنے کا بیحد غم ہوا۔ جسکی وجہ سے میں پریشان ہو گئی اور اس غم نے مجھے جو اس باختر کر دیا جبکہ میری نیند کو ختم کر کے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔ افسوس۔ مجھے علم ہو گیا ہے کہ میں عاشق ہو گئی ہوں۔ اور یہ میرے دل میں اختلاف پیدا کر رہا ہے اور میرے سکون کو چھین لیا ہے یہ عشق ہے۔ کل ساری رات میں اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے گزار دی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے سوا مجھے اس سے کوئی نجات نہیں دلا سکتا۔ لہذا اے ارمان۔ مجھے سچائی محبت کا واسطہ جس کا ہم نے گل معاہدہ کیا تھا بلکہ ان آنسوؤں کا واسطہ جن کو ازراہ شفقت و رحمت آپ میرے اوپر بہاتے تھے۔ کہ آج سے پیرے پاس آنا جانا ختم کر دیں۔ اور آج رات ہی گھر چلے جائیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو پھر ادھر کا رخ نہ کریں۔ میں آپ کی طرف سے دل کو صبر دلاؤں گی۔

عَمَّكَ حَتَّى يَمُنَّ اللهُ عَلَيَّ بِرَاحَةِ الْيَأْسِ مِنْكَ .

ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ لِتَرَى مَا يَقُولُ ، فَإِذَا هُوَ جَامِدٌ مُصْفِرٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ
وَجْهَهُ تَمَثَّلَ مَنُحَوِّتٍ وَإِذَا عَيْنَاهُ شَاخِصَتَانِ إِلَيْهَا شَخُوصَ الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ (۱)
الَّتِي تَنْظُرُ إِلَى الشَّيْءِ وَلَا تَرَاهُ وَبَعْدُ لِأَيِّ مَا (۲) اسْتَطَاعَ أَنْ يُجْرِكَ
شَفْتَيْهِ وَيَقُولَ لَهَا بِصَوْتٍ خَافِيٍّ كَصَوْتِ الضَّمِيرِ : وَمَا يُخَيِّفُكَ
مِنَ الْحَبِّ يَا مَرْغَرِيْتُ ؟ قَالَتْ : يُخَيِّفُنِي مِنْهُ الْعِقَابُ الْأَلِيمُ الَّذِي
أَتَوَقَّعُ أَنْ يُعَاقِبَنِي بِهِ اللهُ عَلَى مَا أَقْرَفْتُ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْآثَامِ فِي
فَاتِحَةِ حَيَاتِي ، فَقَدْ كَتَبَ اللهُ لَنَا مَعَشَرَ النِّسَاءِ السَّاقِطَاتِ فِي لُوحِ
مَعَادِيرِهِ أَنْ لَا نَزَالَ نَعْبُثُ بِقُلُوبِ الرِّجَالِ وَعُقُوبِهِمْ ، وَنَبْتَلِيهِمْ
بِصُنُوفِ الْعَذَابِ وَأَنْوَاعِ الْأَلَامِ ، حَتَّى يَغْضَبَ اللهُ هُمْ وَيَغَارَ
عَلَيْهِمْ ، فَيَبْتَلِينَا بِحَبِّ نَحْمِلُ فِيهِ الْعَذَابَ جَمِيعَ مَا جَعَلْنَا مِنْ قَبْلُ ،
وَتَسْتَقِي قِيَمَةَ شَقَاءٍ لَا يُنْتَهِي إِلَّا بِانْتِهَاءِ حَيَاتِنَا ، فَمَمُوتُ بَيْنَ يَدَيْ
أَنْفُسِنَا مُهْمَلَاتٍ مُغْفَلَاتٍ لَا يَنْعَانَا نَزْعٌ وَلَا يَتَكِنِي عَلَيْنَا بَالِكٌ ، فَهَذَا
الَّذِي أَخَافُهُ وَأَخْشَاهُ ، وَأَجِبُّ أَنْ يَسْبِقَ إِلَيَّ أَجَلِي قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ .

أَنَا لَا أَنْهَكَ بِالْحَيَانَةِ وَالنَّعْدِ يَا « أَرْمَانُ » فَأَنْتَ أَجَلٌ مِنْ
ذَلِكَ عِنْدِي ، وَلِكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ بَاقِي فِي هَذَا الْبَلَدِ إِلَى أَجَلٍ ، فَإِذَا
انْقَضَى الْأَجَلُ سَافَرْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَفْرًا لَا تَمْلِكُ بَعْدَهُ الْعَوْدَةَ إِلَيَّ .
فَإِنْ أَيْتَ إِلَّا الْبَقَاءَ بِجَانِبِي حَالَ أَهْلِكَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ذَلِكَ لِأَنَّ قَوْمَ
شَرْفَاءٍ بَصُورُونَ بِكَ وَبَشَرَفِكَ أَنْ تَلُوَّهُمَا امْرَأَةٌ مُؤَمِّسٌ بِعَارِهَا
وَشَارِهَا ، فَلَا يَجِدُكَ بَدَأَ مِنَ الْخُضُوعِ لَهُمْ وَالزُّرُوقِ عَلَى حُكْمِهِمْ ،
وَهُنَالِكَ أَقِفْ مَوْقِفَ الْحَيْرِ وَاللُّوَعِ أَطْلُبُ السَّبِيلَ إِلَيْكَ فَلَا أَجِدُكَ ،
وَالسَّلَوُ عَنْكَ فَلَا اسْتِطَاعَةَ . وَرُبَّمَا حَاوَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْعَوْدَةَ إِلَى

إِجْدَادِ جَمْدِ
إِخْبَارِ مَرْغَرِيَّتِ لِأَنَّهَا وَالِا

حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے سکون و صبر عطا فرمائے پھر اسکی طرف دیکھنے لگی کہ وہ دیکھے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا دیکھتی ہے کہ خاموشی و ساکت چہرہ پر زرد رنگ بیٹھا ہوا ہے جیسے اس کا چہرہ مجسمہ ہو اور اسکی آنکھیں مسوم ہوتی تھیں کہ پھٹ رہی ہیں۔ جیسے کچھ نہیں دیکھ سکتیں پھرانی ہوئیں بڑی مشکل سے وہ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے سکا اور دھیمی آواز سے جیسے دھیمے دل کی دھیمی ہوئی۔ اے مارگرٹ! آپ کو محبت سے کیا خوف ہے۔ وہ بولی مجھے اس عذاب شدید کا خطرہ ہے۔ جو میرے گناہوں کے بدلے خدا تعالیٰ مجھے دے گا جو گناہ میں ابتداء زندگی میں کر چکی ہوں۔ کیونکہ اللہ نے تقدیر میں ہم بازاری عورتوں کے لئے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ ہم لوگوں کے دلوں اور عقولوں سے کھیلتی رہیں اور انہیں مختلف عذابوں اور تکلیفوں میں مبتلا کرتے رہیں۔ اللہ کو ان پر غضب آتا ہے اور اسے عبرت ہوتی ہے۔ تو ہمیں ایک ایسی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے ان تمام عذابوں کی ہم مستحق ہو جاتی ہیں۔ جو ہم نے لوگوں پر ڈھائے تھے۔ اور ایسی بد بختی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو زندگی بھر ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ لہذا ہم اس حال میں مرتے ہیں کہ ہمارا کسی کو پردہ نہیں ہوتی۔ اور کوئی ہمارے مرنے پر غم کھانے والا کوئی نہیں۔ مجھے کسی بات سے خوف ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ اس عذاب سے پہلے ہی مر جاؤں۔

ارے ارمان! میں آپ سے خیانت و غداری کی تہمت نہیں لگاتی۔ کیونکہ میرے نزدیک آپکی شخصیت ایسی باتوں سے بلند و بالا ہے مگر مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ اس شہر میں ایک عرصہ مقرر رہ سکتے ہیں۔ مدت ختم ہونے پر واپس جائیں گے بھری ٹوٹ کر نہ آئیں گے۔ اگر میرے پاس رہنے کا ارادہ کریں گے تو گھر والے رکارڈ بن جائیں گے کیونکہ وہ شریف لوگ ہیں۔ آپ کے اور آپکی شرافت کے بارے میں زبردست بخیل ہیں۔ کہ میں ایک بازاری عورت ہوں۔ جو آپ کو اور آپ کی شرافت و نشانہ و عار سے ملوث نہ کرنے تو آپ تعلیم کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہوگا تب میں حیرت و غم کے مقام پر کھڑی ہو کر آپکی طرف راہ تلاش کر دوں گی لیکن آپچوڑ پاسکوں گی تو آپ کیلئے اسکے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ تم انکے آگے جھک جاؤ اور انکے پر عمل کرو۔

كُنْتُ ذَلِكَ الشَّيْخَ الْكَرِيمَ الَّذِي أَحْسَنَ إِلَيَّ إِحْسَانًا كَبِيرًا فَطَرَدَنِي
 مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ عِقَابًا لِي عَلَى خِيَانَةِ عَهْدِهِ وَكُفْرِ نِعْمَتِهِ ، فَلَا أُجِدُّ لِي
 بُدًّا مِنَ الرَّجُوعِ إِلَى حَيَاتِي الْأُولَى - حَيَاةِ الشُّرُورِ وَالْآثَامِ ، وَالْهُمُومِ
 وَالْآلَامِ - الَّتِي أَبْغَضْتُهَا بَغْضَ الْأَرْضِ لِلدَّمِ ، وَهُنَاكَ الْعَذَابُ
 الدَّائِمُ وَالسَّعَاءُ الطَّوِيلُ .

أَنِّي أَعْلَمُ يَا « أَرْمَانُ » أَنَّكَ نَجَّيْتَنِي حَبَا جُمَا ، وَأَنَّكَ سَتَكَابِدُ
 فِي ابْتِعَادِكَ عَنِّي عَذَابًا كَثِيرًا ، وَلَكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ قَلْبًا شَرِيفًا يَحْتَمِلُ
 الْعَذَابَ فِي سَبِيلِ الرَّحْمَةِ ، فَاحْتَمِلْ هَذَا الْعَذَابَ مِنْ أَجْلِي فَإِنَّكَ
 أَقْدَرُ مِنِّي عَلَى احْتِمَالِ الْآلَامِ وَالْأَوْجَاعِ ، وَسَادِعُو اللَّهَ تَعَالَى لِيَانِي
 وَشَارِي أَنْ يَمْنَحَنِي الصَّبْرَ عَنكَ ، وَيَرْزُقَنِي رَاحَةَ النَّفْسِ وَسَكُونَهَا
 مِنْ بَعْدِكَ ، وَأَنْ يَمْنَحَكَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ مَا يَمْنَحَنِي ؛ فَلَعَلَّهُ يَرْحَمُنَا
 جَمِيعًا .

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ جَوَابٌ عَلَى كَلِمَتِهَا هَذِهِ سِوَى أَنْ نَهَضَ مِنْ مَكَانِهِ
 مُتَضَعِّعًا مُتَهَالِكًا وَمَشَى إِلَى بَابِ الْقَاعَةِ بِسُوقِ نَفْسِهِ سَوَقًا حَتَّى
 بَلَغَهُ ، فَوَقَفَ عَلَى عَتَبَتِهِ وَالتَفَتَ إِلَى مَرْعَرِيْبٍ وَأَلْقَى عَلَيْهَا تِلْكَ
 النَّظْرَةَ الَّتِي يَلْقِيهَا الْمُحْتَضِرُ عَلَى أَهْلِهِ فِي آخِرِ لِحَظَاتِ حَيَاتِهِ وَقَالَ
 لَهَا : الْوِدَاعُ يَا مَرْعَرِيْبُ ! وَمَضَى ، فَمَا غَابَ شَخْصَهُ عَنْ عَيْنَيْهَا
 حَتَّى نَهَضَتْ مِنْ فَرَاشِهَا هَائِمَةً مُحْبِلَةً ، وَانْدَفَعَتْ إِلَى الْبَابِ تَرِيدُ
 اللَّحَاقَ بِهِ . ثُمَّ تَرَاجَعَتْ ثُمَّ حَاوَلَتْ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى ؛ فَأَدْرَكَهَا
 رُشْدُهَا وَأَنَانُهَا ، فَعَادَتْ إِلَى فَرَاشِهَا تَبْكِي وَتَتَجَبَّبُ وَتَعُولُ إِعْوَالًا
 شَدِيدًا ، وَتَدُورُ فِي أَنْحَاءِ الْغُرْفَةِ دُورَانَ التَّارِكَةِ الْمَفْجُوعَةِ ، وَهِيَ
 تَصْبِحُ : أَرْجِعُوهُ إِلَيَّ . لَا - أَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ ، سَأَهُوتُ مِنْ بَعْدِهِ .
 وَإِنَّمَا لِكَذَلِكَ إِذَا سَمِعْتَ صَرْخَةَ عَظْمَى آتِيَةً مِنْ نَاحِيَةِ الْحَدِيقَةِ .
 فَخَرَجَتْ تَعْدُو إِلَى حَيْثُ سَمِعْتَ الصَّوْتِ حَتَّى بَلَغَتْ بَابَ الْمَنْزِلِ

! سمعت محنت ۲ گرا کر زمین کے برابر کرنا ۳ کنارہ

اور صبر کرنا چاہوں گی مگر نہ کر سکوئی۔ پھر میں نے بعض دفعہ سوچا کہ اس شریف بوڑھے کی پناہ گاہ کی طرف لوٹوں گی جس نے پہلے مجھ پر احسان کیا ہے۔ تو وہ مجھے دھکے دے کر نکال دے گا۔ کیونکہ میں نے معاہدہ کی حفاظت نہ کی اور نعمت کا انکار کیا۔ لہذا پھر مجھے پہلے راستہ پر آنے کی ضرورت پڑے گی۔ گناہوں۔ برائیوں۔ صدیوں غموں کا راستہ جس کو پہلے نفرت کی وجہ سے ترک کر چکی ہوں مجھے اس زندگی سے اس طرح نفرت ہے جیسے زمین کو خون سے علاوہ ازیں اس زندگی میں مکمل عذاب اور طبی بد نصیبی ہے۔ ارے ارمان! مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھے چاہتے ہیں اور آپ کو مجھ سے جدا ہوتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر مجھے پتہ ہے کہ آپ کا شریف نفس رحمت کی راہ میں سختی کو برداشت کرے گا۔ لہذا میری خاطر اپنے دل پر جبر کیجئے۔ کیونکہ آپ میں مجھ سے دکھ اور تکلیف اٹھانے کی زیادہ قوت ہے۔ میں آپ کے صبر کے لیے اللہ سے دعا کروں گی اور اپنے لئے کہ آپ کے بعد وہ مجھے سکون دل نصیب فرمائے اور آپ کو بھی اتنا ہی سکون عطا کرے شاید ہم دونوں پر رحم کرے اتنی بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر اپنی جگہ سے لڑکھڑاتا کرتا ہوا اٹھا اور کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اسکی چوکھٹ پر کھڑا ہو کر مارگریٹ کی طرف اس نے دیکھا اور ایسی نگاہ ڈالی جیسے مرنے والا حالت مرگ میں منت موت اہل و عیال پر ڈالتا ہے۔

پھر بولہ۔ "خدا حافظ مارگریٹ! یہ کہہ کر وہ بو جھل قدموں سے چلتے لگا۔ ابھی وہ آنکھوں سے اوٹل نہ ہوا ہو گا کہ مارگریٹ پریشان حالت بستر سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی، کہ اس کو پالے پھر بوٹ آئی۔ دوبارہ پھر ایسا کیا۔ مگر شد و تحمل نے اسے روک لیا اور وہ روتے ہوئے داویلا کرتے ہوئے بستر پر واپس آگئی اور اپنے کمرے میں اس طرح گھومتی رہی جیسے کوئی مر گیا ہو اور وہ چلا رہی تھی اسکو واپس بلاؤ۔ میں اسکی جدائی کو برداشت نہیں کر سکتی میں اس کے ذاق میں مرجاؤں گی۔ وہ اسی حالت میں تھی کہ باغ کی جانب سے اس نے ایک زوردار چیخ سنی جس نے اسے چونکا دیا وہ آواز کی طرف بھاگی حتیٰ کہ دروازے تک پہنچ گئی۔

فَرَأَتْ «أَرْمَانَ» سَاقِطًا تَحْتَ عَثْبَتِهِ مَغْشِيًا عَلَيْهِ ، فَرَفَعَتْ طَرْفَهَا
إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ : لَيْكُنْ مَا أَرَادَ اللَّهُ ، ثُمَّ أَلْقَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَلِئِمَّتَهُ
نَفْرَةً لَقْمَةً هِيَ أَوَّلُ لَقْمَةٍ ذَاقَتْ فِيهَا لَذَّةَ الْعَيْشِ فِي حَيَاتِهَا ،
فَشَعَرَ بِهَا «أَرْمَانُ» فَاسْتَفَاقَ وَضَمَّتْهَا إِلَى صَدْرِهِ ضَمَّةً لَوْ مَاتَ
عَلَى أَثَرِهَا مَا بَكَى عَلَى شَيْءٍ مِنْ نَعِيمِ الدُّنْيَا وَهَنَاتِهَا .

• • •

انْقَضَى الشِّتَاءُ فَانْقَضَى بِانْقِضَائِهِ شَقَاءُ «مَرْغَرِيْبِ» وَعَنَاوُهَا ،
فَقَدْ أَبْلَتْ مِنْ مَرِيضَتِهَا ، وَأَصْبَحَتْ سَعِيدَةً بِحُبِّهَا ، فَلَمْ يَبْقَ بَيْنَ
يَدَيْهَا إِلَّا أَنْ تَبْلُغَ مِنْ تِلْكَ السَّعَادَةِ نَهَايَتَهَا ، فَأَقْرَحَتْ عَلَى «أَرْمَانَ»
أَنْ يَبْرُكَا بِأَرِيْسَ وَضَوْصَاءَهَا ، وَمَزْدَحِمَ الْحَيَاةِ فِيهَا إِلَى مُصَيِّفِ
بِخْتَارَانِهِ لِنَفْسَيْهِمَا فِي بَعْضِ الْأَمَاكِنِ الْحَالِيَةِ فَقَبِلَ مُقَرَّحَهَا وَسَافَرَا
مَعًا يُفْتَشَانِ عَنِ الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدَانِ حَتَّى بَلَّغَا قَرْيَةَ «بُوجِيْقَالَ» ،
وَهِيَ ضَاحِيَةٌ مِنْ ضَوَاحِيِ بَارِيْسَ عَلَى بَعْدِ سَاعَتَيْنِ مِنْهَا فَوَجَدَا
فِي بَعْضِ أَرْبَابِضِهَا مَنَزَلًا صَغِيرًا مُنْفَرِدًا وَاقِعًا عَلَى رَأْسِ هَضْبَةٍ
عَالِيَةٍ فِي سَفْحِ جَبَلٍ مُخْضِرٍ تَحْرِي مِنْ تَحْتِهِ بَحِيرَةٌ صَافِيَةٌ بِدِيْعَةٍ كَأَنَّهَا
بَنَاهُ بَابِيَهُ لَهَا ، فَأَكْرَبَاهُ ، وَنَقَلَتْ «مَرْغَرِيْبُ» إِلَيْهِ مِنْ مَنَزِلِهَا
فِي بَارِيْسَ بَعْضَ مَا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ مِنْ أَثَابٍ وَمَتَاعٍ ، ثُمَّ عَاشَا فِيهِ
بَعْدَ ذَلِكَ عَيْشًا نَاعِمًا هِينًا لَا تَضْطَرُّ فِي سَمَائِهِ عَيْمَةٌ ، وَلَا تَمْرُ
بِصَفْحَتِهِ غَبْرَةٌ ، وَلَا يُكْدِرُ عَلَيْهِمَا مُكْدِرٌ مِنْ خَوَاطِرِ الشَّقَاءِ وَوَسَاوِسِهِ ،
فَكَانَا يَقْضِيَانِ نَهَارَهُمَا صَاعِدَيْنِ إِلَى قَمَةِ الْجَبَلِ أَوْ مُنْخَلِدَيْنِ إِلَى
سَفْحِهِ ، أَوْ رَاكِبَيْنِ زَوْرَقًا صَغِيرًا يَتْبَعُ بِهِمَا عَلَى صَفْحَةِ الْبَحِيرَةِ
حَيْثُ وَذَهَابًا ، أَوْ جَالِسَيْنِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَرَعَاءٍ تَطْلُلُهُمَا مِنْ لَفْحَاتِ
الْهَجِيرِ وَتَضُمَّهُمَا إِلَيْهَا كَمَا تَضُمُّ ثَمَارَهَا ، أَوْ مُضْطَجِعَيْنِ عَلَى بِسَاطٍ
مِنَ الْعَشْبِ الْمُنْتَدِّ فِي تِلْكَ الْبَطْحَاءِ الْفَسِيحَةِ بِتَنَاجِيَانِ وَيَلْتَهُوَانِ بِمَنْظَرِ

الرَّسْمِ كَرْنَا

تو دیکھا ارمان چوکھٹ پر بے ہوش پڑا ہے تو اس کو دیکھتے ہی آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا پھر اس پر گر پڑی اور دانتوں کو بوسہ دینے لگی۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا بوسہ تھا جس میں اس نے زندگی کی لذت محسوس کی ارمان کو کچھ آفاقہ ہوا۔ اور سوش آیا تو اس کو سینے سے لگا لیا۔ اگر وہ اس کے بعد مر جاتا تو اس کو دنیا کی کسی چیز پر روانہ آتا۔ سردی ختم ہو گئی مارگریٹ کی بیماری بھی ختم ہو گئی۔ اب وہ بیماری سے شفا پا چکی تھی۔ اور محبت کی وجہ سے سعید ہو چکی تھی۔ اب اس کے سامنے یہ منزل باقی تھی کہ وہ اس سعادت کی انتہا تک پہنچ جائے۔ لہذا اس نے ارمان سے کہا۔ پیرس اور اس کے شور و غل سے دور ایسی جگہ چلے جائیں جس کو دونوں پسند کریں۔ وہ دونوں کسی ایسے مقام کی تلاش میں روانہ ہو گئے اور ابو جیفال گاؤں میں پہنچے یہ گاؤں پیرس سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ دونوں نے وہاں ایک تنہا چھوٹا سا گھر سر بردامن کوہ میں ایک بلند ٹیلے پر جس کے نیچے ایک صاف و شفاف پانی کا تالاب تھا معلوم ہوتا تھا بنا بیوا کے صرف ان دونوں کیلئے تیار کیا ہے انہوں نے یہ مکان کرائے پر لے لیا۔ مارگریٹ سابقہ گھر سے ضروری چیزیں ساتھ لائی تھی۔ اس کے بعد وہ دونوں خوشی کی زندگی گزارنے لگے جس کا آسمان الودہ نہ تھا اور اس کی زمین پر غبار نہ تھا اور نہ ان کو کوئی بُرا خیال پریشان کرتا تھا۔ وہ دونوں دن میں پہاڑوں پر چڑھتے یا دامن کوہ کی طرف اترتے یا چھوٹی سی کشتی پر سوار ہوتے جو ان دونوں کو تالاب میں سیر کراتی یا وہ کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے ہوتے جو ان کو دوپہر کی گرمی سے بچاتا اور دونوں اس طرح ملا لیتا۔ جیسے وہ ایک ہی ٹہنی کے دو ٹبر ہیں۔ جو اس سے منسلک ہے یا گھاس کے بچپونے پر جو اس وسیع سنگلاخ سطح پر ہوتا۔ باتیں کرتے ہوتے

الجبال المائل في الشاطيء ، والأمواه والأخايد والوديان والغابات
 والخرجات ، والكهوف والأغوار ، والغيوم والسحب والأضواء
 في تشكّلها وتلوّنها ، والظلال في تحوّلها وانتقالها ، وفي رؤوس
 الجبال اللاصقة بجلدة السماء كأنها بعض سحبتها ، وفي قطع الصخور
 المبعثرة على جوانب الغدران كأنها بعض أمواجها ، وفي تلك المعركة
 التي تدور في كل يوم مرتين بين جيشي الأنوار والظلمات فيتنصر
 في صدر النهار أولهما ، ثم يدال في آخره لثابتهما ، حتى إذا جاء
 الليل عادا إلى منزلهما فنعمتا فيه بالوان النعيم وضرويه ورشفا من
 كل ثغر من ثغور السعادة رشفة تسري حلاوتها في قلبهما حتى
 تصيب صميمه . مرّ بهما على ذلك عام كامل هو كل ما استطاعا
 أن يختلساه من يد الدهر في غفلة ، ثم انتبه لهما بعد ذلك - وويل
 للسعداء من انتباهه بعد إغفائه - فقد نصب أو أوشك أن ينصب
 ما كان في يد «أرمان» من المال ، وكان في يده الكثير منه ،
 فكتب إلى أبيه يطلب إليه أن يبعث إليه بما يستعين على البقاء في
 باريس مدة أخرى ، زارعا أن لا يزال مريضا متلما لا يستطيع
 السفر ، وكذلك كان يفعل من حين إلى حين . فلم يأنه الرد ،
 فأقلقه ذلك قلعا شديدا وظل يخطف إلى المدينة في كل يوم
 يسأل في فندق «تورين» الذي كان يترك به قبل اتصاله بمرغريت
 عن الكتاب الذي ينتظره فلا يجده ، فيعود حزينا منقبضا ، حتى
 إذا وصل إلى بوجيفال ورأى مرغريت بين يديه تطلق وتبسم
 كأنه لا يضير في نفسه همتا قاتلا ، ولكن عين مرغريت أفرد
 من أن يعجزها النفاذ إلى أعماق قلبه فاكتمت سره فكاشفته به
 وقالت : لا يحزنك شأن المال يا أرمان ، فإن عندي منه ما يكفينا
 العيش معاً سنين طوالاً . ولم تكن صادقة فيما تقول لأن اللوق
 قاطعها ومنع عنها رفته مذ عرف قصتها مع «أرمان» ، وعلم

ادروختون كاجمعد ۲ بهاريس كغلا هو الكهر ۳ عسوقا لم ركسني والى هدى

پانی گڑھے۔ دادیاں جھاڑیاں۔ درے۔ غار۔ بادل اور روشنیاں دیکھتے۔ آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ دیکھتے جیسے وہ بھی بادل کا ایک حصہ ہیں۔ تالابوں کے کنارے بکھرے ہوئے پتھروں کو دیکھتے شروع دن میں فوج کی فتح اور آخری میں دوسرے کو حتیٰ کہ رات کو گھر لوٹ آتے یہاں وہ ہر قسم کی نعمتیں خداوندی دیکھتے اور ہر طرح کی خوشی بخشی سے بہرہ ور ہوتے جسکی صلوات ان دونوں کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی اسی طرح ایک سال گزر گیا۔ وہ زمانے کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ اور اس کے ہاتھوں سے جو کچھ حاصل کر سکتے تھے کرتے رہے پھر اس کے بعد زمانہ ہوشیار ہو گیا۔ افسوس ان خوش نصیبوں پر کہ زمانہ غافل ہو گیا بعد ان کی طرف سے ہوشیار ہو جاتا۔ ارمان کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہونے کے قریب تھا۔ حالانکہ اس کے پاس بہت کچھ تھا لہذا اس نے باپ کو خط لکھا۔ کہ اسے مزید یہاں رہنے کے لئے خرچ دیا جائے۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے اور بہانہ بناتے ہوئے کہ وہ بیمار ہے۔ ناقابل سفر ہے۔ کبھی کبھار وہ ایسا ہی کرتا تھا۔ مگر باپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ تو وہ بہت پریشان ہوا۔ وہ ہر روز تو رین ہوٹل جاتا۔ جہاں مارگریٹ کی معرفت سے پہلے رہ رہا تھا۔ جب اسکو نہ پاتا تو اور پریشان ہوتا۔ جب وہ گاؤں ابو جیفال لوثا تو مارگریٹ کے سامنے خوش رہتا۔ گویا اسے کوئی پریشانی نہیں لیکن مارگریٹ اسکی گہرائیوں میں اتر کر اسکی دل کی بات کو بھانپ لیتی۔ جس کی وجہ سے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ ارے ارمان مال کی طرف سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میرے پاس اتنا کچھ ہے کہ ہم برسوں زندگی اسی پر گزار سکتے ہیں۔ مارگریٹ نے سچ نہیں بولا۔ کیونکہ ڈیووک کو جب ارمان کے معاملے کا پتہ چل گیا۔ تو اسنے عطیات روک لیے اسکو معلوم ہو گیا تھا۔

أَنَّهَا خَائِنَةٌ وَخَانَتْ بِعَهْدِهِ . بَلْ كَانَتْ مَدِينَةٌ بِمَالٍ كَثِيرٍ لِبَعْضِ
 تِجَارِ الْجَوَاهِرِ وَالثِّيَابِ ، بَلْ أَصْبَحَ دَائِنُوهَا يَتَقاضُونَهَا ذُبُونَهُمْ بَعْدَ
 مَا عَلِمُوا أَنَّ الدُّوقَ قَاطِعَهَا وَنَفَضَ يَدَهُ مِنْهَا ، وَلكِنَّهَا خَاطَرَتْ
 بِكَلِمَتِهَا مُحَاطِرَةً لَمْ تُفَكِّرْ فِي عَاقِبَتِهَا ، فَأَكْبَرُ « أَرْمَانُ » ذَلِكَ وَأَعْظَمُهُ ،
 وَأَنْفَ مِنْهُ أَنْفَةٌ شَدِيدَةٌ ، وَأَبِي أَنْ يَعِيشَ مَعَهَا بِمَالٍ غَيْرِ مَالِهِ ،
 وَعَزِمَ أَنْ يُسَافِرَ إِلَى « نَيْسِ » لِأَبِي مِنْهَا بِالْمَالِ الَّذِي يُرِيدُهُ ، فَأَزَعَجَهَا
 عَزْمُهُ هَذَا إِزْعَاجًا شَدِيدًا وَخَافَتْ عَاقِبَتَهُ ، فَجَعَلَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ تَسْعِطْفَةً
 وَتَسْرَحِمَةً ، وَتَبَدَّلُ فِي ضَرْعَتِهَا ، وَرَجَّاهَا فِي سَبِيلِ بَقَائِهِ أَكْرَمًا
 مِمَّا بَدَلَتْ قَبْلَ الْيَوْمِ فِي سَبِيلِ رَجِيلِهِ ، حَتَّى أَذْعَنَ وَاسْتَقَادَ ، وَرَضِيَ
 بِالَّتِي لَمْ يَكُنْ يَرْضَى بِمِثْلِهَا لَوْلَا لَهْفَةُ الْحَبِّ وَضِرَاعَةُ الدَّمُوعِ ؛
 وَقَدْ أَضْمَرَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يَتَنَازَلَ لَهَا عَنْ نَصِيبِهِ فِي الْمِيرَاثِ الَّذِي وَرَثَهُ
 مِنْ أُمِّهِ مَكافَأَةً لَهَا وَوَفَاءً بِحَقِّهَا ، فَلَمْ يَكُنْ يَلْمُغْرِبَتِ بَعْدَ ذَلِكَ بَدًّا
 مِنْ أَنْ تَمُدَّ يَدَاهَا إِلَى جَوَاهِرِهَا وَذَخَائِرِهَا ، فَأَنْشَأَتْ تَبِيعَ الْقِطْعَةِ
 بَعْدَ الْقِطْعَةِ ، لِتَسُدَّ بَعْضَ دَيْنِهَا ، وَتَقُومَ بِنَفَقَةِ بَيْتِهَا ، مِنْ حَيْثُ
 لَا يَعْلَمُ « أَرْمَانُ » ، وَاسْتَمَرَّ عَلَى ذَلِكَ بِضْعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى دَخَلَ
 عَلَيْهِمَا فِي يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ فِي سَاعَاتِ أَنْسِهَما وَصَفَاهِمَا خَادِمٌ فَنَدَقَ
 « تَوْرِينَ » الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ بِهِ « أَرْمَانُ » فِي بَارِيسِ وَقَالَ لَهُ :
 إِنَّ وَالِدَهُ قَدْ وَصَلَ السَّاعَةَ إِلَى الْفَنْدُقِ ، وَإِنَّهُ يَنْتَظِرُ هُنَاكَ .

•••

قَالَ دَوْفَالُ لَوْلَدِهِ : لَمَّا كَذَبْتَ عَلَيَّ كَثِيرًا يَا « أَرْمَانُ » ؛
 وَمَا كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ كَذَّابًا ، وَلَا تَحَادِعًا ؛ وَرَضَيْتَ لِنَفْسِكَ بِحَيَاةِ
 كُنْتُ أَضُنُّ النَّاسَ بِنَفْسِكَ عَلَى مِثْلِهَا مِنْ قَبْلِ ؛ وَمَرَقَتْ بِيَدِكَ ذَلِكَ
 الْقِنَاعَ الْجَمِيلَ مِنَ الْحَيَاءِ الَّذِي لَا يَزَالُ مُسِيلًا عَلَى وَجْهِكَ ؛ وَأَصْبَحْتَ
 تَسْتَدَلُّ فِي الْعَيْشِ مَعَ امْرَأَةٍ عَاهِرَةٍ ؛ كُلُّ مَا لَهَا مِنْ الشَّأْنِ عِنْدَ نَفْسِهَا ؛

الدهوكه

کہ مارگریٹ نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے۔ اور اس کے کیے ہوئے عہد سے منحرف
 ہو گئی ہے بلکہ وہ جواہرات و پارچات کے تاجروں کی قرضدار تھی اور قرض لینے والے مانگ
 رہے تھے۔ ان کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ ڈیوک نے اسے چھوڑ دیا، اور اس کے ہاتھ صاف
 کر دیئے ہیں۔ ارمان سے اس نے بے سوچے سمجھے عجلت میں ایک بات کہہ دی تھی۔
 جو ارمان نے سنی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور اس بات کو ہرگز پسند نہ کیا۔ کہ وہ
 اس کے مال پر زندگی گزارے۔ اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ وطن جا کر پیشہ لے آئے۔
 مارگریٹ کو اس کے ارادہ سے پریشانی ہوئی۔ اور وہ انجام کار سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔ اس
 لئے وہ ارمان سے رحم و شفقت کی درخواست کرنے لگی۔ اس نے پہلے اس طرح چلے
 جانے پر کبھی منت و سماجت نہ کی تھی۔ جتنی التجا اس کے روکنے کے لئے کر رہی تھی۔ حتیٰ کہ
 وہ اس کی بات مان گیا۔ جس چیز کو ناپسند کرتا تھا۔ محبت و اشک کی وجہ سے
 اسپر رضامندی کا اظہار کرنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ماں کی طرف سے کچھ میراث
 پائے گا وہ اس کو دے دے گا۔ اب مارگریٹ مجبور ہو گئی کہ وہ اپنے ذخائر و جواہرات
 کی طرف ہاتھ بڑھائے حتیٰ کہ اس نے انکو حسب ضرورت فروخت کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ
 قرضداروں کا کچھ تقاضا پورا کرے اور گھر کا خرچ چلائے۔ ارمان کو اس بات کا پتہ نہ تھا
 دونوں نے کئی ماہ اسی طرح گزارے۔ حتیٰ کہ ایک اسکی انسیت و محبت کی گھڑی میں تو رین
 کا ملازم آیا۔ جہاں ارمان قیام پذیر تھا۔ اور آپ کا منتظر ہے، باپ نے بیٹے ارمان
 سے کہا بیٹا تم بہت جھوٹ بول چکے ہو اس سے پہلے تم کو جھوٹ اور دھوکہ بازی کی عادت
 نہ تھی۔ تم نے ایسی زندگی کو پسند کر لیا۔ جس کو میں نے تمہارے لئے کبھی پسند
 نہیں کیا۔ تم نے اس پر دے کو چاک کر دیا ہے۔ جو حیا کا تمہارے چہرے پر سایہ
 فلگن ہونا تھا۔ اور تم نے ایک بازار می عورت کے ساتھ غلط زندگی گزارنا
 شروع کر دی ہے۔ جو خود اپنے نزدیک

وَعِنْدَ النَّاسِ جَمِيعاً أَنَّهَا نَفَايَةُ مَنْ نَفَايَاتِ الرِّجَالِ وَفُضْلَةٌ مِّنْ فَضَلَاتِ
النِّسَاءِ ، وَفَتَاتُ الْمَائِدَةِ الْعَامَةِ الَّتِي يَجْلِسُ عَلَيْهَا النَّاسُ جَمِيعاً
صَبَاحَهُمْ وَمَسَاءَهُمْ ، فَحَسْبُكَ هَذَا وَقِمِ السَّاعَةَ لِتَعُدَّ نَفْسَكَ لِلسَّفَرِ
مَعِيَ إِلَى « نَيْس » ، فَلَسْتُ بِتَارِكِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ فِي هَذَا الْبَلَدِ سَاعَةً وَاحِدَةً .

فَرَفَعَ « أَرْمَانُ » رَأْسَهُ إِلَى أَبِيهِ ، وَقَالَ لَهُ بِصَوْتِ هَادِيٍّ مُّطْمَئِنٍّ :
لَا أَسْتَطِيعُ يَا أَبَتَاهُ ! .

فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُوهُ نَظْرَةً شُرُورًا وَقَالَ لَهُ : وَتِلْكَ سَيْئَةٌ أُخْرَى
فَقَدْ أَصْبَحْتَ لَا تَعْبَأُ بِي ، وَلَا تُبَالِي بِمُخَالَفَةِ أَمْرِي مِنْ أَجْلِ امْرَأَةٍ
سَاقِطَةٍ لَا شَأْنَ لَهَا مَعَكَ إِلَّا أَنْ تَعِيثَ بِعَقْلِكَ ، وَتَسْلِبَكَ مَالَكَ وَشَرَفَكَ ،
وَتُفْسِدَ عَلَيْكَ حَاضِرَكَ وَمُسْتَقْبَلَكَ .

قَالَ : لَا يَا أَبَتَاهُ ، إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَابِثَةٍ وَلَا خَادِعَةٍ ، وَالِكِنِّهَا
نَجِبَتِي حُبًّا جَمًّا لَمْ يُجِبَّهْ أَحَدٌ مِّنْ قَبْلِهَا أَحَدًا ، وَأَحْسِبُ أَنِّي إِنْ فَارَقْتُهَا
قَتَلْتُهَا ، وَجَنِبْتُ عَلَيْهَا جَنَابَةً لَا يُفَارِقُنِي النَّدَمُ عَلَيْهَا حَتَّى الْمَوْتِ .

قَالَ : ذَلِكَ مَا يَخْدَعُ بِهِ أَمْثَالُهَا أَمْثَالَكَ ، فَلَيْسَ لِلنِّسَاءِ الْعَاهِرَاتِ
قُلُوبٌ يُحِبُّنَ بِهَا ، بَلْ لهنَّ أَلْسُنٌ يَخْتَلِنُ بِهَا الرِّجَالُ وَيَسِيلُنَهَا حَجَبًا
بَيْنَ بَعْضِهِمْ وَبَعْضٍ ! حَتَّى يَظُنُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ الْأَكْبَرُ عِنْدَهَا ،
وَصَاحِبُ الْحَقْوَةِ لَدَيْهَا ، مِنْ دُونِ أَصْحَابِهِ جَمِيعًا .

قَالَ : رَبِّمَا كَانَ ذَلِكَ شَأْنًا قَبْلَ الْيَوْمِ ، أَمَا الْيَوْمَ فَيَهِي لَا يُحِبُّ
أَحَدًا غَيْرِي ، بَلْ لَا تَعْرِفُ أَحَدًا سِوَايَ ، فَيَهِي تَعِيشُ عَيْشَةً تَشْبَهُ
عَيْشَةَ النِّسَاءِ الشَّرِيفَاتِ ، بَلْ أَشْرَفُ مِنْ عَيْشَةِ الْكَبِيرَاتِ مِنْهُنَّ ،
لِأَنَّ الْخَلِيلَةَ الَّتِي تَخْلِصُ لِحَلِيلِهَا ، أَشْرَفُ مِنَ الزَّوْجَةِ الَّتِي تَحْمُونَ
زَوْجَهَا ، وَأَخْشَى إِنْ فَارَقْتُهَا أَنْ تُثَوِّرَ فِي نَفْسِهَا ثَوْرَةً مِّنْ ثَوْرَاتِ
الْبَاسِ فَتَرُدُّهَا إِلَى تِلْكَ الْحَيَاةِ الْأُولَى حَيَاةِ الشَّرِّ وَالْفَسَادِ ، وَالشَّقَاءِ

۱. ترجمیں نظر ۲ معرصر

اور دوسرے کے نزدیک گری ہوئی چیز ہے۔ آوارہ لوگوں کا جھوٹا مال ہے اور عام دسترخوان کی گوشت سے جدا کی ہوئی ہڈی ہے۔ جس پر صبح و شام لوگ بیٹھتے تھے۔ بس اتنا ہی کہنا کافی فوراً اٹھو اور میرے ساتھ انیس واپس چلو کیونکہ میں تمہارا یہاں رہنا ایک پل برداشت نہیں کر سکتا۔ ارمان نے باپ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور نہایت پرسکون طریقے سے جواب دیا کہ اب میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ باپ نے اسکی طرف غصہ سے گھورا اور کہا۔ یہ دوسری بدی کر رہے ہو تو میری پرواہ تک نہیں کرتا۔ اور میرے حکم کی مخالفت سے خوف نہیں کھاتا۔ صرف ایک آوارہ عورت کی خاطر جو صرف تیری عقل سے کھیلنا چاہتی ہے۔ تیرے مستقبل کیلئے خطرہ اور تیری شرافت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ارمان نے کہا۔ ایسا ہرگز نہیں وہ مجھ سے سچی محبت کرتی ہے ایسی محبت جو میرے سوا اس نے کسی سے نہیں کی۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے اسکو جدائی کا غم دیا تو وہ مرجائے گی۔ میں ایسے گناہ کا ارتکاب کروں گا۔ جسے مرنے تک بھلا نہیں سکوں گا۔ باپ بولا۔ ایسی عورتیں تیرے جیسے لوگوں کے ساتھ اسی طرح دیکھو کیا کرتی ہیں کیونکہ بازار می عمدتوں کے پاس ایسا دل نہیں ہوتا کہ وہ کسی سے سچی محبت کریں۔ بلکہ ان کے پاس چرب زبانی اور دل لگی کی باتیں ہوتی ہیں جن سے وہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتی ہیں۔ ایک دوسرے کے درمیان پردہ حائل کر دیتی ہیں۔ کہ ہر کوئی یہی جانتا ہے کہ وہ مجھے زیادہ محبوب ہے تمام لوگوں میں وہی صاحب مقبولیت ہے۔ ارمان نے کہا۔ اس سے قبل تو وہ ایسی ہو سکتی ہے مگر اب وہ میرے سوا کسی کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ سب سے ملنا چھوڑ دیا ہے۔ اور شریف عورتوں کی طرح زندگی گزارتی ہے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر شریفانہ زندگی گزار رہی ہے۔ کیونکہ وہ عورت جو اپنے محبوب سے مخلص ہو۔ خاوند کی نافرمانی کر نیوالی عورت سے بہتر ہے۔ مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر میں نے اسکو نظر انداز کر دیا تو وہ بے نادت ناامیدی سے منسوب ہو کر فساد و برائی اور گندگی کی زندگی گزارنے لگے گی۔

وَالْعَذَابِ ، بَعْدَ مَا اسْتَنْقَذْتُ نَفْسَهَا .

قَالَ : وَهَلْ تَرَى أَنَّ وَظِيفَةَ الرَّجُلِ الشَّرِيفِ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ
إِصْلَاحُ النِّسَاءِ الْفَاسِدَاتِ ؟

قَالَ : ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَكُونَ وَظِيفَتُهُ إِفْسَادَهُنَّ ، فَإِنَّ
الْأَشْرَافَ فِي هَذَا الْعَصْرِ يَفْخَرُونَ بِإِفْسَادِ النِّسَاءِ الصَّالِحَاتِ ، وَاسْتِدْرَاجِهِنَّ
إِلَى مَوَاطِنِ الْفِسْقِ وَالْفُجُورِ ، وَإِصْلَاحِ الْمَرْأَةِ الْفَاسِدَةِ ، أَذْنَى
إِلَى الشَّرَفِ مِنْ إِفْسَادِ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ .

قَالَ : لَقَدْ أَصْبَحَتْ كَثِيرَ الرَّحْمَةِ يَا أُرْمَانُ .

قَالَ : لَمْ لَا أَرْحَمُ فِتَاءَ مَرِيضَةَ مَسْكِينَةٍ لَيْسَ لَهَا فِي النَّاسِ مَنْ
يَعُولُهَا مِنْ ذِي قَرَابَةٍ أَوْ ذِي رَحِمٍ ؟ وَقَدْ نَزَلَ دَاوُهَا مِنْ صَلْبِهَا
مَنْزِلَةً لَا يَتَرَحُّهَا وَلَا يَتَحَلَّلُ عَنْهَا ، إِلَّا أَنْ يَهْدَأَ عَنْهَا جِينًا وَيَسْتَبْقِظُ
أَحْيَانًا ، فَهِيَ تُكَابِدُ الْأَلَمَ مَرَّةً ، وَالْخَوْفَ مِنَ الْأَلَمِ أُخْرَى ، وَلَا
عِزَاءَ لَهَا فِي حَالَتِهَا إِلَّا هَذِهِ السَّعَادَةُ الَّتِي تَوَهَّمُهَا فِي الْحُبِّ ، وَتَرَى
أَنَّهَا نَاعِمَةٌ بِهَا ، فَإِنْ فَقَدَتْهَا فَقَدَتْ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْحَيَاةِ وَعَظُمَ حُزْنُهَا
وَبُؤْسُهَا وَتَقَلَّتْ وَطْأَةُ الدَّاءِ عَلَيْهَا حَتَّى كَادَتْ تَأْتِي عَلَى الْبَقِيَّةِ الْبَاقِيَةِ
مِنْ حَيَاتِهَا ، فَدَعَيْتُ مَعَهَا يَا أَبْنَاءَ عَامَا آخِرَ أَوْ عَامِينَ أَهْوَى عَلَيْهَا
فِيهِمَا شَقَاءَهَا ، فَرَبَّمَا كَانَ ذَلِكَ آخِرُ مَا قَلْبُهَا أَنْ تَقْضِيَهُ مِنْ أَيَّامِهَا
فِي هَذَا الْعَالَمِ ، ثُمَّ أَعُوذُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ هَادِيءَ الْقَلْبِ سَاكِنَ الضَّمِيرِ ،
رَاضِيًا عَنِ نَفْسِي وَعَنِ عَمَلِي ، أَبْكِيهَا بِلَمُوعِ الْحَزَنِ ، لَا يَلْمُوعِ
النَّدَمِ ، وَبِهَوْنٍ وَجِدِي عَلَيْهَا كُلَّمَا ذَكَرْتُهَا أَنْتِي لَمْ أَخْنُهَا ، وَلَمْ أَغْلِرْ
بِعَهْدِهَا .

فَأَطْرَقَ دَوْقَالُ هِنِيهَةً كَأَنَّهَا يُعَالِجُ فِي نَفْسِهِ هَمًّا مُعْتَلِجًا ، ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ إِلَى وَلَدِهِ نَظْرَةً تُشَبِّهُ نَظْرَةَ الْعَطْفِ وَالرَّحْمَةِ وَقَالَ

! برداشت کرنا

جس عذاب والی زندگی سے میں نے اس کو نجات دلائی ہے وہ - کیا شریف آدمیوں کے لئے صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ بدکار عورتوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

ارمان بولا - انہیں اب لے سے بہ اچھا ہے۔ مگر اَجکل کے شریف لوگ اصلاح کی بجائے بگاڑنے پر فخر کرتے ہیں نیک عورتوں کو۔ اور انہیں غلط راستے پر ڈالتے ہیں۔ مگر یاد رکھ بری عورت کی اصلاح نیک عورت کو خراب کرنے سے بہتر کام ہے۔

باپ بولا - بیٹا! تو اب بڑا شفیق ہو گیا ہے۔ ارمان بولا میں ایک بیمار مسکین لڑکی

پر رحم کیوں نہ کھاؤں جس کا کوئی رشتہ دار دیکھ بھال کرنے والا نہیں جبکہ بیماری اس کے سینے میں لٹک گئی ہے۔ نہ ٹلتی ہے نہ کم ہوتی ہے کبھی وہ مرض کی شدت سے اور کبھی اس کے خوف سے پریشان رہتی ہے۔ اب اس کے لئے ان دنوں

حالتوں میں کوئی بھی سعادت باقی نہیں مگر محبت کی سعادت ہے جسے وہ سمجھتی ہے کہ اس سے وہ اپنا مداوا کر رہی ہے اگر میں اس کو چھوڑ دوں تو وہ زندگی سے

مایوس ہو جائے گی اور اس کی بیماری میں اضافہ ہو جائے گا اور اسکی بچی کبھی

زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اے باپ مجھے ایک یا دو سال اس کے ساتھ رہنے کی اجازت دے دے۔ میں اس کی بد نصیبی کو کم کر دوں گا۔ شاید یہ اس دنیا میں

اس کے آخری دن ہوں۔ پھر میں آپ کے پاس اطمینان دل اور پرسکون ہو کر لوٹ آؤں گا اور اپنے فعل و قلب سے مطمئن ہوں گا۔ میں اسے

ندامت کے آنسوؤں سے نہیں بلکہ غم کے آنسوؤں سے روؤں گا۔ پھر میرا غم ہلکا رہے گا کہ میں نے اس سے خیانت نہیں کی اور اس سے غداری کرنے سے پرہیز کیا ہے

دو فل نے کچھ سر کو جھکا لیا۔ گویا وہ اپنے دل میں کھٹکے ہوئے غم کو جھیل رہا ہے پھر اس نے سر اٹھا لیا اور بیٹے کی طرف پیار و محبت سے دیکھ کر بولا۔

لَهُ : لَا اسْتَطِيعُ أَنْ أُسَافِرَ بِدُونِكَ يَا بُنَيَّ فَحَسْبِي مَا كَانَتْ مِنْ
 أَلَمِ لِفِرَاقِكَ قَبْلَ الْيَوْمِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ أُخْتَكَ وَرَأَيْتُ تَنْدُبَكَ وَتَبْكِي
 عَلَيْكَ صَبَاحَهَا وَمَسَاءَهَا ، وَنَجْنُ إِلَى لِقَائِكَ حِينَ الظَّامِرِ إِلَى الْوَرُودِ ،
 وَاعْلَمْ أَنَّ جَمِيعَ مَا تَعْتَلِزُ بِهِ عَنْ نَفْسِكَ فِي هَذَا الشَّأْنِ لَا يَغْنِي عَنْكَ
 وَلَا عَنِّي شَيْئاً يَوْمَ يَقُولُ النَّاسُ كَلِمَتَهُمْ الَّتِي لَا بُدَّ أَنْ يَقُولَهَا غَداً
 وَرُبَّمَا قَالَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ قَبْلَ الْيَوْمِ : إِنَّ أَرْزَانَ دَوْفَالَ سَلَالَةَ آلِ
 تَالِيرَانْدِ يَعِيشُ مَعَ امْرَأَةٍ مُؤَمِّسٍ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ ، فَعُدَّ إِلَى نَفْسِكَ
 يَا بُنَيَّ وَاسْتَلْهُمْ اللَّهُ الرَّشِدَ بِلَهْمِكَ ، وَلَا تَجْعَلْ لِهَوَاكَ سَبِيلاً عَلَى
 عَقْلِكَ . وَدَعِ هَذِهِ الْحَيَاةَ السَّاقِطَةَ الَّتِي بِحَبَاهَا مَنْ لَبَسَتْ لَهُ هِمَّةٌ
 مِثْلَ هِمَّتِكَ ، وَلَا تَجِدْ وَلَا يَتِّمْ مِثْلَ تَجِدِكَ وَبَيْتِكَ ، وَإِنِّي تَارِكُكَ
 الْآنَ وَحَلِّكَ وَذَاهِبُ عَنْكَ لِبَعْضِ شَأْنِي لِتَخْلُوَ بِنَفْسِكَ سَاعَةً تَسْرُدُ
 فِيهَا مَا عَزَبَ عَنْكَ مِنْ صَوَابِكَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْكَ بَعْدَ قَلِيلٍ لِأَسْمَعَ
 مِنْكَ الْكَلِمَةَ الَّتِي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَفَاءَ نَفْسِي ، وَرَوَاهُ عَلِيُّ .

ثُمَّ تَرَكَهُ وَنَزَلَ فَمَشَى إِلَى قَهْوَةٍ قَرِيبَةٍ مِنَ الْفَنْدِقِ فَكَتَبَ فِيهَا
 لِبَعْضِ النَّاسِ كِتَاباً خَاصّاً . ثُمَّ طَافَ بِبَعْضِ أَصْدِقَائِهِ الَّذِينَ يَعْرِفُهُمْ
 فِي بَارِيسٍ فَرَارَهُمْ زِيَارَةً طَوِيلَةً ، فَلَمْ يَعُدَّ إِلَى الْفَنْدِقِ حَتَّى أَظَلَّ
 اللَّيْلَ فَرَأَى أَرْزَانَ لَا يَزَالُ فِي مَكَانِهِ . فَسَأَلَهُ : مَاذَا رَأَيْتَ ؟ فَلَمْ
 يَجِبْهُ إِلَّا بِدُمُوعِهِ تَنْحَلِيرُ عَلَى عُنُقِهِ تَحْدَرُ الْقَطْرُ عَلَى أَوْرَاقِ الزُّهْرِ ،
 وَجَنَابَيْنِ يَدَيْهِ بَسْتَعِظْفُهُ وَيَسْتَرْجِمُهُ ، وَيَكْشِفُ لَهُ مِنْ حَبِيبَةِ نَفْسِهِ
 مَا كَانَ بِحِكْمَةٍ مِنْ قَبْلُ . يَقُولُ : وَاللَّهِ يَا أَبَتِ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّي اسْتَطِيعُ
 الْحَيَاةَ بِدُونِهَا لَفَارَقْتُهَا بَرّاً بِكَ وَإِشَاراً لِطَاعَتِكَ ، وَلَكِنِّي أَعْلَمُ
 أَنَّي إِنْ فَعَلْتُ فَقَدْ وَضَعْتُ أَمْرِي فِي مَوْضِعِ الْغُرُورِ (١) وَخَاطَرْتُ
 بَعْقَلِي أَوْ بِحَيَاتِي مُخَاطِرَةً لَا أَعْلَمُ مَاذَا يَكُونُ حِطِّي فِيهَا . وَلَا أَحْسِبُهُ

بیٹا! میں تیرے بغیر اکیلا واپس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں تیری جدائی کا صدمہ مزید برداشت نہیں کر سکتا۔ پہلے کافی صدمہ اٹھا چکا ہوں۔ تیری بہن صبح دشام تجھے یاد کر کے روتی ہے میں سکو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ وہ اس طرح ملنے کے لئے بے چین ہے جیسا پیسا پانی کے لئے تجھے جانتا پائے کہ اس معاملہ میں تو جو کچھ عذر بہانے کر رہا ہے۔ وہ ہم دونوں کو اس بات سے چھٹکارا نہیں دلا سکتے جو کچھ لوگ اس بارے میں کہیں گے۔ بلکہ اس سے پہلے بھی بہت کچھ کہہ چکے ہیں کہ ارمان و وفل کا بیٹا تالیرانہ کا فرزند ایک فاحشہ عورت کیساتھ زندگی گزار رہا ہے بیٹا سوچو اور اللہ سے رشد طلب کرو وہ تمہیں رشد و ہدایت عطا کرے گا۔ خواہشات نفسانی سے عقل کو سلب و مغلوب نہ کرو اور اس بائوس کن زندگی کو چھوڑ دو جسکو ایسے لوگ گزارتے ہیں۔ جو کم ہمت ہوتے ہیں۔ اور وہ تمہاری طرح باہمت نہیں اور نہ وہ شرافت والے ہیں۔ نہ گھر کے لحاظ سے تم جیسے سنو میں تم کو اکیلا چھوڑ کر جاتا ہوں۔ اور اپنے کام کیلئے جا رہا ہوں۔ تاکہ تم کو علیحدگی میں بیٹھ کر راہ صواب غور کرو۔ پھر میں کچھ دیر بعد واپس آؤں گا۔ تاکہ تجھ سے وہ بات سنوں جسکی مجھے تجھ سے توقع ہے جو میرے دل کو سکون اور میری پیاس کو بجھا سکتی ہے۔ بعد ازاں وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور قریب والے قہوہ خانہ میں بیٹھ کر اپنے قریبی دوست کو خط لکھنے لگا پھر پیرس میں رہنے والے دوستوں کو بلنے چلا گیا اور رات گئے واپس ہوئے میں آیا۔ دیکھا ارمان اپنی جگہ اسی حالت میں بیٹھا ہے پوچھا۔ کیا سوچا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن آنسو اس کے رخساروں اس طرح گر رہے تھے جس طرح مچھول کی پتیوں پر بارش کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ اور اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گیا اور رحم و کرم کی درخواست کرنے لگا۔ اور تمام چھپائی ہوئی باتوں کو کھول کر بیان کرنے لگا۔ بولا۔ باپ۔ واللہ! اگر میں اسکے بغیر زندگی گزار سکتا تو میں آپکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسکو یقیناً چھوڑ دیتا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اگر میں ایسا کروں گا تو اپنی زندگی سے دھوکہ کروں گا اور اسے ہلاکت کے سپرد کروں گا اور اپنی عقل اور زندگی کو ایسے خطرے میں ڈالوں گا کہ جس کے انجام کار سے میں واقف نہیں میں خیال کرتا ہوں

إِلَّا أَسْوَأَ الْحَظِيظِينَ ، وَأَنْحَسَ النَّجْمِينَ ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مِنْ قَبْلِي اسْتَطَاعَ
 أَنْ يَدْفَعَ هَوَاهُ عَنْ قَلْبِهِ أَوْ يَمْحُو مَا قَلْبَرُ لَهُ فِي صَخِيْفَةٍ قَضَاهُ مِنْ
 شَقَاءِ الْحُبِّ وَبَلَاءِهِ لَسَلَكْتُ سَبِيلَهُ الَّتِي سَلَكَهَا ، وَلَكِنَّهُ بَلَاءٌ يُلَبِّتُ
 بِهِ لِحْيَتِي أُرِيدُ لِي ، فَلَا رَأْيَ لِي فِي رَدِّهِ ، وَلَا حِيلَةَ لِي فِي اتِّقَائِهِ ،
 وَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْفِتَاءُ مِنْ تَقْسِي مَنَزَلَةٍ هِيَ مَنَزَلَةُ الْحَيَاةِ مِنَ الْجَنِّيمِ ،
 وَالْغَيْبِ مِنَ التَّرْبِيَةِ الْفَاجِحَةِ ، فَإِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ أَخِيْدِي فَخُذْ مَعَكَ جِسْمًا
 هَامِدًا لَا حَرَكَ يَ . وَنَبْتَةٌ ذَاوِيَةٌ لَا حَيَاةَ فِيهَا ، فَوَضِعَ أَبُوهُ يَدَهُ
 عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ لَهُ : قُمْ الْآنَ يَا بُنَيَّ وَادْهَبْ لِشَانِكَ وَعُدْ إِلَيَّ
 صَبَاحَ الْغَدِ لِأَتِمَّ حَدِيثِي مَعَكَ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ فِي غَدِكَ خَيْرًا
 مِنْكَ فِي أَمْسِكَ ، فَخَرَجَ مَخْرُوجًا مُكْتَبِبًا بِمَشِي مَشِيَةِ الدَّاهِلِ الْمَشْلُوهِ
 لَا يَرَى مَا أَمَامَهُ وَلَا يَشْفُرُ بِمَا حَوْلَهُ حَتَّى رَأَى عَرَبِيَّةً فَرَكِبَهَا إِلَى
 بُوْحَيْفَالٍ حَتَّى بَلَغَهَا بَعْدَ هَدَاةٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمْ يَرِ مَرْغَرِيْتِ فِي
 شَرْقَةِ الْبَيْتِ تَنْتَظِرُهُ كَعَادَتِهَا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا غَرَفَتَهَا فَرَأَاهَا مُكَبِّةً
 عَلَى مَنَصْدَةٍ بَيْنَ يَدَيْهَا كَأَنَّهَا هِيَ نَائِمَةٌ أَوْ ذَاهِلَةٌ ، فَشَعَرَتْ بِهِ عِنْدَ
 دُخُوْهِ ، فَنَهَضَتْ مَدْعُوْرَةً مَتَلَهْفَةً . فَخَبِلَ إِلَيْهِ عِنْدَ نَهْوضِهَا
 أَنَّهُ لَمَسَ فِي يَدَيْهَا رِسَالَةً تَضُمُّ عَلَيْهَا أَصَابِعَهَا ، فَظَنَّنَهَا بَعْضَ تِلْكَ الرِّسَائِلِ
 الَّتِي كَانَ يُرْسِلُهَا إِلَيْهَا الْمَرْكَبِيُّ ، جَانُ فَنِيْبَتِ ، مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ ،
 وَهُوَ فَيٌّ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَشْرَافِ الْأَثْرِيَاءِ كَانَ يُحِبُّهَا فِي عَهْدِهَا الْأَوَّلِ
 حُبًّا شَدِيْدًا ، وَيُنْفِقُ عَلَيْهَا أَمْوَالًا طَائِلَةً ، فَلَمَّا انْقَطَعَتْ عَنْهُ لَمْ
 يَنْقَطِعْ مِنْهَا أَمَلُهُ ، فَظَلَّ يُرْسِلُ إِلَيْهَا رِسَائِلَ كَثِيْرَةً يُعْرِضُ فِيهَا حُبَّهُ
 وَمَالَهُ ، وَيُبَيِّنُهَا الْأَمَانِيَّ الْحَسَانَ فِي عَوْدَتِهَا إِلَيْهِ ، وَاتِّصَالَ حَيْلَتِهَا
 بِحَيَاتِهِ ، فَكَانَتْ تَمْرُقُهَا عِنْدَ إِطْلَاعِهَا عَلَيْهَا أَوْ عَلَى عَنَوَانِهَا ، فَلَمْ
 يَخْفَلْ أَرْمَانُ بِذَلِكَ وَمَشَى إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا ، فَقَالَتْ لَهُ : مَاذَا جَرَى
 يَا أَرْمَانُ ؟ قَالَ : أَرَادَنِي أَبِي عَلَى السَّفَرِ مَعَهُ فَأَبَيْتُ وَبَكَيْتُ بَيْنَ
 يَدَيْهِ كَثِيْرًا فَلَمْ أَنْلِ مِنْهُ مَنَالًا ، وَقَدْ أَمَرَنِي بِالْعَوْدَةِ إِلَيْهِ غَدًا وَلَا

ا اونٹ کا تیز دوڑنا۔ سفار کنواں کی حقماق

کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا نصیبی اور شوم ستارے کا عمل ہوگا اگر میں پہلے محبت کو دل سے نکال
 کر پھینک دیتا۔ یا محبت کی بد بختی کو صفحہ تقدیر سے مٹا سکتا تو میں ضرور ایسا کرنے کیلئے تیار ہو جاتا۔
 مگر یہ ایک مصیبت ہے جس میں مجھے میری ہلاکت کے لئے مبتلا کر دیا گیا ہے۔ لہذا میں اس سے کس
 طرح دامن چھڑا سکتا ہوں اور کیا حیلہ کر سکتا ہوں۔ اس لڑکی نے میرے دل میں اس طرح
 بسیرا کر لیا ہے۔ اور اس طرح گھس گئی ہے جس طرح جان جسم میں اور بارش کا پانی زمین میں گھس
 جاتا ہے۔ اگر آپ مجھے واپس لے جانا چاہتے ہیں تو صرف ایک مردہ جسم کو جو بالکل ساکت و جامد
 یا مری ہوئی گھاس جس میں زندگی کے آثار ختم ہوں۔ لے جائیے۔ باپ نے بیٹے کے کندھے پر ہاتھ
 رکھ کر کہا۔ بیٹا اٹھ اور اپنی راہ لے اور کل صبح یہاں پہنچ جاتا کہ میں تیرے ساتھ بات
 مکمل کر سکوں۔ مجھے اُمید ہے ابھی نسبت توکل بہتر سوچے گا۔ ارمان غمگین سوگوار بوجھل
 قدموں سے وہاں سے نکل کھڑا ہوا کہ وہ ہوش کی طرح چل رہا تھا۔ اسے اپنے سامنے کا کچھ
 پتہ نہ تھا۔ اور ماحول سے بالکل انجان کہ سامنے سے اسے ایک گاڑی نظر آئی اور وہ بوجیفال گاؤں
 کی طرف روانہ ہو گیا۔ کچھ رات گزرتے وہاں پہنچا۔ اس مارگریٹ کو بالکنی میں حسب دستور منتظر نہ پایا۔
 وہ کمرے میں گیا تو دیکھا وہ سامنے والی میز پر سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جیسے وہ بیہوش ہو یا سو رہی ہو۔ مارگریٹ
 کو اس کے آنے کی خبر ہوئی تو چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے وقت ارمان کو محسوس
 ہوا کہ اس ہاتھ کی انگلیوں میں ایک دبی ہوئی چھٹی ہے۔ اس کو یہ خیال گزرا کہ شاید یہ چھٹی جان فلپ
 کی ہے جو کبھی کبھار بھیجا کرتا ہے۔ جان فلپ مالدار شریف النفس لڑکا تھا۔ جو اس سے زندگی کے
 پہلے حصہ میں بہت محبت کرتا تھا اور بہت کچھ مال اس کی محبت پر لوٹاتا تھا۔ مارگریٹ نے اس
 سے رُخ پھیر لیا۔ تب بھی اس کی اُمیدیں زندہ تھیں۔ لہذا وہ اس کو خط لکھا کرتا۔ اور سبز باغ دکھاتا
 یہ اس کے خطوط چاک کر دیتی۔ ارمان نے پرواہ نہ کی اس کی طرف بڑھا اور بوسہ دیا۔ وہ بولی!
 ارمان کیا گزری۔ ارمان نے کہا، باپ مجھے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے صاف
 انکار کر دیا۔ وہ بہت رو یا مگر بے سود اور مجھے کل آنے کا حکم دیا ہے۔

أُرِيدُ أَنْ أَفْعَلَ لِأَنِّي لَا أُحِبُّ حَظِيَّ مِنْهُ فِي الْعَدِ خَيْرًا مِنْهُ الْيَوْمَ ،
وَقَدْ أَصْبَحْتُ نَفْسِي تُحَدِّثُنِي بِعِصْيَانِهِ ، وَالْبَقَاءَ هُنَا عَلَى الرَّغْمِ مِنْهُ ،
لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي قَدْ تَجَاوَزْتُ السَّنَ الْبَنِي بِحَتَّاجٍ فِيهَا الْأَبْنَاءُ إِلَى إِزْشَادِ
الْأَبَاءِ وَرِلَاتِي لَا أَعْرِفُ أَحَدًا بَيْنَ النَّاسِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُرْسِمَ لِي خِطَّةَ
سَعَادَتِي كَمَا أُرْسِمَهَا لِنَفْسِي ، ثُمَّ أَنشَأَ يَقُصُّ عَلَيْهَا قِصَّةَ مَعَ أَبِيهِ
حَتَّى أُمَّهَا ، وَنَظَرَ إِلَيْهَا فِإِذَا هِيَ مُطْرَقَةٌ صَامِتَةٌ وَإِذَا وَجْهَهَا أَصْفَرُ
مُرْبِدٌ كَأَنَّمَا قَدْ نَفَضَ الْمَوْتُ عَلَيْهِ غَبَارَهُ . فَقَالَ : مَا بِالكَ يَا مَرْغَرِيْتُ ؟
قَالَتْ : أَشَعْرُ بِأَلَمٍ شَدِيدٍ فِي رَأْسِي ، وَأُرِيدُ الذَّهَابَ إِلَى مُخَدِّعِي .
فَأَخَذَ يَدَيْهَا إِلَيْهِ ، وَجَرَعَهَا بِضَعِ قَطْرَاتٍ مِنَ الدَّوَاءِ فَاسْتَفَاقَتْ
قَلِيلًا ، ثُمَّ نَامَتْ فِي مُخَدِّعِهَا نَوْمًا مُشْرَدًا مَدْعُورًا تَتَخَلَّلُهُ أَنَاتٌ
طَوِيلَةٌ وَأَحْلَامٌ مُرْعِجَةٌ ، حَتَّى أَصْبَحَ الصَّبَاحُ فَقَالَتْ لَهُ أَرَى لَكَ
يَا أَرْمَانُ أَنْ تَعُودَ إِلَى أَبِيكَ كَمَا أَمْرُكَ وَأَنْ تَعَاوَدَ اسْتِرْحَامَهُ وَاسْتِعْطَافَهُ
لَعَلَّكَ بَالِغٌ مِنْهُ الْيَوْمَ مَا عَجَزْتَ مِنْهُ بِالْأَمْسِ ، إِنِّي لَا أَكُونُ رَاضِيَةً
عَنْ نَفْسِي ، وَلَا هَانَةٌ بِحَيَاتِي ، إِنْ لَمْ يَكُنْ أَبُوكَ رَاضِيًا عَنْكَ ...
وَلَمْ تَزَلْ بِهِ حَتَّى أَذْعَنَ لَهَا وَقَامَ إِلَى ثِيَابِهِ فَارْتَدَّاهَا . ثُمَّ مَشَى إِلَيْهَا
وَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ضَمَّةً شَدِيدَةً كَأَنَّمَا يَضُنُّ بِهَا أَنْ يَنْزِعَهَا مِنْ
ذِرَاعِيهِ مُنَزَّعٌ ، ثُمَّ قَبَّلَهَا وَقَالَ لَهَا : إِلَى الْمَسَاءِ يَا مَرْغَرِيْتُ . فَلَمْ
تَرُدَّ عَلَيْهِ بِحَيْثُ حَتَّى أَبْعَدَ عَنْهَا ، فَقَالَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ نَفْسِهَا : أَرْجُو
أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ .. وَتَهَافَّتْ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيْهَا بَارِكَةً مُسْتَجِيبَةً .

وَلَمْ يَزَلْ أَرْمَانُ سَائِرًا فِي سَبِيلِهِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى بَارِيسٍ فَذَهَبَ
إِلَى فَنْدَقِ « تَوْرِين » فَلَمْ يَجِدْ أَبَاهُ هُنَاكَ ، وَوَجَدَ رِسَالَةً تَرَكَّهَا لَهُ
قَبْلَ ذِمَائِهِ بِأَمْرٍ فِيهَا أَنْ يَسْتَنْظِرَهُ حَتَّى يَعُودَ ، فَلَبِثَ يَسْتَنْظِرُهُ وَقَتًا
طَوِيلًا حَتَّى عَادَ بَعْدَ مُنْتَصِفِ النَّهَارِ ، وَقَدْ رَقَّتْ قَلْبًا تِلْكَ الْغَمَامَةُ
السُّودَاءُ الَّتِي كَانَتْ تَلْبَسُ وَجْهَهُ بِالْأَمْسِ ، فَتَقَدَّمَ نَحْوَهُ أَرْمَانُ ،
فَحَيَّاهُ ، فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ فَكَّرْتُ لَيْلَةَ أَمْسٍ فِي أَمْرِكَ كَثِيرًا يَا بَنِي

میرا جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ آج سے کل کا دن بہتر نہیں گزرے گا۔ میرا دل نافرمانی کرنے پر آمادہ ہو چکا ہے اور باپ کی مرضی کے خلاف یہاں رہنے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ میں یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ میں اس عمر سے گزر چکا ہوں جس عمر میں بیٹے باپ کی رائے کے محتاج ہوتے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے زندگی کے لئے راہِ مستقیم کا انتخاب کیا ہے دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر وہ باپ سے ہونے والی گفتگو بیان کرنے لگا۔ جب وہ پورا بیان کر چکا تو مارگریٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ خاموش چپ چاپ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ خاکستری جیسے موت نے اسپر گرد و غبار کو ڈال دیا ہو۔ وہ بولا۔

مارگریٹ۔ کیا حال ہے۔ میں سر کا درد محسوس کر رہی ہوں اور اپنے کمرے میں جانا چاہتی ہوں۔ اس نے سہارا دے کر کمرے تک چھوڑ دیا اور دوا کے چند قطرے پلا دیئے۔ اسے کچھ آفاقہ ہوا اور وہ سو گئی۔ اسکی نیند بڑی ڈراؤنے خوابوں والی پریشان کن اور رلا دینوالی تھی۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ تو وہ ارمان سے کہنے لگی۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اپنے باپ کا حکم مانیں اور رحم کی درخواست کرتے ہوئے شاید جس چیز سے آپ آج محروم ہیں وہ کل آپکو میسٹر ابلے۔ میں اپنے آپ خوش نہیں رہ سکتی اور نہ اپنی زندگی کو مبارک سمجھوں گی۔

اگر آپ باپ راضی نہ ہوا تو۔۔۔ اسی بات پر وہ اسرار کرتی رہی۔ آخر وہ مان گیا۔ اٹھا لباس تبدیل کیا۔ اسکی طرف بڑھا سینے سے لگایا جیسے وہ اپنی بانہوں سے اسکو جدا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بوسہ دیا۔ اور بولا کل شام تک کے لئے اے مارگریٹ، مگر مارگریٹ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وہ دل ہی دل میں کہنے لگی کاش ایسا ہی اور سامنے والی کرسی پر گر پڑی ارمان چلتا ہوا پیرس کے ٹورین ہوٹل پہنچا وہاں باپ نہ پایا البتہ ایک چھٹی پائی جسکو وہ روانہ ہونے سے قبل چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

کہ میرے لوٹنے کا انتظار نہ کرنا۔ وہ دیر تک اس کا منتظر رہا دوپہر کے بعد واپس لوٹ آیا۔ باپ اب وہ سیاہ بدلی جوکل اس کے چہرے پر تھی زرد پتلی ہو گئی تھی۔ ارمان نے بڑھ کر باپ کو سلام کیا۔ تو وہ بولا۔ کل رات میں نے تیرے باسے میں بڑھت غور کیا۔

فَرَأَيْتُ إِنِّي قَدْ قَسَوْتُ عَلَيْكَ وَغَلَوْتُ فِي أَمْرِكَ غُلُوًّا كَثِيرًا ،
 وَنَظَرْتُ إِلَى مُسْأَلَتِكَ بَعِينٍ أَقْصَرَ مِنْ إِنِّي كَانَ يُحِبُّ عَلِيَّ أَنْ أَنْظُرَ
 إِلَيْهَا فَإِنَّ لِلشَّبَابِ شَأْنًا غَيْرَ شَأْنِ الْكَهُولَةِ وَالشَّبِخُوخَةِ ، وَحَالًا
 خَاصَّةً بِهِ ، لَا يَخْرُجُ عَنْ حُكْمِهَا شَرِيفٌ وَلَا وَضِيعٌ ، وَلَا يَخْتَلِفُ
 فِيهَا سُوْفَةٌ عَنْ مَلِكٍ ، فَلَكَ أَنْ تَبْقَى يَا بُنَيَّ كَمَا تَشَاءُ ، وَأَنْ تَعَاشِرَ
 الْفِتَاةَ الَّتِي يُحِبُّهَا كَمَا تُرِيدُ ، عَلِيٌّ أَنْ تُعَلِّمَنِي بِالْعَوْدِ إِلَىَّ فِي الْيَوْمِ
 الَّذِي تَنْقَطِعُ فِيهِ الصَّلَاةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا إِنْ قَطَعَ حَيَاةٌ أَوْ مَوْتٌ ، فَإِنِّي
 إِنْ أَمِنْتُ عَلَيْكَ شُرَّهَا فَلَا أَمِنْ عَلَيْكَ شَرَّ غَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ . فَاسْتَطِيرَ
 أَرْمَانُ فَرَحًا وَسُرُورًا ، وَأَهْوَى عَلَى يَدِ أَبِيهِ بِقَبْلِهَا وَيَبْلُلُهَا بِدُمُوعِهِ
 وَيَقُولُ : أَعِدُّكَ بِذَلِكَ يَا أَبَتَاهُ وَعَدَا لَا أَخَالَفُهُ ، وَلَا أَخِيْسُ بِهِ ،
 وَلَكَ حُكْمُكَ مَا تَشَاءُ إِنْ رَأَيْتَنِي بَعْدَ الْيَوْمِ كَاذِبًا أَوْ حَانِئًا .

ثُمَّ نَهَضَ يُرِيدُ الدِّهَابَ فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ : أُرِيدُ الدِّهَابَ
 إِلَى مَرْغَرِيْتٍ لِأُبَشِّرَهَا بِهَذَا النَّبَأِ وَأَمْسَحَ عَنْ فَوَادِحِهَا مَا أَلِمَ بِهِ مِنْ
 الرَّوْعِ مُنْذُ الْأَمْسِ ، فَانْتَقَضَ أَبُوهُ إِنْتِفَاضَةً خَفِيفَةً لَمْ يَشْعُرْ بِهَا أَرْمَانُ .
 ثُمَّ آدَارَ وَجْهَهُ بِغَالِبٍ دَمْعَةً كَانَتْ تَرْتَرِقُ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ التَفَّتْ
 إِلَيْهِ ، وَقَالَ : أَبْقَى مَعِيَ الْيَوْمَ يَا بُنَيَّ فَرَبَّمَا سَافَرْتُ غَدًا ، وَلَا
 أَعْلَمُ بَعْدَ ذَلِكَ مَتَى أُرَاكَ . فَبَقِيَ مَعَهُ الْيَوْمَ كُلَّهُ حَتَّى جَاءَ اللَّيْلُ ،
 فَاسْتَأْذَنَ فِي الدِّهَابِ إِلَى بُوْحَيْفَالٍ فَأَذِنَ لَهُ فَحَيَّاهُ وَخَرَجَ ، فَاتَّبَعَهُ
 نَظْرَةً حَتَّى غَابَ عَنْ عَيْنَيْهِ ، فَانْحَلَّتْ مِنْ جَفْنِهِ تِلْكَ الدَّمْعَةُ
 الَّتِي كَانَ يُحِبُّهَا مِنْ قَبْلُ ، وَقَالَ : وَارْحَمَتَاهُ لَكَ أَيُّهَا الْوَلَدُ
 الْمَسْكِينُ .

•••

حَمَلُ أَرْمَانَ بَيْنَ جَنِيهِ أَمَالَهُ وَأَمَالَ مَرْغَرِيْتِ وَسَعَادَتَهُمَا إِلَيْهِ

رِقْمُ كِهَانِي وَالِا

میں نے دیکھا۔ میں نے بہت زیادتی کی ہے اور بڑا ظلم کیا ہے۔ میں نے تیرے معاملے کو
دور کوتاہ نظر سے دیکھا ہے۔ افسوس کہ میں نے ایسی نظر سے نہ دیکھا جس سے دیکھنا چاہیے تھا۔
اور نوجوانوں کے حالات یکساں نہیں ہوتے۔ اور انکے حالات ایک خاص قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جن سے
شرف باہر نہیں جاسکتا یہاں بازاری اور بادشاہ برابر ہیں۔ تو اے بیٹا۔ جس طرح تو چاہے
رہ۔ جوڑ کی تجھے چاہتی ہے اسی کے پاس رہ۔ مگر ایک شرط ہے کہ جب وہ لڑکی تجھے اپنے سے
جدا کر دے تو سیدھا میرے پاس چلا آنا۔ یہ جدائی چاہے زندگی میں ہو یا اسکی موت سے۔
کیونکہ اگر مجھے اس عورت کی جانب سے فکر نہیں مگر دوسری عورتوں کی طرف سے اطمینان بھی
نہیں ہو سکتا۔ تو ارمان بے حد خوش ہوا اور باپکے ہاتھوں پر جھک گیا اور بوسہ دینے لگا۔
اور اپنے خوشی کے آنسوؤں سے تر کرنے لگا۔ کہنے لگا اے میرے باپ! میں پکا وعدہ کرتا
ہوں۔ جس کو کبھی نہ توڑوں گا۔ اگر آج کے بعد آپ مجھے جھوٹا یا دغا باز پائیں تو آپ کو
حق حاصل ہوگا۔ بعد ازاں وہ روانہ ہونے لگا تو باپنے دریافت کیا۔ کہاں۔ بولا۔ مارگریٹ
کے پاس تاکہ اسکی غمی کو دور کروں اور خوشخبری سناؤں۔ اور جو خوف کل سے اسکو گھیرے
ہوئے تھا اسکو ختم کروں۔ اسکے باپ نے معمولی سی جھرجھری لی۔ جس ارمان ناواقف رہا۔ اور اسکے
بعد منہ پھیر لیا تاکہ وہ آنسو خشک ہو جائے جو اسکی آنکھ میں تیر رہا تھا۔ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔
بیٹا تم آج میرے سے جدا نہ ہو۔ کیونکہ میں کل چلا جاؤنگا۔ معلوم نہیں پھر کب ملاقات ہو۔ لہذا ارمان
سارا دن باپکے پاس رہا۔ یہاں تک کہ رات ہو گئی اور اس نے گاؤں بوجی فال جانے کی اجازت
مانگی۔ تو باپ کی طرف سے اجازت مل گئی۔ اس نے سلام کیا اور روانہ ہو گیا۔ باپ کی نگاہیں
اس کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ باپ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو اسکی آنکھوں
سے آنسو ٹھٹھک گیا۔ جو پہلے وہ پی گیا تھا۔ بولے بھولے بیٹے۔ خدا کی تجھ پر رحمت ہو۔
اپنے پہلو میں مارگریٹ کی امیدیں اور مستقبل کی سعادتیں سمیٹے ہوئے تھا۔

يَرْجُوَانَهَا فِي مُسْتَقْبَلِ حَيَاتِهَا ، وَطَارَ بِهَا إِلَيْهَا لِيُقَاسِمَهَا بِهَا حَتَّى
 دَنَا مِنْ بَوَاجِيهِ فَاذْهَبَتْ أَنْ رَأَى الْبَيْتَ مُظْلِمًا سَاكِنًا لَا يَضْطَرِبُ
 فِيهِ شُعَاعٌ ، وَلَا يَرَاهِي فِيهِ ظِلٌّ ، فَمَشَى إِلَى الْبَابِ فَرَأَهُ مُرْتَمًا ،
 فَوَضَعَ أُذُنَهُ عَلَى خِصَاصِهِ ، فَلَمْ يَسْمَعْ حَرَكَةً ، فَأَخَذَ يَقْرَعُهُ قَرَعًا
 شَدِيدًا ، وَبَهْتَفُ بِاسْمِ « مَرْغَرِيَّتِ » مَرَّةً وَاسْمِ « بَرُودَنْسِ »
 أُخْرَى ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ : لَعَلَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى بَيْتِهَا
 فِي بَارِيْسِ لِبَعْضِ شَأْنِهَا وَاسْتَسَجَبَتْ خَادِمَتِهَا ، وَلَا بُدَّ أَنْ تَعُودَ
 الْآنَ ، فَجَلَسَ عَلَى صَخْرَةٍ أَمَامَ بَابِ الْمَنْزِلِ يَنْتَظِرُهَا حَتَّى مَضَتْ هَذَاهُ
 مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ تَعُدْ ، فَحَدَّثَتْهُ نَفْسُهُ بِالْعَوْدَةِ إِلَى بَارِيْسِ لِلْبَحْثِ عَنْهَا
 فِي مَطَانِ وَجُودِهَا ، ثُمَّ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ خَوْفُهُ أَنْ يَسْلُكَ فِي ذَهَابِهِ
 طَرِيقًا غَيْرَ الطَّرِيقِ الَّتِي تَسْلُكُهَا فِي عَوْدَتِهَا ، فَاسْتَمَرَّ فِي مَكَانِهِ
 يَقَعُدُ مَرَّةً وَيَقُومُ أُخْرَى ، وَيَقِفُ بِهَا وَيَتَمَشَّى أَحْيَانًا ، وَيُحَدِّثُ
 نَفْسَهُ بِكُلِّ حَدِيثٍ يَمُرُّ بِخَاطِرِ الْقَلْقِ الْمُرْتَجِّ إِلَّا حَدِيثَ خِيَانَتِهَا وَغَدْرِهَا ،
 وَلَمْ يَزَلْ فِي خَيْرِهِ وَأَضْطَرَّ بِهِ حَتَّى رَأَى جَنُودَ الْفَجْرِ تَدْبُ فِي
 فَحْمَةِ الظَّلَامِ ، فَسَاءَ ظَنُّهُ ، وَانْتَشَرَتْ عَلَيْهِ وَسَاوِسُهُ وَأَوْهَامُهُ ،
 وَقَالَ فِي نَفْسِهِ : مَا لِمَرْغَرِيَّتِ بُدُّ مِنْ كِهَانِ ، وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَصِيرِ
 إِلَيْهَا ، وَالنَّظَرِ فِي الشَّأْنِ الَّذِي شَغَلَهَا ، وَكَانَ الْقَلْقُ وَالسَّهَرُ قَدْ أَخَذَا
 مَا أَخَذَهُمَا مِنْ جِسْمِهِ وَنَفْسِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ ، فَمَشَى فِي طَرِيقِهِ
 إِلَى بَارِيْسِ يَتَرَنَّحُ تَرَنُّحَ الشَّارِبِ الثَّمَلِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى مَنْزِلِ مَرْغَرِيَّتِ
 وَقَدْ عَلَا صَدْرُ النَّهَارِ ، فَرَأَى حَارِسَ الْمَنْزِلِ قَدْ امْتَبَقَ مِنْ تَوْبِهِ
 وَوَقَفَ يَفَاسِمُهُ عَلَى شَجَرَةٍ مِنْ أَشْجَارِ الْحَدِيقَةِ بِشَدْبِ أَغْصَانِهَا ،
 فَسَأَلَهُ عَنْ مَرْغَرِيَّتِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا حَضَرَتْ هُنَا بِالْأَمْسِ فِي مُنْصَرَفِ
 النَّهَارِ وَوَرَاءَهَا خَادِمَتُهَا تَحْمِلُ حَقِيبةً كَبِيرَةً فَصَعَدَتْ إِلَى الْمَنْزِلِ
 فَلَبِثَتْ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ نَزَلَتْ ، وَقَدْ لَبِثَتْ تَوْبًا مِنْ أَتْوَابِ الْوَلَايِمِ ،
 فَأَعْطَنِي كِتَابًا ، وَقَالَتْ لِي إِذَا جَاءَ هُنَا الْمَسْبُورُ أَرْمَانُ لِلسُّؤَالِ عَنِّي

وہ بڑی سرعت سے اس کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ اسکی خوشخبری سنائے۔ حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گھر تاریک و بند پڑا ہے۔ نہ اس میں روشنی کی کرن ہے نہ اور کوئی سایہ۔ دروازے کی طرف بڑھا تو بند۔ تو حرکت بھی محسوس نہ ہوئی۔ پھر زور سے دروازے کو کھٹکھٹانے لگا۔ کبھی مارگریٹ اور کبھی برڈنس کہہ کر آوازیں دیتا تھا۔ مگر کسی کا جواب نہ ملا۔ تو سوچنے لگا شاید وہ کسی نوض سے پیرس چلی گئی ہو۔ اور خادم بھی اس کے ساتھ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ ابھی لوٹ آئے۔ وہ دروازے کے سامنے ایک چٹان پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ حتیٰ کہ رات بیت گئی۔ پر وہ واپس نہ لوٹی۔ اب وہ سوچنے لگا کہ وہ پیرس جائے۔ تاکہ جہاں اسکی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے وہیں اسکو ڈھونڈے مگر اس وجہ سے رک گیا۔ کہ مسادا وہ اس راستے پر چلا جائے جو اس کے مختلف ہو۔ لہذا اس ارادہ کو ملتوی کر دیا۔ وہیں کبھی بیٹھتا کبھی کھڑا ہو جاتا۔ کبھی ٹہلنے لگتا کبھی رک جاتا۔ اس کے دل میں طرح طرح کے وسوسوں نے سر اٹھایا مگر اسکی بے وفائی اور دھوکہ بازی کا خیال ہرگز نہ آیا۔ وہ حیران و پریشان تھا کہ اس نے صبح کی چنگاری تاریک رات میں دیکھی۔ تو اسے بدگمانی نے گھیر لیا۔ اس کے وسوسے اور خیالات وسیع ہو گئے۔ اور دل میں کہنے لگا۔ کوئی بات ضرور ہے۔ مجھے اسکی تلاش کرنی چاہیے۔ پریشانی اور بیداری نے اس کے جسم اور قلب پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ جس کا وہ احساس نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جھومتا ہوا مستانہ وار پیرس کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہاں کے مارگریٹ کے دولت خانہ پر پہنچ گیا۔ دن کافی نکل آیا تھا۔ اس نے دیکھا گھر کا محافظ نیند سے بیدار ہو چکا ہے وہ کلہاڑی سے باغیچے میں درختوں کی ٹہنیوں کو سنوار رہا ہے۔ اس نے مارگریٹ کا پوچھا تو بولا شام گئے ادھر آئی تھی۔ پیچھے خادمہ گھڑمی اٹھائے تھی۔ بالاخانہ میں گئی ایک پل ویاں رکی پھر نیچے آئی۔ وہ شادی کے لباس میں ملبوس تھی۔ مجھے ایک رقعہ دیکر چلی گئی ہے اور مجھے کہا کہ جب یہاں مسٹر ارمان میرے بارے میں پوچھنے آئیں۔

فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، ثُمَّ رَكِبَتْ عَرَبَتَهَا هِيَ وَخَادِمَتُهَا وَانصرفت ، قَالَ :
 أَلَا تَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَتْ ؟ قَالَ : أَحْسِبُ أَنِّي سَمِعْتُهَا تَقُولُ لِلْحَوَظِيِّ
 عِنْدَ رَكُوبِهَا «إِلَى مَنْزِلِ الْمُرَكِّبِ جَانِ فَيْلِبِ» ، فَجَمَدَ أَرْمَانُ فِي
 مَكَانِهِ جُمُودَ الصَّمِ ، وَاسْتَحَالَ لَوْنُهُ إِلَى صَفْرَةِ الْمَوْتِ ، وَمَرَّ بِخَاطِرِهِ
 مَرُورَ الْبَرْقِ ذَلِكَ الْكِتَابُ الَّذِي رَأَاهُ فِي يَدَيْهَا بَعْدَ عَوْدَتِهِ إِلَيْهَا مِنْ
 مَقَابِلَةِ أَبِيهِ ، فَتَرَكَهُ الْحَارِسُ مَكَانَهُ وَذَهَبَ إِلَى عُرْفَتِهِ وَعَادَ إِلَيْهِ
 بِالْكِتَابِ ، فَتَنَاوَلَهُ مِنْهُ بِيَدَيْهِ مُزْنِجَةً وَنَشَرَهُ وَأَمَرَ نَظْرَةَ عَلَيْهِ إِمْرَارًا
 فَحَاطَ بِمَا فِيهِ لِلنَّظْرَةِ الْأُولَى ، فَارْتَعَدَ جِسْمُهُ إِزْتِعَادًا شَدِيدًا ،
 وَتَرَاجَعَ خَطْوَةً أَوْ خَطْوَتَيْنِ إِلَى بَابِ الْقَصْرِ ، فَاسْتَدَّ ظَهْرَهُ إِلَيْهِ
 وَأَعَادَ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَاتِ :

« هَذَا آخِرُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَا أَرْمَانُ ، فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِمَعَاوِدَةِ
 الْإِتِّصَالِ بِي ، وَلَا تُسْأَلْنِي عَنِ السَّبَبِ فِي ذَلِكَ ، فَلَا سَبَبَ عِنْدِي
 إِلَّا أَنِّي هَكَذَا أَرَدْتُ لِنَفْسِي .. وَالسَّلَامُ .. »

فَعَلَّقَ نَظْرَهُ بِالْكِتَابِ سَاعَةً لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ عَنْهُ ، وَلَا يَقْرَأُ مِنْهُ
 حَرْفًا ، كَأَنَّمَا هُوَ مِمَّاثِلٌ مِنْ مِمَّاثِلِ الْحَدِيقَةِ ، وَكَانَ الْحَارِسُ قَدْ
 عَادَ إِلَى شَجَرَتِهِ بِشَدْبِ أَعْصَانِهَا وَيَتَغَنَّى فِي صَعُودِهِ إِلَيْهَا وَانْحِدَارِهِ
 عَنْهَا بِقِطْعَةٍ مِنَ الشَّعْرِ الْغَرَامِيِّ يُعِجِبُهُ لِحْنُهَا ، وَإِنْ كَانَ لَا يَفْهَمُ
 مَعْنَاهَا ، فَإِنَّهُ لَمِثْلُكَ إِذْ سَمِعَ صَوْتَ جِسْمٍ يُقْبِلُ قَدْ سَقَطَ عَلَى
 الْأَرْضِ ، فَرَمَى بِفَأْسِهِ وَهَرَعَ إِلَى نَاحِيَةِ الصَّوْتِ فَرَأَى أَرْمَانَ
 صَرِيحًا مُعْفِرًا تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَفَزَعَ فَرْعًا شَدِيدًا وَظَنَّهَا الصَّرْعَةَ
 الْكُبْرَى ، فَأَهْوَى بِأُذُنِهِ إِلَى صَدْرِهِ ، فَسَمِعَ مَا بَقِيَ مِنْ دَقَاتِ
 قَلْبِهِ ، فَاطْمَأَنَّ قَلْبًا وَعَمَدَ إِلَى جُرَّةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ بِنَصْحِ بِمَامِهَا
 وَجْهَهُ وَيَدَيْكَ بِرَاحَةِ يَدَيْهِ صَلْبَةً وَصَدَعَتْهُ حَتَّى اسْتَفَاقَ بَعْدَ قَلِيلٍ ،
 فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَرَأَى الْحَارِسَ جَالِسًا بِجَانِبِهِ وَرَأَى الْكِتَابَ لَا يَرَاهُ

إِسْمَاتُ چھانت ۲ کلہاڑی ۳ پان چھٹکنا ۴ ماں مہونا

تو پھر تخریر ان کو دے دینا پھر وہ خادمہ سمیت گاڑی میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔
 ارمان - بولا کوئی پتہ نہیں کہاں گئے۔ چوکیدار بولا میرا خیال ہے کہ اس نے گاڑی بان
 کو کہا تھا کہ جان فلپ کی طرف چلو یہ بات سن کر ارمان مجسمہ کی طرح جامد و ساکت ہو گیا۔
 اسپر موت کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے دل میں وہ چھٹی بجلی کی طرح گھوم گئی۔ جو
 اس نے باپ کی دلہنی پر اس کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ محافظ اس کو چھوڑ کر بالا خانے پر گیا
 اور چھٹی لے آیا۔ ارمان اس کو کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پکڑا اور کھولا۔ اور تیزی سے تحریر
 دیکھنے لگا۔ جو کچھ اس میں لکھا تھا وہ سمجھ گیا۔ اس کے جسم پر لہزہ طاری ہو گیا۔ وہ دو قدم
 دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے سے ٹیک لگا کر دوبارہ نظر دوڑانے لگا۔ اس کی تحریر یوں تھی۔
 اے ارمان! ہم دونوں کے درمیان یہ بالکل آخری بات ہے۔ اب دوبارہ
 کبھی تعلقات دوبارہ استوار کرنے کے لئے نہ سوچنا۔ اور اس کی وجہ بھی نہ پوچھنا۔ وجہ
 کچھ نہیں بس میں صرف اسی بات کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ والسلام۔
 کچھ دیر وہ چھٹی پر ہی نظر جمائے رہا مگر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا جیسے وہ باغ کا مجسمہ ہو
 چوکیدار پھر پہلے کی طرح کام میں لگ گیا۔ وہ مختلف عاشقانہ اترتے چڑھتے پڑھتا رہتا تھا۔
 اگرچہ ان کے مفہوم سے واقف نہ تھا۔ مالی اسی حالت میں ممکن تھا۔ کہ اس نے زمین پر
 وزنی چیز کرنے کی آواز سنی وہ کھاڑی پھینک کر ادھر دوڑا تو دیکھا ارمان خون میں لت
 پت دروازے کی چوٹ میں زمین پر پڑا ہے وہ سمجھا کہ مرگی کا دورہ پڑا ہے وہ گھبرا
 کر اس کے سینے سے کان لگانے لگا تو دل کی دھڑکن محسوس ہوئی۔ اسے کچھ تسلی ہوئی۔
 سامنے پڑے ہوئے گھرے سے پانی لے کر اس کے منہ پر پانی چھڑکنے لگا۔ اور اپنے
 ہاتھوں سے اس کے سینے اور کانوں کی نوکوں کو ملنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس کو آفاقہ ہوا۔
 آنکھیں کھولیں تو چوکیدار کو اپنے برابر بیٹھے ہوئے پایا۔ چھٹی ابھی اس کے ہاتھ میں تھی۔

فِي يَدِهِ ، فَدَارَ بِعَيْنَيْهِ حَوْلَ نَفْسِهِ فَمَرَّتْ بِخَاطِرِهِ فِي الْحَالِ ذِكْرِي
 مَصْرِعِهِ الْقَدِيمِ فِي هَذَا الْمَكَانِ عِنْتَهُ مِّنْذَ خَمْسَةِ عَشَرَ شَهْرًا يَوْمَ أَلْقَتْ
 مَرْغَرِيْتُ بِنَفْسِهَا عَلَيْهِ وَرَسَمَتْ عَلَى نَفْسِهِ أَوَّلَ قِبْلَةٍ مِّنْ قِبَلَاتِ
 الْحَبِّ ، فَهَاجَتْهُ تِلْكَ الذِّكْرِي وَصَاحَ : مَا أَبْعَدُ الْيَوْمُ مِنَ الْأَمْسِ ا
 وَأَنْشَأَ يَبْكِي بَكَاءَ الْوَلَدِ الَّذِي حَبِلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَدْيِ أُمِّهِ ، حَتَّى
 بَكَى الْحَارِيسُ لِبُكَائِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعْزِيهِ عَنْ مَصَابِيهِ ، وَبِهِوْنَهُ عَلَيْهِ
 حَتَّى هَدَأَ قَلْبًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَدْعِيَ لَهُ عَرَبَةً فَفَعَلَ . فَقَامَ بِنَوَكَا
 عَلَى يَدِ الْحَارِيسِ حَتَّى بَلَغَهَا فَرَكِبَ ، وَقَالَ لِلسَّائِقِ : إِلَى فَنْدُقِ
 نَوْرِينَ ، فَسَارَتْ بِهِ الْعَرَبَةُ إِلَيْهِ : حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ إِلَّا
 مُنْعَطِفٌ وَاحِدٌ مَرَّتْ بِجَانِبِهِ عَرَبَةٌ فَخَمَتْ مَرُورَةَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ ،
 تَحْمِلُ رَجُلًا وَامْرَأَةً لَمْ يَتَّبِعْنِيهِمَا لِلنَّظَرَةِ الْأُولَى : ثُمَّ رَاجَعَ صُورَهُمَا
 فِي خِيَالِهِ فِإِذَا هُمَا : « جَانِ فَيْدِبُ وَمَرْغَرِيْتُ » ، وَكَانَتْ مَرْكَبَتُهُ
 قَدْ وَصَلَتْ بِهِ إِلَى الْفَنْدُقِ ، فَدَخَلَ عَلَى أَبِيهِ هَائِمًا مُخْتَبِلًا ، فَقَالَ :
 مَا دَهَاكَ يَا بُنَيَّ ؟ ! قَالَ : « قَدْ خَانَتْني يَا أَبَتَاهُ » . قَالَ : ذَلِكَ
 مَا أَنْذَرْتُكَ بِهِ مِنْ قَبْلِ يَا بُنَيَّ .

مِمَّا أَنْقَضَى النَّهَارَ ، وَجَاءَ اللَّيْلُ فَقَضَاهُ أُرْمَانُ سَاهِرًا فِي مَخْدَعِهِ
 بِرُاجِعٍ فَهَرَسَ حَيَاتِهِ مَعَ مَرْغَرِيْتُ صَفْحَةً صَفْحَةً ، وَكَسَتْ عَرَضُ
 فِي نَفْسِهِ جَمِيعَ أَطْوَارِهَا وَشَوْقَهَا فَلَمْ تَبْقَ حَرُوكَةٌ مِّنْ حَرَكَاتِهَا ،
 وَلَا كَلِمَةٌ مِّنْ كَلِمَاتِهَا ، وَلَا صُورَةٌ مِّنْ صُورِ أَعْمَلِهَا ، كَانَ يَرَاهَا
 بِالْأَمْسِ حَسَنَةً مِّنْ حَسَنَاتِ الْإِخْلَاصِ وَالْوَقَاءِ ، إِلَّا رَأَاهَا الْيَوْمَ
 سَيِّئَةً مِّنْ سَيِّئَاتِ الْخُدَيْعَةِ وَالْمَكْرِ ، حَتَّى وَصَلَ فِي مَرَاجِعَتِهِ إِلَى
 الْأَمْسِ وَالْيَوْمِ الَّذِي قَبْلَهُ .

فَذَكَرَ عَدَمَ انْتِظَارِهَا إِيَّاهُ فِي شَرْفَةِ الْبَيْتِ كَعَادَتِهَا يَوْمَ عَادَ إِلَيْهَا
 مِنْ مَقَابِلَتِهِ أَبِيهِ ، وَشِدَّةَ احْتِمَاطِهَا بِكِتَابِ الْمُرَكِّبِ فِي يَدَيْهَا عِنْدَمَا

اس نے چاروں سمت نگاہیں اٹھائیں اس کے دھیمی پہلے کی یاد واپس آئی کہ اس سے پہلے پندرہ ماہ اسی جگہ دھڑا سے گر پڑا تھا۔ جس دن مارگریٹ اسپرگر پڑھی تھی اور اس کے دانتوں کو چوم رہی تھی۔ اس یاد سے وہ پریشان ہو گیا۔ اور چیخا۔ ارے آج کا دن کل سے کس قدر دور ہے وہ اس طرح ہچکیاں لے کر رونے لگا جیسے طفل نادان ماں کا پستان چھوٹنے پر۔ حتیٰ کہ محافظ بھی اس کو دیکھ کر چپ نہ رہ سکا اور رونے لگا اور اسے تسلی دینے لگا۔ جب اسے کچھ اطمینان ہوا۔ تو کہا گاڑی لے آوے آیا تو ارمان نے چوکیدار کے سہارے گاڑی تک پہنچنے کی کوشش کی اور سوار ہو گیا اور ڈرائیور سے تو رین ہوٹل چلنے کو کہا۔ یہ وہاں روانہ ہو گئے۔ منزل مقصود پر پہنچنے میں صرف ایک موٹر حاصل تھا۔ کہ ایک شاندار گاڑی بھلی کی مانند گزر گئی۔ جس میں ایک مرد اور عورت سوار تھے۔ پہلی نظر میں وہ نہ پہچان سکا پھر خیال کو دہرایا وہ سمجھ گیا کہ مارگریٹ اور جان فلپ گاڑی میں تھے۔ اب گاڑی ہوٹل کے برابر پہنچ چکی تھی۔ باپ کے سامنے پریشان اور سر جھکائے ہو پہنچا۔ تو وہ بولا بیٹا کیا ہوا؟ بولا ابا جان وہ خان نکلی۔ باپ نے جواب دیا۔ بیٹے میں نے تو پہلے ہی تجھے کہا تھا۔ پھر رات آگئی اور دن ختم غائب ہو گیا سارمان اپنی کوٹھڑی میں بیدار ہی رہا۔ اور وہ مارگریٹ کے ساتھ ایک ایک طرہ گزرا ہوا یاد کرتا رہا اور اپنے دل میں اس کے تمام حرکات و سکنات پر غور کرتا رہا۔ تو اسکی ہر حرکت ہر فعل۔ ہر قول جنہیں وہ اخلاص و وفا سے بھر پور تصور کرتا تھا سرسردھو کہ بازی اور مسکارتی معلوم ہونے لگی۔ حتیٰ کہ کل شام اور اس کے پہلنے کے دن تک پہنچ گیا۔ اسے یاد آ گیا وہ حسب معمول اس کے انتظار میں بالکنی پر نہیں تھی۔ جس دن وہ باپ سے اجازت لے کر واپس آیا تھا۔ وہ بڑھی سختی سے فلپ کی چٹھی دباٹے ہوئے تھی۔

دَخَلَ عَلَيْهَا فُرْقَتَهَا وَصَنَّتْهَا بِهِ صَنًّا شَدِيدًا ، وَلَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ
 مِنْ قَبْلِ ، وَإِعْرَاضَهَا عَنِ التَّبَسُّطِ مَعَهُ فِي الْحَدِيثِ بَعْدَ مَا قَسَّ عَلَيْهَا
 قِصَّتَهُ مَعَ أَبِيهِ ، وَزَعَمَهَا أَنَّهَا مَرِيضَةٌ خَائِرَةٌ لَا تَسْتَطِيعُ الْبَقَاءَ مَعَهُ .
 وَالْحَاحِهَا عَلَيْهِ فِي صَبَاحِ الْيَوْمِ الثَّانِي إِلْحَاحًا شَدِيدًا فِي الْعَوْدَةِ إِلَى
 مَقَابِلَةِ أَبِيهِ وَاسْتِعْطَافَهُ ، وَقَوْلَهَا إِنَّهَا لَا تَكُونُ رَاضِيَةً عَنْ نَفْسِهَا
 وَلَا هَانَتْ بِعَيْشِهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ أَبُوهُ رَاضِيًا عَنْهُ ، فَاسْتَنْجَحَ مِنْ هَذَا
 كَلِمَةً : أَنَّهَا مَدَّ شَعْرَتُ بَهْرَاجٍ بِيَدِهِ مِنَ الْمَالِ وَأَنَّ أَبَاهُ إِذَا أَنْ يَحْوُلَ
 يَتَنَّهُ وَيَتَنُّهَا وَإِنَّمَا أَنْ يُغَيَّرَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ تَغْيِيرًا ، مَلَنَهُ وَاجْتَوَنَهُ ، وَفَكَّرَتْ
 فِي سَبِيلِ الْخَلَّاصِ مِنْهُ ، وَلَمْ تَزَلْ تَنْتَظِرُ مَا يَأْتِيهَا بِهِ الْقَدَرُ حَتَّى آتَاهَا
 بَكِتَابِ الْمَرْكَبِ فَكَانَ هُوَ طَرِيقُ خَلَّاصِهَا .

وَلَمْ يَزَلْ هَلُمًّا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَهَيِّمَ فِي تَصَوُّرَاتِهِ وَأَوْهَامِهِ حَتَّى
 غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَهَجَعَ قَلِيلًا : ثُمَّ اسْتَبَقَطَ فِي الصَّبَاحِ فَدَخَلَ عَلَى أَبِيهِ فِي
 مَخْدِعِهِ وَقَالَ لَهُ : لِي عِنْدَكَ أُمِّيَّةٌ يَا أَبَتَاهُ لَا أَرِيدُ غَيْرَهَا وَأَرِيدُ أَنْ
 أَتَبَاعَهَا مِنْكَ بِمَخْضُوعِي لَكَ وَتَزُورُنِي عَلَى حُكْمِكَ أَبَدَ الدَّهْرِ فِيمَا
 سَرَرَنِي أَوْ سَاءَنِي : فَهَلْ لَكَ أَنْ تَبْلُغَنِيهَا ؟ قَالَ : وَمَا رَهِي ؟ قَالَ :
 أَرِيدُ أَنْ تُعْطِيَنِي السَّاعَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ فَرَنْكٍ : قَالَ : وَمَا
 تَزِيدُ مِنْهَا ؟ قَالَ : أَحِبُّ أَنْ أَسْتَأْثِرَ بِهَذَا السِّرِّ لِنَفْسِي مِنْ دُونِ
 النَّاسِ جَمِيعًا حَتَّى مِنْ دُونِكَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُوهُ نَظْرَةً الْمَلِيمِ بِمَا دَارَ
 فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُعَاوِذْهُ ، وَأَعْطَاهُ صَكُّوكَا بِالْمَالِ الَّذِي أَرَادَ . فَأَخَذَهَا
 وَأَرْسَلَهَا إِلَى مَرْغَرِيْتِ وَأَرْسَلَ مَعَهَا كِتَابًا طَوِيلًا خَتَمَهُ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ
 هَ أَمَّا وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّي كُنْتُ أُعِيشُ مَعَ إِمْرَأَةٍ عَاهِرٍ سَاقِطَةٍ لَا
 عَهْدَ لَهَا وَلَا ذِمَامَ ، فَهِيَ هِيَ ذِي أَجْرَةٍ لِيَابَتِكَ الْمَاضِيَةِ مُرْسَلَةٌ إِلَيْكَ .

ثُمَّ خَرَجَ لِيَعِدَّ نَفْسَهُ لِلسَّفَرِ ، فَقَضَى الْيَوْمَ كُلَّهُ خَارِجَ الْفَنْدِقِ
 ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ دُبُرَ النَّهَارِ فَوَجَدَ فِيهِ كِتَابًا بِاسْمِهِ فَقَضَى خَتَامَهُ فَإِذَا

رَقِيلٌ مَعَاشِرِيٌّ

حالات اس سے قبل اس نے ایسا کبھی نہ کیا تھا اور جب اس نے اپنے باپ سے ہونے والی بات چیت شروع کی تو اس نے اس کو بھی توجہ سے نہ اور کھل کر بات نہ کی۔ وہ بہانہ کر رہی تھی کہ میں بیمار ہوں تیرے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔ پھر دو کسے دن اس نے اصرار کیا کہ وہ باپ کے پاس جائے اور مہربانی کی استدعا کرے وہ کہتی تھی نہ اپنے آپ سے خوش ہو سکتی ہے نہ اپنی زندگی سے اگر باپ راضی نہ ہوا۔ ان تمام مذکورہ باتوں سے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جب اسے میرے تہی دست ہونے کا احساس ہوا۔ باپ کے درمیان حائل ہونے یا پیسہ نہ ملنے کا خوف ہوا تو مول ہو گئی۔ اور نفرت کرنے لگی اور راہ فرار ڈھونڈنے لگی۔ وہ خدا کے فیصلے کی منتظر رہی یہاں تک کہ اس کے پاس پرانے محبوب فلپ کی چٹھی آگئی اور یہی اسکی فرار کی راہ تھی۔ ارمان اسی طرح مختلف خیالات میں کھویا رہا۔ حتیٰ کہ اسکو نیند آگئی۔ پھر دن چڑھے جاگا تو باپ کے کمرے میں گیا۔ اور اس سے کہا۔ ایک تمنا ہے اس کے سوا کچھ نہیں طلب کرتا۔ پھر ہمیشہ آپکا فرمانبردار و تابع رہوں گا۔ چاہے آپ کی بات مجھے اچھی لگے یا نہ لگے تو کیا آپ اس کو پورا کریں گے۔ باپ نے لا وہ کیا۔ وہ بولا۔ میں صرف پندرہ ہزار فرینک کا خواہش مند ہوں آپ ابھی مجھے یہ دے دیں۔ باپ نے پوچھا کیا کرو گے باپ سے کہنے لگا۔ یہ راز میرا پوشیدہ رہے کسی پر نہ کھلے حتیٰ کہ آپ سے بھی باپ نے اسکو ایسی نگاہ سے دیکھا جیسے اس کے راز کو پا گیا ہو۔ اور پھر اسکو کچھ بھی نہ کہا اور مطلوبہ رقم کا چیک اسکو دے دیا۔ یہ روپیہ اس نے مارگریٹ کو منی آرڈر کر دیا۔ اور ساتھ ایک لمبی چٹھی لکھی۔ اختتام ان الفاظ پر تھا۔ اب چونکہ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں گری ہوئی بازاری عورت کیسا تھ زندگی گزارتا رہا ہوں جسے عہد و پیمان کا کچھ خیال نہ تھا۔ لہذا گری ہوئی راتوں کی اجرت اور معاوضہ بھیج رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ سفر کی تیاریاں کرتا رہا اور سا رادن ہوٹل سے باہر رہا۔ پھر دن کے آخری حصہ میں واپس لوٹا تو اپنے نام کا ایک خط پایا۔ کھولا۔

الأوراق التي أرسلها إلى مرغريت عائدة إليه كما هي وليس معها
كلمة واحدة، فحاول أن يعيدها إليها مرة أخرى، فمنعه أبوه
من ذلك وقال له: قد وعدتني ألا تخالفني في أمر فلا بد لك من
الإذعان... فأذعن ثم سافرا معا تلك الليلة إلى نيس.

وكذلك قضى الله أن يفرق ذلك الصديقان الوفيان والعاشقان
المخلصان، فعاد الفتي إلى أحضان أبيه، وعادت الفتاة إلى حياتها
الأولى التي كانت تباها الإباء كله، ونحافها الخوف الشديد،
وفي نفس كل منهما من الوجد بصاحبه والحسرة عليه ما لا يلبو
الأيام، ولا تنقص منه السنون والأعوام.

...

الأشقياء في الدنيا كثير، وأعظمهم شقاء ذلك الحزين الصابر
الذي قضت عليه ضرورة من ضروريات الحياة أن يهبط بالأمه
وأخزانه إلى قرارة نفسه فيودعها هناك، ثم يغلق دونه باباً من
الصمت والكتمان، ثم يصعد إلى الناس بأش الوجه باسم الثغر
متطلقاً مهللاً، كأنه لا يحمل بين جنبيه هما: ولا كمداً!

ذلك كان شأن «مرغريت» بعد عودتها إلى حياتها الأولى،
فقد أصبحت تعيش مع الناس بصورة غير الصورة التي تعيش بها
مع نفسها، أما حياتها مع الناس فحياة ضاحكة لأعبه مريحة وناهية،
تضيء المجامع والمحافل، وتملأ الأنظار والأسماع، فإذا ضمتها
مخدعها وخلأ لها وجه الليل مرت أمام عينيها صورة تلك الساعات
السعيدة التي قضتها بجانب أرمان. ثم ذكرت أنها قد أفلتت من
يدها إفلات الطائر من يد صائده، وصارت بعيدة عنها بعد الشمس
عن يد متناولها، وأنها قد أصبحت تعيش بين أقوام لا تعرفهم،

تو دیکھا کہ جلتے چیک مارگریٹ کو روانہ کئے تھے سب کے سب اسی طرح واپس آگئے ہیں۔ ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ اس نے دوبارہ بھیجنے کا ارادہ کیا مگر باپ نے روک دیا اور کہا تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو میرے کسی حکم کے خلاف نہیں چلے گا۔ لہذا اب ماننے سے انکار نہیں ہونا چاہیے۔ ارمان نے تسلیم کر لیا اور وہ انیس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کو اسی طرح منظور تھا یہ دونوں دوست وفادار و مخلص عاشق ایک دوسرے سے جدا ہوں گے۔ لہذا نوجوان باپ کی آغوش کی طرف اور وہ اس زندگی کی طرف جسکو وہ بے حد ناپسند کرتی تھی جس سے زیادہ ڈرتی تھی۔ لوٹ آئی۔ مگر دونوں کے دلوں میں اپنے ساتھی کا غم اور ایسی حسرت تھی جسکو زمانہ پرانا اور سال و ماہ کم نہیں کر سکتے۔ دنیا میں بد نصیب زیادہ ہیں مگر سب بڑا بد بخت وہ ہے جو صابر و غمگین جسے ضروریات زندگی نے اس بات پر مجبور کر دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب و آلام کو لبیکہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ اور وہاں انہیں بطور ودیعت رکھ دے پھر خاموشی اور پردہ پوشی کا دروازہ بند کرے بعد ازاں لوگوں کی طرف بڑھے خوش ہوتا ہوا مسکراتا ہوا ہشاش بشاش جیسے اسکے دل میں کوئی غم و ملول نہ ہو۔ سابقہ زندگی کی طرف لوٹنے پر اس لڑکی کا بھی یہی حال تھا کہ وہ لوگوں سے اس حالت و صورت پر زندگی گزارنے پر مجبور تھی جو اس صورت سے بالکل مختلف تھی۔ جس پر اپنے ساتھ زندگی گزارنی تھی۔ اسکی زندگی لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی کھیلنی چھپکتی اور پُر انداز سرور تھی۔ وہ محفلوں اور مجلسوں کو رونق بخشی اور آنکھ و کان کو سرور سے بھر دیتی۔ مگر جب وہ اپنے کمرے میں علیحدہ ہوتی اور رات چھا جاتی اور آنکھوں کے سامنے گزے ہوئے محبت میں گزریے لمحات کی یاد آجاتی جو اس نے ارمان کے ساتھ گزارے تھے۔ پھر ان کو یاد کرتی کہ وہ اس کے ہاتھوں سے اس طرح چھوٹ گئی۔ جس طرح شکاری کے ہاتھ سے پرندہ نکل کر اڑ جاتا ہے۔ اب وہ ایسے لوگوں میں رہ رہی ہے اور زندگی گزار رہی ہے جو اس کے لئے اجنبی نہیں اور اور اس سے اتنی دُور ہو گئی جیسے سورج پکڑنے والے ہاتھوں سے

وَلَا تُجِدُ فِي نَفْسِهَا لَذَّةَ الْأَنْسِ بِهِمْ ، ثُمَّ لَا تُجِدُ لَهَا بُدْءًا مِنْ مَمَازِيهِمْ
وَالْتَحَبَّ إِلَيْهِمْ وَالتَّجَمَّلُ لَهُمْ بِمَا يَرِيدُونَ وَيَسْتَهْوُونَ ، فَتَقْبَلُ الْأَفْوَاهُ
الَّتِي لَا تَسْتَهِيهَا وَتَعْتَنُقُ الْقَامَاتِ الَّتِي لَا تُطْبِقُ رُؤْيَتَهَا ، وَتَشْرِبُ
مَعَ كُلِّ شَارِبٍ ، وَالشَّرَابُ يُحْرِقُ أَحْشَاءَهَا ، وَتُرَقِّصُ مَعَ كُلِّ رَاقِصٍ ،
وَالرَّقِصُ يَمْزِقُ أَوْصَالَهَا وَتَضْحَكُ ضَحَكَاتِ السَّرُورِ مِنْ قَلْبِ
بَاكِ ، وَتَسْتَبِدُّ أَنْاسِيدَ الْهَنَاءِ مِنْ فُؤَادِ مُحَرِّقٍ ، فَكَأَنَّهَا فِي يَدِ النَّاسِ
وَالْعُودُ فِي يَدِ الْمَعْنِيِّ يَقْطَعُ أَوْتَارَهُ ضَرْبًا لِيَطْرُبَ لِغَمَاتِهِ أَوْ الزَّهْرَةُ
فِي يَدِ الْمُقْتَطِفِ يَعْصِرُ أَوْرَاقَهَا عَصْرًا لِيَنْعَمَ بِسَدَاهَا ، فَتَهَيَّجُهَا
ذِكْرِي ذَلِكَ الْمَاضِي السَّعِيدِ ، وَهَذَا الْحَاضِرُ الشَّقِي ، فَتَطْلُقُ السَّبِيلَ
لِزَفْرَاتِهَا وَعَبْرَاتِهَا يَصْعَدُ مِنْهَا مَا يَصْعَدُ ، وَيَنْحَلِرُ مَا يَنْحَلِرُ ،
حَتَّى تَشْفِي نَفْسَهَا ، فَتَقُومُ إِلَى خَزَائِنِ مَلَاسِيهَا فَتَسْتَخْرِجُ مِنْهَا
صُورَةَ تَضَعُهَا بَيْنَ سَحْرِهَا وَتَحْرِهَا ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى مَضْجِعِهَا فَتَجِدُ
بَرْدَ الرَّاحَةِ فِي صَدْرِهَا لِأَنَّهَا صُورَةُ أَرْمَانٍ -

وَلَمْ تَزَلْ تُكَابِدُ مِنَ الشَّقَاءِ فِي تِلْكَ الْحَيَاةِ السَّاقِطَةِ وَالْأَمَهَا بِمَا لَا
طَاقَةَ لِيَلْبِثَهَا بِاحْتِمَالٍ مِثْلِهِ ، حَتَّى اسْتَبَقْتُ فِي صَدْرِهَا دَاوِمًا الْقَدِيمَ
بَعْدَ مَا نَامَ عَنْهَا جِينًا مِنَ الدَّهْرِ ، فَهَزَلَ جِسْمُهَا وَشَحَبَ لَوْنُهَا
وَوَغَاضَ مَاءُ ابْتِسَامَاتِهَا وَأَنْطَفَأَ شِعَاعُ نَظَرَاتِهَا ، وَشَغَلَهَا شَأْنُ نَفْسِهَا
عَنْ شَأْنِ الْمُرَكِّبِ ، فَلَمْ يَلَيْثُ أَنْ مَلَّهَا وَفَارَقَهَا ، وَاسْتَبَدَلَ بِهَا أُخْرَى
غَيْرَهَا ، ثُمَّ اخْتَلَفَ عَلَيْهَا مِنْ بَعْدِهِ الْأَخِلَاءُ الرَّفَقَاءُ فَكَانَ شَأْنُهُمْ
مَعَهَا شَأْنَهُ ، لَا يَلَيْثُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَعْرِفَهَا حَتَّى يَهْجُرَهَا فَكَسَدَتْ
سَلْعَتُهَا فِي سُوقِ الْجُمَالِ ، وَطَمَعَ فِيهَا مَنْ لَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ قَبْلَ الْيَوْمِ
فِي لَيْمٍ مَوَاطِئِ أَقْدَامِهَا ، وَخَلَّتْ مِنْهَا الْمَجَامِعُ وَالْمُحَافِلُ ، ثُمَّ خَلَّتْ
مِنْ ذِكْرِهَا وَحَدِيثِهَا ، وَأَعْوَزَهَا الْمَالُ إِعْوَازًا شَدِيدًا فَمَدَّتْ يَدَهَا
إِلَى مَا كَانَ بَاقِيًا عِنْدَهَا مِنْ جَوَاهِرِهَا وَلِأَنَّهَا فَبَاعَتْهُ فَلَمْ يَفِ بِدِينِهَا ،
فَطَلَبَتْ الْمَعُونَةَ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ أَصْدِقَائِهَا الْمَاضِينَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا قَلِيلٌ

إِطْرَافًا بِدَحَالِ

اور جن لوگوں کے ساتھ انسیت کی لذت نہیں محسوس کرتی۔ وہ ایسے چہروں کو بوسہ دینے پر مجبور ہے۔ ان سے محبت کرنے پر مجبور ہے۔ جن کو دیکھ نہیں سکتی ہر پینے والے کیساتھ پینتی ہے۔ جبکہ شراب اسکے سینے کو جلا دیتی ہے۔ ہر ناچنے والے کیساتھ ناچتی ہے۔ جب ناچ اس کے جوڑوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ دل کے روتے ہوئے خوشی کی ہنسی سنہتی ہے۔ اور جملے ہوئے دل سے گیت گاتی ہے تو گویا وہ لوگوں کے ہاتھوں پر تار کی مانند ہے۔ جس کے تاروں کو معنی حرکت دیتا ہے۔ تاکہ اس کے نغموں سے خوش ہو یا ٹوٹنے والے کے ہاتھ میں ایک پھول ہے۔ یا اسکی پتیوں کو خوشبو سے مستفیہ ہونے کے لئے مسل رہا ہے۔ اسے ماضی کی سعادت بھری یاد اور شقاوت بھرے موجودہ حال کی یاد غمزہ کر دیتی۔ لہذا وہ اپنے آنسوؤں اور آنسوؤں کے لئے چھوڑ دیتی کہ ابیں چڑھتیں اور آنسو اترتے۔ حتیٰ کہ اس کا شب شفا پا جاتا۔ وہ اپنے کپڑوں کی الماری کی طرف جاتی اور ایک یادگار تصویر نکال کر سینے پر رکھ لیتی تھی۔ پھر چارپائی پر چلی جاتی اور اپنے سینے میں سکون و چین کی میٹھی ٹھنڈک محسوس کرتی۔ کیونکہ وہ تصویر ارمان کی تھی۔ مارگرٹ اس اجڑی زندگی میں بد نصیبی کے اس قدر دکھ برداشت کرتی جو اسکی توت برداشت سے باہر تھے حتیٰ کہ اس کے اندر وہ پرانی بیماری از سر نو بیدار ہو گئی جبکہ وہ ایک رخصت تک پڑی سوئی رہی تھی۔ لہذا اس کا جسم دبلا رنگ تبدیل ہو گیا۔ مسکراہٹوں کی رونق ختم اور نگاہوں کی چمک جاتی رہی اور وہ فلپ کے غافل رہنے لگی۔ لہذا کچھ دن گزے کہ اس سے بد دل ہو گیا اور اس سے منہ موڑ کر چلا گیا۔ اور دوسری عورت میں دلچسپی لینے لگا۔ اس کے بعد فلپ کے باقی دوست آگئے۔ ان کا سلوک بھی فلپ جیسا رہا۔ جو پہچان لیتا چھوڑ کر چلا جاتا۔ لہذا اسکی پونجی بازار حسن میں بے قیمت رہی۔ کل تک جو شخص اس کے قدموں کی خاک نہ پاسکتا تھا۔ وہ اس کے باسے سلجانی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسکی محفل میں اجڑ گئیں تب اسکو مال کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنے ذخائر جو ہر ہٹ و موٹیوں کی طرف دست دراز کیا۔ انہیں فروخت کیا مگر پھر بھی ادا نہ ہو سکا۔ اپنے پرانے ملنے والوں سے معاوضت کی درخواست کی۔ تو کم نے بہت تھوڑی سی مدد کی۔

مِنْهُمْ الصَّالِحِينَ مِنْهَا ، فَلَمْ يَعْزُ عَنْهَا شَيْئاً ، وَاخْتَلَفَتْ إِلَيْهَا جَرَائِدُ
 الْحِسَابِ يَطْلُبُ أَصْحَابُهَا سُدَادَ مَا فِيهَا ، فِدَاعَتَهُمْ عَنْهَا حِينًا مِمَّا
 عَجَزَتْ ، فَحَجَزُوا عَلَى جَمِيعِ مُقْتِنِيهَا وَذَخَائِرِهَا ، وَأَثَابَ بَيْنَهَا
 وَرِيَّاشِهِ . وَلَوْ مَوْأ فِي مَقَاضِيهَا لَوْ مَا ضَاعَفَ حَزْنُهَا وَمَرَضُهَا ،
 وَقَضَى عَلَى بَقِيَّةِ مَا كَانَتْ تُضْمِرُهُ فِي نَفْسِهَا مِنَ الْأَمَلِ فِي الْحَيَاةِ
 وَالسَّعَادَةِ فِيهَا ، فَانْسَبَتِ الْعَالَمَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ وَالْحَيَاةَ سَعَادَتِهَا وَشَدَاءَهَا ،
 وَأَصْبَحَتْ لَا تُفَكِّرُ إِلَّا فِي أَمْرٍ وَاحِدٍ تَقُومُ وَتَقَعُدُ بِهِ لَيْلَهَا وَنَهَارَهَا ،
 وَهُوَ أَنْ تَرَى أَرْمَانَ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ مَوْتِهَا ، ثُمَّ تَذْهَبُ إِلَى رَبِّهَا .

وَلَمْ تَكُنْ قَدْ كَتَبْتَ إِلَيْهِ قَبْلَ الْيَوْمِ كَلِمَةً وَاحِدَةً مُذْ فَارَقْتَهَا
 كَتَبَ إِلَيْهَا ، فَهَيَّضَتْ تَتَحَامَلُ عَلَى نَفْسِهَا حَتَّى وَصَلَتْ إِلَى مَبْضَعِهَا
 فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ هَذَا الْكِتَابَ :

يَا تَعَالَى إِلَهِي يَا أَرْمَانَ رَاضِيًا كُنْتَ أَوْ غَاضِبًا ، فَإِنِّي مَرِيضَةٌ
 مُشْرِفَةٌ وَأَحْبَبْتُ أَنْ أَرَكَ قَبْلَ مَوْتِي ، لِأُقْضِيَ لَكَ بِسِرِّ الذَّنْبِ الَّذِي
 أَذْنَبْتُهُ إِلَيْكَ فِيمَا مَضَى ، وَالَّذِي لَا تَرَالُ وَاجِدًا عَلَيَّ بِسَبَبِهِ حَتَّى
 الْيَوْمِ ، فَلَعَلَّكَ تَعْفُو عَنِّي فِي سَاعَتِي الْأَخِيرَةِ فَيَكُونُ عَفْوُكَ وَرِضَاكَ
 هُوَ كُلُّ مَا أَتَزَوَّدُهُ مِنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ لِقَبْرِي . وَاذْكُرْ يَا أَرْمَانَ أَنْ
 أَوَّلَ عَاطِفَةٍ جَمَعَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْفَتْ بَيْنَ قَلْبِي وَقَلْبِكَ ، كَانَتْ
 عَاطِفَةُ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ ، فَهَا هِيَ الْفَتَاةُ الْمَرِيضَةُ الْمَسْكِينَةُ الَّتِي رَحِمْتَهَا
 بِالْأَمْسِ وَعَاطِفَتْ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ نُجَبَّهَا تَدْعُوكَ الْيَوْمَ أَنْ تَرْحَمَهَا
 وَتَعْطِفَ عَلَيْهَا . وَإِنْ تَكُنْ قَدْ سَلَوْتَهَا . أَمَا كِتَابُكَ الَّذِي كَتَبْتَهُ إِلَيَّ
 قَبْلَ سَفَرِكَ فَقَدْ اغْتَفَرْتُ لَكَ كُلَّ مَا فِيهِ حَتَّى قَوْلِكَ إِنِّي كُنْتُ كَاذِبَةٌ
 فِي حُبِّكَ ، طَامِعَةٌ فِي مَالِكَ ، لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي تَكْذِبُ النَّاسَ
 فِي حُبِّهَا طَوَّلَ حَيَاتِهَا لَا يُمَكِّنُ أَنْ تَجِدَ مَنْ يُصَدِّقُهَا إِذَا صَدَقَتْ فِيهِ .
 وَعَدَلُ مَنْ اللَّهُ كُلُّ مَا صَنَعُ .

لہذا اسکی پریشانی ختم نہ ہوئی۔ قرض خواہوں کی چھبیاں اس کے بعد اس کے پاس آئی
 شروع ہو گئیں۔ وہ ایک عرصہ تک مدافعت کرتی رہی پھر تھک گئی۔ تو انہوں نے اس
 کے ذخائر گھر کا سامان استعمال میں آنے والا سامان قرق کر لیا۔ اور بڑے طریقے سے
 مطالبے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے اس کے مرض میں بہت اضافہ ہو گیا۔ اب وہ
 زندگی اور زندگی کے بارے میں جو امید سمیٹ رکھتی تھی وہ بھی ختم ہو گئی وہ دنیا کی بھلائی اور
 برائی کو بھول گئی۔ اور زمانہ کی تلخی اور نرمی کو فراموش کر بیٹھی اور ہر چیز کا فکر کرنا ختم کر دیا۔
 اسے صرف رات دن ایک ہی فکر تھا کہ بننے سے پہلے ایک بار ارمان کا دیدار کرے۔
 پھر اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔ ارمان جب اسکو چھوڑ کر گیا تھا۔ اسکی طرف ایک لفظ
 تک نہیں لکھا تھا۔ اور نہ کوئی خط وغیرہ بھیجا تھا۔ ایک دن وہ اٹھ کر آہستہ آہستہ
 سرکتے ہوئے میز تک پہنچ گئی۔ اور مندرجہ ذیل خط لکھا۔ ارمان مجھ سے آکر مل جاؤ۔ خواہ
 ناخوش ہو یا خوش۔ کیونکہ میں بیمار ہوں اور قبر میں پاؤں لٹکا کے بیٹھی ہوں۔ اس دنیا سے
 رخصت ہونے سے پہلے آپکو دیکھنا چاہتی ہوں۔ تاکہ جو گناہ آپ کے ساتھ کیا ہے اور اسکی وجہ
 بتا دوں جبکہ بدلے آپ ناراض میں شاید آپکو آخری وقت مجھ پر رحم آجائے اور مجھے
 معاف کر دیں۔ اور آپکا درگزر اور خوشنودی میرا زادِ آخرت بن جائے۔ ارمان یاد کرو
 جس نے سب سے ہم دونوں کو بچا کیا۔ اور ہم دونوں کے دل میں جذبہ محبت پیدا کر کے
 شفقت و رحمت سے نوازا۔ تو وہ کبھی یہی ہے نوجوان مسکینہ مرلیضہ جسپر کل آپ نے رحم کیا تھا۔
 اور اس پر شفقت و مہربانی کا سایہ کیا تھا۔ حالانکہ وہ ابھی تک آپ سے محبت نہ کرتی تھی۔
 وہ لڑکی آج تیرے دیدار کی خواہش مند تیری آمد کی منتظر ہے۔ اسپر رحم کرو اگرچہ اسکو تم نے
 بھلا دیا ہے۔ آپ نے روانہ ہونے سے پہلے جو کچھ مجھے لکھا تھا۔ میں نے اسکو معاف کیا۔
 اور یہ بات بھی کہ میری آپ سے محبت سچی نہ تھی اور اپنے مال کے لالچ میں آپ سے
 کرتی تھی۔ کیونکہ یہ بات مجھے معلوم ہے کہ موٹر کی ساری عمر لوگوں کو جھوٹی محبت دیتی
 رہی ہو۔ ممکن نہیں کہ وہ اگر کسی کو خالص محبت دے تو وہ اسکی تصدیق کر سکے۔
 لیکن جو کرتا ہے۔ وہ خلاف انصاف ہرگز نہیں ہوتا۔

ثُمَّ لَبِثْتُ تَنْتَظِرُ حُضُورَهُ أَيَّامًا طَوَالًا فَلَمْ يَأْتِ ، فَأَخْرَجْنَا ذَلِكَ
 حُزْنَ شَدِيدًا ، وَسَاءَ ظَنُّهَا بِهِ ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِهَا أَنَّهُ قَدْ سَلَاهَا
 وَأَطْرَحَهَا ، وَأَصْبَحَ لَا يَعْجَبُ بِهَا ، وَلَا يُبَالِي بِحَيَاتِهَا أَوْ مَوْتِهَا ، وَسَعَادَتِهَا
 أَوْ شَقَاتِهَا ، وَكَانَتْ مَحْطَةً فِيمَا ظَنَّتْ ، فَإِنْ أَرْمَانَ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى الْكِتَابِ
 الَّذِي أَرْسَلْتَهُ إِلَيْهِ مُذْ فَارَقَهَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي وَسَافَرَ إِلَى رِيَسٍ وَلَمْ
 يَسْتَطِعْ الْبَقَاءَ فِيهَا إِلَّا أَيَّامًا قَلِيلًا ثُمَّ مَلَكَهُ الضَّجْرُ وَأَحَاطَتْ بِهِ
 الْوَحْشَةُ ، وَضَاقَتْ فِي وَجْهِهِ مَذَاهِبُ السَّلْوَى فَاسْتَأْذَنَ مِنْ أَبِيهِ
 أَنْ يُسَافَرَ إِلَى بَعْضِ بِلَادِ الْمَشْرِقِ تَرْوِيحًا عَنْ نَفْسِهِ وَتَقْرِيحًا مِنْ كَرْبَتِهِ ،
 فَأِذْنًا لَهُ فَسَافَرَ إِلَى الْإِسْكَانْدَرِيَّةِ فَأَقَامَ بِهَا بِضْعَةَ أَشْهُرٍ كَاتِبَ
 أَبَاهُ فِيهَا قَلِيلًا ، ثُمَّ تَرَكَهَا وَأَخَذَ يَنْتَقِلُ فِي أَنْحَاءِ الْبِلَادِ لَمْ يَنْزِلْ بِلَدَّةٍ
 حَتَّى يَطِيرَ بِهِ الضَّجْرُ إِلَى غَيْرِهِ ، فَانْقَطَعَتْ رِسَالَتُهُ عَنْ أَبِيهِ ، فَأَصْبَحَ
 لَا يَعْلَمُ مَكَانَ وَجُودِهِ ، فَلَمَّا أُرْسِلَتْ مَرْغَرِيْتُ إِلَيْهِ كَتَبَهَا فِي رِيَسٍ
 قَرَأَهُ أَبُوهُ وَحَفِظَهُ عِنْدَهُ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُرْسِلَهُ إِلَيْهِ؟ وَمَرْغَرِيْتُ
 لَا تَعْلَمُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ ، فَحَزِنَتْ لِحَيْبَةِ أَمَلِهَا حُزْنَ شَدِيدًا ، وَدَبَّ
 الْيَأْسُ فِي قَلْبِهَا دَيْبُ الْمَوْتِ فِي الْحَيَاةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِهَا أَنَّهُ سَخَّرَ
 مِنْ الدُّنْيَا فَارِغَةً الْيَدِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى مِنْ هَذِهِ الْأَمْنِيَّةِ الَّتِي بَقِيَتْ
 فِي يَدَيْهَا مِنْ بَيْنِ جَمِيعِ آمَلِهَا الضَّائِعَةِ ، فَتَشَكَّرَ شَانَهَا ، وَاسْتَحَالَتْ
 بِحَالِهَا ، وَجَلَّتْ إِلَى ضَمَّتِ طَوِيلًا لَا تَقُولُ فِيهِ خَيْرًا وَلَا شَرًّا ،
 وَأَصْبَحَتْ تَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهَا وَإِلَى مَا مُحِيطٌ بِرَبِّهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ كَأَنَّهَا تَنْظُرُ
 إِلَى شَيْءٍ تَنْكَرُهُ وَلَا تَعْرِفُهُ ، فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا طَبِيبٌ وَهِيَ فِي أَشَدِّ
 حَالَاتِ أَلَمِهَا فَلَا تَشْكُو لَهُ أَلَمًا ، أَوْ سَمِعَتْ ضَوْضَاءَ الدَّائِنِينَ وَصَخْبَهُمْ
 فِي فَنَاءِ الْمَنْزِلِ فَلَا تَسْأَلُ مَاذَا يُرِيدُونَ ! وَكَانَتْ إِذَا شَعُرَتْ بِقَلِيلٍ
 مِنَ الرَّاحَةِ وَالسَّكُونِ رَجَبَتْ عَرَبَتَهَا إِلَى بُوَيْجِيَالٍ فَزَارَتْ الْبَيْتَ
 الَّذِي قَضَتْ فِيهِ أَيَّامَ سَعَادَتِهَا الدَّاهِيَةِ ، وَكَانَ لَا يَزَالُ بَاقِيًا عَلَى الصُّورَةِ
 الَّتِي تَرَكَتْهَا عَلَيْهَا يَوْمَ فَارَقَتْهُ وَمَرَّتْ بِغُرْفِهِ وَقَاعَاتِهِ ، وَجَلَسَتْ

إِيشور وخوا

مارگریٹ آخری دم تک اسکی انتظار کرتی رہی مگر وہ نہ آیا۔ اس کے نہ آنے سے اسکو
 صدمہ ہوا اور بدگمانی کرنے لگی وہ اسکو بھول چکا ہے اور اسکی پرواہ تک نہیں۔
 مگر یہ گمان غلط تھا۔ اس کا خط ارمان تک پہنچا ہی نہ تھا۔ کیونکہ وہ جب اس سے جدا ہوا۔
 اور انیس کا سفر کیا وہ تھوڑے ہی دن رہ سکا۔ پھر تنگ دل ہو گیا اور اسے اُجانہ سا
 خوف بے چین کرنے لگا۔ اور وحشت غالب ہو گئی۔ وہ اسکی نسبت دل سے نکال تو نہ
 سکا مگر باپ سے سیر کے بہانے مشرق کی اجازت چاہی۔ باپ نے اجازت دے دی۔
 اور وہ سکندریہ چلا گیا۔ وہ وہاں کئی ماہ تک قیام پذیر رہا اور کچھ دنوں تک باپ سے
 خط و کتابت کرتا رہا۔ ایک شہر سے تنگ آجاتا تو دوسرے کا رخ کرتا۔ لہذا باپ سے
 سلسلہ تحریر ختم ہو گیا۔ کیونکہ اسکو معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے جب مارگریٹ نے اس کو
 انیس کی طرف کٹھی لکھی تو باپ نے اس کے پاس نہ بھیجی بلکہ اپنے ہی پاس رکھ لی۔ مارگریٹ
 کو اس بات کا بالکل پتہ نہ تھا۔ لہذا اسکو اس محرومی سے سخت صدمہ ہوا اور ناامیدی اس کے
 دل میں سرایت کر گئی۔ جیسے موت زندگی میں اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس دن سے ہر طرح
 محروم ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ اس آرزو سے بھی جو اس کی ضائع شدہ امیدوں میں بیج رہی
 تھی۔ لہذا اسکی حالت غیر ہو گئی اور خاموش رہنے لگی کیسی قسم کی بات نہ کرتی تھی۔ وہ
 اپنے آپ کو اور اردگرد کی چیزوں کو ایسے دیکھنے لگی جیسے پہلے انہیں نہیں دیکھا
 تھا۔ بسا اوقات ڈاکٹر آتا تو وہ تکلیف میں ہوتی مگر اس سے کوئی بات نہ کہتی۔
 قرض خواہوں کا شور سننے تو خاموشی رہتی اور نہ پوچھتی کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ جب اسے
 آفاقہ ہوتا تو ابو جیفال سواری پر روانہ ہو جاتی اور اس گھر کا دیدار کرتی جہاں اس
 نے خوشی کی گھڑیاں گزاری تھیں۔
 یہ پہلی ہی شکل میں موجود تھا۔ وہ اس کے کمروں اور حجروں میں گھومتی

فِي كُلِّ مَكَانٍ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيهِ مَعَ أَرْمَانَ ، وَأَشْرَفَتْ مِنْ كُلِّ نَافِذَةٍ
 كَانَ يُشْرِفُ مِنْهَا مَعَهَا ، وَقَبَلَتْ جَمِيعَ آثَارِهِ وَبَقَايَاهُ ، وَلِثَمَتِ
 الْكَأْسَ الَّتِي كَانَ يَشْرَبُ بِهَا ، وَالزَّهْرَةَ الَّتِي كَانَ يُحِبُّهَا ، وَالْقَلَمَ
 الَّذِي كَانَ يَكْتُبُ بِهِ ، وَالكِتَابَ الَّذِي كَانَ يَقْرَأُ فِيهِ ، فَإِذَا نَالَ مِنْهَا
 التَّعَبُ جَلَسَتْ عَلَى بَعْضِ الْمَقَاعِدِ لِتَأْخُذَ لِنَفْسِهَا رَاحَتَهَا . فَرُبَّمَا طَارَ
 بِهَا خَيَالُهَا إِلَى ذَلِكَ الْعَهْدِ الْقَدِيمِ ، فَتُمَثِّلُ لَهَا أَنَّ أَرْمَانَ جَالِسٌ تَحْتِ
 قَدَمَيْهَا يَسْرُدُ عَلَيْهَا حَادِثَةً مِنْ حَوَادِثِ طِفُولَتِهِ فِي نَيْسِرٍ أَوْ بَيْتِهَا
 مَا يُضْمِرُهُ لَهَا فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَجْدِ وَالْغَرَامِ ، فَتَبْتَسِمُ لِحَدِيثِهِ ابْتِسَامَ
 السَّعِيدِ الْهَلَانِيِّ وَتَسْتَشْعِرُ فِي نَفْسِهَا لَذَّةً لَا يَشْعُرُ بِمِثْلِهَا إِلَّا الْمُتَقَوِّنَ
 فِي جَنَابِ النَّعِيمِ ، ثُمَّ تَفْتَحُ عَيْنَيْهَا فَلَا تَرَى أَمَامَهَا غَيْرَ الْوَحْشَةِ
 وَالسَّكُونِ ، وَالْوَحْدَةِ وَالْإِنْفِرَادِ ، فَتَبْكِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 تَفْعَلَ ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى بَيْتِهَا فِي بَارِيسَ ، فَتَجْلِسُ عَلَى كُرْسِيِّهَا بِجَانِبِ
 مِنْضِدَّتِهَا وَتُنَاجِي أَرْمَانَ فِي مُذَكَّرَاتِهَا بِجَمِيعِ مَا تُحَدِّثُهَا بِهِ نَفْسَهُ كَأَنَّهُ
 حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيْهَا يَرَاهَا وَيَسْمَعُ .

اور جہاں ارمان اور وہ پہلے بیٹھا کرتے تھے وہ بیٹھ جاتی اور اسی کھڑکی سے دیکھتی جہاں ارمان کے ساتھ رہ کر دیکھتی تھی۔ اس کے تمام نشانات کو بوسہ دیتی اور اس کے پیالے کو جس سے وہ پانی پیا کرتا تھا چومتی۔ اور اس کے پسند کردہ مپھول لکھنے والے قلم اور پڑھنے والی اسکی کتاب کو بھی بوسہ دیتی۔ جب تھک جاتی تو کسی صوفہ پر بیٹھ کر آرام کرنے لگتی۔ بسا اوقات حالات ماضی اس کے سامنے گھوم جاتے تو محسوس ہوتا۔ کہ ارمان اس کے قدموں میں بیٹھ کر نیس کے ایام طفولیت کے قصے سنا رہا ہے۔ یا اس سے محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ خوش بخت انسان کی طرح اس کی باتوں پر مسکرا دیتی تھی۔ اور ایک ایسی لذت محسوس کرتی جو جنتیوں کو فردوس میں نصیب ہوگی۔ پھر آنکھیں کھولتی تو اپنے سامنے وحشت و غم تنہائی مایوسی کے سوا کچھ نہ پاتی۔

جب دل چاہتا روتی اور گھر لوٹ آتی۔ اور میز کے برابر والی جگہ پر بیٹھ کر رونے لگتی۔ اور دل میں آئی بات کہتی رہتی جیسے وہ اسکی باتیں غور سے سن رہا ہے اور اس کو دیکھ رہا ہے۔

خلاصہ مارگریٹ کی ڈائری

یہاں سے مارگریٹ کی ڈائری شروع ہوتی ہے۔ لکھتی ہے اے ارمان
 درحقیقت میں نے تم سے کوئی فریب نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس رات تم آئے اور تم نے
 میرے ہاتھ میں جو رقعہ دیکھا تھا۔ تمہارے باپ کا تھا نہ کہ جان فلپ کا اس میں
 انہوں نے مجھ سے ملنے کا اصرار کیا تھا اور یہ کہا کہ یہ ملاقات ارمان کی عدم موجودگی میں
 ہونی چاہیے۔ اس لئے میں نے صبح تمہیں جانے پر مجبور کیا کیونکہ تمہارے باپ کو آنا تھا۔
 اور تمہارے جانے کے فوراً بعد وہ آگئے۔ پہلے تو وہ میرے ساتھ سختی سے پیش آئے
 میں نے بھی انہیں مکمل طور پر اپنے حالات سے باخبر کر دیا۔ جس سے وہ ڈرانم پڑ گئے۔
 اور پھر اسی دوران تمہاری بہن کی خاطر مجھے اپنی محبت کو قربان کر دینے پر مجبور کیا۔ کیونکہ
 تمہاری بہن کے سسرال اس کا رشتہ لینے پر بالکل انکار ہی ہیں۔ جس کا بھائی طوائف
 کے ساتھ زندگی گزار رہا ہو۔ اسکی بہن کو ہسم کبھی نہیں لے سکتے۔ اس صدمہ سے تمہاری
 بہن بیمار ہو گئی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ تمہاری بہن کی خاطر اپنی محبت کو بھینٹ نہ چڑھاتی۔
 لہذا تمہاری بہن کے سہاگ کے لئے ایشیا کرنا پڑا۔ خدا جانتا ہے۔ آپ سے بے رخی کرتے
 وقت میرے دل پر کیسی قیامت بیٹی ہے۔

میں تمہاری نظروں میں فریب کار بن گئی۔ تمہارے والد سے یہ وعدہ لیا تھا کہ میں
 ایسی مریضہ ہوں جس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ لہذا جب میں مرنے لگوں تو ارمان کو مجھ
 سے ملنے دینا انہوں نے میری التجا قبول کرتے ہوئے عہد کیا اور شکر یہ کہ ساتھ
 رخصت ہو گئے اس کے فوراً بعد میں پیرس چلی گئی اور پھر میں نے دل پر جبر کر کے
 وہ رقعہ لکھا۔ بہت روٹی تڑپی یہ میرا قصہ ہے۔ بتاؤ میں اب بھی فریب کار ہوں۔ میرا
 دل بول رہا ہے۔ شاید تمہیں ملے بغیر اس دنیا سے چلی جاؤں۔ اس لئے میں نے
 یہ ڈائری پروڈنٹس (اپنی نوکرانی) کو دی ہے۔ یہ تمہیں دے دے گی۔ تاکہ تم میری حقیقت

حال سے پوری طرح آگاہ ہو سکو اور میرا قصور معاف کر دو۔ اس کے بعد وہ مختلف
 اوقات میں اپنے واقعات لکھتی رہی جس میں اپنی بیماری - ارمان سے تعلق کی نوعیت -
 شدت مرض کے ساتھ مارگریٹ اس دارفانی سے کوچ کر گئی۔ ارمان پہنچا تو مارگریٹ کا
 صرف جسد گھر میں پڑا تھا۔ ارمان دیکھ کر بے ہوش ہو گیا۔ میت اٹھانے سے پہلے
 اسے صرف ایک بوسہ نصیب ہو سکا۔ باپ شرمندہ ہوا بیٹے سے معافی مانگی۔
 اب ارمان اسکی ڈائری پڑھتا۔ اور روتا رہتا اور گاہے بگاہے قبر پر چلا جاتا۔
 مارگریٹ کا ایشیا خاندان دو فال پرائنٹ نقوش چھوڑ گیا اور مارگریٹ تاویران کے
 دلوں پر چھائی رہی۔ اور قربانی کی مثال قائم کر گئی۔

مَذَكَّرَاتُ مَرْغَرِيَّتِ

١٥ دَيْسَمْبَرُ سَنَةِ ١٨٥٠

أَرْمَانُ :

لَمْ تُكْتُبْ إِلَيَّ وَلَمْ تَأْتِنِي ، كَأَنَّمَا ظَنَنْتَ أَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِيدَ مَعَكَ
عَهْدَ الْمَاضِي ، وَأَيْنَ أَنَا مِنْ ذَلِكَ الْعَهْدِ ؟ فَلَوْ رَأَيْتَنِي لَرَأَيْتَ امْرَأَةً
ذَاهِبَةً مُدْبِرَةً لَا تَصْلُحُ لِشَأْنٍ مِّنْ شُؤُونِ الْحَيَاةِ ، وَلَمْ يَبْقَ فِيهَا مِنْ
صُورَتِهَا الْمَاضِيَةِ إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنَ الزَّهْرَةِ السَّاقِطَةِ عَنْ غَضِنِهَا بَعْدَ
مَا عَصَفَتِ الرِّيحُ بِأُورَاقِهَا ، وَكُلُّ مَا كُنْتُ أُرِيدُهُ مِنْكَ : أَنْ أَرَكَ
بِجَانِبِ فَرَاشِي فِي سَاعَتِي الْأَخِيرَةِ لِأَعْتَنِرَ لَكَ عَنْ ذَنْبِي الَّذِي أَذْنَبْتُهُ
إِلَيْكَ ، ثُمَّ أَنْظُرُ إِلَيْكَ نَظْرَةَ وَدَاعٍ أَغْمِضُ عَلَيْهَا جَفْنِي وَأَذْهَبُ
بِهَا إِلَى قَبْرِي !

مَا أَنَا بِخَائِفَةٍ يَا أَرْمَانُ ، وَلَا خَادِعَةٍ ، فَإِنَّ الرِّسَالَةَ الَّتِي رَأَيْتَهَا
فِي يَدِي يَوْمَ عَدْتَّ إِلَيَّ مِنْ مَقَابِلَةِ أَيْتِكَ لَيْسَتْ رِسَالَةَ الْمُرَكِّزِ كَمَا
ظَنَنْتَ ، بَلْ رِسَالَةٌ أَيْتِكَ نَفْسَهُ وَصَلَتْ مِنْهُ قَبْلَ وَصُولِكَ إِلَيَّ بِوَجْهِقَالِ
بِسَاعَةٍ وَاحِدَةٍ . وَهَذَا نَصُّهَا الَّذِي لَا يَزَالُ عَالِقًا بِذِمَّتِي حَتَّى السَّاعَةِ :

سَيَّلْتَنِي :

أُرِيدُ أَنْ أَقَابِلَكَ غَدًا فِي مَنْزِلِكَ فِي السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ صَبَاحًا فِي
شَأْنٍ خَاصٍّ بِي وَبِكَ ، وَأُرِيدُ أَلَّا يَكُونَ أَرْمَانُ حَاضِرًا تِلْكَ الْمَقَابِلَةَ
وَلَا عَالِمًا بِهَا ، وَلَا يَأْتِي أَرْسَلْتُ هَذِهِ الرِّسَالَةَ إِلَيْكَ ، وَلِي مِنْ حُسْنِ

مذاکرات مراغزیت

مارگریٹ کی یادداشتیں

ارمان نہ خود آئے نہ خط لکھا۔ آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میں آپ کے ساتھ پرانے زمانہ میں پھر ٹوٹنا چاہتی ہوں۔ حالانکہ وہ زمانہ اب گزر چکا ہے۔ کیونکہ آپ اگر مجھے دیکھیں گے تو دنیا سے جانے والی ایک ناکارہ عورت پائیں گے۔ جو زندگی کے کسی کام کی نہیں رہی اور اسکی پہلی صورت اب ویسی نہیں رہی بس اتنی جلتی کہ شاخ سے گرے ہوئے پھول کی۔ جبکہ ہوانے اسکی پتیوں کو اڑا دیا ہو۔ میں صرف آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ وقت آخر آپ کو اپنے پاس بستر علالت کے قریب دیکھنا چاہتی ہوں۔ تاکہ جو گناہ اور زیادتی میں نے آپ سے کی ہے۔ اسکی معافی طلب کر سکوں۔ پھر نظرِ الوداعی ڈال کر سفرِ آخرت پر روانہ ہو جاتی۔

اے ارمان! میں خیانت کرنے والی اور غداری کرنے والی ہرگز نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ چٹھی جو آپ نے میرے ہاتھ میں باپ کی طرف سے آنے کے بعد دیکھی وہ فلپ کی نہیں۔ جیسا کہ آپ سمجھے بلکہ آپ کے باپ کا وہ خط تھا۔ جو آپ کے میرے پاس آنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ملا تھا۔ اسکی تحریر آج بھی میرے ذہن پر کندہ ہے۔

محترم! میں کل آپ سے صبح دس بجے ایک بات پر جو آپ سے متعلق ہے۔ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں دوران بات چیت ارمان موجود نہ ہو اور نہ اسکو اس کی خبر ہو۔ نہ ہی اسکو میرے خط کا پتہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں آپ سے۔

الرأي فيك ما يطعمني في أن يكون ما سألتك إياه سر آئني وبيتك
حتى نلتني .. والسلام.

دوفال

فلما قرأتها علمت ماذا يريد من تلك المقابلة ، وشعرت بما
وراءها بل علمت بما دار بينك وبينه من الحديث ، وأنت امتنعت
عليه حتى يئس منك ، فحاول أن يدخل عليك من بابي ، فحدثني
نفسني أن أرفض مقابله ، وأن أكشفك بكل شيء ، ثم استخفيت
من نفسي وأكبرت أن يعتمد علي رجل شريف كأيك في كتمان
سر بسيط كهذا السر فلا يجديني عند ظم ، وطمعت في أن أنال
منه عند المقابلة ما يطعم أن يناله مني ، وكتمتكم أمر الرسالة ،
وكتمتكم ما في نفسي منها ، ولم أكن كاذبة في شكاتي وألمي حينما
قلت لك في تلك الليلة : إنني لا أستطيع بدء بحديثك ، وسألتك
أن تقودني إلى مخدعي ، فقد قضيت في فراشي بعدما فارقك
ليلة لم أفض مثلها في جميع ما مررتي من ليالي الهوم والأحزان ،
حتى أصبح الصباح فالحجت عليك أن تذهب بمقابلة أيتك ، وأنا
أعلم أنك إن ذهبت إليه لا تراه ، ولا تنفع بمقابله إن رأته ،
ولكني خفت أن يزورني فبراك عندي فأصغر في عيني ، ولا
أشد علي من ذلك ، وما هي إلا لحظات قليلة حتى وصل إلى
بوجيال في الموعد الذي ضربته في كتابه ، فاستأذن علي فأذنت
له فدخل قرأت في عيني جمره من الغضب تلهب التهاباً فلم
أحفل بها ، ودعوته للجلوس فلم يفعل ، ولم يجي بيدي ، ولا
بلسانه . وكان أول ما استقبلني به قوله : « ماذا تريد من أن نصنع
يولدي أنتها السيدة ؟ » وظل ناظراً إلي نظراً جامداً ساكناً لا
يظرف ، ولا يخرج . فعجبت لدخله الغريب ، ونظراته المترفعة ،
ولهجته الجافة الحسنة ، وامتعضت في نفسي إمتعاضاً شديداً حتى

اچھی توقع کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میری بات صیغہ رازہ میں رہے گی۔ اور اس کیلئے
 میری درخواست ہے حتیٰ کہ ملاقات ہو جائے۔ والسلام دو فل۔ جب میں نے یہ چٹھی پڑھی تو
 سمجھ گئی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اور اس کے پس پردہ بات کا مجھے پورا احساس ہو گیا۔ بلکہ یہاں
 تک بھی مجھے بات معلوم ہو گئی کہ دوران گفتگو کیا کیا بات ہوگی۔ اور تمہارے درمیان جو گفتگو ہو
 چکی ہے۔ اور آپ نہ ملنے اور وہ ناامید ہو گیا۔ لہذا اس نے میرے دروازے سے داخل ہو
 کر آپ پر سائی چاہی۔ پہلے سوچا نہ ملوں اور آپ پر راز فاش کر دوں پھر مجھے
 شرم آئی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ آپ کے شریف باپ نے مجھ پر ایک چھوٹی سی بات کے
 بارے میں جو ایک راز ہے اطمینان کرنے اور میں اسکی توقع تو پورا نہ کروں میرا ارادہ ہوا کہ میں
 بوقت ملاقات ان کا اعتماد حاصل کر لوں۔ جس طرح وہ میرا اعتماد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لہذا
 خط کے معاملے کو آپ سے پوشیدہ رکھا۔ اور جو کچھ میرے اندر تھا اسکو ظاہر نہ کیا۔
 میں اپنی بیماری کے بارے میں بھی سچی تھی۔ جبکہ اس رات میں نے کہا تھا کہ آپ کے ساتھ زندگی
 گزارنے سے قاصر ہوں۔ اور آپ سے درخواست کی تھی کہ مجھے کمرے تک پہنچا دو کیونکہ میں
 نے بستر پر آپ سے علیحدہ ہو کر ایک رات گزار لی تھی۔ کہ اس کے بعد کبھی بھی ساری زندگی میں ایسی
 نمناک سخت رات نہ آئی۔ حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ اور میں نے باپ سے ملاقات پر زور دیا۔ اور
 مجھے معلوم تھا اگر وہاں جائیں گے تو اسکو موجود نہ پائیں گے۔ اگر مل بھی گئے تو فائدہ نہیں ہوگا مجھے
 اصل میں اس بات کا خطرہ تھا کہ وہ اگر آئے تو آپکو میرے پاس نہ دیکھے اور میں اسکی نظر
 میں گر جاؤں۔ جبکہ اس سے زیادہ کوئی بات میرے ناپسندیدہ نہیں۔ ابھی چند لمحے نہ گزرے
 تھے کہ میرے پاس پہنچ گیا۔ عین اسی وقت جو اس نے مجھے خط لکھا تھا جس میں طلب
 اجازت تھی اور میں نے دے دی وہ آیا تو آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ میں نے
 پرواہ نہ کی اور بیٹھنے کو کہا تو وہ بیٹھ گیا کہ اس نے مجھے زبان سے اور نہ ہی ہاتھ سے سلام
 کیا۔ ابتداء میں اس نے یہ بات کہی محترم! میرے بیٹے کے ساتھ آپکو کیا غرض ہے۔ وہ
 میری طرف ٹھکی باز دیکھتا رہا۔ نہ پک جھپکتا اور نہ حرکت کرتا۔ میں اسکی حرکت سے
 خوف زدہ ہو گئی۔ چڑھی نگاہیں سخت و نرم لہجے میں بڑی چیزنگی ہوئی اور میں بڑی کبیرہ خاطر ہوئی۔

كَدَّتْ أَقْوَالُ لَهُ ، وَلَا أَحْكَمَكَ ذَلِكَ : تَذَكَّرُ يَا سَيِّدِي إِنَّكَ فِي
مَنْزِلِي ، وَأَنْتِي لَمْ أَدْعُكَ إِلَى زِيَارَتِي ، بَلْ أَنْتَ الَّذِي دَعَوْتَ نَفْسَكَ
بِنَفْسِكَ . ثُمَّ ذَكَرْتُ مَكَانَهُ مِنْكَ فَأَمْسَكْتُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنِ
الْجَوَابِ عَلَى سُؤَالِهِ ، فَمَشَى بِضَرْبِ الْأَرْضِ بِعَصَاهُ وَبِقَلَمِهِ حَتَّى
دَنَا مِنِّي وَأَلْقَى عَلَيَّ تِلْكَ النَّظْرَةَ الَّتِي رَاعَتَادَ الْأَشْرَافُ الْمُرْفِعُونَ
أَنْ يُلْقَوْهَا فِي طَرِيقِهِمْ عَلَى وُجُوهِ النِّسَاءِ الْعَاهِرَاتِ وَقَالَ : لَقَدْ
أَنْفَقَ وَلَدِي عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا كَانَ يَدِيهِ مِنَ الْمَالِ ، وَكَانَ فِي يَدِهِ
الْكَثِيرُ مِنْهُ ، ثُمَّ جَمِيعَ مَا أُرْسَلَتْهُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، وَقَدْ أُرْسَلْتُ
إِلَيْهِ فَوْقَ طَاقَتِي ، فَلَمْ يَبْقَ فِي اسْتِطَاعَتِهِ أَنْ يَمُدَّكَ بِأَكْرَمِ مَا أَمْدَكَ ،
وَلَا فِي اسْتِطَاعَتِي أَنْ أُسْتَنْزَلَ لَهُ مِنَ السَّمَاءِ ذَهَبًا يَمْطُرُهُ عَلَيْكَ ،
فَدَعَيْهِ وَشَانَهُ ، فَالْبَلَدُ مَمْلُوءٌ بِالْأَبْنَاءِ الَّذِينَ لَا يَحْتَاجُ آبَاؤُهُمْ إِلَيْهِمْ
وَالَّذِينَ لَا يَحْتَاجُونَ إِلَى أَنْفُسِهِمْ ، أَمَّا أَنَا فَلِئَنِّي فِي حَاجَةٍ إِلَى وَلَدِي ،
لِأَنِّي لَمْ أَرْزُقْ وَلَدًا سِوَاهُ ، وَمَنْ كَانَتْ يَدِيهِ هَذِهِ الثَّرْوَةُ مِنَ الْجَمَالِ
الَّتِي تَمْلِكُهَا لَا يَضِيقُ بِهِ مَذَهَبٌ مِّنْ مَّذَاهِبِ الْعَيْشِ ، وَلَا يَتَلَوَّى
عَلَيْهِ مَأْرَبٌ مِّنْ مَّأْرَبِ الْحَيَاةِ . فَسَرَتْ كَلِمَاتُهُ فِي نَفْسِي سَرِيانًا
الْحَمِي فِي عِظَامِ الْحَمُومِ وَخَبِلَ إِلَيَّ أَنْ هَذَا الْمَائِلُ أَمَامِي لَا يَحْدِثُنِي ،
وَإِنَّمَا يَجْرَعُنِي السَّمُّ بِيدِهِ تَجْرِعًا ، وَشَعَرْتُ بِدَلِيلِهِ لَمْ أَشْعُرْ بِمِثْلِهَا فِي
يَوْمٍ مِّنْ أَيَّامِ حَيَاتِي ، إِلَّا أَنِّي تَجَلَّدْتُ وَاسْتَمْسَكْتُ وَرَدَدْتُ نَفْسِي
عَلَى مَكْرُوهِهَا ، وَقُلْتُ لَهُ بِصَوْتِ هَادِيٍّ سَارِكِينَ لَا يُمَارِجُهُ غَضَبٌ ،
وَلَا نَزَقٌ : يَا سَيِّدِي ، نَعَمْ إِنَّنِي أَحِبُّ وَلَدَكَ ، وَلَكِنِّي لَا أَطْمَعُ
فِيهِ ، وَلَوْ كَانَ الَّذِي بَعْضِي مِنْهُ الطَّمَعُ فِي مَالِهِ لَفَارَقْتُهُ مُنْذُ ثَلَاثَةِ
شَهُورٍ أَوْ مُنْذُ خَلَّتْ يَدُهُ مِنَ الْمَالِ وَأَصْبَحَ لَا يَجِدُ السَّبِيلَ إِلَيْهِ بِحَالٍ
مِّنَ الْأَحْوَالِ ، بَلْ لَفَارَقْتُهُ قَبْلَ ذَلِكَ لِأَنَّ الَّذِينَ لَا يَزَالُونَ يُسَاوِمُونَنِي
فِي نَفْسِي مِنْ أَشْرَافِ هَذَا الْبَلَدِ وَنَبَلَاتِهِ مُنْذُ اتَّصَلْتُ بِهِ حَتَّى الْيَوْمِ
أَفْضَلُ مِنْهُ وَأَكْرَمُ رَغْدًا ، عَلَى أَنْ وَلَدَكَ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ

إِلْمَا

حتیٰ کہ میں نے یہ کہنا چاہا۔ کہ اسے بھی نہیں چھپاتی ہوں۔ محترم ہوش میں آئے۔ یہ میرا دوست
 خانہ ہے آپ کو دعوت نہیں دی۔ بلکہ آپ خود ہی اپنے آپ کو یہاں لائے۔ پھر مجھے اسکی
 عزت کا خیال آگیا۔ بعد میں بالکل چپ ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس کے سوال کا جواب بھی نہ دیا۔ وہ
 زمین پر پاؤں اور اپنی چھڑی ٹھکور نے لگا۔ حتیٰ کہ میرے قریب آیا اور مجھے اسی نگاہ سے دیکھا
 جو شریف بلند لوگ بازار میں عورتوں پر ڈالتے ہیں۔ اور میرے بیٹے کی تمام پونجی جو اس کے پاس
 تھی تجھ پر خرچ کر ڈالی اس کے پاس جتنا کچھ تھا اور جتنا میں نے اسکو بھیجا تھا۔ حالانکہ میں نے
 اسے ضرورت سے زیادہ بھیجا تھا۔ اب ہمیں اتنی وسعت نہیں رہی وہ تجھے کھلائے اور نہ میں
 اسکو آسمان سے رقم کا مینڈ برسا سکتا ہوں۔ لہذا اسکو اس کے مال پر چھوڑ دے کیونکہ ایسے
 بیٹوں کی زمین پر کمی نہیں جو والدین کے نافرمان اور باپ ان سے بیزار ہیں۔ اور انہیں ان کی
 ضرورت نہیں مگر مجھے تو اپنے بیٹے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔
 جس کے ہاتھوں میں یہ زرہ و مال ہے۔ جسکی تو مالکہ بنی بیٹھی ہے۔ اسپر گزران زندگی تنگ
 نہیں کی جا سکتی۔ اور اس کی کسی ضرورت میں رکاوٹ نہیں آ سکتی۔

اس کی تمام باتیں میرے دل میں اس طرح پیوست ہو گئیں جس طرح بخار والے کے جسم
 میں بخار۔ مجھے محسوس ہوا یہ موجودہ شخص باتیں نہیں کر رہا بلکہ مجھے زہر کا پیالا پللا رہا ہے
 مجھے ایسی ذلت کا زندگی میں پہلے کبھی احساس نہیں ہوا تھا۔ میں نے اپنے اوپر جبر کیا اور
 صبر کر کے بڑی پرسکون آواز میں جس میں غیظ و غضب اور ناراضگی کا شامیہ تک نہیں
 تھا۔ کہا۔ بڑے میاں۔ میں آپ کے بیٹے کو دل سے چاہتی ہوں۔ مگر اس کے حال سے
 مجھے ہرگز غرض نہیں۔ اگر مجھے اس کے مال کی چاہت ہوتی تو آج سے تین ماہ قبل اس کو
 چھوڑ کر علیحدہ ہو چکی ہوتی۔ جبکہ وہ خالی ہاتھ ہو چکا تھا۔ اور اس کو مال کی کوئی صورت
 نہ دکھائی دیتی تھی۔ بلکہ اس کو بہت پہلے چھوڑ چکی ہوتی۔ کیونکہ تیرے فرزند کی ملاقات کے بعد
 اس شہر کے شریف زادے جو میرے ساتھ مول بھاؤ کرتے ہیں وہ اس سے زیادہ متمول
 اور مال دار ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کے بیٹے نے مجھ پر دولت کے ذریعے کوئی احسان نہیں کیا۔

الَّذِي تَذْكُرُهُ إِلَّا النَّزْرَ الْقَلِيلَ ، وَرَبَّمَا أَنْفَقَ بِأَقْبِهِ عَلَى نَفْسِهِ . وَلَوْ
 اسْتَطَعْتُ أَنْ أَرْفُضَ ذَلِكَ الْقَلِيلَ وَأَبَاهُ لَفَعَلْتُ ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَضِنُ
 بِهِ أَنْ يَدْخُلَ نَفْسَهُ مَا يُرِيئُهَا أَوْ يُؤْلِمُهَا فَقَبِلْتُ مِنْهُ هَدَايَاهُ الصَّغِيرَةَ
 الصَّغِيرَةَ الَّتِي كَانَ يُقَدِّمُهَا إِلَيَّ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ إِزْعَاءً عَمَلِي ، وَإِبْقَاءً
 عَلَى عِزَّةِ نَفْسِي وَكَرَامَتِهَا ، وَلَوْ أَنَّ مَا كَانَ بِيَدِهِ مِنَ الْمَالِ انْتَقَلَ إِلَى
 يَدِي كَمَا تَقُولُ لَأَصْبَحْتُ غَنِيَةً مَوْفُورَةً ، لَا أَحْمِلُ هَمًّا مِنْ هُمُومِ
 الْعَيْشِ ، وَلَا أَعَانِي مِنْ بَأْسَاءِ الْحَيَاةِ وَضُرَائِهَا مَا أَعَانِيهِ الْيَوْمَ ،
 فَإِنِّي - لَا تَبَيَّنَتْ أَمْرِي - امْرَأَةٌ فَقِيرَةٌ مَعُوزَةٌ لَا أَمْلِكُ مِنْ تَمَتُّعِ
 الدُّنْيَا إِلَّا حِلَايَ وَمَرْكَبِي وَأَنَاثَ بَيْتِي ، وَلَيْتَهَا كَانَتْ خَالِصَةً لِي ،
 فَقَدْ اِمْتَدَّتْ يَدُ الضَّرُورَةِ إِلَيْهَا مِنْذُ عَهْدِ قَرِيبٍ فَأَصْبَحَ الكَثِيرُ مِنْهَا
 سَلْعَةً فِي يَدِ المُرَائِينَ ، وَلَا أَعْلَمُ مَا يَأْتِي بِهِ الغَدُ ، وَإِنْ آيَّتْ إِلَّا
 أَنْ أُنْعَرَفَ ذَلِكَ بِنَفْسِكَ فَسَأَطْلِعُكَ عَلَى مَا كَتَمْتُهُ عَنِ النَّاسِ جَمِيعًا
 حَقًّا عَنِ وِلْدِكَ ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى خَزَانَةِ أَوْرَاقِي فَجِثْتُهُ مِنْهَا بِالصَّكُوكِ
 وَالوَنَائِقِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى بَيْعِ مَا بَعْتُ مِنْ جَوَاهِرِي وَخَبُورِي وَأَنَاثِ
 بَيْتِي وَرَهْنِ مَا رَهِنْتُ مِنْهَا ، فَظَلَّ يُقَلِّبُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ سَاعَةً وَيَتَأَمَّلُ
 فِي نَارِخِهَا طَوِيلًا ثُمَّ طَوَّأَهَا وَأَعَادَهَا إِلَيَّ مُطْرَقًا صَامِتًا لَا يَقُولُ
 شَيْئًا ، وَمَدَّ يَدَهُ إِلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاجْتَذَبَهُ إِلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَيْهِ
 مُعْتَمِدًا بِرَأْسِهِ عَلَى عَصَاهُ ، وَقَدْ هَدَّأَتْ فِي نَفْسِي تِلْكَ الثُّورَةَ الَّتِي
 كَانَتْ تَضْطَرُّمُ وَتَعْتَلِجُ مِنْذُ دُخُولِهِ ، وَطَارَتْ عَنْ وَجْهِهِ تِلْكَ
 الغَيْرَةُ السَّوْدَاءُ الَّتِي كَانَتْ تُظَلِّلُهُ مِنْ قَبْلِ فَعَدَّتْ إِلَى حَدِيثِي مَعَهُ
 أَقُولُ : عَلَى أَنِّي يَا سَيِّدِي غَيْرُ شَارِكِي وَلَا نَاقِمِي ، فَقَدْ مَرَّ بِي
 مِنْ نَوْبِ الأَيَّامِ وَأَرْزَائِهَا مَا حَمَّ مِنْ نَفْسِي كُلِّ شَهْوَةٍ مِنْ شَهَوَاتِ
 الْحَيَاةِ وَأَنْسَانِي جَمِيعَ مَظَاهِرِ الدُّنْيَا وَمَفَاخِرِهَا ، فَأَصْبَحْتُ لَا أَبَالِي
 بِمَا تَأْتِي بِهِ الأَيَّامُ ، وَسَوَاءٌ لَدَيَّ الْفَقْرُ وَالغِنَى ، وَالْحِلْيُ وَالعِطْرُ ،
 وَسُكْنَى القَصْرِ وَسُكْنَى الكُوخِ ، وَرُكُوبُ المَرْكَبَةِ ، وَرُكُوبُ

جس احسان کو آپ مجھ پر جتلا رہے ہیں، مگر بہت کم سارا پیسہ اس نے اپنے آپ پر
 خرچ کیا ہے۔ اگر میں ارادہ کرتی تو وہ حقیر رقم کو بھی ٹھکرا دیتی۔ مگر یہ بات مجھے بالکل پسند نہ آئی
 کہ میں اس کے دل میں شک و شبہات و رنج و اطم پیدا کروں۔ لہذا اس نے تھوڑے
 تھوڑے قبول کر لیے جو وہ کبھی کبھار لایا کرتا تھا۔ صرف اسکی عزت نفس اعانت
 و شفاء کے لئے۔ اگر وہ رقم جو اس کے پاس تھی اگر میری ملکیت میں آجاتی تو میں ضرور
 مالدار عورت ہو جاتی۔ نہ مجھے کوئی غم ہوتا اور نہ ہی زندگی کی تلخیوں سے دوچار ہوتی۔
 اور نہ موجودہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ اگر آپ معلوم کرنے کی کوشش کرتے تو آپکو ضرور
 اس بات کا پتہ چل جاتا کہ میں ایک مفلس و غریب عورت ہوں جس کے پاس صرف ضروریات زندگی
 کی چیزیں گاڑی زیورات اثاث البیت کے سوا کچھ نہیں اور یہ سبھی خالص میری ملکیت
 میں نہیں کیونکہ مستقبل قریب میں مجھے انکی ضرورت ہوتی تو زیادہ چیزیں سود خوروں کی ملکیت
 ہو کر رہ گئیں۔ اور آگے دیکھئے کیا ہو۔ اگر آپ خود جانتے تو میں آپ کو وہ باتیں بتا دیتی
 ہوں جس کا علم میرے سوا کسی کو نہیں ہے۔ نہ آپ کے تحت جگر کو۔ پھر میں اس
 الماری کی طرف بڑھی جس میں وہ دستاویزات موجود تھی اور دستاویزات کو اس کے
 سامنے لا کر ڈال دیا۔ جن کے ذریعے میں اپنے گھوڑے جواہرات اور گھر کی چیزوں کو رہن
 رکھا تھا۔ وہ کچھ دیر ان کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ اور انکی تواریخ کو بغور دیکھتا رہا۔ پھر
 لپیٹ کر ان کو میری طرف ہٹا دیا وہ سر جھکائے ہوئے خاموشی اختیار کیا ہوئے بیٹھا تھا اور کچھ بھی نہ بولا۔
 ایک کرسی جو اسکے سامنے پڑی تھی۔ اسکو کھینچ کر بیٹھ گیا۔ سر کو لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ اسکی تیزی ختم ہو چکی تھی۔
 جو اسکے داخل ہونیکے وقت شعلے مار رہی تھی اور چہرے پر پھیلے ہوئے سیاہ بادل چھٹ گئے تو میں نے بات شروع کی۔
 علاوہ ازیں مخترم مجھے کوئی شکایت نہیں مجھ پر حوادث زمانے گزے ایسی ایسی مصیبتوں واسطہ پڑا جنہوں
 نے میرے دل کی شہوات کو ختم کر دیا اور تمام دنیوی تفاعرا و نظاروں کو مٹا ڈالا۔ چنانچہ میں ایسی باتوں
 کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ میرے لئے امیری فقیری مالدار بے حال ہونا برابر ہیں محل میں رہنا
 سواری پر سوار ہونا یا پسیدل چلنا۔

النَّعْلِ ، وَكُلَّ مَا أَرْجُوهُ مِنْ حَيَاتِي وَأَضْرِعُ إِلَى اللَّهِ ، وَإِلَيْكَ فِيهِ ،
 أَنْ أَرَى أَرْمَانَ يُقَاسِمُنِي هَمَّ الْحَيَاةِ وَبُؤْسَهَا ، وَبِعَيْنِي عَلَى شِدَّتِهَا
 وَلَا وَرَائِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي أَمْرِي بِمَا هُوَ قَاضٍ ، فَإِنْ كَانَ فِي الْأَجْلِ
 فَسَحَةً قَضَيْتُهَا فِي شُكْرِكَ وَحَمْدِكَ ، وَالْإِخْلَاصُ لَكَ فِي سِرِّي
 وَعَلَنِي ، وَإِنْ كَانَتْ الْأُخْرَى كَانَ آخِرُ مَا أَنْطَقُ بِهِ فِي سَاعَتِي الْأَخِيرَةِ
 أَنْ أَدْعُوَ لَكَ اللَّهُ تَعَالَى ضَارِعَةً مُبْتَهَلَةً أَنْ يُبَارِكَ لَكَ فِي نَفْسِكَ ،
 وَفِي أَهْلِكَ ، وَأَنْ يُسَبِّلَ سِتْرَهُ الضَّافِي عَلَيْكَ فِي حَاضِرِكَ وَمُسْتَقْبَلِكَ .

هُنَّ جَنُوتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِ ثَوْبِهِ ، وَقَدْ عَجِزْتُ
 فِي تِلْكَ السَّاعَةِ عَنْ أَنْ أَمْلِكَ مِنْ دُمُوعِي مَا كُنْتُ مَالِكَةً مِنْ قَبْلُ ،
 فَظَلَلْتُ أَبْكِي وَأَقُولُ :

رَحْمَاكَ يَا مَوْلَايَ ، إِنِّي امْرَأَةٌ بَائِسَةٌ مَسْكِينَةٌ قَدْ قَضَتْ عَلَيَّ
 بَعْضَ ضَرُورَاتِ الْعَيْشِ فِي فَائِحَةِ حَيَاتِي أَنْ أَقِفَ عَلَى حَافَةِ تِلْكَ
 الْهَوَةِ الَّتِي يَقِفُ عَلَى رَأْسِهَا النِّسَاءُ الْجَائِعَاتُ فَسَقَطَتْ فِيهَا كَارِهَةً
 مُرِغَمَةً ، ثُمَّ أَرَدْتُ نَفْسِي عَلَى الرِّضَا بِتِلْكَ الْحَيَاةِ الَّتِي قَدَّرَهَا اللَّهُ
 لِي فَلَمْ أُسْتَطِعْ ، فَأَصْبَحْتُ فِي مَنزِلَةٍ بَيْنَ الْمَنَزِلَتَيْنِ ، لَا أَنَا شَرِيفَةٌ
 أَنْعَمُ بِعَيْشِ النِّسَاءِ الشَّرِيفَاتِ ، وَلَا مَيْتَةٌ الْقَلْبِ أَسْعُدُ سَعَادَةَ الْفَتَيَاتِ
 السَّاقِطَاتِ ، وَقَدْ وَجَدْتُ فِي وَلَدِكَ الرَّجُلِ الْوَحِيدِ الَّذِي أَحْبَبْتِي
 لِنَفْسِي ، وَمَنْحَجِي مِنْ وَدِّهِ وَإِخْلَاصِهِ مَا ضَنَّ بِهِ عَلَيَّ النَّاسُ جَمِيعًا ،
 فَأَنْتَ بِهِ أُنْسَا أَنْسَانِي سَقُوطِي وَعَارِي ، وَحَبَبَ إِلَيَّ الْحَيَاةَ بَعْدَ
 مَا أَبْغَضْتُهَا وَبَرَمْتُ بِهَا ، وَكَدْتُ أَقْضِي عَلَى نَفْسِي بِالْإِخْلَاصِ مِنْهَا ،
 فَلَا تَحْرِمْنِي جَوَارِدَ ، وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ أَشَقَيْتَنِي
 وَبَرَحْتَ بِي ، وَمَلَأْتَ حَيَاتِي هَمْدًا وَكَمْدًا ، وَأَنْتَ أَجَلٌ مِنْ أَنْ
 تَرْضَى لِنَفْسِكَ بِأَنْ تَبْنِي سَعَادَتَكَ وَهَنَاءَكَ عَلَى شِقَاءِ امْرَأَةٍ مَسْكِينَةٍ
 مِثْلِي .

دونوں بچیاں ہیں۔ اور میں کچھ تمنا رکھتی ہوں اللہ سے اور آپ سے آرزو و استدعا کرتی ہوں کہ میں اربان کو اپنے قریب دیکھوں کہ میرا شریک حیات ہو اور سختیوں میں اس سے مدد طلب کروں۔ حتیٰ کہ اللہ نے جو کچھ میرے باپ سے فیصلہ کرنا ہے کرے اگر ابھی میری زندگی باقی ہے تو میں آپ کی تعریف اور شکر میں وقت گزار دوں گی اور ہر طرح سے آپ سے مخلص رہوں گی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو آخری وقت میں میرے یہ الفاظ ہوں گے کہ اللہ سے زاری کروں گی آپ کے لئے دعا کروں گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و جان و اولاد کو محفوظ و مامون رکھے۔ حال مستقبل میں اپنا پردہ دراز آپ پر سایہ فگن رکھے۔

پھر گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گئی اور دامن پکڑ لیا اس وقت عاجز ہو گئی کہ انسوؤں کو روکنے کی جن کی اب میں مالک تھی۔ تو میں روتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھ پر رحم کر آقا میں ایک مسکین لاجار عورت ہوں میری پہلی زندگی میں کچھ ایسی ضرورتیں تھیں جن کی وجہ میں اس گڑھے کے کنارے کھڑے ہونے کیلئے گوارا کیا۔ جہاں مجبور عورتیں کھڑی ہوتی ہیں۔ تو اس گڑھے میں ناخوشی سے گر گئی۔ تو پھر میں نے تقدیر پھیر دیا مگر صبر نہ کر سکی۔ اور میں دودا ہوں کے درمیان ہو گئی۔ نہ تو میں ایک شریف عورت رہ گئی کہ شریف عورتوں کی طرح محفوظ رہ سکوں نہ مردوں کی طرح مردہ دل والی ہوں۔ کہ بازاری عورتوں کی طرح اس کو خوش نصیبی سمجھوں۔ میں نے تو صرف آپ کے بیٹے کو ایک شخص پایا ہے جس نے مجھے دل سے چاہا اور میری محبت کی خواہش کی جس پر عام لوگوں نے بخل کیا میں اس کی محبت میں اس قدر منہمک ہوئی کہ میں اپنی بد بختی کو بھول گئی اور مجھے زندگی سے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ جبکہ میں دل سے تنگ ہو چکی تھی قریب تھا کہ میں اس چھٹکارا حاصل کر لیتی لہذا آپ مجھے اس سے محروم نہ کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو میری نصیبی ہو گی اور غموں کا مجھ پر دو دروازہ کھل جائے گا۔ اور میری زندگی کو غم و الم سے بھر دیں گے۔ آپ کی ذات اس سے برتر ہے کہ آپ اس سے خوش ہوں کہ اپنی سعادت ایک مسکین عورت کے غموں میں سمجھیں۔

مَاذَا يَكُونُ صَبْرِي غَدًا إِذَا أَصْبَحْتُ وَحِيدَةً مُنْقَطِعَةً فِي هَذَا
 الْعَزْلَمِ لَا صَدِيقِي لِي ، وَلَا مُعِينٍ ؟ أَعُودُ إِلَى حَيَاتِي الَّتِي أَبْغَضْتُهَا
 وَأَخْشَاهَا فَأَعُودُ إِلَى جَرَائِمِي وَأَثَامِي ؟ أَمْ أَقْتُلُ نَفْسِي بِيَدِي فِرَارًا
 مِنْ شَقَاءِ الدُّنْيَا وَبَلَاءِهَا فَأَنْخِمُ حَيَاتِي بِأَقْبَعِ مَا خَمَّ امْرُؤٌ بِهِ حَيَاتَهُ ؟
 لَا أَسْتَطِيعُ وَاحِدَةً مِنْ هَاتَيْنِ ، فَأَمُدُّ إِلَى يَدِكَ الْبَيْضَا وَأَقْبَلُنِي
 مِنْ هَذِهِ الْهَوَّةِ الْعَمِيقَةِ الَّتِي لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يُنْقِذَنِي مِنْهَا سِوَاكَ .

أَنَا أَعْلَمُ أَنَّكَ فِي حَاجَةٍ إِلَى وَلَدِكَ ، وَأَنَّكَ أَوْلَى بِهِ مِنْ كُلِّ
 مَخْلُوقٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، وَلَكِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ شَفُوقٌ رَحِيمٌ لَا
 تَأْتِي أَنْ تَتَصَدَّقَ عَلَى امْرَأَةٍ مَرِيضَةٍ بِأَيْسَرٍ مِثْلِي بِسَاعَاتٍ مِّنَ السَّعَادَةِ
 تَتَعَلَّلُ بِهَا فِي مَرَضِهَا الَّذِي تَكَابِدُهُ حَتَّى يُوَافِقَهَا أَجْلُهَا ، لَا أَسْأَلُكَ
 يَا سَيِّدِي مَالًا ، وَلَا نَسَبًا ، وَلَا عَرْضًا مِنْ أَعْرَاضِ الْحَيَاةِ ، بَلْ
 أَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذِنَ لِزَمَانٍ بِالْبَقَاءِ مَعِي فَإِنَّ بَقَاءَهُ بَقَاءُ حَيَاتِي وَسَعَادَتِي .
 فَتَصَدَّقْ بِهَمَا عَلَيَّ إِنَّكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

وَهُنَا شَعَرْتُ كَأَنَّهُ يَتَحَرَّكُ فِي كُرْسِيِّهِ فَخَفَقَ قَلْبِي خِيفَانًا شَدِيدًا ،
 ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً أَهْدَأُ نَارًا وَأَقْصُرُ شُعَاعًا مِنْ نَظَرَتِهِ
 الْأُولَى وَقَالَ : وَمِنْ أَيْنَ تَعِيشَانِ ؟

قُلْتُ : عِنْدِي يَفِيَّةٌ مِّنْ جَوَاهِرِي وَجِلَافِي سَائِبِعُهَا وَأَعِيشُ
 بِشَمَنِهَا مَعَهُ فِي زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَا بَارِيسَ عَيْشِ الْفُقَرَاءِ الْمُقْلِينَ ، لَا
 بَرَانَا أَحَدٌ ، وَلَا يَشْعُرُ بِوُجُودِنَا شَاعِرٌ ، وَحَسْبُنَا الْحُبُّ سَعَادَةٌ
 نَغْنَى بِهَا عَنْ كُلِّ سَعَادَةٍ فِي هَذَا الْعَالَمِ وَمِنَاهُ .

قَالَ : ذَلِكَ هُوَ الشَّقَاءُ بَعِينِهِ ، فَإِنَّ الْحُبَّ نَبَاتٌ ظِلِّيُّ تَقْتُلُهُ شَمْسُ
 الشَّقَاءِ الْحَارَّةِ ، وَكُلُّ سَعَادَةٍ فِي الْعَالَمِ غَيْرُ مُسْتَمِدَّةٍ مِنْ سَعَادَةِ الْمَالِ
 أَوْ لِاجْتِنَاءِ إِلَى ظِلَالِهِ فَهِيَ كَاذِبَةٌ لَا وَجُودَ لَهَا إِلَّا فِي سَوَانِحِ الْخَيَالِ .

کل میرا حال اس دنیا میں کیا ہوگا۔ جب میں تنہا اکیلی رہ گئی۔ کوئی یار و مددگار میرا نہیں ہوگا۔ میں اسی کی طرف جاؤں جس کو پسند نہیں کرتی۔ اور جس سے خوف کھاتی ہوں اور گناہوں کی زندگی میں واپس چلی جاؤں یا گناہوں سے بچنے کے لئے خودکشی کر لوں اور اپنی زندگی کو بدترین طریقے سے ختم کروں۔ ان دو کے سوا کوئی تیسرا راستہ نہیں تو آپ میری طرف اپنا سنہری ہاتھ بڑھائیں اور مجھے گہرے گڑھے سے نجات دلائیں۔ جس سے مجھے آپ کے سوا کوئی نہیں نکال سکتا۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کو اپنے لڑکے کی خواہش ہے اس زمین پر آپ کا اسپر سب سے زیادہ حق ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ رحیم و شفیق ہیں۔ ایک مصیبت سے دوچار ہونے والی لڑکی سے سعادت کی گھڑیوں کے ساتھ بخل نہیں کریں گے۔ کہتے دم تک وہ اپنی حالتِ عیال میں سکون حاصل کر کے آقا۔ میں مال دولت کی آپ سے خواہش نہیں کرتی۔ بلکہ یہی آرزو ہے کہ آپ ارمان کو میرے قریب رہنے دیں۔ کیونکہ اسکی موجودگی میں میری زندگی کی سعادت منقسم ہے۔ آپ یہ دونوں چیزیں صدقہ کر دیں کیونکہ آپ بڑے محسن ہیں۔ اب مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ کرسی پر جنبش کر رہا ہے جسکو دیکھ کر میری دل کی ڈھڑکن تیز ہو گئی۔ پھر اس نے نگاہ اٹھا کر میری طرف دیکھا اب اسکی نگاہ میں چمک و آگ قدرے کم تھی۔ تو بولا تم دونوں کیسے زندگی گزارو گے؟ میں نے کہا۔ میرے بچے ہوئے زیورات اور جواہرات انکو فروخت کر دوں گی اور اس کے ساتھ پیرس کے کسی کونہ میں پوشیدہ ہو کر زندگی گزار دوں گی۔ کہ نہ ہم پیرس کی نگاہ پڑے اور نہ ہی ہمارے کسی کے ساتھ ٹکرائے۔ ہماری خوش نصیبی کو ہماری محبت ہی کافی ہوگی۔ وہ بولا۔ یہ بالکل بد بختی ہے کیونکہ محبت گھاس کی مانند ہے جسے سایہ کی ضرورت ہے۔ جسے شقاوت کا سورج جلا ڈالتا ہے۔ اور وہ ہر سعادت جو سعادت مالی سے حاصل نہ کی جائے یا اس کے سایوں سے تعلق نہ رکھے وہ جھوٹی ہوتی ہے اس کا عالم خیال کے سوا کہیں بھی وجود نہیں ہوتا۔

أَنَا الْيَوْمَ سَعِيدَانِ لِأَنَّ فِي يَدَيْكُمَا مَالًا تَعِيشَانِ بِهِ ، وَلِأَنَّكُمَا تَسْكُنَانِ هَذَا الْمَنْزِلَ الْبَدِيعَ ، فَوْقَ هَذِهِ الْهَضْبَةِ الْعَالِيَةِ ، بِجَانِبِ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ الْجَمِيلَةِ ، فَإِذَا خَلْتُمَا يَدَيْكُمَا مِنَ الْمَالِ ، وَحَرَمْتُمَا هَذَا النَّعِيمَ الَّذِي تَنْعِمَانِ بِهِ شَقِيتُمَا وَشَفَلَكُمَا شَأْنُ نَفْسَيْكُمَا عَنْ شَأْنِ الْحُبِّ وَلَذَائِذِهِ ، وَسَرَى إِلَى نَفْسَيْكُمَا الضَّجْرُ وَالْمَلَلُ ، وَرَبَّمَا اِمْتَدَّتْ نَيْلُكَ السَّامَةُ بَيْنَكُمَا لِي أَبْعَدَ غَايَتَهَا .

إِنَّ لِلْحُبِّ فُؤُونًا مِّنَ الْجُنُونِ ، وَأَقْبَحَ فُتُونِهِ أَنْ يَعْتَقِدَ الْمُتَحَابِّانِ أَنَّ حُبَّهُمَا دَائِمٌ لَا تُغَيِّرُهُ حَوَادِثُ الْأَيَّامِ ، وَلَا تَنَالُ مِنْهُ الصُّرُوفُ وَالغَيْرُ ، وَكَوْ عَقْلًا لَعَلِمَا أَنَّ الْحُبَّ لَوْنٌ مِّنَ أَلْوَانِ النَّفْسِ ، وَعَرْضٌ مِّنَ أَعْرَاضِهَا الطَّائِرَةِ ، تَأْتِي بِهِ شَهْوَةٌ وَتَذْهَبُ بِهِ أُخْرَى ، وَلَا يَذْهَبُ بِهِ الْمَثَلُ وَمَا الْفَاقَةُ إِذَا اشْتَدَّتْ وَاسْتَحْكَمَتْ حَلَقَاتُهَا فَإِنَّ النَّفْسَ تُطَالِبُ حَيَاتَهَا وَبَقَاءَهَا . قَبْلَ أَنْ تَطْلُبَ لَذَائِذَهَا وَشَهْوَاتَهَا .

أَنَا أَعْلَمُ مِنْ شَأْنِ وَلَدِي يَا سَيِّدَتِي مَا لَا تَعْلَمِينَ ، وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعِيشَ هَذِهِ الْعَيْشَةَ التَّكْدَاءَ الَّتِي تَطْنِينَ ، وَهُوَ فَيِّقٌ فَقِيرٌ لَا يَمْلِكُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا قِطْعَةً صَغِيرَةً مِّنَ الْأَرْضِ وَرَبَّهَا عَنْ أَمِّهِ لَا تُغْنِي عَنْهُ وَلَا عَنْكَ شَيْئًا ، وَمَا أَنَا بِذِي ثَرْوَةٍ طَائِلَةٍ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَحْفِظَ لَهَا بِهَا زَمَانًا طَوِيلًا هَذَا الْعَيْشَ السَّعِيدَ الرَّغْدَ الَّذِي يُعِيشُهُ الْيَوْمَ فِي بَارِيسَ ، فَلَمْ يَبْقَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَّا أَنْ يُعِيشَ بِمَالِكَ ، وَهُوَ مَا لَا أَرْضَاهُ لَهُ وَلَا يَرْضَاهُ لِنَفْسِهِ ، وَاسْمِعِي لِي يَا سَيِّدَتِي أَنْ أَقُولَ لَكَ : إِنَّ جَمِيعَ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَأَرْزَائِهَا أَهْوَنُ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ إِنَّ خَلِيلَةَ أَرْمَانَ دَوْفَالَ قَدْ بَاعَتْ جَوَاهِرَهَا وَحَلَاهَا الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيْهَا عُشَّاقُهَا الْمَاضُونَ لِتُنْفِقَ مِنْهَا عَلَيْهِ .

سَامِعِي يَا بُنَيَّ ، وَاعْتَفِرِي لِي حَلَّتِي وَخَشُونِي ، فَإِنَّ شَدِيدًا

إِغْصَهُ بِكَ زَارَهُ نَسَبٌ هَوَانًا

آج تم دونوں خوش بخت ہو کیونکہ دونوں کے پاس مال ہے جس سے تم دونوں عیش و عشرت کرتے ہو۔ اس لئے بھی تم دونوں اس شاندار گھر میں اونچے ٹیلے پر اس خوبصورت تالاب کے کنارے رہ رہے ہو مگر جب تمہارے پاس یہ مال نہ ہوگا۔ تو اس آرام سے ہاتھ دھو بیٹھو گے جس کام ہو رہے ہیں۔ تو پھر تم بد نصیب ہو جاؤ گے۔ اور محبت کی لذتوں کو بھول کر اپنی اپنی فکر میں لگ جاؤ گے۔ بالآخر تنگ دل ہو جاؤ گے۔ یہ تنگ دلی تمہاری انتہا کو پہنچ جائے محبت ایک جنون ہے اس سے ایک بڑی قسم یہ ہے کہ دونوں محب محبت کو دائمی سمجھیں جس کو زمانے کی سختیاں نہیں بدل سکتیں۔ اور حوادثِ زمانہ اس تک نہیں پہنچ سکتے اگر دونوں ذمی شعور ہیں تو اچھی طرح سمجھیں کہ نفس کا یہ ایک زنگ ہے۔ اسکے زنگ ہائے بریدہ سے ہے۔ جسے شہوت لاتی ہے۔ اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ خصوصاً تنگ دستی محبت کو زائل کر دیتی ہے۔ جبکہ وہ سخت ہو جائے اور اس کے حلقے تنگ و مضبوط ہو جائیں۔ کیونکہ اپنی بقا اور زندگی چاہتا ہے۔ اس کے پہلے کہ وہ اپنی لذتوں کا خواہشمند ہو۔ محترمہ! میں اپنے رط کے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم نہیں میں جانتا ہوں کہ وہ گناہوں سے آلودہ زندگی نہیں گزارنا پسند کرتا۔ جس کا آپ کو خیال ہے کہ وہ تنگ دستی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس کو صرف تھوڑی سی زمین ماں کی طرف سے میراث بھی ہے جس کا وہ مالک ہے۔ جو تم دونوں کے لئے ناکافی ہے۔ میں بہت مال دار غنی شخص نہیں ہوں۔ کہ مدت طویل تک کام چلا سکوں اور پیرس میں جو زندگی گزار رہا ہے عرصہ دراز تک اس کے اخراجات کو برداشت کر سکوں۔ بس اس کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنی پونجی اور اپنے مال پر انحصار کرے یہ ایسی بات ہے جو ہم میں کوئی ایک بھی پسند نہیں کرتا۔ مجھے معاف کیجئے تاکہ یہ کہہ سکوں کہ دنیا کی مصیبتیں ہمارے لئے بالکل آسان ہیں۔ میں اسے دیتا ہوں کہ لوگ یہ کہیں کہ ارمان و ذل نے اپنی محبوبہ کے تمام زیورات و جواہرات فروخت کر دیئے جو اس کے پہلے عاشقوں نے دیئے تھے تاکہ انہیں اپنی زندگی پر خرچ کرے۔ بیٹی مجھے معاف کرنا اور میری سختی سے درگزر کرنا۔

حَدَا عَلِيَّ وَالِدِ شَيْخٍ مِثْلِي أَنْ يَرَى وَلَدَهُ الَّذِي وَضَعَ فِيهِ كُلَّ آمَالِ
بَيْتِهِ يَهْوَى أَمَامَ عَيْنَيْهِ فِي هَذِهِ الْهَوَاةِ السَّحِيقَةِ الَّتِي لَا قَرَارَ لَهَا دُونَ
أَنْ يَطِيرَ قَلْبُهُ خَوْفًا وَهَلَمًا .

أَنَّهُ مَدَّ عَرَفَكَ نَسَبِي وَنَسِي أُخْتَهُ ، فَلَا يَذْكُرُنِي وَلَا يَذْكُرُهَا ،
وَقَدْ مَرَضْتُ مِنْذُ شُهُورٍ مَرَضًا مُشْرِفًا فَكَبَيْتُ إِلَيْهِ لِيَعُودَنِي
فَلَمْ يَفْعَلْ ، وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ كِتَابِي ، أَيُّ أُنْبِي كُنْتُ عَلَيَّ وَشِكِّ أَنْ
أَمُوتَ وَلَا أَرَاهُ ، وَلَوْ تَمَّ ذَلِكَ لَذَهَبْتُ إِلَى قَبْرِي بِحَسْرَةٍ لَمْ يَحْمِلْ
مِثْلَهَا فِي صَدْرِهِ رَاحِلٌ عَنِ الدُّنْيَا مِنْ قَبْلِي .

أَنْتِ صَادِقَةٌ يَا سَيِّدَتِي فِي قَوْلِكَ إِنَّهُ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا كَانَ
بِيَدِهِ مِنَ الْمَالِ لِأَنِّي عَلِمْتُ بِالْأَمْسِ أَنَّهُ قَامَرٌ مِنْذُ عَهْدٍ قَرِيبٍ ،
وَخَسِرٌ فِي مَقَامَرَتِهِ كَثِيرًا ، كَمَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَعْلَمِينَ شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ فَمَا يُؤْمِنُنِي إِنْ أَنَا تَرَكْتُهُ فِي هَذَا الْبَلَدِ إِلَّا يَسْتَمِرَّ فِي هَذِهِ الْغَوَايَةِ
الْجَلْدِيْدَةِ الَّتِي خَطَا الْخَطَوَاتِ الْأُولَى فِي طَرِيقِهَا وَلَا يَخْسِرُ فِي بَعْضِ
مَوَاقِفِهِ خَسَارَةً عَظْمَى لَا أَجِدُ لِي بُدًّا مِنْ أَنْ أَخَذَ بِيَدِهِ فِيهَا ، فَأَقْدِمُ
إِلَيْهِ ذَخْرَ شَيْخُوخِي ، وَمَهْرَ ابْنِي فَتَهْلِكُ نَحْنُ الثَّلَاثَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ؟

مَنْ أَيْنَ لَكَ يَا بُنَيَّ أَنَّهُ إِنْ طَالَ عَهْدُهُ بِكَ لَا يَمْلِكُ ، وَلَا تَمْتَدُّ
عَيْنُهُ إِلَى امْرَأَةٍ سِوَاكَ ، فَتَكُونُ فَجِيعَتُكَ فِيهِ غَدًا شَرًّا مِنْ فَجِيعَتِكَ
فِيهِ الْيَوْمَ ؟ وَمَنْ أَيْنَ لَهُ أَنْكَ لَا تَضِيقِينَ ذُرْعًا يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ بِعَيْشَةِ
الْوَحْشَةِ وَالْوَحْدَةِ فَتَحْنِينَ إِلَى حَيَاتِكَ الْأُولَى حَيَاةِ الْأُنْسِ وَالْإِجْتِمَاعِ ،
وَالضُّوْضَاءِ وَاللُّجْبِ ، وَهُوَ فَيَّ غِيُورٌ مُسْتَطَارٌّ ! فَرُبَّمَا أَنْفَتَ نَفْسَهُ
أَنْ يُزَاحِمَهُ فِيكَ مُزَاحِمٌ ، وَرُبَّمَا امْتَدَّتْ يَدُهُ بِشَرِّ إِلَى ذَلِكَ الَّذِي
يُزَاحِمُهُ ، فَتَنَازَلَا ، فَأَصَابَتْهُ مِنْ يَدِ مُنَازِلِهِ ضَرْبَةٌ تَقْضِي عَلَى حَيَاتِهِ
وَتَفْجِئُنِي فِيهِ ؟

إِشْرَاطٌ لِكَاثِمِ وَاللَّاحِ ۲ شُورِ عَمُوْنَا

کہ ایک بڑھے باپ کیلئے یہ بہت مشکل ہے کہ اپنے ایسے بیٹے کو جس پر سب گھر والوں کی نظریں ہیں ایک ایسے ناکارہ گڑھے میں سامنے کرنے دے۔ اور جس کی تلی نہیں اور جس کا دل خوف و غم سے ہوانہ ہو! جب تیرے ساتھ اسکی ملاقات ہوئی ہے وہ اپنی بہن کو بھی بھول گیا ہے۔ نہ اسے اور نہ مجھے یاد کرتا ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ ہوا وہ ایک موزی مرض میں مبتلا ہوئی تو اس نے اسکو اس عبارت کی چٹھی لکھی کہ میرے پاس آؤ۔ مگر اس نے نہ خط کا جواب دیا اور نہ خود آیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا سے ایسے دیکھے بغیر رخصت ہو جاؤں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو میں ایسی حسرت لے کر مرتا کہ میرے سے پہلے کوئی مرنے والا ایسی حسرت لے کر نہ مرا ہو۔

مخبر! آپ اپنی بات میں سچی ہیں۔ تمام رقم اس سے جو اس پاس تھی۔ تجھ پر خرچ نہیں کی، بلکہ اس نے وہ رقم جو اٹھیلنے میں ضائع کر دی ہے۔ وہ بہت رقم ہارتا رہا۔ جو کچھ معلوم ہوا کہ آپ کو اسکی خبر ہی نہیں، تو میں کیسے بیخوف ہو سکتا ہوں۔ اور میں اسکو یہیں رہنے کی اجازت دے دوں تو وہ اپنی اس نٹی ٹٹا ہی سے مُنہ نہیں موڑے گا۔ بلکہ قائم رہیگا۔ جسپر وہ پہلے قدم رکھ چکا ہے ورنہ وہ بھاری نقصان اٹھائے گا اور میرے لئے ضروری ہو جائے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑوں اور اسکو اپنی بڑھاپے کی پونجی پیش کر دوں۔ اور اپنی بیوی کا مہر بھی گنوا دوں۔ تو ایک دن ہم تینوں مرجائیں گے! تو بیٹی کون اس بات کا ضامن ہے کہ اگر وہ تیرے پاس زیادہ عرصہ رہا تو تیرے سے بد دل نہیں ہوگا۔ اور تیرے سوا کسی اور عورت کو نہیں چاہے گا ضامن ہے کہ کسی دن وحدت و خوف کی زندگی سے دوچار نہیں ہوگی، اور اپنی گزری ہوئی زندگی کی طرف راغب نہیں ہوگی جو انسیت اجتماعِ شور و شغب کی زندگی ہے۔ وہ ایک سبک سر غیرت مند انسان ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا دل پسند نہ کرے اور مزاحم ہو۔ ہو سکتا ہے اس کا ہاتھ مزاحمت کرنیوالے کی طرف بڑھے اور وہ ڈول پر اترائیں تو اسے مقابل کی طرف سے ایسی ضرب لگے۔ جو اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے اور مجھے دکھ دے۔

كَيْفَ يَكُونُ مَوْقِفُكَ يَا سَيِّدَتِي غَدًا إِنْ نَفَذَ فِيهِ هَذَا السَّهْمُ مِنْ
الْقَضَاءِ أَمَامَ هَذَا الْأَبِ الثَّائِلِ الْمَسْكِينِ إِذَا جَاءَكَ يَسْأَلُكَ عَنْ دَمِ
وَلَدِهِ؟ وَكَيْفَ تَكُونُ آلامُ نَفْسِكَ وَلَوْ أَعَجَبَهَا أَمَامَ مَشْهَدِ بَكَائِهِ
وَتَفَجُّعِهِ؟

ثُمَّ ارْتَعَشَ ارْتِعَاشًا شَدِيدًا ، وَظَلَّ نَظْرُهُ حَائِرًا مُضْطَرِبًا كَأَنَّمَا
يُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَرَى أَمَامَ عَيْنَيْهِ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ الَّذِي يَتَحَدَّثُ عَنْهُ ، ثُمَّ
سَكَنَ قَلِيلًا وَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً هَادِئَةً مَمْلُوءَةً عَطْفًا وَحَنَانًا وَأَنْشَأَ يَقُولُ :

مَرْغَرِيْتُ؟ أَنْتِ أَعْظَمُ فِي عَيْنِي مِمَّا كُنْتُ أَظُنُّ ، وَأَكْرَمُ نَفْسًا
مِنْ أَوْلِيكَ النِّسَاءِ اللَّوَاتِي يَزْعَمُنَ أَنَّكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، وَقَدْ وَجَدْتُ
فِيكَ مِنْ فَضَائِلِ النَّفْسِ وَمَزَايَاهَا مَا لَمْ أَجِدْهُ إِلَّا قَلِيلًا فِي أَفْدَادِ
الرِّجَالِ ، وَأَقَلُّ مِنَ الْقَلِيلِ فِي فَضِيلَاتِ النِّسَاءِ ، وَلَوْ قَسَّمِ الشَّرْفُ
بَيْنَ النَّاسِ عَلَى مِقْدَارِ فَضَائِلِهِمْ وَصِفَاتِهِمْ لَكَانَ نَصِيبُكَ مِنْهُ أَوْفَرَ
الْأَنْصِيبِ وَأَوْفَاهَا .

لَا أَنْسَى لَكَ يَا مَرْغَرِيْتُ مَا دُمْتُ حَيًّا كِتْمَانِكَ أَمْرَ الْكِتَابِ
الَّذِي أَرْسَلْتَهُ إِلَيْكَ وَاحْتِفَاطِكَ بِسِرِّهِ فِي سَاعَةِ تَنْفِرِجِ فِيهَا الصُّلُورُ
عَنْ مَكْنُونَاتِهَا ، وَلَا سَكُوتِكَ وَإِعْضَاءِكَ أَنْتِ فِي مَنَزِلِكَ ، وَمَوْضِعِ
أَمْرِكَ وَنَهْرِكَ ، أَمَامَ حُدَّتِي وَخَشُونَتِي وَجَنُونِ غَضَبِي ، وَلَا بِذَلِكَ
مَا بَدَلْتِ مِنْ ذَاتِ نَفْسِكَ وَذَاتِ يَدِكَ لَوْلَدِي - مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ -
وَفَاءً لَهُ وَإِبْقَاءً عَلَى عِزَّةِ نَفْسِهِ وَكَرَامَتِهَا .

لَقَدْ كَانَتْ ضَحِيَّتُكَ الَّتِي قَدَّمْتَهَا لَوْلَدِي بِالْأَمْسِ عَظِيمَةً جِدًّا ،
وَالْيَوْمَ جِئْتُكَ أَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تُقَدِّمِي ضَحِيَّةً أَعْظَمَ مِنْهَا لِابْنَتِي
وَلَا مُعْتَمِدَ لِي أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِي تَلِيَّتِهِ رِجَائِي عِنْدَكَ إِلَّا شَرَفَ نَفْسِكَ
وَفَضِيلَتِهَا .
إِسْحَاقُ

محترمہ۔ اس کے دکھی باپ کے سامنے تیرا کیا عذر ہوگا۔ اگر تیرا قضا اس کے پار ہو گیا۔ جبکہ وہ اپنے بیٹے کے باپے میں آپ سے جواب طلب کرے گا۔ اور خود آپ کے اُم کا کیا حال ہوگا۔ جب وہ آپ کے سامنے آہ و بکا کرے گا۔

پھر وہ پوری طرح کانپ گیا۔ اس کی نگاہ پریشان ہو گئی۔ گویا وہ منظر دیکھ رہا ہے جس کے بارے میں تہمت کر رہا ہے۔ پھر کچھ طبیعت میں چین آیا۔ اور میری طرف پر سکون نظروں سے دیکھا۔ جن میں شفقت و پیار دکھائی دے رہا تھا۔ پھر لولا۔ مارگریٹ تو میری نگاہوں میں میرے خیالات سے بہت بلند ہے اور ان عورتوں سے عظیم ہے جو کہتی ہیں کہ تو رہین جلیسی ہے۔ میں نے تیرے اندر فضائل پاٹے ہیں۔ جو کم لوگوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ اور عظیم عورتوں میں تو بہت ہی کم۔ اگر شرافت کی تقسیم فضائل و صفات کی بنیاد پر ہوتی۔ تو تیرا اس میں حصہ سب سے زیادہ ہوتا۔

مارگریٹ۔ وہ خط جو میں نے تجھے لکھا تھا۔ اس کو پوشیدہ رکھنے کا احسان تاجات یاد رکھوں گا۔ تو نے اس کو ایسی گھڑی میں اس کو مخفی رکھا جبکہ دل کو اپنی باتیں چھپانی مشکل ہو جاتی ہیں۔ اپنے گھر میں خود مختار ہوتے ہوئے بھی تو نے میری تیزی۔ غضب۔ جنون کے سامنے خاموشی اور سکوت کا مظاہرہ کیا۔ اور مخفی طریقے سے میرے لڑکے پر مال خرچ کیا۔ اس کو معلوم نہ ہونے دیا کہ اس کو عزت نفس و کرامات محفوظ رہے۔ یہ سب کچھ وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

کل جو قربانی تو نے میرے بیٹے کے لئے دی وہ سب سے بڑی ہے آج اس سے زیادہ اپنی بیٹی کے لئے قربانی کا مطالبہ کرتا ہوں سوائے شرافت نفس و قضیلت کے میری سفارش کرنے والا کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔ تاکہ میری اُمید پوری ہو جائے۔

لَقَدْ تَرَكْتُ «سَوْسَانَ» وَرَأَيْتِي تَتَقَلَّبُ عَلَى فَرَاشِ الْمَرِيضِ ،
 وَتُكَابِدُ مِنْهُ فَوْقَ مَا يَحْتَمِلُ جِسْمُهَا النَّاسِ الْغَضُّ لِأَنَّ خِطْبِيهَا الَّذِي
 نَجَّيْتُهُ حَمًا جَمًّا قَدْ هَجَرَهَا مِنْذُ شَهْرَيْنِ فَلَا يَزُورُهَا وَلَا تَرَاهُ ، وَقَدْ
 كُنْتُ أَجْهَلُ قَبْلَ الْيَوْمِ سَبَبَ مَرَضِهَا إِلَّا الظَّنَّ وَالتَّقْدِيرَ حَتَّى سَهَرْتُ
 بِجَانِبِ فَرَاشِهَا لَيْلَةً كَانَتْ الْحُمَى فِيهَا قَدْ نَالَتْ مِنْهَا مَنَالًا عَظِيمًا ،
 وَوَصَلَتْ بِهَا إِلَى دَرَجَةِ الْحَيْلِ وَالْهَذْيَانِ ، فَسَمِعْتُهَا تَهْتِفُ بِاسْمِ خِطْبِيهَا
 مَرَّاتٍ كَثِيرَةً ، وَتَبْكِي كُلَّمَا جَرَى ذِكْرُهُ عَلَى لِسَانِهَا كَأَنَّهَا حَاضِرَةٌ
 مُسْتَقْبِقَةٌ ، فَعَلِمْتُ مَوْضِعَ دَائِهَا ، وَذَهَبْتُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي إِلَى وَالِدِ
 ذَلِكَ الْخِطْبِيِّ أَسْأَلُهُ عَمَّا رَأَتْ وَوَلَدَهُ مِنْ أَمْرِ ابْنِي ، وَقَطَعَهُ عَن
 زِيَارَتِهَا ، فَذَكَرَ لِي سَبِيًّا غَرِيبًا لَكَ فِيهِ يَا سَيِّدَتِي بَعْضُ الشَّانِ ،
 فَإِنْ أَذِنْتَ لِي حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهُ .

فَخَفَقَ قَلْبِي خِيفَانًا شَدِيدًا ، وَأَحْسَسْتُ بِالشَّرِّ يَدْنُو مِنِّي رُويدًا
 رُويدًا ، إِلَّا أَنِّي تَمَسَّكْتُ وَقُلْتُ لَهُ : نَعَمْ آذِنُ لَكَ يَا سَيِّدَتِي ،
 قَالَ : لَقَدْ أَجَابَنِي الرَّجُلُ عَلَى سُؤَالِي بِقَوْلِهِ «إِنَّ أُسْرَتِي أُسْرَةٌ شَرِيفَةٌ
 لَا تُصَاهِرُ إِلَّا أُسْرَةً شَرِيفَةً مِثْلَهَا مِنْ جَمِيعِ وُجُوهِهَا ، وَقَدْ عَرَفْتُ
 أُسْلُوبَ الْمَعِيشَةِ السَّافِلَةِ الَّتِي يَعْيشُهَا وَلَدُكَ فِي بَارِيسَ ، إِنَّهُ يُعَاشِرُ
 مِنْذُ عَهْدِ طَوِيلِ امْرَأَةٍ مُؤَمَّسًا مَعْرُوفَةً هُنَاكَ مُعَاشِرَةً تَهْتِكُ وَتَبْذِلُ
 يَشْهَدُهَا النَّاسُ جَمِيعًا ، وَلَا أَسْمَعُ لِنَفْسِي إِنْ يَكُونُ مِثْلَ وَلَدِكَ
 فِي تَبْذِيلِهِ وَاسْتِهْتَارِهِ ، وَصِغَرِ نَفْسِهِ وَفُسُوقِهَا : صَهْرًا لَوْلَدِي
 وَلَا عَارًا عَلَى ابْنِي . فَاسْتَقْبَلْتُ خَشُونَةً وَجَفَاءَةً بِصَبْرٍ
 وَاحْتِمَالٍ ، لِأَنَّ الخَوْفَ عَلَى ابْنِي شَغَلَنِي عَنِ الغَضَبِ لِنَفْسِي
 وَقُلْتُ لَهُ : أَوَاتِي أَنْتَ مِمَّا تَقُولُ؟ فَأَدَلَّنِي بِمَا أَقْنَعَنِي ، فَلَمْ أَر
 جِدًّا مِنْ أَنْ أُسَلِّمَ لَهُ بِصَوَابٍ مَا فَعَلَ ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبِيتَ فِي

میں اسکو بستر مرگ پر چھوڑ آیا ہوں۔ جو اپنے نرم و تازک جسم پر پڑی۔ تکالیف کو برداشت کر رہی ہے کیونکہ اس کا منگیتر جو اس کو چاہتا تھا اس سے قطع تعلق کر چکا ہے اور دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے۔ میں اسکی بیماری کا سبب معلوم نہ کر سکا۔ صرف خیال و تخمینہ سے کام لیتا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے ایک رات اس کے بستر مرگ کے قریب گزار ہی دیکھا کہ اُسے بخار ہے عجیب کیفیت اسپر طاری ہے جس میں اس نے کئی بار اپنے منگیتر کا نام پکارا۔ پھر اس کا نام لیتی اور رو پڑتی۔ جیسے وہ ہوش میں نہیں ہے تو میں نے اسکی بیماری کا سبب معلوم کر لیا اور دوسرے دن لڑکے کے والد کے پاس پہنچا اور کہا کہ تیرے بیٹے نے میری بیٹی کو کس شک کی وجہ سے نظر انداز کیا اور ملنا چھوڑ دیا ہے۔

تو اس نے اس کی عجیب و غریب وجہ بیان کی جس کا تعلق صرف آپ سے ہے۔ اگر چاہیں تو بیان کروں۔

میرا دل دھڑکنے لگا اور میں اور اپنے آپ سے اپنے شرکا قریب ہونا محسوس ہونے لگا۔ میں سنبھل گئی۔ اور میں نے کہا ہاں بڑے میاں۔ اچھو کہنے کی اجازت ہے۔ تو وہ کہنے لگا میرا گھرانہ بڑا شریف ہے اور ایسے لوگوں سے شادی بیاہ کرتے ہیں جو ہمارے ہر طرح سے ہم پلہ ہوں مجھے پتہ چلا کہ آپکا بیٹا پیرس میں گناہ آلود زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور کافی عرصہ سے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ رہ رہا ہے۔ جو وہاں مشہور ہے۔ وہ نہایت لوفرانہ زندگی گزار رہا ہے جس کو سب جانتے ہیں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا جس طرح آپکا بیٹا لوفرو کیبنہ اور گرا پڑا ہے۔ وہ میری بیٹی اور بیٹے کا عزیز بنے۔ اور ان کے باعث عار و مصیبت بنے۔ میں نے اس سختی اور کڑوی باتوں کا اور بے ادبی کا تحمل مزاجی سے مقابلہ کیا۔ کیونکہ بیٹی کی طرف سے ڈرنے غصہ کو ختم کر دیا۔ اور میں نے اسکو جواب دیا۔ کیا آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں اسپر آپ کو وثوق ہے۔ تو اس نے مجھے مسکت جواب دیا اور میں نے اسکی تصویب کی اور اس امر کی درخواست کی

أمر المحطبة شيئاً حتى أسافر إلى باريس وأعود منها .

ذلك ما حملني على المجيء إلى باريس . وهذه هي قصتي التي جئت أعرضها عليك ، وأنتظر حكمتك فيها ، وقد كنتها عن الناس جميعاً حتى عن ولدي أرمان ، فانتظري ماذا تأمرين ؟

وهنا أطرق برأسي طويلاً ، ثم رفعتها ، فإذا عبرة تترقرق في عيني ، وإذا هو يحاول الكلام فلا يستطيعه ، فرحمته بما به ، وأعظمت مصابه حتى نسيت مصابي بجانبه ، وساد السكون بيننا ساعة لا يقول لي شيئاً ، ولا أدري ماذا أقول له : حتى هدأ نائره قليلاً فمد يده إلى يدي فأخذها بين ذراعيه ، وعاد إلى حديثه يقول :

مرغريت : إن حياة ابنتي بين يديك ، فامنحيني إياها تتخذي عندي بدأ لا أنساها لك حتى الموت .

إنني لا أستطيع أن أراها تموت بين يدي . ولو تم ذلك لمت على أثرها حزناً وكمداً ، وضعتنا في يوم واحد قبر واحد ، لقد رأيت مضرع أمها منذ خمس سنين ، ولا يزال أثره باقياً في نفسي حتى اليوم ، ولا أستطيع أن أرى هذا المشهد مرة أخرى في ابنتها وصورتها الباقية عندي من بعدها .

إنني أحبها حباً جمّاً ، ولا أستطيع أن أراها في ساعة من ساعاتها حزينة أو مكتئبة ، فكيف أن أراها تعالج سكرات الموت !

إنك لا تعرفينها يا مرغريت ، وأعتقد أنك لو رأيتها لأحبتها كما أحبها ولرحمتها كما أرحمها ، ولقديتها بما تستطيعين زافة بها وإشفاقاً عليها .

کہ اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرے جب تک میں پیرس سے ہو کر واپس نہ آ جاؤں۔ اس لئے میں اس شہر میں آیا ہوں۔ یہ سب معاملہ ہے جو میں نے آپ کو سنایا ہے اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے ان باتوں کو تمام لوگوں سے مخفی رکھا ہے حتیٰ کہ اپنے بیٹے ارمان سے بھی۔ تو آپ بتائیں کہ آپ کی کیا مرضی ہے۔

اتنا اس نے کہہ کر سر کو جھکا لیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا تو اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کو ٹپکتا ہوا دیکھا۔ وہ باتیں کرنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر بول نہ سکا۔ مجھے اسکی حالت پر رحم آیا اور اسکی مصیبت کو اپنی مصیبت پر ترجیح دینے لگی۔ ایک گھڑی ہم دونوں بالکل خاموش رہے کہ کوئی بھی بولا۔ میں سوچ رہی تھی کہ کیا جواب دوں۔ حتیٰ کہ اس کا جوش ختم ہو گیا اور میری طرف بڑھا اور اپنے بازوؤں میں لے کر کہنے لگا۔

مارگریٹ۔ میری بیٹی کی خوش زندگی تیرے ہاتھوں میں ہے تو اسکی زندگی کا عطیہ مجھے بخش دے۔ میں تیرے اس احسان کو کبھی مرتے دم تک فراموش نہیں کروں گا۔
میں اسکو سامنے مٹا نہیں دیکھ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو میری موت پہلے ہو جاتی اور دونوں کا ایک ہی دن مدفن ہوتا۔ پانچ سال قبل میں اسکی ماں کی موت سے دل برداشتہ ہوا تھا جس کا اثر اب تک میرے دل سے زائل نہیں ہوا میں اسکی شبیہ نہیں دیکھ سکتا جو میرے پاس ہے اس کے بعد۔

وہ مجھے بہت پیاری ہے میں اس کے غم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو اسکو دم توڑتے ہوئے کیسے دیکھ سکوں گا۔
مارگریٹ۔ تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کو ایک بار دیکھ لیتی تو تو اسکی محبت میں ضرور گرفتار ہو جاتی۔

جس طرح میں رحم کرتا ہوں۔ تو بھی میری طرح اس پر رحم کرتے ہوئے۔
سر بانی دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

إِنَّمَا جَمِيلَةٌ جِدًّا ، وَبَيْضَاءُ مِثْلُ الْكَوْكَبِ ، وَطَاهِرَةٌ طَهَارَةً
الْمَلِكِ ، وَغَرِيرَةٌ غَرَارَةُ الطِّفْلِ ، فَاسْمِحْنِي لَهُدِهِ الْحَيَاةَ الْغِيصَةَ الزَّاهِرَةَ
بِالْبَقَاءِ وَالسَّعَادَةِ فَإِنَّهَا لَا تَسْحِقُ الشَّقَاءَ .

إِنَّمَا الْيَوْمَ تَعِيشُ بِالْأَمَلِ الَّذِي أودَعْتَهُ قَلْبَهَا يَوْمَ سَفَرِي ، فَإِن
عَدْتُ إِلَيْهَا بِالْحَيَّةِ عَدْتُ إِلَيْهَا بِالْبَاسِ الْقَاتِلِ ، وَالْقَضَاءِ النَّازِلِ .

إِنَّكَ تُحِبُّنِ أَرْمَانَ يَا مَرْغَرِيْتُ ، وَقَدْ أَصْبَحْتُ أَعْتَقِدُ أَنَّكَ
مُخْلِصَةٌ فِي حُبِّهِ إِخْلَاصًا عَظِيمًا ، فَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُحِبُّونَ الْمُخْلِصُونَ ،
وَضَحِي حُبِّكَ مِنْ أَجْلِهِ ، وَمِنْ أَجْلِ مُسْتَقْبَلِكِ ، فَإِلَّا تَفْعَلِي ذَلِكَ
مِنْ أَجْلِهِ ، فَافْعَلِيهِ مِنْ أَجْلِي .

لَقَدْ قُلْتُ لِي إِنَّهُ الرَّجُلُ الْوَحِيدُ الَّذِي أَحَبَّكَ لِنَفْسِكَ أَكْرَمًا
أَحَبَّكَ لِنَفْسِهِ . فَبَادِلِيهِ هَذَا الْحُبَّ ، بَلْ كُونِي خَيْرًا مِنْهُ فِيهِ ، وَلِيَكُنْ
عَزَاؤُكَ عَمَلًا تُلَاقِيهِ بَعْدَ فِرَاقِهِ مِنْ حُزْنٍ وَآلِمٍ أَنَّهُ قَدْ أَصْبَحَ سَعِيدًا
مِنْ بَعْدِكَ ، وَأَنَّكَ قَدْ أَنْقَذْتِ مِنْ يَدِ الْمَوْتِ فِتَاةً مَسْكِينَةً ، وَمِنْ
يَدِ الشَّقَاءِ شَيْخًا حَزِينًا . وَهَذَا اخْتَقَ صَوْتُهُ بِالْبَكَاءِ فَهَبَطَ عَلَى كُرْسِيِّهِ
بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَقَالَ بِنِعْمَةِ الْمَشْرِفِ الْمُحْتَضِرِ :

إِرْحَمْنِي يَا مَرْغَرِيْتُ ، وَاشْفِئِي عَلَيَّ ضَعْفِي وَشَبْحُوحَتِي ،
وَتَصَدَّقِي عَلَيَّ بِمُسْتَقْبَلِ وَلَدِي ، وَحَيَاةِ ابْنِي .

ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَقُولَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا ، فَأَلْقَى رَأْسَهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ
الَّذِي كَانَ جَالِسًا عَلَيْهِ وَانْفَجَرَ بِأَكْبَا .

• • •

أَه لَوْ رَأَيْتَنِي يَا أَرْمَانَ فِي مَوْقِفِي هَذَا وَرَأَيْتَ لَوْعَتِي وَتَفْجِئَتِي

وہ بڑی خوبصورت ہے۔ تلوے کی طرح سفید۔ پاکیزہ مانند فرشتہ کی بچہ
 کی طرح بھولی تو اس کی طرح بھولی تو اس کی نرم و نازک زندگی پر مہربانی کر۔ کیونکہ وہ سختی کی مستحق نہیں ہے،
 آج وہ اس اس سے زندہ ہے جو سفر کے دن اس کے دل
 میں ودیعت رکھ آیا تھا۔ اگر میں ناکام ہوتا تو اس کے لئے یاسِ قاتل اور قضاے
 عاجل لے کر جاؤں گا۔

ماگر ریٹ۔ تو ارمان کو پسند کرتی ہے۔ اب مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے تو اس کو
 بہت خلوص عطا کرتی ہے جیسے مخلص دوست کرتے ہیں تو اسی طرح کر اور آج
 اس کے لئے قربانی دے دے۔ تاکہ اس کا مستقبل برباد نہ ہو۔ اگر اس کے لئے
 نہیں تو میرے لئے ایسا ضرور کر۔

تو مانتی ہے کہ وہی ایک آدمی ہے جس نے تجھ سے تیری ذات سے اس طرح محبت
 کی جتنی تجھ سے اپنے نفس کے لئے نہیں کی، تو اس محبت کا معاوضہ دے بلکہ اس
 سے بڑھ کر۔ اس کے بعد تجھ کو جو غموں سے واسطہ پڑے گا وہ تیرے لئے باعث
 تسلی ہوگی۔ کہ ارمان تیرے بعد خوش نصیب ہو گیا۔ تو نے ایک معصوم لڑکی کو موت
 کی آغوش سے بچا لیا۔ اور بد نصیبی سے ایک بوڑھے کو نجات دی۔

اب روتے روتے آواز اسکے گلے میں رگ گئی، اپنی جگہ سے اٹھا اور سامنے
 گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس طرح بات کرتے کہ کس کام سے کسی کا دم نکلنے لگا ہو۔
 کہنے لگا مارگریٹا رحم میری عاجزی و کمزوری و ضعیفی پر رحم کر میرے بیٹے کی زندگی اور
 مستقبل کو مجھے صدقہ دے دے۔

پھر چپ ہو گیا۔ جس کرسی پر بیٹھا تھا اسکی لکڑی پر سر رکھ دیا اور
 پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

اے۔ اے ارمان کاش کہ تو مجھے اس موقف میں دیکھتا اور میری غمی اور درد مندی

وَدَمُوعِي الْمُنْهَمِرَةِ فِي خَدَّيْ إِسْهَارِ الدِّيمَةِ الْوِطْفَاءِ رُحْمَةً بِأَيْنِكَ
وَإِشْفَاقًا عَلَيْهِ !

لَقَدْ كَانَ يَتَكَلَّمُ فَتَسِيلُ مَدَامِعِي مَعَ حُرُوفِهِ وَكَلِمَاتِهِ ، كَأَنَّمَا هُوَ
يُنْشِدُ مَرْتِبَةً مُخْرَجَةً ، أَنَا الْمُبْكِيَةُ عَلَيْهَا فِيهَا !

إِنَّ الْعَظِيمَ عَظِيمٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي أَحْزَانِهِ وَالْأَمِيمِ ، فَلَقَدْ
كَانَ يُجِيلُ إِلَيَّ وَأَبُوكَ يَبْكِي بَيْنَ يَدَيْ وَيَتَّعِبُ أَنْ كُلَّ دَمْعَةٍ مِّنْ
دَمُوعِهِ تَسْتَنْزِلُ غَضَبَ اللَّهِ عَلَى الْأَرْضِ ، وَكُلُّ زَفْرَةٍ مِّنْ زَفْرَاتِهِ
تَلْتَهِبُ بِهَا آفَاقُ السَّمَاءِ .

لَقَدْ أَكْبَرْتُ فِي نَفْسِي جِدًّا أَنْ يَجُثُوَ مِثْلُ هَذَا الشَّيْخِ الشَّرِيفِ
الطَّاهِرِ بَيْنَ يَدَيْ فَتَاةٍ سَاقِطَةٍ مِثْلِي ، وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذَلِكَ حَيَاءً
تَمَنَيْتُ مَعَهُ أَنْ لَوْ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ تَحْتَ قَدَمِي فَسَحَتْ فِيهَا أَبَدًا
الدَّهْرَ .

وَبَيْنَمَا هُوَ مُطْرَقٌ صَامِتٌ أَخَذْتُ أَفْكَرُ فِيهِ ، وَفِي مَصَابِيهِ ،
وَفِي قِصَّتِهِ الَّتِي قَصَّهَا عَلَيَّ ، وَفِي الشَّانِ الَّذِي لِي فِيهَا ، فَعَلِمْتُ
أَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ شَوْمًا عَلَى هَذِهِ الْأُسْرَةِ السَّعِيدَةِ جَمِيعَهَا ، أَيْبَاهَا
وَإَيْبَاهَا وَابْنَتَهَا ، فَفُكِلْتُ نَفْسِي عَلَيَّ ، وَسَمَّجَ مَنْظَرُهَا فِي عَيْنِي
حَتَّى جُحِلَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَوْ كَانَتْ حَاضِرَةً بَيْنَ يَدَيْ لَرَمَيْتُ بِهَا مِنْ خَالِقِ
إِلَى حَيْثُ لَا يَجْمَعُنِي وَإِنَّا هَا مَكَانٌ بَعْدَ الْيَوْمِ . ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي :
إِنَّ حَيَاتِي الْمَاضِيَةَ الَّتِي قَضَيْتُهَا فِي الشُّرُورِ وَالْآثَامِ قَدْ قُطِعَتْ عَلَيَّ
طَرِيقُ الشَّرَفِ ، فَلَا حَقَّ لِي فِي أَنْ أَطْمَعَ فِي حَيَاةِ الشَّرْفَاءِ ، وَلَا
أَنْ أَنَارِعَهُمْ سَعَادَتَهُمْ وَهَنَاءَهُمْ ، وَإِنَّ الْإِمَامَ الَّذِي إِقْرَفْتَهُ فِي مَاضِي
قَدْ آثَمْتُهُ وَخَدَيْتُهُ فَلَا بُدَّ لِي أَنْ أُسْتَقِلَّ بَعْضِهِ دُونَ أَنْ أَلْقِيَهُ عَلَى عَاتِقِ
أَحَدٍ غَيْرِي ، فَإِنْ كَانَ مُقْتَرًا عَلَيَّ أَنْ أَمُوتَ مَوْتَ النِّسَاءِ السَّاقِطَاتِ ،

إِجَارِي ٢ بِمِشْكِي ٣ بِدَشْكَل

اور بارش کی طرح بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھتا جو رخساروں کو لاکر رہے ہیں۔ میرے باپ پر ترس کھاتے ہوئے میرے آنسو اسکی باتوں کے رواں دواں تھے۔ ایسا لگتا کہ گویا وہ ایک سم کا مرنیہ پڑھ رہا ہے۔ جس میں مجھے لایا جا رہا ہے مقتدس ہر حالت میں مقتدس ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کے غم و الم بھی جب آپ کا باپ رو رہا تھا۔ تو مجھے لگتا تھا کہ آنسو قہر خداوندی پر دعوت دے رہا ہے اور اسکی آہ و بکا سے آسمان جل رہے تھے۔ میرے اوپر بڑا ہی گراں گزرا کہ اس طرح کا شریف انسان بوڑھا گھٹنوں کے بل میری جیسی فقیر لڑکی سامنے بیٹھے۔ مجھے حیا آئی کہ میرے قدموں تلے زمین پھٹ جائے اور ہمیشہ کے لئے میں اس میں دفن ہو جاؤں۔ جبکہ وہ سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے۔ تو ان کے بارے میں ان کی مشکل سناتے ہوئے واقعات اور اپنے معاملہ پر غور کر رہی تھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ بد نصیب شریف النسب خاندان کی بد بختی کا سبب بنوں۔ بیٹے اور باپ کے لئے اور بیٹی کیلئے تو میری ذات مجھ پر بوجھ بن گئی۔ اور میری نظر میں منظر کہ یہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ اگر میرا وجود میرے سامنے آجائے تو اس کو اوپر سے نیچے اتنا پینک دوں کہ اس کے بعد اس میں اور مجھ میں کبھی اجتماع نہ ہو۔ پھر میں دل ہی دل میں کہنے لگی۔ میری سابقہ زندگی جو گناہوں سے آلودہ ہے۔ اس پر شرافت کے راستوں کو مسدود کر دیا ہے تو مجھے اس بات کا بالکل کوئی حق نہیں کہ میں آپ کی زندگی میں رغبت کر دوں۔ اور ان سے سعادت کے بارے میں جھگڑا کروں۔

ماضی میں جو گناہ میں نے کئے ہیں۔ ان کا بوجھ مجھے برداشت کرنا چاہیے۔ نہ یہ کہ میں کئے ہوئے گناہوں کا بوجھ دوسرے پر ڈال دوں۔ اگر مقدر میں لکھا ہے۔ کہ میں بروں کی کسی موت مر جاؤں تو تعجب نہیں۔

فَذَلِكَ لِأَنِّي رَأَيْتُ امْرَأَةً سَاقِطَةً ، أَوْ الْآيَةَ فِي مُسْتَقْبَلِ حَيَاتِي شَقَاءً وَآلَامًا ،
فَذَلِكَ لِأَنَّ الْمُسْتَقْبَلَ نَتِيجَةُ الْمَاضِي وَثَمَرَةُ الطَّبِيعَةِ .

هَذَا ذَكَرْتُكَ يَا أَرْمَانَ ، وَذَكَرْتُ فِرَاقَكَ وَكَيْفَ اسْتَطِيعَةُ ،
رَدَّكَ أَنَا الَّتِي سَأْتُولِي قَتْلَ نَفْسِي بِيَدِي ، لِأَنَّ الطَّرِيقَ الَّتِي لَا
طَّرِيقَ غَيْرَهَا إِلَى بَلُوغِ رِضَا أَيْتِكَ وَمَوَافَاةِ رَغْبَتِهِ ، أَنْ أَقَاطِعَكَ
وَأَغَاضِبَكَ ، وَأُظْهِرُ أَمَامَكَ بِمُظْهِرِ الْخَائِنَةِ الْغَادِرَةِ ، وَرُبَّمَا إِضْطَرَّرْتُ
إِلَى الْإِتِّصَالِ بِغَيْرِكَ عَلَى مَرَأَى مِنْكَ وَمَسْمَعٍ ، حَتَّى تَنْصَرِفَ عَنِّي
إِنْصِرَافَ يَائِسٍ مَغْلُوبٍ عَلَى أَمْرِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَكُونُ لِأَيْتِكَ مَدْخَلٌ
فِي ذَلِكَ ، فَأَكُونُ قَدْ جَمَعْتُ عَلَى نَفْسِي بَيْنَ فِرَاقِكَ وَغَضَبِكَ
فِي آيٍ وَاحِدٍ ، وَذَكَرْتُ أَنْ لَا بُدَّ لِي مَتَى فَارَقْتُكَ أَنْ أَعُودَ إِلَى
حَيَاتِي الْأُولَى الَّتِي أَبْغَضْتُهَا وَأَمَقْتُهَا ، لِأَنَّ الدُّوقَ مَوْهَانَ لَمْ يَسْتَطِعْ
أَنْ يَنْسِيَ ذَنْبِي الَّذِي أَذْنَبْتُهُ إِلَيْهِ حَتَّى الْيَوْمِ ، وَلِأَنِّي فِي حَاجَةٍ إِلَى
بَسْطَةِ مَنَ الْعَيْشِ اسْتَعِينُ بِهَا عَلَى مُعَالِجَةِ مَرَضِي وَوَفَاءِ دِينِي ،
فَدَارَتْ هَذِهِ الْخَوَاطِرُ فِي رَأْسِي سَاعَةً ، وَطَالَتْ دَوْرَتَهَا حَتَّى
كَادَتْ تَغْلِبُنِي عَلَى أَمْرِي ، ثُمَّ وَقَعَ نَظْرِي عَلَى وَجْهِ أَيْتِكَ الْمُحْضِلِ
بِدُمُوعِهِ فَتَجَلَّدْتُ وَجَمَعْتُ أَمْرِي وَمَضَيْتُ قَدَمًا لَا أُولِي عَلَى
شَيْءٍ مِمَّا وَرَأَيْتُ .

لَقَدْ كَانَ شَدِيدًا عَلَيَّ جَدًّا أَنْ أَفَارِقَكَ يَا أَرْمَانَ ! وَلَكِنْ كَانَ أَشَدُّ
عَلَيَّ مِنْهُ أَنْ أَرَى أَبَاكَ يَبْكِي بَيْنَ يَدَيْ ، وَأَنْ أَكُونَ سَبِيًّا فِي مَوْتِ
أَخِيكَ أَوْ شَقَائِهَا .

إِنِّي أُحِبُّ يَا أَرْمَانَ ، وَأَعْرِفُ الْآمَ الْحَبِّ وَلَوْعَتَهُ فِي النَّفُوسِ ،
وَلَقَدْ كَانَ يُحِيلُ إِلَيَّ وَأَبُوكَ يُحَدِّثُنِي عَنْ أَخِيكَ وَشَقَائِهَا ، أَنِّي أَرَاهَا
مِنْ خِلَالِ دُمُوعِي طَرِيحَةً فَرَّاشَهَا ، وَهِيَ تَمُدُّ يَدَهَا إِلَيَّ ضَارِعَةً مُتَوَسِّلَةً
وَتَقُولُ : أَنْقِذْنِي يَا سَيِّدَتِي وَارْحِمِي ضِعْفِي وَشِيَابِي . فَأَجِدُ لِكَلِمَاتِهَا

إِلْتِمَاسًا

کیونکہ میں ایک ناقص عورت ہوں یا مجھے بد بختی و آلام سے دوچار ہونا پڑے تو کوئی غم نہیں کیونکہ مستقبل ماضی کا فطری نتیجہ ہوتا ہے

ارمان - تیری یاد نے تنگ کیا۔ تیرا فراق یاد آیا۔ اور اس بات کا خیال آیا کہ اس صدمہ کو کیسے برداشت کروں گی۔ مجھے یاد ہے آیا کہ خود ہی اپنے آپ کو ختم کر دوں گی۔ کیونکہ آپ کے باپ کی خوشنودی اور رضامندی تک رسائی حاصل کرنا آپ کی ناراضگی اور چھوڑنے کے سوا ناممکن ہے۔ اور اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ میں آپ کے سامنے ایک غدار دھوکہ باز کی حیثیت سے ظاہر ہوں۔ بلکہ اس بات پر بس ہو گئی۔ کہ آپ کے دیکھتے ہوئے کسی اور کو چاہوں۔ تاکہ آپ بالکل میری طرف سے متنفر ہو جائیں۔ اور آپ کے باپ کا اس میں دخل ظاہر نہ ہو۔ لہذا میں نے ایک ہی جگہ آپ کے فراق و غضب کو جمع کر دیا۔ یہ بھی سوچا کہ آپ کو چھوڑ کر سابقہ زندگی کی طرف رخ کروں جو مجھے بالکل ناپسند تھی۔ کیونکہ ڈپوک موہن میری بیوفائی کو آج تک بھولا نہیں۔ جو میں نے اس کے ساتھ کی۔ پھر مجھے کشادہ زندگی بسر کرنے کی بھی ضرورت تھی۔ تاکہ اپنا علاج و معالجہ کر سکوں۔ اور قرض سے خلاصی حاصل کر سکوں۔ ایک گھنٹہ تک اسی کشمکش میں مبتلا رہی۔ اور یہ خیالات بڑی دیر تک میرے دماغ میں گھومتے رہے۔ قریب تھا کہ میں ہارمان بن جاؤں۔ مگر پھر میری نگاہ آپ کے باپ کی طرف اٹھی۔ جو آنسوؤں سے تر تھا۔ لہذا میں نے توت برداشت سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ آگے بڑھی پیچھے کی پرواہ نہ کی۔

ارمان - یہ بات میرے لئے بڑی مشکل و دشوار تھی۔ کہ میں خود ہی علیحدہ ہو جاؤں۔ مگر اس سے زیادہ مشکل کہ آپ کے باپ کو اپنے سامنے روتے دیکھوں۔ اور آپ کی بہن کی زندگی کو برباد کرنے اور خاتمہ زندگی کا سبب بنوں۔

اے ارمان - میں آپ سے دلی پیار کرتی ہوں۔ محبت کے نشیب و فراز سے اچھی طرح واقف ہوں۔ جب آپ کا والد آپ کی بہن کے متعلق باتیں کر رہا تھا۔ تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ میں اسکو بستر پر پڑے آنسوؤں کے درمیان دیکھ رہی ہوں۔ کہ وہ بڑی لمبا جت سے میری طرف ہاتھ بڑھا رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے۔ محترمہ! مجھے نجات دلا دو۔

میری کمزوری اور جوانی پر رحم کر۔ اسکی ان باتوں سے

مِنَ الْإِثْرِ فِي نَفْسِي مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَشْعُرَ بِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ شَأْنٌ
مِثْلُ شَأْنِي .

إِنِّي حَرَمْتُ فِي مَبْدَأِ حَيَاتِي سَعَادَةَ الزَّوْجِيَّةِ وَهَنَاءَهَا ، وَلَقِيتُ
بِسَبَبِ ذَلِكَ مِنَ الشَّقَاءِ مَا لَا أزالُ أَبْكِيهِ حَتَّى الْيَوْمِ ، فَلَا يَبِيجُ
حُزْنِي ، وَلَا يَسْتِيرُ كَأَمْنٍ لَوْعَتِي مِثْلَ أَنْ أَرَى بَيْنَ النَّاسِ فِتَاءً
مَحْرُومَةً السَّعَادَةِ هَلِي .

إِنِّي أَحَبُّ وَهِيَ نَحْبٌ ، وَلَا بَدَّ لَوَاحِدَةً مِمَّا أَنْ تَمُوتَ فِدَاءً
عَنِ الْآخَرَى ، فَلَأَمْتُ أَنَا فِدَاءً عَنْهَا ، لِأَنَّهَا أَخْتُكَ ، وَلِأَنَّهَا لَمْ
تَعْرِفْ فِي حَيَاتِهَا ذَنْبًا تَسْتَحِقُّ بِسَبَبِهِ الشَّقَاءَ .

وَكُنْتُ كُلَّمَا ذَكَرْتُ أَنَّهَا سَتُصْبِحُ سَعِيدَةً هَانئةً مِنْ بَعْدِي وَكُرَائِي
لِي شَبَحَهَا ، وَهِيَ لِابْنَةٍ ثَوْبٌ عَرَسَهَا الْأَيْضُ الْجَمِيلُ . وَسَائِرَةٌ
إِلَى الْكَنِيسَةِ بِجَانِبِ خَطِيئِهَا . طَارَ قَلْبِي فَرِحًا وَسُرُورًا وَهَانَ عَلَيَّ
كُلُّ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ غَبَطَتِهَا وَهَنَائِهَا .

نَعَمْ إِنَّ الضَّرْبَةَ الَّتِي سَأَسْتَقْبِلُهَا شَدِيدَةٌ جَدًّا ، لَا يَقْوَى عَلَيْهَا
قَلْبِي . وَلَكِنِّي سَأَحْتَمِلُهَا بِصَبْرٍ وَسَكُونٍ ؛ لِأَنَّ أَبَاكَ سَيُصْبِحُ رَاضِيًا
عَنِّي . وَلِأَنَّكَ سَتَعْلَمُ فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ سِرَّ تَضَحِيَّتِي ، فَتُحِبُّنِي
فَوْقَ مَا أَحْبَبْتَنِي ! وَلِأَنَّ أَخْتُكَ سَتُصْبِحُ سَعِيدَةً مُغْتَبَطَةً بِعَيْشِهَا
وَحُبِّهَا ؛ وَسَيَكُونُ اسْمِي بَيْنَ الْأَسْمَاءِ الَّتِي تَدْعُوهَا اللَّهُ فِي صَلَوَاتِهَا
بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ .

جَاءَتِ السَّاعَةُ الَّتِي أَقُولُ فِيهَا لِأَبْنِكَ كَلِمَتِي الْآخِرَةَ ، وَلَقَدْ
كَانَتْ شَدِيدَةً هَائِلَةً أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَغْفِرَ لِي بِمَا لَقِيتُ فِيهَا مِنَ الْأَلَامِ
مَاضِي ذُنُوبِي وَآتِيهَا ، كَمَا أَسْأَلُهُ إِلَّا يَذِيقَ مَرَارَتَهَا قَلْبَ امْرَأَةٍ
عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِي .

میرے دل پر ایسا اثر ہو رہا تھا جس کا اندازہ وہی عورت کر سکتی ہے جو میرے
 جیسے موقف پر کھڑی ہو۔ میں ابتدائی زندگی میں زوجیت کی سعادت سے ناکام
 ہو گئی تھی۔ اور اسی وجہ سے میں نے بد نصیبوں کا منہ دیکھا کہ آج تک گزیرے وقت
 کو رو رہی ہوں۔ میرے غم اور سوزش باطنی سے اس کو بڑا ہی بچان ہوتا ہے کہ میں ایک
 ایسی نوجوان لڑکی دیکھوں جو میری طرح بد نصیب ہو۔ میری بھی محبت ہے اور وہ بھی محبت کرتی
 ہے۔ اور یہ بھی ضروری امر ہے کہ ایک قسم میں سے دوسرے پر قربان ہو جائے۔ تو میں ہی
 اسکی خاطر قربان ہونا پسند کر دوں گی۔ کیونکہ وہ آپکی بہن ہے جس نے ایسا کوئی گناہ نہیں
 کیا جس کی سزا ملے۔ جب بھی اس بات کو یاد کرتی کہ وہ میرے پاس خوش بختی
 کی زندگی بسر کرے گی۔ اور مجھے اس کے عروس کی زیبائشی کپڑے دکھائی دیئے اور اسے
 اپنے منگیتر کے ساتھ کنبہ کی طرف جاتے دیکھتی تو میرا دل خوشی سے اچھلنے لگتا۔ اور
 ہر شے مجھے خوشی کی راہ میں آسان نظر آنے لگتی۔

پھر وہ میرا استقبال کرے گی۔ بڑی سخت ہوگی جس کو میرا دل برداشت نہیں
 کرے گا۔ مگر اس کو بڑے تحمل و سکون سے برداشت کروں گی کیونکہ اس وقت آپ کا
 والد مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ آپ بھی جلد ہی میرے جذبات پر بانی کو معلوم کر لیں گے۔
 تو پہلے سے کہیں زیادہ۔ مجھ سے پیار کریں گے اور آپکی بہن اپنی خوشی سے اور
 زندگی محبت شادمانی ہوگی۔ اور میرے لئے اللہ سے رحم و کرم کی استدعا کرے گی۔
 اب گھر میں پہنچی کہ میں تیرے باپ سے فیصلہ کن بات کہہ دوں وہ گھڑی بڑی نازک
 تھی۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ پہلے گناہ کو ان مصائب و آلام کے بدلے عاف فرمائے۔
 اور یہ دعا کرتی ہوں کہ اس طرح کی تکلیف میرے بعد کسی صنف نازک کو نصیب نہ ہو۔

قُنتُ مِنْ مَكَانِي كَأَنِّي أَنْزَعُ نَفْسِي مِنَ الْأَرْضِ انْتِزَاعًا وَمَسَيْتُ
إِلَى أَيْتِكَ كَمَا يَمْشِي الْحَلَّانُ (۱) إِلَى مَصْرَعِهِ حَتَّى جَثَوْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ،
وَأَخَذْتُ بِيَدِهِ ، فَاسْتَفَاقَ مِنْ غَشِيَتِهِ وَنَظَرَ إِلَيَّ ذَاهِلًا مُسَلُّوهُمَا .
فَقُلْتُ لَهُ : أَتَعْتَقِدُ يَا سَيِّدِي أَنِّي أَحِبُّ وَكَذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ :
حُبًّا هُوَ مُنْتَهَى مَا تَسْتَطِيعُ امْرَأَةٌ أَنْ تَحْتَمِلَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ :
وَأَنْ هَذَا الْحُبُّ هُوَ كُلُّ أَمَالِي وَسَعَائِنِي ، وَمَا أَمَلِكُ فِي الْحَيَاةِ ؟
قَالَ : نَعَمْ يَا بَنِيَّ ، قُلْتُ : قَدْ صَحَّحْتَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنِكَ فَعَدَّ إِلَيْهَا
وَبَشَّرَهَا بِسَعَادَةِ الْمُسْتَقْبَلِ وَمَسِيرِهِ وَقَالَ لَهَا : إِنَّ امْرَأَةً لَا تَعْرِفُكَ ،
وَلَمْ تَرَكَ فِي نَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِهَا ، وَلَكِنَّهَا تَحِبُّكَ وَتَشْفِقُ عَلَيْكَ ..
تَمَوَّتْ أَلَانَ مِنْ أَجْلِكَ ، فَاسْأَلِي اللَّهَ لَهَا الرَّحْمَةَ وَالْغُفْرَانَ .

فَهَلَّلُ وَجْهَهُ بِشْرًا وَسُرُورًا ، وَلَمْ يَدْعُ كَلِمَةً مِنْ كَلِمَاتِ الشُّكْرِ
وَالثَّنَاءِ إِلَّا أَفْضَى رِبًّا إِلَيَّ فَانْسَانِي سُرُورَهُ وَاعْتِبَاطَهُ أَلَمَ الصَّرْبَةِ الَّتِي
أَصَابَتْ كَبِدِي ، وَاسْتَحَالَ حُزْنِي اسْتِحَابِي إِلَى رَاحَةٍ وَسَكُونٍ ،
فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى أَنْ لَمْ يَرِ فِي وَجْهِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مَا يَنْغِصُ عَلَيْهِ
سُرُورَهُ وَاعْتِبَاطَهُ .

وَهُنَا شَعَرْتُ بِحَرَكَةٍ عِنْدَ بَابِ الْغُرْفَةِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا « بَرُودَنْسُ »
تَشِيرٌ إِلَيَّ بِيَدَيْهَا . فَذَهَبْتُ إِلَيْهَا فَأَعْطَتْنِي كِتَابًا جَاءَ بِهِ الْبَرِيدُ فَقَرَأْتُ
عَنْوَانَهُ فَإِذَا هُوَ بِحَطِّ الْمَرْكُزِيِّ « جَانِ فِيلِبِّ » فَعَلِمْتُ مَا بَتَّصَمْتُهُ
قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ بِمَا أَفْعَلُ ،
فَذَهَبْتُ مُسْرِعَةً إِلَى غُرْفَةِ مَكْتَبِي كَأَنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْرِضَ لِي فِي
طَرِيقِي مَا يُرْعِزُ عَزِيمَتِي ، وَهُنَاكَ قَرَأْتُ الْكِتَابَ وَكَتَبْتُ لِصَاحِبِهِ
فِي بَطَّاقَةٍ صَغِيرَةٍ هَذِهِ الْكَلِمَةَ « سَأَتَعَشَى عِنْدَكَ اللَّيْلَةَ » ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهَا
بَرُودَنْسَ لِتُلْقِيهَا فِي صَنْدُوقِ الْبَرِيدِ ، وَعَدْتُ إِلَى أَيْتِكَ فَوَجَدْتُهُ

میں اپنی بگڑ سے اٹھی جس طرح کہ اپنے آپ کو زمین کی بکڑ سے لچھڑا رہی ہوں۔ اور تیرے
 باپ کی طرف بڑھی۔ جیسے مقتول قتل گاہ کی طرف جاتا ہے۔ میں اس کے برابر گھٹنوں کے
 بل بیٹھ گئی۔ اور اس کا ہاتھ پکڑا تو اپنی غشی سے سنبھل گئی۔ اور میری طرف مدہوشوں کی
 طرح دیکھنے لگی۔ میں نے ان سے کہا۔ آقا۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ میں آپ کے لڑکے سے
 محبت کرتی ہوں۔ جواب دیا ہاں۔ میں نے کہا۔ ایسی محبت جتنی کہ ایک عورت کے
 بس میں ہوتی ہے۔ وہ بولے ہاں۔ میں نے کہا۔ یہ محبت میرا سارا سرمایہ زندگی
 اور دل کی خوشی اور آرزو ہے۔ وہ بولے ہاں بیٹی۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے اس کو
 تیری بیٹی کے لئے قربان کر دیا ہے۔ جائیے اس کو روشن مستقبل کی خوشخبری سنا دیجئے۔
 اور اس کو کہنا کہ ایک عورت جو تیری شکل سے ناواقف اور ساری زندگی تجھ سے
 ملاقات نہیں کی۔ وہ تجھ سے محبت کرتی ہے اور تیرے اوپر قربان ہونا اور موت کو قبول
 کرتی ہے۔ تو اس کے لئے اللہ سے رحمت و رضوان کی درخواست کر۔ یہ سن کر چہرہ خوشی
 سے دمک اٹھا۔ اور انہوں مدح و تشکر کا ہر کلمہ کہہ ڈالا۔ تو ان کی خوشی نے اس آگ کو
 بجھلادیا جو میرے جگر کو جلا رہی تھی۔ میرا غم خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے خدا کی تعریف کی۔
 انہوں نے اس وقت میرے چہرے پر کوئی ایسی بات نہ دیکھی جو میرے اندر کی خوشی کو ملبس کر دیتی۔
 اس وقت دروازے کے قریب آہٹ محسوس ہوئی۔ تو نے توجہ دی تو میرا دوسرا
 اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھی۔ میں اسکے پاس گئی۔ تو اس کے ہاتھ میں ایک جوا بھی ڈاکیہ دیکر گیا
 تھا جب پر پڑھی تو معلوم فلپ کا تحریر نامہ ہے میں پڑھنے سے پہلے ہی مضمون کو بجانپ گئی تھی۔ میرے
 دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لاکھ عمل سے پہلے ہی میری بیٹی کو وحی بھیج دی ہے میں جلدی
 سے کمرے میں آگئی میں ڈر رہی تھی۔ کہ کہیں اس راہ میں ایسی چیز کاوٹ نہ بن جائے جو میرے عزم کو
 بدل دے یہاں بیٹھ کر میں خط پڑھا اور اس چھوٹے کفن کے ہتے پر یہ کلمات لکھ دیئے
 کہ آج رات میں آپکے پاس کھانا کھاؤں گی۔ پھر یہ تحریر شدہ کاغذ بڑونس کو دینی تاکہ
 بکس میں ڈال آئے۔ اور آئے۔

حَيْثُ تَرَكْتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ أَرْمَانَ لَا يَعْلَمُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ زِيَارَتِكَ
هَذِهِ فَاسْتَمْتَعْنَا عَنْهُ حِينَ تَلَقَّاهُ ، وَمَا كُتِبَ إِلَيْهِ كِتَابٌ مَقَاطِعَةٍ لَا
يَشْكُ فِيَّ أَنِّي صَاحِبَةُ الرَّأْيِ فِيهِ ، وَأَنْ لَا يَدَّ لَكَ فِيمَا كَانَ ، وَسَيَعْلَمُ
الْيَوْمَ أَوْ غَدًا أَنِّي قَدْ اتَّصَلْتُ بِرَجُلٍ غَيْرَةٍ فَبَرَى أَنِّي قَدْ خَشِيتُ
وَعَدَرْتُ بَعْدَهُ فَلَا يَجِدُ لَهُ بُدَاً مِنْ أَنْ يُسَافِرَ مَعَكَ قَاطِعًا رِجَاءَهُ
مَعِي ، وَرُبَّمَا تَأَلَّمَ لِهَذِهِ الصَّدْمَةِ بِضَعَةِ أَيَّامٍ أَوْ بِضَعَةِ أَسَابِيعٍ فَلَا تَحْتَمِلُ
بِذَلِكَ ، فَسَبَيْتِي حَيْثُ فِي قَلْبِهِ ، كَمَا يَبْنِي كُلُّ حُبِّ فِي كُلِّ قَلْبٍ ،
غَيْرَ أَنْ لِي عِنْدَكَ طَلَبَةٌ وَاحِدَةٌ لَا أُرِيدُ مِنْكَ سَوَاهَا ، فَهَلْ تَسْمَعُ
لِي بِهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ أَسْمَعُ لَكَ بِكُلِّ شَيْءٍ ، قُلْتُ : إِنَّ مَرِيضَةً
مُشْرِفَةً ، وَإِنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي أَكَابِدُهَا كَثِيرًا مَا بَتَحَدَّثُ النَّاسَ عَنْهَا
أَنَّهُ لَا تَتْرُكُ صَاحِبَهَا طَالَتْ أُمَّ قَصُرَتْ حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ إِلَى قَبْرِهِ ،
فَكُلُّ مَا أَسْأَلُكَ إِيَّاهُ أَنْ تَأْذِنَ لِأَرْمَانَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَعْلَمُ فِيهِ أَنِّي
قَدْ أَصْبَحْتُ عَلَى حَافَةِ قَبْرِ أَبِي أَنْ يَأْتِيَنِي لِأَرَاهُ وَأُودِعُهُ الْوِدَاعَ الْأَخِيرَ
وَأَعْتَدِرُ لَهُ عَنْ ذَنْبِي الَّذِي أَذْنَبْتُهُ إِلَيْهِ حَتَّى لَا أَخْسِرَ حُبَّهُ وَاجْتِرَامَهُ
حَبَّةً وَوَيْتَةً ... فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً دَامِعَةً وَقَالَ : وَارْحَمْتَاهُ لَكَ يَا
بَنِي ، أَنِّي أَعِدُّكَ بِمَا أَرَدْتِ ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ لَكَ الشِّفَاءَ وَالْعِزَّاءَ ...
ثُمَّ حَاوَلَ أَنْ يُعْرِضَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعُونَةِ فَأَبَيْتُ ذَلِكَ إِبَاءً شَدِيدًا ،
وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّنِي لَمْ أَيْعِ نَفْسِي يَا سَيِّدِي بَيْعًا ، بَلْ وَهَبْتُهَا هِبَةً ،
فَأَخَذَ رَأْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَبَّلَنِي فِي جَيْبِي قَبْلَةً كَانَتْ خَيْرَ جَزَاءٍ لِي
عَلَى تَضْيِيقِي الَّتِي ضَحَيْتُ بِهَا وَوَدَّعْنِي وَمَضَى .

فَمَا أَبْعُدُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى قُمْتُ إِلَى خَزَائِنِي فَجَمَعْتُ رِثَابِي ،
وَمَا بَقِيَ لِي مِنْ حِلَايَ وَوَضَعْتُهَا فِي حَقِيْبَتِي ، وَسَافَرْتُ مَعَ بَرَّوْدَنْسِ
إِلَى بَارَبِسِ ، وَذَهَبْتُ إِلَى مَزْرِعِي هُنَاكَ فَكَتَبْتُ إِلَيْكَ فِيهِ ذَلِكَ الْكِتَابَ
الَّذِي تَعْلَمُهُ ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ كَمْ سَكَبْتُ مِنَ الدَّمُوعِ ، وَكَمْ وَقَفَ قَلْبِي
بَيْنَ كُلِّ كَلِمَةٍ ، وَمَا يَلِيهَا أَثْنَاءُ كِتَابَتِهِ حَتَّى أَتَمَّمْتُهُ ، فَأَعْطَيْتُهُ حَارِسَ

جہاں وہ بیٹھے تھے وہیں ان کو موجود پایا۔ تو میں نے کہا۔ آپ کے یہاں آنے کا حال ارمان معلوم نہ
 ہو اس سے آپ میں تو بالکل یہاں ذکر نہ کریں۔ میں عنقریب اس سے قطع تعلق کی چٹھی لکھوں گی وہ
 ہی سمجھے گا کہ میں بذات خود لکھی ہے۔ اور آپ کی اس میں بالکل کوئی مداخلت نہیں۔ اس کو آج کل
 بتہ چل جائے گا کہ میں نے اس کی جگہ کسی اور کو دل میں جگہ دے دی ہے۔ تو اس کو اعتماد ہو
 جائے گا کہ میں نے اس سے بیوفائی اور دغا کیا ہے۔ تو اس کو اس کے سوا کوئی راستہ نظر
 نہیں آئے گا کہ ناامید ہو کر آپ کے پاس چلا آئے گا۔ وہ اس صدمہ سے چند دن یا کچھ زیادہ
 بے دل برداشتہ ہوگا۔ تو آپ فکر نہ کریں۔ کیونکہ میری محبت آہستہ آہستہ اس کے سینے سے
 گل جائے گی۔ جیسے ہر محبت ہر دل میں سر جاتی ہے۔ البتہ میرا صرف ایک مطالبہ ہے۔
 در کچھ نہیں تو کیا آپ مجھ پر رحم کریں گے۔ وہ بولے ہر چیز دوں گا۔ میں نے کہا میں بیمار
 ریب المرگ ہوں۔ مجھے اس بیماری نے گھیرا ہوا ہے جو اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ آدمی کو چھوڑتی
 ہیں۔ خواہ اس کا حملہ تھوڑا ہو یا زیادہ حتیٰ کہ قبر تک پہنچا دیتی ہے۔ میری آخری یہ درخواست
 ہے کہ ارمان کو میرے مرتے وقت میرے قریب آنے دیں۔ تاکہ میں اس کو آخری وقت
 وداع کہہ سکوں اور گناہ کی معافی طلب کر سکوں۔ اور عذر پیش کر دوں جو میں
 نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ تاکہ زندگی اور خاتمہ زندگی کے بعد اس کے دل کو ٹھوکر نہ لگے۔ وہ
 لسوڈوں سے تر آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگے اور بولے میری بیٹی اللہ تجھ پر رحم کرے وہ آپ کو
 شفا دے اور میں وعدہ کرتا ہوں پھر وہ بطور امداد کچھ پیش کرنے لگے تو میں سختی سے انکار
 کر دیا۔ اور کہا کہ اتنا میں نے اپنی جان کو فروخت نہیں کیا۔ بلکہ یہ کیا ہے تو انہوں نے میرے
 سر کو ہاتھوں سے تھام لیا اور بوسہ دیا۔ جو میری قربانی کا بہترین صلہ اور معاوضہ تھا۔ پھر الوداع کہہ
 کر مجھ سے رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد میں اپنی اماری کی طرف لپکی۔ اپنے ملبوسات کو اکٹھا کیا
 اور پچھلے پورا اٹھا کر اپنی گھٹری میں رکھا اور برڈانس کے ساتھ پیرس روانہ ہو گئی۔ وہاں اپنے
 گھر گئی اور وہ چٹھی تحریر کی جس کا آپ کو علم ہے۔ خدا جانتا ہے لکھتے ہوئے میں نے
 کتنے آنسو بہائے اور کتنی بار الفاظ پر رُک رُک جاتی اور مسیحا دل دھڑکنے
 لگتا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کو پورا کر کے چوکیدار کے حوالے کر دیا ہے۔

الْمَزَلِ وَأَوْصِيْتَهُ أَنْ يُسَلِّمَهُ إِلَيْكَ عِنْدَ مَجِيئِكَ . ثُمَّ ذَهَبَتْ لِلْوَفَاءِ بِعَهْدِ
الْمُرَكِّزِ .

أَمَّا حَيَاتِي مَعَ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفْصَحَ عَلَيْكَ مِنْهَا
شَيْئًا عَلَيْكَ مِنْهَا سَوَى أَنْ أَقُولَ لَكَ : إِنَّهُ لَمْ يُرِي فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي كَانَ
يَتَخَيَّلُهَا ، وَبِمَيِّ نَفْسَهُ بِهَا ، وَلَمْ أَرَ فِيهِ الرَّجُلَ الَّذِي يُؤْنِسُنِي وَيَخْلِطُ
نَفْسَهُ بِنَفْسِي فَافْتَرَقْنَا فَأَصْبَحْتُ لَا أَعْرِفُ لِي فِي الْعَالَمِ صَدِيقًا صَادِقًا ،
وَلَا كَاذِبًا

هَذِهِ قِصَّتِي يَا أَرْمَانَ كَمَا هِيَ ، وَهَذَا ذَنْبِي الَّذِي أَذْبَتَهُ إِلَيْكَ ..
فَهَلْ تَرَى بَعْدَ ذَلِكَ أَنِّي خَائِتَةٌ أَوْ خَادِعَةٌ ؟

قَلْبِي بِمُحَدِّثِي أَنِّي سَأَمُوتُ قَبْلَ أَنْ أَرَكَ ، وَأَمَلِي بِمُجِئِي إِلَيْ سَائِلِي
مَا فِي نَفْسِكَ مِنَ الْمَوْجِدَةِ عَلَيَّ لَا يَسْتَمِرُّ إِلَيَّ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَأَنَّكَ
سَتَعُودُ إِلَى بَارِيْسَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَتَعَانِي لَكَ فِيهَا النَّاعِي ، لِزُرُورِ
قَبْرِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الْمُسْكِينَةِ الَّتِي تَوَلَّتْ سَعَادَةَ قَلْبِكَ وَهَنَاءَهُ حَقَبَةً مِنْ
أَيَّامِ حَيَاتِكَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا فَارِغَةً الْيَدِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى
مِنْ حُبِّكَ وَعَظْفِكَ ، وَرَبِّمَا بَلَغَ بِكَ الْإِهْتِمَامُ بِشَأْنِهَا أَنْ تَحَاوِلَ
مَعْرِفَةَ مَا تَمَّ لَهَا مِنْ بَعْدِكَ إِلَى أَنْ ذَهَبَ بِهَا الْمَوْتُ إِلَى قَبْرِهَا .

فَهَانِذَا أَكْتُبُ هَذِهِ الْمَذَكِرَاتِ ، وَأَتْرُكُهَا لَكَ عِنْدَ بَرُودِ نَسْرِ
لَعَلَّكَ تَقْرَأُهَا فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا كَمَا تَنْظُرُ إِلَى كِتَابِ اعْتِرَافِ
مُقَدَّسٍ قَدْ أَلْبَسَهُ الْمَوْتُ ثَوْبَ الْعُكْهَارَةِ وَالْبِرَاءَةِ فَتُصَدِّقُ مَا فِيهِ
تَعْفُو عَنِّي ، فَيُبْرِئُ عَفْوَكَ ظُلْمَاتِ قَبْرِي ، وَيُؤْنِسُ وَحْشَةَ نَفْسِي

اور اس کو تاکید کر رہی کہ جب تو آٹے خط اس کے حوالہ کر دیں پھر میں وعدہ کے مطابق فلپ کے پاس چلی گئی۔

اس شخص کے ساتھ کیا گزری کچھ نہ پوچھئے۔ بس اتنا بتا سکتی ہوں کہ اس نے مجھ میں وہ عورت نہ دیکھی جس کا تصور کر رہا اور آرنہ ویس رُلا رہا تھا۔ اور میں نے اس کو وہ مرد نہ پایا جو میرے سے دل لگاٹے اور میرے ساتھ یک جان دو قالب ہو جائے۔ لہذا عالم میں علیحدگی اختیار کر لی۔ اب اس دنیا میں میرا کوئی جھوٹا سچا دوست نہیں ہے۔ ارمان۔ یہ ہے میرا تمام واقعہ جس میں میں نے آپ کے ساتھ گناہ کیا تو کیا آپ دھوکے باز خائن سمجھیں گے؟ میرا دل چاہتا ہے کہ ملنے سے قبل اس دار فانی سے رخصت ہو جاؤں اور میری اُمید مجھے خیال دلاتی ہے۔ جو آپ کو مجھ پر غصہ ہے وہ میرے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد نہ رہے گا۔ اور آپ اس وقت پیرس آئیں گے جبکہ میری انتقال کی خبر پائیں گے۔ تاکہ آپ اس ناچار عورت کی جائے دفن دیکھ لیں۔ جو کچھ عرصہ آپکی زندگی کی خوشی بنی رہی۔ پھر اس دار فانی سے خالی ہاتھ رخصت ہو گئی۔ حتیٰ کہ آپکی اور عطا وقت سے بھی۔ شاید آپ کو یہ تمنا ہو۔ کہ اپنے جانے کے بعد تاحیات میرے ساتھ کیا ہوا یہ سب یادداشتیں میں تحریر کر کے پروٹنس کو ڈے دیتی ہوں۔ شاید بعد میں یہ پڑھنا آپ کو نصیب ہو۔ اور آپ اس کو ایسی نگاہ سے دیکھیں جس طرح کسی مقدس چیز کو احتراماً دیکھا جاتا ہے۔ جس کو موت پاکیزگی اور طہارت کا لباس اور طرہ دیا ہو۔ اور آپ اسکے مصدق ہوں۔ اور معاف کر دیں۔ آپ کی معافیوں سے میری جانے والے دفن منور ہو جائے گی اور خوف نفس فرد ہو جائیگا۔

أَيْنَ أَنْتَ يَا أَرْمَانُ ؟ أَنْتَ بَعِيدٌ عَنِّي جِدًّا ، بَعِيدٌ بِجِسْمِكَ وَبِقَلْبِكَ ،
لَأَنَّكَ لَمْ تَهْمَلْ كِتَابِي الَّذِي كَتَبْتَهُ لَكَ وَدَعَوْتُكَ فِيهِ لِزِيَارَتِي وَسَمَاعِ
إِعْتِرَافِي الْأَخِيرِ إِلَّا لِأَنَّ مَا كَانَ فِي نَفْسِكَ مِنَ الْعُتْبِ وَالْمَوْجَدَةِ عَلَيَّ
قَدْ اسْتَحَالَ إِلَى نِسْيَانٍ وَإِغْفَالٍ ، فَأَصْبَحْتَ لَا تَذْكُرُنِي كَمَا يَذْكُرُ
الْمُحِبُّ حَبِيبَهُ ، وَلَا تَعْطِفُ عَلَيَّ كَمَا يَعْطِفُ الصَّادِقُ عَلَى صَدِيقِهِ ،
فَلَيْكُنْ مَا أَرَادَ اللَّهُ وَلْتَدُمْ لَكَ تِلْكَ السَّعَادَةُ الَّتِي تَنْعَمُ بِهَا بَيْنَ أَهْلِكَ
وَقَوْمِكَ ، فَإِنِّي غَيْرٌ وَاجِدَةٌ عَلَيْكَ ، وَلَا نَاقِمَةٌ مِنْكَ شَيْئًا ، وَلَا
حَامِلَةٌ لَكَ فِي نَفْسِي إِلَّا الْحُبَّ وَالْإِخْلَاصَ وَالرِّضَا بِكُلِّ مَا
تَأْتِي ، وَمَا تَدْعُ .

لِي عِدَّةُ أَيَّامٍ لَمْ أَرْ فِيهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، لِأَنَّ الطَّيِّبَ مَنَعَنِي
مِنَ الْخُرُوجِ ، وَلِأَنَّ أَصْدِقَائِي الَّذِينَ كَانُوا يَعْرِفُونَنِي فِيمَا مَضَى
قَدْ أَصْبَحُوا يَقْنَعُونَ مِن زِيَارَتِي بِإِرْسَالِ بَطَاقَاتِهِمْ إِلَيَّ مَعَ خَادِمَتِي ،
فَمَا يَنْصَرِفُونَ مُسْرِعِينَ كَأَنَّمَا يَفْرُونَ مِنْ أَمْرٍ يَخِيفُهُمْ ، وَلَقَدْ كَانُوا
قَبْلَ الْيَوْمِ إِذَا أُرْسَلُوها لَبُّوا يَنْتَظِرُونَ السَّاعَاتِ الطَّوَالَ حَتَّى آذُنُ
لَهُمْ بِالْمُقَابَلَةِ ، فَإِذَا ظَفَرُوا بِهَا طَارُوا بِهَا فَرَحًا وَسُرُورًا ، وَإِنْ
حَرَمُواها عَادُوا آسِفِينَ مَحْزُونِينَ .

لَا أَذْرِي لِمَ لَا يَقْطَعُونَ بَطَاقَاتِهِمْ كَمَا قَطَعُوا زِيَارَاتِهِمْ ؟ فَقَدْ
كَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ سَيَرُونَنِي بَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ صَاحِبَةَ الْجِسْمِ
طَيِّبَةَ النَّفْسِ ، أَصْلَحَ لِلْمُعَاشِرَةِ وَالْمُخَادِنَةِ كَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَنِي
مِنْ قَبْلُ . فَهَمُّ فِي ظَنِّهِمْ مُحْطُونَ .

لَقَدْ أَحْسَنُوا فِيمَا عَمِلُوا ، فَإِنِّي أَصْبَحْتُ لَا آئِسُ بِأَحَدٍ فِي الْعَالَمِ
سِوَى نَفْسِي . وَلَا آئِسُ بِنَفْسِي إِلَّا لِأَنِّي أَسْتَطِيعُ مَتَى خَلَوْتُ بِهَا

إِدوستر کرنا

۳ جنوری ۱۹۵۱ء۔ ارمان تم کدھر ہو۔ آپ تو مجھ سے دُور ہو گئے ہیں، آپ کا وجود اور دل بھی۔ کیونکہ جو خط میں نے آپ کو ملاقات اور انصری اعتراف کو سننے کے لئے بھیجی تھی۔ اس بات کا جواب نہ آنا اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ آپ ناراض ہیں۔ یا اور جو کچھ ناراضگی تھی۔ وہ بھول و غفلت میں بدل گئی۔ لہذا اب آپ مجھے بھول گئے۔ ہیں۔ جیسے ایک دوست دوسرے کو بھول جاتا ہے۔ اور یاد نہیں کرتے۔ اور اس طرح مجھ پر مہربانی نہیں کرتے جس طرح ایک محب دوسرے پر کرتا ہے، وہی ہوگا جو منظورِ خدا ہوگا۔ اگر آپ اہل خانہ میں سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ تو خدا کو بے ہمیشہ آپ کو ایسی ہی زندگی میسر آئے جو خوشیوں سے سرشار ہو مجھے اس کا کوئی رنج و اطمینان اور افسوس نہیں بلکہ میں تو آپ کا اخلاصِ محبت اور خوشنودی چاہتی ہوں، چند دن گزر گئے ہیں۔ کہ کسی انسان کی طرف میری نگاہ نہیں اٹھی۔ کیونکہ ڈاکٹر نے مجھے چلنے پھرنے سے منع کر دیا ہے اور اس وجہ سے بھی جو پرانے دوست تھے اور گزے ہوئے زمانہ میں ان کا شمار مخلص دوستوں میں ہوتا تھا۔ اب صرف خط ملاقات ملازمہ کو دے کر واپس ہو جاتے ہیں جیسے ان کو کوئی ڈر ہے۔ حالانکہ آپ سے پہلے جب خط بھیجتے تھے تو کئی کئی گھنٹے انتظار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ میں انہیں بلا لیتی تو وہ لوگ سعادۂ پر بڑے خوش ہوتے اگر محروم لوٹا دیتی تو مایوس ہو جاتے اور افسوس کرتے اور واپس لوٹ جاتے مجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے خطوط ملاقاتی کیوں بند نہیں کرتے جیسا میں نے ملاقاتوں کو بند کر دیا ہے۔ اور میرے صحیح ہونے کی امید کرتے ہیں کہ میں معاشرت کے قابل ہو جاؤں گی پہلے کی طرح یہ بالکل ناممکن ہے۔ ان لوگوں نے اچھا کیا جو کچھ کیا۔ کیونکہ میں اپنے نفس کے بغیر کسی سے پُر سکون نہیں ہوں۔ اپنے سے بھی مانوس اس وجہ سے کہ علیحدگی میں جاؤں تو تیرے متعلق۔

أَنْ أُسْأَلَ عَنْكَ فَتَذَكِّرُنِي بِكَ وَبِتِلْكَ الْأَيَّامِ السَّعِيدَةِ الَّتِي قَضَيْتَهَا
مَعَكَ فِي بَوَّجِيْفَالٍ ، وَذِكْرِي فَتِلْكَ الْأَيَّامِ هِيَ الْعَزَاءُ الْبَاقِي لِي عَنْ
جَمِيعِ مَا خَسِرْتُ يَدِي .

مَا كُنْتُ أَظُنُّ يَا أَرْمَانُ أَنَّ جِسْمَ الْإِنْسَانِ يَحْتَمِلُ كُلَّ هَذِهِ الْأَلَامِ
الَّتِي أَكَايِدُهَا ، فَلَقَدْ تَمَّرْتُ فِي سَاعَاتٍ أَعْتَقِدُ فِيهَا أَنَّ الْأَلَمَ الَّذِي أَكَايِدُهُ
إِنَّمَا هُوَ أَلَمُ الزَّرْعِ ، وَأَنْبِي فِي السَّاعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ سَاعَاتِ حَيَاتِي ،
فَإِذَا اسْتَفَقْتُ قُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا أَلَمُ الْمَرِيضِ ، وَقَدْ عَجَزْتُ
عَنْهُ ، فَمَنْ لِي بِاحْتِمَالِ أَلَمِ الْمَوْتِ ؟

عَلَى أَنْ نَفْسِي تُحَدِّثُنِي أَحْيَانًا أَنَّهُ إِنْ قَلَدَ لِي أَنْ أُرَاكَ بِجَانِبِي
فِي يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ بَرِئْتُ مِنْ مَرَضِي ، وَتَرَاجَعْتُ نَفْسِي وَعَدْتُ
إِلَى رَاحَتِي وَسَكُونِي ، فَهَلْ يُقَدِّرُ لِي اللَّهُ ذَلِكَ ؟

لَا أَعْلَمُ ، فَالْمُسْتَقْبَلُ بِيَدِ اللَّهِ فَلْيَقْدِرِ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَلْيَفْعَلْ مَا
يُرِيدُ .

...

۳۴ يَنَايِرُ ۱۸۵۱

لَمْ أَفَارِقْ سَرِيرِي مِنْذُ أَيَّامٍ طَوَالٍ إِلَّا صَبَاحَ هَذَا الْيَوْمِ ، فَجَلَسْتُ
قَلِيلًا بِجَانِبِ نَافِذَتِي ، وَأَشْرَفْتُ مِنْهَا عَلَى الْحَيَاةِ الْعَامَّةِ فَوَقَعَ نَظْرِي
عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ كُنْتُ أَعْرِفُهُمْ مِنْ قَبْلِ سَائِرِينَ فِي طَرِيقِهِمْ لَاهِنًا
مَغْشُوبِينَ ، وَلَمْ أَرُ بَيْنَهُمْ مَنْ وَقَعَ نَظْرُهُ إِلَيَّ نَوَافِدِ عَرَفِي مَرَّةً وَاحِدَةً
كَأَنَّمَا يَمْرُونَ بَيْتًا لَا يَعْرِفُونَهُ ، وَلَا أَعْهَدُ لَهُمْ بِهِ مِنْ قَبْلُ .

مَا أَشَدُّ وَحْشَتِي ! وَمَا أَضْيَقُ صَدْرِي ! وَمَا أَثْقَلُ هَذَا الْجَدَارُ
الَّذِي يَلُورُ حَوْلِي ؟

اپنے دل سے دریافت کروں اور وہ جواب دے تیرا اور ان کا تذکرہ کرے جو
میں نے دن تیرے ساتھ زندگی کے ابو جیفال گاؤں میں گزارے۔ ان دنوں کی یاد ہی
میرے لئے باعث سکون ہے اور میرے خسارے کا ازالہ و معاوضہ ہے۔
ارمان! مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ جسم اس کا ایسی تکلیفوں کو برداشت کر سکتا ہے جو مجھ پر پڑی
ہیں۔ کیونکہ گھنٹوں گزر جاتے ہیں۔ کہ میں جو تکلیفیں برداشت کر رہی ہوں تصور کرتی
ہوں کہ یہ نزع کی تکلیفیں ہیں۔ اور میں زندگی کے آخری موڑ پر پہنچ چکی ہوں جب کچھ
آفاقہ ہوتا ہے۔ تو کہتی ہوں۔ کہ یہ بیماری کی تکلیف ہے۔ جس کو برداشت کرنے سے
تنگ آگئی ہوں۔

تو موت کی سختیوں کو کیسے برداشت کر دنگی اس کے علاوہ میرا دل کہتا ہے۔ اگر
مقدر میں ایک بار آپ سے ملنا نصیب ہو گیا تو میری بیماری ختم ہو جائے گی اور
میں شفا یاب ہو کر دل کا سکون پاؤں گی۔ اور میں اپنی راحت و سکون دوبارہ
حاصل کروں گی۔ تو کیا اللہ ایسا میرے مقدر میں لکھ دے مجھے معلوم نہیں کیونکہ مستقبل
تو خدا کے ہاتھ میں ہے چاہے تو مقدر کر دے چاہے محروم رکھے۔

۲۴ جنوری ۱۸۵۱ء - کئی دن سے میں بسترِ علالت سے نہیں اٹھ سکی۔
آج صبح تھوڑی دیر اٹھ کر بیٹھی ہوں۔ اور عام زندگی کو یاد کر رہی ہوں میری
نگاہ بہت سے لوگوں کو تلاش کر رہی ہے۔ جو ہنسی خوشی پھر رہے ہیں ان
میں سے کسی ایک نے بھی میرے کوٹھے کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ گویا کہ وہ
اسے گھر کی طرف سے گزر رہے ہیں جس کو وہ پہچانتے ہی نہیں۔ اور ان کو اس
سے قبل کوئی جان پہچان نہ تھی! میرا خوف کس قدر بڑھ گیا ہے اور میرا سینہ کس قدر
ہو گیا ہے اور میرے ارد گرد دور و دیوار کس قدر بھاری و بوجھل ہو گئے ہیں۔

لَا أَطْبِقُ النَّظَرَ إِلَى سَرِيرِي ، لِأَنَّ نَفْسِي تُحَدِّثُنِي أَنَّهُ سَيَكُونُ
عَمَّا قَلِيلٌ سَلَامٌ قَبْرِي ، وَلَا الْوُقُوفُ أَمَامَ مِرَاتِي ، لِأَنَّهَا تُحَدِّثُنِي عَنِ
نَفْسِي أَسْوَأَ الْأَحَادِيثِ وَأَشَامُهَا ، وَلَا الْإِشْرَافُ مِنْ نَافِلَتِي لِأَنَّهَا
تَذَكِّرُنِي بِحَيَاتِي الْمَاضِيَةِ السَّعِيدَةِ الَّتِي حَبَلُ بَيْتِي وَبَيْنَهَا ، فَأَيْنَ أَذْهَبُ
وَكَيْفَ أَعِيشُ ؟

لَا أَكُلُ إِلَّا طَعَامًا وَاحِدًا ، وَلَا أَرَى إِلَّا مَنْظَرًا مُتَكَرِّرًا ،
وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا صَوْتَ طَبِيبِي وَخَادِمَتِي خِينَمَا يَسْأَلَانِي عَنِّي صَبَاحَ
كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءً فَتُجِيبُهُ بِجَوَابٍ وَاحِدٍ ، حَتَّى مَلَكْتُ وَسَقَمْتُ
وَأَضْبَحْتُ أَشْعُرُ أَنَّ نَفْسِي سِجِينَةٌ فِي صَدْرِي ، سُجْنُ جِسْمِي
فِي عُرْفَتِي ، وَرُبَّمَا مَرَّتْ بِي سَاعَاتٌ يَقِفُ فِيهَا ذَهَبِي عَنِ التَّفَكِيرِ
وَخَاطِرِي عَنِ الْحَرَكَةِ ، وَيَنْقَطِعُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ يَوْمِي وَأَمْسِي وَعَدِي
وَكُلِّ شَيْءٍ فِي الْحَيَاةِ حَتَّى نَفْسِي .

السُّعَالُ يَهْدِمُ أَرْكَانَ صَدْرِي هَلْمًا ، وَالتَّوْمُ لَا يَلْمُ بَعْضِي إِلَّا
قَلِيلًا ، وَالطَّيِّبُ يُعَذِّبُنِي بِمَشَارِطِهِ وَضَمَادَاتِهِ عَذَابًا أَلِيمًا ،
وَكُلُّ يَوْمٍ أَشْعُرُ أَنَّ نَفْسِي يَزْدَادُ ضَيْقًا ، وَبَصْرِي يَزْدَادُ ظُلْمَةً ،
وَأَنَّ الْحَيَاةَ تَبْعُدُ عَنِّي نَاطِرِي سَيِّئًا فَسَيِّئًا ، حَتَّى أَكَادُ أَحْسِبَهَا مَشْبَعًا
مِنَ الْأَشْبَاحِ النَّائِيَةِ فَمَتَى يَنْقُضِي عَذَابِي ؟

۳۰ يناير سنة ۱۸۵۱

سَمِعْتُ صَبَاحَ الْيَوْمِ لِحَيَاةٍ كَثِيرًا فِي فَنَاءِ الْمَنْزِلِ فَسَأَلْتُ بَرُودَنْسَ :

اکھانس

۲ ذمخوں پر لنگنے کے لیے

میں اپنی چارپائی کی طرف نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ میرا دل مان چکا ہے۔ عنقریب یہی میری قبر کی بڑھی بنے گی۔ نہ تو شیشے کے آگے کھڑی سے نیچے دیکھتی ہوں۔ کیونکہ یہ میری اچھی گزری ہوئی زندگی کی یاد دلاتا ہے جس کی وجہ سے میرے درمیان پرے حاصل ہو گئے۔ تو کس طرف رخ کروں اور کیسے زندگی بسر کروں۔

ایک ہی قسم کا کھانا کھاتی ہوں ایک قسم کا منظر دیکھتی ہوں۔ اور صرف اپنے ڈاکٹر یا خادمہ کی آواز سنتی ہوں جبکہ میرا معالج روزانہ میری خادمہ سے میری حالت کے بارے میں دریافت کرتا ہے۔ اور اس کا ایک جواب ہوتا ہے۔ کہ میں یہاں غمگین ہو گئی ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ذہن میرا میرے سینے میں مقید کر دیا گیا ہے۔ کئی دفعہ ایسے کئی کئی گھنٹے گزر جاتے ہیں۔ کہ میرا ذہن سوچنے سے اور دل کی دھڑکن سے رُک جاتا ہے۔ اور میرے کاروبار میرے صبح و شام بلکہ زندگی کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ کھانسی میرے سینے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور نیند تھوڑی دیر کے لئے آنکھوں میں ٹھکانہ کر لیتی ہے۔ ادھر معالج کی مرہم پٹی کے علاوہ مصیبت نے بسیرا کر رکھا ہے۔

مجھے ہر روز ایسے محسوس ہوتا ہے۔ کہ میرا سانس تنگ ہو جاتا ہے۔ میری آنکھوں کی روشنی تاریکی میں ڈوب جاتی ہے۔ اور زندگی میری نگاہوں سے دھیرے دھیرے ہر چیز کو چھین لیتی ہے۔

تا آنکہ زندگی مجھے دُور کا ایک سایہ لگتی ہے۔ خدا جانے اس عذاب سے کب چھٹکارا ملے گا۔

۳۰ جنوری ۱۸۵۱ء

آج صبح سویرے گھر کے صحن میں بڑا شور و غل تھا میں نے بروڈنس سے معلوم کیا۔

مَا الْخَبْرُ ؟ فَذَهَبَتْ وَعَادَتْ إِلَيَّ تَبِكِي وَتَقُولُ : إِنَّهُمْ بِحِجْرُونَ
 أَثَاتَ الْمَنْزِلِ يَا سَيِّدَتِي ، فَقُلْتُ : دَعِيهِمْ يَفْعَلُوا مَا يَشَاؤُونَ ، وَمَا
 هِيَ إِلَّا لِحْظَاتٌ قَلِيلَةٌ حَتَّى دَخَلُوا غُرْفَتِي مُنْدَفِعِينَ مُتَصَابِحِينَ ،
 وَلَمْ يَمْرَسْ بِخَاطِرٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَرْفَعَ قُبْعَهُ عَنْ رَأْسِهِ إِحْتِرَامًا لِصَاحِبَةِ
 الْمَنْزِلِ ، أَوْ يَخْفِضَ صَوْتَهُ إِشْفَاقًا عَلَى الْمَرِيضَةِ الْمُعَذِّبَةِ ، فَسُتُوا
 بِسَجَلُونَ كُلِّ مَا وَقَعَ نَظَرُهُمْ عَلَيْهِ ، وَخِفتُ أَنْ يَسْجَلُوا دَفْسَرَ
 مَذْكَرَاتِي فَأَشْرْتُ إِلَى بَرُودَنَسٍ أَنْ تُخْفِيَهُ عَنْهُمْ فَقَعَلْتُ نَحِيدَتُ
 اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ ، ثُمَّ وَصَلُوا إِلَى سَرِيرَتِي فَطَلَبَ أَحَدُ الدَّائِنِينَ حِجْرَةَ ،
 وَقَالَ إِنَّهُ ثَمِينٌ ، سَبِكُونُ لَهُ يَوْمَ الْبَيْعِ شَأْنٌ عَظِيمٌ ، فَأَفْهَمَهُ الْحَاجِزُ
 أَنَّ الْقَانُونَ يَسْتَشِي الْأُسْرَةَ وَفَرَشَهَا ، وَالْتَمَى فِي أُذُنِهِ كَلِمَةً أَحْسَبُ
 أَنِّي سَمِعْتَهُ يَقُولُ فِيهَا : إِنَّكَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهَا ،
 ثُمَّ أَنْصَرَفُوا بَعْدَ مَا تَرَكُوا عَلَى بَابِ بَيْتِي حَارِسًا لَا يُفَارِقُهُ لَيْلَةٌ
 وَنَهَارَةٌ ، فَكَبَيْتُ إِلَى « الدَّقِيقِ مَوْهَانِ » . وَهِيَ أَوَّلُ مَرَّةٍ كَتَبْتُ
 إِلَيْهِ فِيهَا اسْتَفْغَرَهُ ذَنبِي الَّذِي أَذْبَتُهُ إِلَيْهِ . وَأَشْكُو لَهُ مَا نَالَهُ يَدُ
 الْأَيَّامِ مِنِّي وَأَسْتَخْلِفُهُ بِذِكْرِي ابْنَتِهِ الْكَرِيمَةَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ لِزِيَارَتِي ،
 فَعَلَّ فَبِكِي عِنْدَمَا رَأَيْتِي ، وَلَا أَذْرِي هَلْ بَكَانِي أَوْ ذَكَرَ عِنْدَ رُؤْيِي
 مَصْرَعِي مَصْرَعِ ابْنَتِهِ الْأَخِيرِ فَبَكَاهَا ، ثُمَّ قَضَى بِجَانِبِ قَرَائِشِي
 سَاعَةً مُطَرِقًا صَامِتًا لَا يُحَدِّثُنِي إِلَّا قَلِيلًا وَلَا يَذْكَرُ الْمَاضِي بِكَلِمَةٍ
 وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ ذَهَبَ وَتَرَكَ فِي يَدِي بَرُودَنَسٍ ضَمَّةَ أُرَاقٍ اسْتَبَقَتْ
 بَعْضَهَا لِلنَّفَقَةِ وَاسْتَعَانَتْ بِبَاقِيهَا عَلَى تَأْجِيلِ بَيْعِ الْأَثَابِ بِضَعَةِ أَشْهُرٍ .

لَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ الْيَوْمَ أَكْثَرَ مِمَّا كَتَبْتُ فَإِنَّ الطَّبِيبَ
 مَا زَالَ يَلْعُحُّ عَلَيَّ جِسْمِي بِالْفَصْدِ حَتَّى أَوْهَاهُ وَاسْتَرْفَ دَمَهُ ، فَأَصْبَحْتُ
 لَا أَنْتَرِكُ حَرَكَةً إِلَّا شَعَرْتُ بِالْأَلَمِ الْعَظِيمِ .

إِ مَنَعُ كَرْنَا

کہ کیا ہے۔ وہ گئی تو روتی ہوئی واپس لوٹی کہ قرض لینے والے
 گھر کا سامان نرق کر وار ہے ہیں۔ میں نے کہا جو کچھ چاہیں کرنے دیں۔ تھوڑی دیر گزر
 گئی کہ میرے کمرے میں۔ دھڑام دھنختے چلاتے داخل ہوئے کسی کو بھی یہ خیال نہ آیا
 کہ گھر والی کے احترام میں سر سے ٹوپ اتار لیتا۔ وہ جس چیز کو دیکھتے تھرپ کر
 لیتے۔ میں ڈر رہی تھی کہ میرے رجسٹر جو یادداشتوں کے تھے ان کا بھی اندراج نہ
 کر لیں۔ میں نے پردوں کو اشارہ کیا کہ اسکو چھپا دے۔ تو اس نے چھپا دیا۔ میں نے
 اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر وہ میرے بستر تک آ پہنچے۔ تو ایک قرض خواہ نے اسکو بھی قرق
 کروانا چاہا۔ بولا یہ بہت قیمتی ہے مہنگے داموں بازار میں فروخت ہو جائے گا۔ تو قرق
 کرنے والوں کو میں نے جواب دیا کہ بستر و چار پائی و فرش قرقی سے مستثنیٰ ہیں۔ اد
 آہستہ سے کان میں کچھ کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس نے کہا تھا۔ آپ سونے
 کے بعد قرق کروا سکتے ہیں۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور نگہبان دروازے پر چھوڑ گئے۔
 جو ہر وقت نگرانی کرتا ہے میں نے ڈیوک موہن کو خط لکھا۔ جس میں اپنی غلطی کا اعتراف
 کر کے معافی کی درخواست کی تھی۔ اور اس بات کی شکایت کی جو زمانے کی نیرنگیوں
 نے میرے ساتھ کیا ہے میں اسکو اسکی محروم بیٹی کی قسم دلائی تھی۔ کہ میری ملاقات
 کے لئے آنا۔ تو وہ آیا اور دیکھتے ہی رو پڑا۔ معلوم نہیں مجھ پر رو یا یا میری حالت
 زار کو دیکھ کر اپنی بیٹی کی حالت کو یاد کر کے رو یا پھر ایک گھنٹہ تک سر کو جھکائے بیٹھا رہا۔
 بہت کم بات اور ماضی کے بارے میں ایک بات تک کہی پھر چلا گیا اور برڈولس کے ہاتھوں میں
 کچھ روپیے لے گیا۔ جس سے کچھ تو اسنے روزانہ کے خرچ میں صرف کر دیا اور باقی روپیہ کچھ ماہ سامان
 کی فروخت رکوانے میں صرف کر دیا۔ آج میں اسے زیادہ تحریر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ڈاکٹر سوچتا رہا کہ
 کہ قصہ کرونگا۔ اور اس نے میرے جسم کو لاغر کر دیا۔ اور بہت سا خون نکال دیا لہذا اب میں
 حرکت کرتی ہوں تو شدید درد محسوس کرتی ہوں۔

إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَسْعَدُ أَيَّامِي وَأَهْنُوها ، فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مِنْ أَيْتِكَ
كِتَابٌ هَذَا نَصَّه :

سَيَّلْتَنِي :

إِنِّي أَتَوَجَّعُ لِكَ تَوَجُّعًا شَدِيدًا ، فَقَدْ عَلِمْتُ بِالْأَمْسِ مِنْ بَعْضِ
الْوَافِدِينَ إِلَيَّ وَنَيْسِ أَنَّكَ مَرِيضَةٌ مَرَضًا شَدِيدًا مُنْذَ شَهْرَيْنِ ، وَأَنَّكَ
لَا تَخْرُجِينَ مِنْ مَنزِلِكَ إِلَّا قَلِيلًا ، فَأَسْأَلُ اللَّهَ لَكَ الشِّفَاءَ وَالْعِزَّاءَ ،
وَأَضْرَعُ إِلَيْهِ أَنْ يَجْزِيكَ خَيْرًا بِمَا قَاسَبَتْ مِنَ الْآلَامِ وَالْأَوْجَاعِ
فِي سَبِيلِي وَسَبِيلِ ابْنَتِي ، وَأُبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ تَقَبَّلَ قُرْبَانَكَ الَّذِي
قَلَنْتَهُ إِلَيْهِ ، فَإِنَّ سُورَانَ قَدْ تَرَوَّجَتْ مِنْ خَطِيئَتِهَا مُنْذَ عَشْرِينَ
يَوْمًا وَأَصْبَحَتْ هَائِلَةً بِحُبِّهَا وَعَيْشِهَا كَمَا أَرَدْتَ لَهَا ، وَأَنَّهَا وَإِنْ لَمْ
تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ أَمْرِ تِلْكَ الْقِصَّةِ الَّتِي نَعَلِمُهَا شَيْئًا فَقَدْ قُلْتَ لَهَا : إِنْ
بَعْضُ النَّاسِ - وَلَمْ أَسْمَعْ لَهَا - قَدْ ضَحَى بِنَفْسِهِ وَبِسَعَادَتِهِ فِي سَبِيلِ
سَعَادَتِكَ وَهَنَائِكَ ، فَلَا تَتْرِكِي الدُّعَاءَ لَهُ فِي جَمِيعِ صَلَوَاتِكَ بِجَزِيلِ
الْأَجْرِ وَحَسَنِ الْمَثُوبَةِ ، فَهِيَ لَا تَرَاهُ تَدْعُو لَكَ صَبَاحَهَا وَمَسَاءَهَا
أَنْ يُحْسِنَ اللَّهُ إِلَيْكَ كَمَا أَحْسَنْتَ إِلَيْهَا .

أَمَّا الْكِتَابُ الَّذِي أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ أَرْمَانًا فِي أَوَائِلِ الشَّهْرِ الْمَاضِي
فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ إِلَّا الْيَوْمَ لِأَنَّهُ مُنْذُ فَارَقَكَ وَسَافَرَ إِلَى نَيْسِ ، لَمْ
يَسْتَطِعِ الْبَقَاءَ فِيهَا إِلَّا بِضَمَّةِ أَيَّامٍ ، ثُمَّ رَحَلَ عَنْهَا إِلَى الشَّرْقِ حَزْبِنَا
مَهْمُومًا مِنْ أَجْلِكَ ، وَكُنْتُ لَا أَعْرِفُ الْجِهَةَ الَّتِي يُقِيمُ فِيهَا فَلَمْ
أَسْتَطِعْ أَنْ أُرْسِلَهُ إِلَيْهِ حَتَّى عَرَفْتُهَا مُنْذَ أَيَّامٍ قَلِيلَةٍ فَأَرْسَلْتَهُ وَأَرْسَلْتُ
مَعَهُ كِتَابًا أَطْلَعُهُ فِيهِ عَلَى قِصَّتِكَ وَأَقُولُ لَهُ إِنَّنِي لَا أَرَى مَلَانًا يَمْنَعُنِي
بَعْدَ زَوَاجِ أُخْتِي مِنْ أَنْ آذِنَ لَهُ بِالسَّفَرِ إِلَى بَارَيْسِ وَالْبَقَاءِ فِيهَا مَا

أ. ج. ر. د. ۲ ج. د.

۲ فروری ۱۸۵۱ء - آج کا دن میرے لئے بہت اچھا ہے۔ کیونکہ آپ کے باپ کی طرف سے مجھے ایک تحریر نامہ موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ محترمہ! مجھے آپ کی طرف سے بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ کہ ادھر پہنچنے والے ایک آدمی سے پتہ چلا کہ آپ دو ماہ سخت بیماری سے دو چار ہیں۔ گھر سے نکلنا بہت کم ہے میں اللہ سے آپ کے شفا و سکون کی استدعا کرتا ہوں۔ اس سے انکساری سے التجا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کیونکہ آپ نے میری بیٹی کے لئے بڑے دکھ اٹھائے ہیں۔ میں آپ کو اچھی بات بتاتا ہوں کہ اللہ نے آپ کی مُقدس قربانی کو قبول فرمایا۔ کیونکہ بیس دن ہوئے سوسان سے میری بیٹی کی شادی ہو گئی۔ اور وہ اچھی زندگی گزار رہی ہے۔ جیسا کہ میں چاہتا تھا۔ اگرچہ وہ اس قصہ کو جو ہمیں معلوم ہے نہیں جانتی۔ مگر میں نے اس کو بتا دیا ہے کہ ایک شخص نے تیری زندگی کی خوشی کے لئے اپنی زندگی کی سعادتوں کو قربان کر دیا ہے۔ تو میں اپنی نمازوں میں اس کے لئے اجرِ عظیم اور ثواب کی دعا کرتا ہوں اور وہ بھی صبح و شام تیرے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر احسان عظیم کرے جیسا کہ تو نے کیا ہے۔ پچھلے ماہ کے اوائل میں جو خط میں نے ارمان کو لکھا تھا۔ وہ اس ہی کو ملا ہے کیونکہ جب وہ تجھ سے جدا ہوا ہے وہ نہیں چلا آیا ہے۔ اور یہاں صرف تھوڑے دن گزار کر پھر آپ کی طرف سے کبیرہ خاطر ہو کر مشرق کی طرف چلا گیا۔ مجھے اس کے مقام قیام کا کوئی پتہ نہ تھا۔ اس لئے یہ چٹھی اس کی طرف روانہ کر سکا حتیٰ کہ کچھ دن پہلے اس کا علم ہوا تو اس کو چٹھی بھیج دی اور تیرے تمام واقعہ سے اسے آگاہ کر دیا ہے اور اسے کہہ دیا ہے کہ اب بہن کی شادی کے بعد تمہیں کوئی ضمانت نہیں۔

شاءت انی ، وَأَحْسِبُ أَنَّهُ يَصِلُ إِلَيْكَ فِي عَهْدٍ قَرِيبٍ .

سَلْتُ إِلَيْكَ مَعَ كِتَابِي هَذَا عَشْرَةَ آلَافٍ فَرَنْكَ أَرْجُو أَنْ
تَبِيحَهَا مِنِّي ، وَأَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهَا بِالْعَيْنِ الَّتِي تَنْظُرُ بِهَا الْفَتَاةَ إِلَى هَدِيَّةٍ
أَبِيهَا الَّذِي يُحِبُّهَا وَيَجْلِسُهَا ، فَإِنْ فَعَلْتَ أَحْسَبُ إِلَيَّ بِذَلِكَ إِحْسَانًا
عَظِيمًا .

لِي الْأَمَلُ أَنْ أَسْمَعَ عَمَّا قَلِيلٍ خَيْرِ شَأْنِكَ ، وَأَرْجُو أَنْ أَرَكَ
فِي مُسْتَقْبَلِ الْأَيَّامِ نَاعِمَةً بِصِحَّتِكَ وَسَعَادَتِكَ .

« دوفال »

فَمَا قَرَأْتُهُ حَتَّى شَعَرْتُ بِهَزَّةٍ مِنَ السَّرُورِ فِي قَلْبِي لَمْ أَشْعُرْ بِمِثْلِهَا
مَدَّ فَارَقْتُكَ حَتَّى الْيَوْمِ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ سَوْسَانَ قَدْ تَزَوَّجَتْ ، وَذَلِكَ
مَا كُنْتُ أَرْجُو لَهَا ، وَأَنَّكَ لَا تَزَالُ تُحِبُّنِي ، وَقَدْ أَخَافُ نِسْيَانَكَ
أَكْثَرَ مِمَّا أَخَافُ عَتَبَكَ ، وَأَنْتِي سَأْرَاكَ عَمَّا قَلِيلٍ ، وَتِلْكَ آمَالِي
فِي الْحَيَاةِ .

أَمَّا الْهَدِيَّةُ الَّتِي أَرْسَلْتُهَا إِلَيْكَ أَبُوكَ فَقَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا بِالْعَيْنِ الَّتِي
أَرَادَهَا فَقَبِلْتُهَا شَاكِرَةً لَهُ حَامِدَةً ، أَحْسَنُ اللَّهُ إِلَيْكَ كَمَا أَحْسَنَ إِلَيَّ .

۳ فبرابر سنه ۱۸۵۱

أَسْتَطَعْتُ أَنْ أَنَامَ لَيْلَةً أَمِينٍ أَكْثَرَ مِنْ كُلِّ لَيْلَةٍ ، لِأَنَّ السَّرُورَ
الَّذِي تَرَكَهُ كِتَابُ أَبِيكَ فِي نَفْسِي شَغَلَنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَقِيقٍ عَنِ
الْمَنِيِّ ، وَفِي الصُّبْحِ قَالَ لِي طَبِيبِي إِنَّكَ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ .
وَإِنَّ الشَّمْسَ مُشْرِقَةً ، وَالْهَوَاءَ فَاتِرًا عَالِيًا ، فَأَخْرَجَنِي فِي مَرْكَبَتِكَ

اسمعی سے ہٹانا

اور جس وقت تک تمہارا دل چاہے وہاں رہ سکتے ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ جلد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ میں اس خط کے ساتھ آپ کے لئے دس ہزار فرسنگ بھیج رہا ہوں۔ اُمید کرتا ہوں کہ آپ اس ایک مخلص باپ کا ہدیہ سمجھ کر قبول فرمائیں گی۔ ایسا باپ جو اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہے۔ اور اس کی عزت کرتا ہے۔ اگر آپ اس ہدیہ کو قبول کریں گی تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ اُمید کرتا ہوں کہ میں جلد ہی آپکی بیماری کے ختم ہونے کی خبر سنوں گا اور آپ صحت و تندرستی کے ساتھ مستقبل میں دیکھوں گا۔ مفصل اس تحریر نامہ کو پڑھ کر میرے جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کہ جب آپ جدا ہوتے تھے۔ آج تک ایسی خوشی نصیب نہ ہوئی تھی کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ سوسان کی شادی ہو گئی ہے۔ اسی کی مجھے خواہش تھی۔ اور اب تک مجھے پیار و محبت کرتے ہیں۔ میں آپکی ڈانٹ ڈپٹ و عتاب سے اتنی نہیں خوف کھاتی جتنا کہ آپ کے چھوڑ جانے سے۔ کہ آپ مجھے بھول نہ جائیں۔ میں عنقریب آپکی ملاقات سے محفوظ ہوں گی یہ تمام میری آرزوئیں اور تمنا نہیں ہیں۔ آپ کے باپ نے جو ہدیہ روانہ کیا ہے۔ میں نے اس کو ایسی نگاہ سے دیکھا جس طرح کہ ان کی تمنا تھی۔ اور شکر یہ ادا کرتے ہوئے قبول کر لیا۔ اللہ نے ان کو اس احسان کا بدلہ دے دیا۔ جو انہوں نے مجھ پر کیا ہے۔ ۳ فروری ۱۸۵۱ء۔ میں پہلی تمام راتوں کی نسبت آج بڑے آرام سے سوئی۔ کیونکہ وہ خوشی جو آپ کے باپ کے خط کی وجہ سے ہوئی۔ اس نے میری ذاتی تکلیفوں کو بھی بھلا دیا ہے۔ صبح معالج نے کہا۔ آج تم ہر دن سے اچھی ہو۔ سورج روشنی ہے اور ہوا نرم ہے۔ آج ایک گھنٹہ کے لئے سواری میں بیٹھ کر

إِلَى بَعْضِ التَّنَزُّهَاتِ مَاعَةً ، ثُمَّ عُوْدِي ، فَخَرَجْتُ إِلَى عَابَاتِ
 الدَانِزَلِيهِ ، فَرَأَيْتُهَا زَاهِرَةً بِالحَيَاةِ وَالجمالِ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ
 فِيهَا ضَاحِكِينَ مُتَهَلِّلِينَ مُغْتَبِطِينَ بِسَعَادَةٍ لَا يَعْرِفُونَ قَيْسَهَا كَمَا
 نَعْرِفُهَا امْرَأَةً مُحْرُومَةً مِنْهَا مِثْلِي ، فَلَمْ أَحْسِدْهُمْ عَلَى نِعْمَتِهِمُ الَّتِي
 آتَاهُمُ اللهُ ، بَلْ دَعَوْتُ لَهُمْ لِبَقَائِهَا وَدَوَامِهَا ، إِلَّا أَنِّي حَزَنْتُ
 عَلَى نَفْسِي حُزْنًا شَدِيدًا حِينَمَا رَأَيْتُ أَنَّ كَثِيرًا مِّنْ مَّعَارِفِي المَاضِينَ
 قَدْ مَرُّوا عَلَى مَقْرَبَةٍ مِنِّي ، وَلَمْ يَعْرِفُونِي ، وَرَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ
 إِلَيَّ ، وَقَدْ مَرَّ بِجَانِبِ مَرْكَبِي نَظَرَ التَّخَيُّلِ المَتَّوِّمِ ، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ
 أَنْ لَوَى وَجْهَهُ عَنِّي وَمَضَى لِسَبِيلِهِ ، وَقَدْ اسْتَقَرَّ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ يَرَى
 امْرَأَةً غَيْرَ المُرَاةِ الَّتِي يَعْرِفُهَا .

فَعَلِمْتُ أَنِّي قَدْ تَغَيَّرْتُ تَغْيِيرًا عَظِيمًا ، وَأَنَّ مِرَاتِي مَا كَانَتْ
 تَكْذِبُنِي حِينَمَا تُحَدِّثُنِي عَن نَحْوِي وَإِصْفَارِي ، وَاسْتِحَالَةِ صُورَتِي
 بَلْ صَدَقْتَنِي كَمَا صَدَقَنِي النَّاسُ .

ثُمَّ رَأَيْتُ الشَّمْسَ قَدْ نَوَاوَتْ وَرَاءَ حِجَابِهَا فَعَدْتُ إِلَى مَنْزِلِي
 وَقَدْ زَالَ مِن نَفْسِي ذَلِكَ الخَاطِرُ الَّذِي أَحْزَنَنِي ، وَحَلَّ مَحَلَّهُ خَاطِرُ
 آخَرَ خَيْرٌ مِنْهُ ، وَهُوَ أَنِّي سَأَرَاكَ عَمَّا قَلِيلًا .

وَسَيَقْضِي بِلِقَائِكَ عَهْدَ بَوْمِي وَشِقَاتِي ..

• • •

۷ فبراير سنة ۱۸۵۱

مَا أَحْسِبُ أَنَّكَ مُدْرِكِي يَا أَرْمَانُ ، فَقَدْ بَلَغَتْ بِي العِلَّةُ مَتَهَادًا
 وَأَصْبَحْتُ لَا أَحْدُ الرَّاحَةَ فِي قِيَامٍ وَلَا قُعُودٍ ، وَلَا نَوْمٍ وَلَا بَقْظَةٍ
 وَانْتَشَرَتْ الأَلَامُ والأَوْجَاعُ فِي جَمِيعِ أَعْضَائِي وَمَفَاصِلِي ، وَكَانَ

إِ تَبْدِيلِي

کسی سیرگاہ میں جاؤ۔ پھر واپس آجاتا تو میں شانزہ زبید کے مرغزارہ کی طرف چلی گئی میں نے
 اسے زندگی و جمال سے بھرپور دیکھا اور لوگوں کو ہتاش بشاش ایک ایسی خوشی
 سے ہم آغوش پایا جس کی قدر و قیمت وہ میرے جیسی بد نصیب عورت کی طرح
 نہیں جانتے تو مجھے ان کی سعادت پر حسد نہیں ہوا بلکہ میں نے انکی سعادت کی
 بقا کے لئے دعا مانگی مگر یہ بات دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ میرے بعض سابق جانتے والے
 میرے بالکل نزدیک سے گزر گئے لیکن میرے ساتھ کلام تک نہیں کیا۔ اس شخص کو میں
 نے بغور دیکھا جو میری طرف گھور کر دیکھ رہا ہے۔ جو کوئی مبتلائے خیال و وہم دیکھتا
 ہے وہ میری گاڑی کے قریب سے گزرا۔ پھر جلدی جلدی اس نے چہرے کو پھیر لیا۔
 اور تیز قدم اٹھاتے ہوئے گزر گیا۔ اس ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ وہ ایک
 عورت کو نکاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہے۔ مگر اس کو نہیں معلوم جس سے اسکی جان پہچان
 تو میں نے پہچان لیا۔ کہ میں بہت تبدیل ہو چکی ہوں اور میرا آئینہ
 سچا ہے جبکہ وہ میرے ڈبلے پن اور چہرے کی زردی کے بارے میں مجھے بتاتا تھا۔
 آئینے نے سچ کہا اور اسکی سچائی کی گواہی لوگوں نے دے دی۔
 پھر میں نے دیکھا کہ سوج پر وہ نشین ہو گیا ہے تو میں گھر واپس آگئی۔ اور میرے دل سے وہ
 خوف ختم ہو گیا جس نے مجھے مغموم بنا رکھا تھا۔ اور اسکی جگہ ایک
 اچھا خیال پیدا ہو گیا۔ کہ عنقریب مجھے اچھی ملاقات اور شرف دیدار نصیب ہو گیا۔ او
 جلد ہی آپ کی ملاقات کی بدولت میرے بڑے بڑے دن رخصت ہو جائیں گے۔

۷ فروری ۱۸۵۱ء - ارمان - میرا یہ خیال ہے تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے کیونکہ
 بیماری اپنی حد کو پہنچ چکی ہے۔ اور میں اٹھنے بیٹھنے سونے اور جاگنے میں کوئی آرام
 نہیں پاتی۔ دردِ غم میرے تمام اعضاء و مفاصل میں رچ چکے ہیں۔ گویا کہ

حَجَرًا مِنْ الْأَحْجَارِ الْعَاتِبَةِ مُنْتَدِّ عَلَى صَدْرِي بِمَنْعِي التَّنَفُّسَ وَالْحَرَكَةَ ،
 وَقَدْ عَجِزْتُ الْيَوْمَ عَنْ أَنْ أَنْتَقِلَ مِنْ صَرْبِرِي إِلَى مَكَّتِي فَأَمَرْتُ
 بَرُودَنْسَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِمِخْبَرَتِي وَدَفْرَتِي حَيْثُ أَنَا ، فَجَاءَتْ بِهِمَا
 إِلَيَّ ، فَأَنَا الْآنَ أَكْتُبُ إِلَيْكَ وَأَنَا فِي فَرَاثِي ، فَتَى أَرَاكَ يَسَا
 أَرْمَانُ لِأَحْيَا بِرُؤْيُوتِكَ أَوْ أَوْدِعَكَ قَبْلَ أَنْ أَمُوتَ ؟

• • •

۱۰ فبرابر سنه ۱۸۵۱

أَمَلِي فِي الْحَيَاةِ ضَعِيفٌ جِدًّا ، مَا هُوَ الْمَوْتُ يَدْنُو مِنِّي رُؤْيَا
 رُؤْيَا ، لَمْ تَأْتِ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ يَا أَرْمَانُ ، وَأَطْنُ أَنِّي سَأَمُوتُ
 قَبْلَ أَنْ أَرَاكَ ، إِنَّ الْمَوْتَ عَجِيفٌ جِدًّا يَمْلَأُ قَلْبِي رُعبًا وَهَوْلًا ،
 لَا أَعْلَمُ كَيْفَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْكُنَ وَحْدِي نِلكَ الْحَفْرَةِ الْمَوْحِنَةَ
 الْمُظْلَمَةَ الَّتِي لَا أُتِيسُ لِي فِيهَا وَلَا سَمِيرٌ ، لَمْ أَمْتَعْ بِالْحَيَاةِ طَوِيلًا
 وَكَانَتْ كُلُّ سَعَادَتِي فِيهَا آمَالًا وَأَحْلَامًا ، وَمَهَانِدًا أَمُوتُ قَبْلَ أَنْ
 أَرَى شَيْئًا مِنْ آمَالِي وَأَحْلَامِي ، مَا أَحْلَى الْحَيَاةَ وَأَمْرٌ فَرَّاقَهَا ، لَمْ
 أَنْلِ مِنْهَا طَائِلًا ، وَلِكِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أَتْرُكَهَا ، لَقَدْ سَعَدَ الَّذِينَ
 يَعْمُرُونَ فِي الْحَيَاةِ طَوِيلًا ، ثُمَّ يَمُوتُونَ فَيَتْرُكُونَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذُرِّيَّةً
 صَالِحَةً أَوْ عَمَلًا طَيِّبًا يَعْشُونَ بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمْ زَمَانًا أَطْوَلَ رِمًا عَاشُوا ،
 أَمَا أَنَا فَإِنِّي سَأَمُوتُ فِي رَبِيعِ حَيَاتِي ، وَسَيَمُوتُ ذِكْرِي فِي السَّاعَةِ
 الَّتِي أَمُوتُ فِيهَا ، وَكَأَنِّي لَمْ أَعِشْ فِي الْحَيَاةِ يَوْمًا وَاحِدًا ، وَالْأَسْفَاةُ
 عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي حَيَاتِي الْمَاضِيَةِ ، إِنِّي أَذْفَعُ الْيَوْمَ مِمَّنْ ذَنُوبِي وَأَثَامِي
 أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ، لَقَدْ كُنْتُ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفْتَحَ بِالْمِضْعَةِ وَالْجُرْعَةِ
 وَلَا أَمُدُّ عَيْنِي إِلَى مَا تَقْصُرُ عَنْهُ يَدِي فَلَمْ أَفْعَلْ ، فَهَانِدًا لَا أَسْبِغُ
 الْمِضْعَةَ وَلَا الْجُرْعَةَ ، وَلَا أَجِدُ السَّبِيلَ إِلَى الْعَيْشِ عَلَى أَبِي صُورَةَ

ایسا ہی آراء کو بائیں سانسے والا ہے اور وہم اولاد یہ لقمہ ہا گھونٹ

ایک بھاری پتھر میرے سینے پر پڑا ہے جو مجھے حس و حرکت سے روکتا ہے۔ آج میں اپنی چار پائی سے ریڈنگ روم تک نہیں جاسکی۔ تو میں نے پڑانس سے قلم و دو ات منگوائی وہ لائی تو بستر پر دراندہ ہی آپ کو خط سیکھ رہی ہوں۔ ارمان میری ملاقات آپ سے کب ہوگی۔ تاکہ میں تیرے دیکھتے زندگی پاؤں یا آخرت کی طرف روانہ ہونے سے قبل الوداع کہوں۔

۱۰ فروری ۱۹۵۱ء۔ میں اب زندگی سے بالکل مایوس ہو چکی ہوں۔ موت بالکل میرے نزدیک پہنچ چکی ہے۔ ارمان تم اب تک نہیں آئے۔ میرا خیال ہے کہ تمہاری ملاقات و دیدار سے پہلے ہی رخصتِ آخرت ہو جاؤں گی۔ موت بڑی سخت ڈروانی چیز ہے۔ میرے دل کو خوف سے بھر دیتی ہے۔ معلوم نہیں میں کیسے اس وحشتناک ظلمت کے گڑھے میں اکیلی رہوں گی۔ جہاں نہ کوئی محبت کرنے والا اور نہ کوئی بات چیت کرنے والا۔ میں زندگی سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتی۔ ساری زندگی امیدوں اور تنائوں کی سعادت میں گزر گئی۔ زندگی کس قدر حسین ہے۔ مگر اس کا فراق کتنا تلخ ہے۔ مجھے زندہ رہنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا مگر پھر بھی مرنے کو اور زندگی کو چھوڑنے کیلئے دل تیار نہیں ہوتا۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو لمبی عمر پاتے ہیں پھر مر جاتے ہیں اور اولاد صالح چھوڑ کر یا کوئی نیک کام کر جاتے ہیں۔ جو زندگی کے بعد عرصہ دراز تک اس کے واسطے سے زندہ رہتے ہیں۔ تو میں صرف بہارِ زندگی کو بھی نہ موٹ سکی اسی دوران بہار مر جاؤں گی۔ اور میری یاد اسی وقت ختم ہو جائے گی جس وقت اس دنیا کو چھوڑوں گی۔ گویا کہ میں ایک بھی زندہ نہ رہی ہوں۔ افسوس! میں اپنی سابقہ زندگی پر کتنا ظلم کیا۔ آج میں اپنے فعل بد کی بھاری قیمت ادا کر رہی ہوں میں ایک ٹی ایک گھونٹ پانی پر قناعت کر سکتی تھی اور یہ بھی میرے بس میں تھا کہ اس چیز کو جسکو ہاتھ پہنچنے سے قاصر ہے نہ دیکھتی۔ مگر میں ایسا کرنے سے قاصر رہی اس وقت یہ حالت ہے کہ ایک گھونٹ اور ایک لقمہ تک مضم نہیں کر سکتی اور کس طرح بھی زندگی کی راہ کو نہیں پاتی۔

كَانَتْ ، أَهْكَذَا أَخْرَجَ مِنَ الدُّنْيَا غَرِيبَةً عَنْهَا كَمَا دَخَلْتُ فِيهَا لَا
 بِخَضْرٍ مُوتِي قَرِيبٌ .. وَلَا يَنْكِحُنِي عَلِيٌّ صَدِيقٌ ؟ أَهْكَذَا تَنْتَهِي حَيَاتِي
 فِي السَّاعَةِ الَّتِي أَحْبَبْتُهَا فِيهَا وَأَصْبَحْتُ عَلَى مَرْحَلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ أَحْلَامِي ،
 وَأَمَانِي ؟ آه لَوْ يُمَهِّلُنِي الْمَوْتُ قَلِيلًا فَرُبَّمَا كُنْتُ عَلَى مَقَرَبَةٍ مِنِّي فَأَنْظُرُ
 إِلَيْكَ نَظْرَةً وَاحِدَةً ... ثُمَّ أَمُوتُ .. لَا أَمَلٌ لِي فِي ذَلِكَ . فَقَدْ رَأَيْتُ
 طَيْبِي صَبَاحَ الْيَوْمِ يُلْقِي فِي أُذُنِ خَادِمَتِي ، وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ عِنْدِي
 كَلِمَةً فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَدَارَتْ حَوْلَهَا .. وَلَمْ تَقُلْهَا .. وَمَا أَحْسَبُهَا إِلَّا
 تِلْكَ الْكَلِمَةَ الْهَائِلَةَ : لَا أَكَادُ أَبْصُرُ شَيْئًا مِمَّا حَوْلِي حَتَّى يَبَاضَ
 الصَّحِيفَةُ الَّتِي فِي يَدِي .. كُنْتُ قَبْلَ الْيَوْمِ أَنْفَتُ الدَّمَ وَحَدَهُ ، وَالْآنَ
 أَنْفَتُ أَفْلَازُ رَفْتِي مَضْبُوعَةً بِالدَّمِ ، مَنْ لِي بِكَأْسٍ مِنَ السُّمِّ أَشْرَبَهَا
 جَزَعَةً وَوَاحِدَةً فَاسْتَرْبِحُ مِنْ هَذَا الْعَذَابِ الَّذِي يُسَاوِرُنِي ، وَلَكِنْ
 أَيُّ فَائِدَةٍ لِي مِنْ ذَلِكَ وَهَا هُوَ ذَا الْمَوْتِ يَمْشِي إِلَيَّ بِاسْرِعٍ مِمَّا أَمْشِي
 إِلَيْهِ ؟ رَحِمَتِكَ اللَّهُمَّ وَإِحْسَانِكَ فَأَنْتَ وَحْدَكَ الْعَالَمُ بِمِقْدَارِ الْمَنِيِّ
 وَعَذَابِي ، فَارْحَمْنِي وَهَوِّنْ عَلَيَّ أَمْرِي ، وَامْنَحْنِي إِحْدَى الرَّاحَتَيْنِ .

لَا أَرَى شَيْئًا ، وَلَا أَعْرِفُ مَاذَا أَقُولُ ، وَرُبَّمَا كَانَتْ هَذِهِ
 الْكَلِمَاتُ آخِرَ مَا تَخْطُهُ يَدِي !

• • •

١٤ فبراير سنة ١٨٥١

لَا تَحْزَنْ عَلَيَّ كَثِيرًا بَعْدَ مَوْتِي يَا أَرْمَانَ ، فَحَسْبِي مِنْكَ أَنْ تَذْكُرْنِي
 وَلَا تَبَايُنِي ، وَأَبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَجَابَ لِدُعَائِي فَالْقَى فِي نَفْسِي
 مِنْدَ الْأَمْسِ بُرْدَ الرَّاحَةِ وَالْيَقِينِ ، وَمَخَا مِنْ قَلْبِي جَمِيعَ مَخَافِهِ
 وَوَسَاوِيهِ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنِّي ، وَغَفَرَ لِي ذَنْبِي ، وَأَصْبَحْتُ
 لَا أَخْشَى الْمَوْتَ وَلَا أَخَافُ بَعْدَهُ ، وَلَا أَجْزَعُ مِنَ الْآلَمِ ، وَلَا

إِذْ كُنْتُ

کیا میں دنیا سے اسی طرح فریبی اور مسافری کی حالت میں رخصت ہو جاؤں گی۔ کہ مرنے وقت میرے قریب نہ کوئی رشتہ دار ہو گا اور نہ کوئی رشتہ دار دوست۔ کیا میری زندگی کا خاتمہ اسی حالت میں کنارہ کش ہو جاؤں گی۔ آہ! کاش! کہ موت مجھے کوئی ڈھیل دے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں اور آپ کو ایک پل دیکھ لوں۔ اور مر جاؤں۔ اس کے علاوہ میری کوئی خواہش نہیں ہے۔ کل صبح میں نے اپنے مہالچ کو خادمہ کے کان میں کچھ کہتے ہوئے سنا جبکہ وہ میرے پاس سے ہو کر واپس لوٹا۔ جب میں اس بابے میں پوچھا تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ مجھے ٹال گئی حقیقت سے مجھے اگاہ نہ کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس نے وہ بات خطرناک کہی ہوگی۔ کیونکہ میرے قریب کی چیزیں مجھے دکھائی نہیں دیتیں۔ حتیٰ کہ جو کاغذ کا پرزہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اسکی رنگت سے نا آشنا ہوں۔ آج سے پہلے خون تھوکتی تھی۔ مگر آج پھیپھڑوں کے ٹکڑے رنگدار تھوک رہی ہوں۔ کاش کہ مجھے کوئی زہر بلا دیتا۔ جس کے ایک گھونٹ سے میں اس سے کیا نفع جبکہ موت میرے کندھوں پر سوار ہو گئی ہے۔ جبکہ میں اس پر سوار نہیں ہو سکتی۔ اے خالق و مالک۔ رحم و کرم کر۔ کیونکہ تو ہی میرے غدا کو سختی و مقدار کو جاننے والا ہے تو مجھ پر رحم کر اور میرے لئے میرے معدے کو آسان کر دے مجھے دو خوشیوں میں سے ایک شئی عطا فرما دے۔ مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مجھے یہ پتہ ہے کہ میں کیا کچھ کہہ رہی ہوں۔ شاید یہ کلمات میری آخری تحریر ہوں۔

۱۲ فروری ۱۸۵۱ء - ارمان میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد منعموم نہ ہونا۔ میرے لیے ہی کافی ہے کہ آپ مجھے یاد کرتے رہیں۔ بھولیں نہیں۔ میں اچھ خوشخبری سناتی ہوں۔ کہ اللہ نے میری دعا قبول کر لی۔ چنانچہ کل سے میرے دل کو یقین و سکون کی خوشی بخش دی ہے اور دل کو ہر قسم کے خوف و دوسوسوں کو ختم فرما دیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ میرا خدا مجھ سے خوش ہو گیا ہے اور میرے گناہ بخش دیئے ہیں۔ اب میں موت اور ما بعد الموت سے خوف ہرگز نہیں کھاتی۔ نہ غم سے میں گھبراتی ہوں۔

أَبِيكَ أَسْفَا عَلَى الْحَيَاةِ ، فَلَا يَحْزِنُكَ أَمْرِي حِينَ تَعْلَمُهُ ، وَعِشْ سَعِيدًا
 بَيْنَ قَوْمِكَ ، وَأَهْلِكَ ، وَأَكْرَمِ أَبِكَ فَهُوَ خَيْرُ الْأَبَاءِ وَأَحَبُّ أُمَّتِكَ
 فِيهَا أَطْهَرُ الْفِتْيَاتِ ، وَأَوْصِيكَ خَيْرًا يَرُودُنَّ فِيهَا فَتَاةٌ طَيِّبَةٌ
 الْقَلْبِ ، عَظِيمَةُ الْإِخْلَاصِ لِي وَلكَ ، وَأَخَافُ أَنْ يَشْكُرَ لَهَا الدَّمْرُ
 مِنْ بَعْدِي .

إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَلَقَ لِكُلِّ رُوحٍ مِنَ الْأَرْوَاحِ رُوحًا أُخْرَى تُمَائِلُهَا
 وَتُقَابِلُهَا .. وَتَشْعُدُ بِلِقَائِهَا .. وَتَشْفَى بِفِرَاقِهَا .. وَلَكِنَّهُ قَدَّرَ أَنْ
 نُضَلَّ كُلُّ رُوحٍ عَنِ أُخْتِهَا فِي الْحَيَاةِ الْأُولَى فَذَلِكَ شَقَاءُ الدُّنْيَا ..
 وَأَنْ تَهْتَدِيَ إِلَيْهَا فِي الْحَيَاةِ الثَّانِيَةِ .. وَتَلْكَ سَعَادَةَ الْآخِرَةِ .

فَإِنْ فَاتَتْ سَعَادَتِي بِكَ فِي الْأَرْضِ .. فَسَأَنْتَظِرُهَا فِي عِلْيَاءِ السَّمَاءِ .
 وَهَذَا كُتِبَتْ بَعْضُ كَلِمَاتٍ مُضْطَرِبَةٍ قَدْ حَا الدَّمْعُ أَكْثَرَهَا فَلَمْ
 يَبْقَ مِنْهَا وَاضِحًا بَعْضُ الْوَضُوحِ إِلَّا كَلِمَةٌ « الْوَدَاعِ » .

زندگی پر انوس کرتی ہوں لہذا آپ کو میرے حالات معلوم ہوں تو میرے بارے میں فکر مند نہ ہونا۔ اپنے گھر بار میں خوش رہنا۔ باپ کا ادب کرنا کیونکہ وہ مخلص باپ ہے۔ اور اپنی ہمیشہ سے محبت کرنا کیونکہ وہ عظیم رشتہ اور عظیم بہن ہے۔ اور پاکیزہ ترین لڑکی ہے۔ اور میں اپنی خادمہ کے ساتھ شفقت کی درخواست کرتی ہوں۔ کیونکہ وہ صاف دل لڑکی ہے۔ میرے اور آپ کے بارے میں مخلص ترین ہے۔ مجھے ڈر ہے میرے بعد اس کو حوادث زمانہ آئیں۔

اللہ نے ہر نفس کے لئے ایک روح پیدا کی ہے۔ جو اس کی مثل ہوتی اور جب اس سے ملتی ہے۔ تو خوش نصیبی سے ہمکنار ہو جاتی ہے مگر قضاۃ الہی کچھ اس طرح ہے کہ ہر روح اپنی جوڑی دار روح سے جیاتِ دنیوی میں پھیلا رہتی ہے۔ اور اس پر دنیا بھر کی بد نصیبی اُپڑتی ہے۔ مگر اگلی زندگی میں وہ اس کو ڈھونڈ لیتی ہے یہی خوش نصیبی اصل ہے۔

اگر راضی خوش بختی سے محروم رہی ہوں۔ تو عنقریب عرشِ بری پر اسکی انتظار میں رہوں گی۔ یہاں چند باتیں پریشان کن تحریر میں جن میں سے بہتوں کو آنسوؤں نے ختم کر دیا ہے۔ ان میں سے کوئی لفظ اظہار نہیں مگر ایک لفظ الوداع۔

بَقِيَّةُ الْمَذْكُرَاتِ

بِقَلَمِ الْحَادِمَةِ بَرُودَنْسِ

۱۳ فبرابر ۱۸۵۱

لَمْ تَسْتَطِعْ مَرَّغَرِيْتُ يَا سَيِّدِي أَنْ تَكْتُبَ لَكَ أَكْثَرَ مِمَّا كَتَبْتَ ..
لِأَنَّ الطَّيِّبَ مَنَعَهَا الْحَرَكَةَ .. وَلَوْ أَرَادَتْهَا لَعَجَزَتْ عَنْهَا .

أَنْذَكُرُ يَا سَيِّدِي ذَلِكَ الْجِسْمَ الْغَضُّ النَّاعِمُ الَّذِي كَانَ يَمُوجُ
بِالنُّورِ مَوْجًا وَيَشْرِقُ وَرَاءَ بُشْرَتِهِ إِشْرَاقُ الْحَمْرِ فِي كَأْسِهَا ؟ لَقَدْ
أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَظْمًا مُجَلَّدًا وَهَيْكَلًا قَائِمًا لَا يُسَاوِي تَمَنُّ النَّظَرِ إِلَيْهِ .

وَارْحَمَتَاهُ لَكَ .. لَقَدْ مَاتَ كُلُّ شَيْءٍ فِيهَا إِلَّا قَلْبُهَا وَشَعُورُهَا
وَلَيْتَهُمَا مَاذَا مَعَهَا .. فَلَيْتَهَا لَا يُعَذِّبُهَا شَيْءٌ مِثْلَ خَوَاطِرِهَا وَأَفْكَارِهَا .

لَا يَدْخُلُ مِنْ بَابِ غُرْفَتِهَا دَاخِلٌ حَتَّى تَرْفَعَ نَظْرَهَا إِلَيْهِ تَنْظُرٌ
أَنَّكَ قَدْ جِئْتَهَا .. فَإِذَا دَنَا مِنْهَا وَرَأَتْهُ أَطْبَقَتْ جَفْنَيْهَا عَلَى دَمْعَةٍ
تَنَحَّلِرُ مِنْ بَيْنَهُمَا بِالرَّغَمِ مِنْهَا .

إِنَّمَا لَا تَتَكَلَّمُ كَثِيرًا فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كَانَ أَوَّلَ حَدِيثِهَا : أَلَمْ يَأْتِ
أَرْمَانُ ؟ فَإِذَا أَجَبْتَهَا أَنْ لَا ... سَأَلَتْ عَنْ أَمْرِ آخَرَ تَتَلَهَّى بِهِ ..
أَوْ عَادَتْ إِلَى صَمْتِهَا مَرَّةً أُخْرَى .

لَقَدْ رَأَيْتُهَا الْيَوْمَ أَنَّ طَيِّبَهَا لَمْ يَأْتِهَا ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَعْتَدِرَ لَهَا
عَنْهُ لَمْ تَصُدِّقْنِي ، وَقَالَتْ : الْآنَ عَرَفْتُ كَلِمَتَهُ الَّتِي أَلْقَاهَا إِلَيْكَ

در از قامت ، مغلوب مقهور کرنا

برودنش کی یادداشتیں

۱۳ فروری - آقا۔ مارگریٹ اس کے آگے مزید کچھ نہ لکھ پائی کیونکہ ڈاکٹر نے حرکت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اگر حرکت کا ارادہ تیرے بھی نہ کر سکتی تھی۔ آقا۔ کیا وہ نرم نفسیں بسم یا وہ حصے جس پر نور کی پیاریں ٹھاٹھیں مارتی تھیں۔ اور جسد کے نیچے ایسی چمک س طرح جام میں شراب کی۔ آج وہ حسین جسم ہڈیوں اور کھال کا مرکب ایک مجسم بن کر رہ گیا ہے کہ دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔

جب بھی کوئی دروازے سے داخل ہوتا تو اس کی نگاہیں اس پر جم جاتیں خیال ہوتا ہے کہ آپ تشریف لاتے ہیں۔ جب قریب آتا ہے تو وہ پہچان لیتی ہے اور اس کی نگاہیں آنسو کو ضبط کر کے بند ہو جاتی ہیں۔ باوجود اس کے وہ ہلکوں سے ڈھلاک تیرتا ہے۔ وہ زیادہ خاموش رہتی۔ وہ کوئی بات نہ کرتی تھی۔ جب کرتی تو سب سے پہلے کہتی ارمان نہیں آیا۔ جب میں جواب دیتی کہ نہیں۔ تو کوئی اور بات بنانے کے لئے کسی خیال سے پوچھتی یا اپنے غم بھرے لمبے سکوت کی طرف لوٹ آتی ہے۔

اسے تو معلوم ہو گیا ہے کہ آج معالج نہیں آیا۔ جب میں نے اس کی طرف عذر پیش کیا تو اس نے نہ مانا۔ اور بولی کہ اب معلوم کر چکی ہوں اس نے تیرے کان میں کل کیا کچھ کہا تھا۔

بِالْأَمْسِ ، فَسَكَتَ .. وَنَمْ أَعْرِفَ مَاذَا أَقُولُ

• • •

١٤ فبراير سنة ١٨٥١

أَصْبَحَ الْيَوْمَ صَوْتَهَا ضَعِيفًا جِدًّا لَا أَكَادُ أَسْمَعُهُ وَأَظْلَمَ بَصَرُهَا
فِيهِ تَنْظُرٌ إِلَيَّ وَلَا تَرَانِي ، وَقَدْ أَشَارَتْ إِلَيَّ فِي الصَّبَاحِ مِرَارًا أَنْ
أَفْتَحَ لَهَا نَوَافِدَ الْغُرْفَةِ لِتَسْتَنِيقَ الْهَوَاءِ وَتَرْوِحَ عَنِ نَفْسِهَا ، وَنَوَافِدُ
الْغُرْفَةِ مَفْتُوحَةٌ بِحَرِّي مِنْهَا الْهَوَاءُ مُتَدَفِّقًا ، وَلَكِنْ لَا يَصِلُ إِلَى صَدْرِهَا .

أَه لَوْ أَسْتَطِيعُ يَا سَيِّدِي أَنْ أَبِيعَ حَيَاتِي لِأَشْرِي لَهَا بِضْعَةَ أَنْفَاسٍ
تَرَدَّدَ فِي صَدْرِهَا ، أَوْ بَعْضَ سِنَاتٍ مِنَ النَّوْمِ تَأْوِي إِلَى جَنْبِهَا ،
فَإِنَّ نَفْسَهَا يُؤَلِّمُنِي وَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا شَدِيدًا ، وَقَدْ مَرَّتْ بِهَا ثَلَاثُ
لَيَالٍ لَمْ تَنْمُ فِيهَا لِحْظَةً وَاحِدَةً .

• • •

١٥ فبراير

بَعْدَ صَمْتٍ طَوِيلٍ لَمْ تَنْطِقْ فِيهِ بِحَرْفٍ وَاحِدٍ فَتَحَتَ عَيْنَيْهَا وَنَادَيْتَنِي
بِصَوْتِهَا الْخَافِيفِ الضَّعِيفِ ، فَدَنَوْتُ مِنْهَا ، فَقَالَتْ لِي : أُرِيدُ
الْكَاهِنَ فَأَتِينِي بِهِ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قَدْ أَصْبَحَتْ عَلَى يَقِينٍ مِنْ أَمْرِهَا ،
فَقَالَتْ عِبْرَاتِي حَقٌّ خَرَجْتُ مِنَ الْغُرْفَةِ فَكَيْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
أَفْعَلَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الْكَاهِنِ فَرَدَّدَ عِنْدَمَا ذَكَرْتُ لَهُ اسْمَ الْمَرْأَةِ
الَّتِي يُرِيدُ الذَّهَابَ إِلَيْهَا ، فَضَرَعْتُ إِلَيْهِ ، وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ رَحْمَةَ
اللَّهِ يَا سَيِّدِي لَا يَسْتَحِقُّهَا أَحَدٌ وَنَلَّ الْأَيْمِينَ الْمُسْرِفِينَ ، فَأَذَعَنَ بَعْدَ
لَايَةٍ وَجَاءَ مَعِي فَخَلَا بِهَا سَاعَةً ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَسَأَلْتُهُ :

اتَّابِعْ وَمَطْعَمٌ

میں چپ ہو گئی۔ میرے جواب نہ بن آیا۔

۱۲ فروری ۱۸۵۱ء - آج اس کی آواز بڑی مدہم ہو گئی۔ کہ مجھے سنائی بھی نہیں دیتی تھی اسکی آنکھوں کی روشنی غائب ہو گئی۔ وہ میرے طرف نگاہ اٹھاتی مگر مجھے دیکھ نہ پاتی۔ کئی بار مجھے کمرے کے روشنی دان اشارہ سے کھولنے کے لئے کہا۔ جن ہوا کو آ رہی تھی۔ مگر وہ اس جسم تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

آہ۔ آقا! کاش کہ میں اپنی زندگی کے عوض اس کے لئے زندگی خرید سکتی جو اس کے جسم میں آ جاتی۔ یا کچھ نیند خرید سکتی۔ جو اس کے لئے سکون بن جاتی۔ کیونکہ اس کے تنفس سے مجھے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ تین رات میں وہ ایک گھڑی کے لئے نہیں سو سکی۔

۱۵ فروری ۱۸۵۱ء بڑی لمبی چپ کے بعد وہ لفظ بھی زبان سے نہ کہہ سکی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ آواز سے مجھے بلایا۔ تو میں قریب گئی تو وہ بولی۔ پادری کو بلا لو۔ میں سمجھ گئی اسکو موت کا یقین ہو گیا ہے۔ میں آنسو بہاتی ہوئی کمرے سے نکلی اور رو سکتی تھی روٹی پھر پادری کے پاس پہنچی اس نے اس کا نام سنا تو آنے کا تردد کیا۔ میں نے خوشامدگی اور کہا۔

آقا! رحمت الہی کے مستحق سب گن گارہے ہیں۔ کچھ دیر بعد اس نے آنے کا ارادہ کر لیا۔ اور میرے ساتھ روانہ ہوا۔ کچھ دیر وہ خلوت کے بعد باہر آیا تو میں نے پوچھا

أَبْرَحُمَهَا اللَّهُ يَا سَيِّدِي ؟ قَالَ : إِنَّهَا عَاشَتْ عَيْشَ الْآمِنِينَ ، وَلَكِنَّهَا
سَمَوَتْ مَوْتَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ .

وَمُنْذَ تِلْكَ السَّاعَةِ لَمْ أَعُدْ أَسْمَعُ مِنْهَا كَلِمَةً وَاحِدَةً ، وَلَا أَرَى
عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهَا يَتَحَرَّكُ ، إِلَّا مَا كَانَ فِي صَدْرِهَا يَرْجَعُ بَيْنَ
الصَّعُودِ وَالْحَبُوطِ .

•••

١٥ فبراير - سَاعَةُ الْغُرُوبِ .

إِنَّ مَرْغَرِيْتَ تَتَعَذَّبُ كَثِيرًا يَا سَيِّدِي ، وَأَحْسِبُ أَنَّهَا تُعَالِجُ
سُكْرَاتِ الْمَوْتِ .

لَمْ يُقَاسِ إِنْسَانٌ فِي حَيَاتِهِ مِثْلَ مَا تُقَاسِمُهُ الْآنَ مِنَ آلامِهَا وَأَوْجَاعِهَا .
إِنَّهَا تَصْرُخُ مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ صَرَخَاتٍ تَذُوبُ لَهَا حَيَاتُ الْقُلُوبِ .

وَلَقَدْ اشْتَدَّ بِهَا أَلَمُ السَّاعَةِ فَهَبَتْ مِنْ مَكَانِهَا صَارِخَةً ، وَانْتَصَبَتْ
عَلَى قَدَمَيْهَا فِي سَرِيرِهَا حَتَّى كَادَتْ تَسْقُطُ عَنْهُ ، فَأَدْرَكَتْهَا وَأَضْجَعَتْهَا
فِي مَكَانِهَا ، فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَسَقَطَتْ مِنْهُمَا دَمْعَانِ كَبِيرَتَانِ ، وَكَأَنَّهَا
أَحْسَتْ بِي فَاعْتَنَقَتْنِي وَضَمَّتْنِي إِلَيْهَا ضَمًّا شَدِيدًا ، ثُمَّ مَا لَبِثْتُ أَنْ
تَرَاحَتْ بِدَاهَا وَعَادَتْ إِلَى تَرَاعِهَا وَجَهَادِهَا .

•••

١٥ فبراير - نِصْفُ اللَّيْلِ

قَضِي الْأَمْرَ وَمَانَتْ مَرْغَرِيْتُ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا عَلَى سَرِيرِهَا إِلَّا
جُثَّتُهَا الَّتِي سَتَدَّهَبُ غَدًا إِلَى قَبْرِهَا ، تِلْكَ غَايَتُهَا وَغَايَةُ كُلِّ حَيٍّ ؛

إِسْهَانًا

کیا اللہ اسپر رحمت کرے گا۔ وہ بولا۔ اس نے گناہ آلودہ زندگی گزاری ہے۔ مگر وہ مومن کی موت مرے گی۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد زبان سے وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکی نہ کسی عضو کو حرکت کرتے دیکھا۔ مگر اس کے سینے میں بند سانس حرکت کر رہا تھا۔

۱۵ فروری بعد از غروب آفتاب۔ آقا۔ مارگرٹ بڑی سختی برداشت کر رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ موت کی سختیوں کو برداشت کر رہی ہے ایسی موت کی سختیاں کسی انسان نے برداشت نہ کی ہوں گی وہ کبھی کبھی ایسے زور سے چلانے لگتی ہے کہ پھٹنے لگتا ہے۔ اس وقت اسکی تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔ وہ اپنی جگہ سے چلاتی ہوئی اٹھی ہے۔ اور پٹنگ پر دونوں پاؤں کے بل کھڑی ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ گرنے کے قریب ہے تو بس اسکو سہارا دیا اور وہیں لٹا دیا۔ تو اس نے آنکھیں کھول دیں تو دو بڑے بڑے آنسو گرے۔ گویا کہ اسکو میرا احساس ہو گیا ہے تو مجھے گلے سے لگا لیا اور زور سے دیا۔ پھر اس کی پچھڑھیلی پڑ گئی اور وہ نزع و تکلیف میں پڑ گئی۔

۱۵ فروری شب نصف۔ حکم خداوندی پورا ہو گیا۔ مارگرٹ اس دنیا سے چلی گئی۔ اب پٹنگ پر صرف اسکی لاش باقی رہ گئی ہے۔ جو کل چلی جائیگی۔ یہی اس کی اخیر ہے اور ہر زندہ کا یہی انجام ہے۔

فَصَبْرًا عَلَى قَضَاءِ اللَّهِ وَبَلَاءِهِ .

لَقَدْ هَتَفْتُ بِاسْمِكَ كَثِيرًا يَا سَيِّدِي فِي سَاعَتِهَا الْأَخِيرَةِ .. وَكَانَ
آخِرُ عَهْدِهَا بِالْحَيَاةِ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى نَظْرَةٍ طَوِيلَةٍ مَمْلُوءَةٍ حُزْنًا وَدَمُوعًا ..
ثُمَّ حَرَكْتُ أَصْبَعَهَا حَرَكَةً خَفِيفَةً وَأَشَارَتْ إِلَى دَفْتِرٍ مَذْكُرَاتِهَا الَّذِي
كَانَ مُلْقَى بِجَانِبِهَا وَقَالَتْ : « أَرْمَانُ ، فَفَهِمْتِ أَنَّهَا تُوَصِّفُنِي أَنْ
أُبَلِّغَهُ إِلَيْكَ .. ثُمَّ أَسْلَمْتُ رُوحَهَا .

عَزِيزُ عَلِيَّ يَا سَيِّدِي مَا لَقِيتُ مِنْ الْعَذَابِ قَبْلَ مَوْتِكَ وَعَزِيزُ عَلِيَّ
أَنْ تَمُوتِي ، وَلَا تَجِدِي بِجَانِبِكَ مَنْ يُغْمِضُ عَيْنَيْكَ وَيُلْقِي رِذَاءَكَ
عَلَيْكَ سِوَايَ ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ تِلْكَ النَّفْسُ الطَّاهِرَةُ الْكَرِيمَةُ الَّتِي
مَا جَمَلَتْ فِي حَيَاتِهَا شَرًّا لِمُحْسِنٍ ، وَلَا لِمُسِيءٍ ، وَذَلِكَ الصَّدْرُ
الرَّحْبُ الَّذِي كَانَ يَسَعُ الدُّنْيَا بِأَرْضِهَا وَسَمَاوَاتِهَا .. فَلَا يَضِيقُ عَنْهَا ،
وَذَلِكَ الْقَلْبُ النَّقِيُّ الْأَبْيَضُ الَّذِي مَا أَضَمَّرَ فِي حَيَاتِهِ غَيْرَ الْخَيْرِ
أَوْ الْإِحْسَانِ ، وَلَا فَاضَ إِلَّا بِالرَّحْمَةِ وَالْحَيَانِ .

•••

بَكَتْ بَرُودَنْسُ بِجَانِبِ جُثَّةِ سَيِّدَتِهَا مَا بَكَتْ ، ثُمَّ أَنْارَتْ حَوْلَهَا
السَّمُوعَ وَبَعَثَتْ إِلَى الْكَاهِنِ فَجَاءَ وَجَثًا عِنْدَ رَأْسِهَا يَقْرَأُ فِي كِتَابِهِ ،
وَمَشَتْ هِيَ إِلَى الْمَكْتَبِ فَجَلَسَتْ إِلَيْهِ تَكْتُبُ آخِرَ مَذْكُرَاتِهَا حَتَّى
فَرَغَتْ مِنْهَا ، ثُمَّ قَامَتْ مِنْ مَكَانِهَا فَرَأَعَهَا أَنْ رَأَتْ شَيْعًا مَائِلًا
عَلَى بَابِ الْغُرْفَةِ . فَمَشَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَرْمَانُ فِي رِبَاسِ السَّفَرِ ،
وَقَدْ أَلْقَى مِنْ مَكَانِهِ عَلَى سَرِيرِ الْمَيْتَةِ نَظْرَةً غَرِيبَةً هَائِلَةً كَتَلِكَ النَّظْرَةُ
الَّتِي تَسْبِقُ صَرَاعَاتِ الْجُنُونِ ، ثُمَّ اسْتَرَدَّهَا وَالْقَاهَا عَلَيْهَا وَسَأَلَهَا :
مَنْ هَذَا الْمَسْجُوعُ عَلَى هَذَا السَّرِيرِ ؟ فَبَكَتْ بَرُودَنْسُ . وَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا ،
فَسَقَطَتْ حَقِيبَتُهُ مِنْ يَدَيْهِ ، وَجَمَدَ فِي مَكَانِهِ لِحِظَةٍ لَا يَتَطَّقُ وَلَا

١١ بحري هوى ٢ مهربان ٣ هانت

ہذا امرضہ اندی پر صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں آتا۔ اس نئے وقتِ آخر کسی بار آپ کا نام لیا۔ اور اس کی زندگی کا خاتمہ اس فعل پر ہوا کہ اس نے میری ایک لمبی نظر غم اور آنسوؤں سے بھر پور ڈالی پھر اپنی انگلی کو ایک ہلکی سی حرکت دی۔ اور یادداشت کے رجسٹر کی طرف اشارہ کیا جو اس کے قریب پڑا تھا اور۔ لولی ارمان۔ میں سمجھ گئی وہ مجھے تاکید کر رہی ہے کہ اس کو تجھ تک پہنچا دوں۔ پھر اس کی جان اس دار فانی سے پر واز کر گئی۔

اے میری آقا۔ آپ کی موت سے جو مصائب میں نے دیکھے وہ مجھ پر بڑے بھاری ہیں۔ آپ رخصت ہو گئیں۔ اور میرے سوا آپ کے پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ جو آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا۔ اور آپ کے جسم مردہ پر چادر ڈال دیتا۔ اللہ ہے اس شریف نفس پاکیزہ کا جس نے پوری زندگی کسی اپنے محسن اور غیر سے زیادتی نہیں کی۔ اللہ ہی وارث ہے اس وسیع و کشادہ سینے کا جو ارضی و سماوی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور کوئی وقت محسوس نہیں کرتا تھا۔ اور اس کا مقدس و پاکیزہ دل جس نے اپنی عرصہ حیات میں برائی کو جگہ نہ دی۔ جو رحم و کرم کے علاوہ کسی چیز پر مشتمل نہیں تھا۔

خادمہ اپنی حاکمہ کی میت پر آنسو بہاتی رہی پھر اس کے اس پاس ریشنی کر دی۔ اور پادری کو بلاوا بھیجا۔ وہ آیا اور اس کے سر ہاتے بیٹھ کر کتاب مقدس کی تلاوت کرنے لگا۔ پر ڈانس کمرے میں چلی گئی اور آخری یادداشتوں کو قلم کے سپرد کرنے لگی۔ فارغ ہو کر اٹھی۔ تو دیکھ کر خونزدہ ہو گئی کہ دروازے پر کوئی کھڑا ہے۔ وہیں سے اس نے چارپائی میت پر ایک عجیب و غریب نگاہ ڈالی۔ ایسی نگاہ جیسے جنون مرگی کے دورے پہلے مریض کی نگاہیں ہو جاتی ہیں پھر نگاہ لوٹائی اور پھر ڈالی۔ اور معلوم کرنے پکا کہ اس چارپائی پر پادری کیوں موجود ہے۔ تو پر ڈانس نے رو دیا اور بتانے سے عاجز رہی کچھ نہ کہہ سکی۔ ارمان کے ہاتھ سے گٹھری گر گئی۔ وہ ایک لمبے کیلے چپ کھڑا رہا۔ بعد ازاں میت کی طرف چلاتا ہوا بڑھنا چاہتا تھا کہ چارپائی پر

بِتَحْرِكُ.

ثُمَّ اَنْدَفَعَ اِلَى سَرِيْرِ الْمَيْتَةِ صَارِحًا يُرِيدُ اَنْ يُلْقِيَ بِنَفْسِهِ عَلَيْهِ ،
 فَادْرَكَتْهُ بَرُودَنْسُ وَوَقَفَ الْكَاهِنُ فِي وَجْهِهِ ، وَقَالَ لَهُ : اِحْرَمِ
 الْمَوْتَ اَيُّهَا الْفَتَى ، فَاحْتَنَقَتْ عِبْرَانُهُ فِي صَدْرِهِ وَازْتَعَدَّ اِرْتِعَادًا
 شَدِيدًا وَسَقَطَ مَغْشِيًا عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَسْتَيْقِ اِلَّا مَطْلَعَ الْفَجْرِ حِينَئِذَا
 شَعَرَ اَنْهُمْ قَدْ اَقْبَلُوا بِحَمْلُونَ الْجَنَّةِ ، فَقَامَ يَتَحَامَلُ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى
 دَنَا مِنَ السَّرِيْرِ ، وَقَالَ : «رَحْمَةً بِي اَيُّهَا النَّاسُ ، فَقَدْ فَاتَنِي اَنْ
 اُودِعَهَا ، وَهِيَ حَيَّةٌ ، فَاذِنُوا لِي اَنْ اُودِعَهَا مَيْتَةً فَرِحْمُوهُ وَاَفْرَجُوا
 لَهُ عَنْهَا حَتَّى دَنَاهَا ، وَرَفَعَ الْعِطَاءَ عَنْ وَجْهِهَا وَقَبْلَهَا فِي جَيْبِهَا ،
 وَقَالَ : الْوِدَاعُ يَا اَعَزَّ النَّاسِ عِنْدِي ، الْوِدَاعُ يَا خَيْرَ فَتَاةٍ فِي الْاَرْضِ
 وَاَشْرَفَ رُوحٍ فِي السَّمَاءِ ، ثُمَّ اَعَادَ الْعِطَاءَ عَلَى وَجْهِهَا ، وَتَرَاجَعَ
 عَنْهَا وَاذْنَهُمْ بِحَمْلِهَا .

ثُمَّ مَشَى وَّرَاءَ نَعْسِهَا يَبْكِي وَيَتَحَبَّبُ ، وَلَمْ يَمْشِ كَرَاءَ النَّعْسِ
 غَيْرَهُ وَغَيْرَ الْحَادِمَةِ بَرُودَنْسِ ، وَالذَّوْقِ مَمْلُوكَانِ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى
 عَصَاهُ وَيَقُولُ فِي نَدْبِهِ وَبِكَايِهِ : هَا اِنْدَا اَرَى اِبْنِي تَمُوتُ اَمَامِي
 مَرَّةً اُخْرَى ، وَلَا اَزَالُ حَتَّى السَّاعَةِ عَلَى قَيْدِ الْحَيَاةِ ، وَبَعْضُ نِسْوَةٍ
 بِاِسْمَاتٍ مِّنْ ضَحَايَا تِلْكَ الْمَقَادِيرِ .

وَمَا اَنْقَضَى النَّهَارَ حَتَّى اَنْقَضَى كُلُّ شَيْءٍ ، وَاصْبَحَتْ مَرْعَرِبُ
 رَهِينَةً قَبْرِيَّهَا وَاَرْمَانُ طَرْبُوحِ فَرَاشَهُ يَفْرَأُ فِي مَذَكْرَاتِهَا رَيْبِكِي بَكَاءَ
 التَّارِكِ الْمَفْجُوعِ ..

ثُمَّ اسْتَدَّ بِهِ الْمَرَضُ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمْ تَرَ بَرُودَنْسُ بَدَأً مِنْ اَنْ تَكْتَبَ
 اِلَى اَبِيهِ تَشْرُحُ لَهُ سُوءَ حَالِهِ ، فَحَضَرَ وَحَضَرَتْ مَعَهُ اِبْنَتُهُ وَرَوْجُهَا
 وَلِشُوا بِجَانِبِهِ شَهْرًا يُعْلَلُونَهُ وَيَسْتَشْفُونَ لَهُ حَتَّى اَبْلُ وَتَجَا مِنْ خَطَرِهِ .

اپر وہ ۲ جنازہ ۳ بیماری سے صحت یابی

اپنے آپ کو ڈال دے۔ خادمہ نے سہارا دیا۔ پارمی نے ہنر۔ نور کہا تو جوان موت کا
 احترام کر۔ ارمان کے آنسو اس کے سینے میں بند ہو کر رہے۔ سخت شش ملاں ہو گئی۔
 اور وہ بیہوش ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی ہوش میں آیا۔ جس وقت سکوا احساس ہوا کہ لوگ
 جنازے کو اٹھانے کے لئے آئے ہیں وہ اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے اٹھا۔ چارپائی کے
 قریب جا کر بولا لوگو! میں بڑا ہی رحم کا مستحق ہوں کہ اسے زندگی میں الوداع نہ کہہ سکا۔ تو
 اب مرنے کے بعد الوداع کہنے کی مجھے اجازت دو لوگوں کو ترس آ گیا اور وہ دُور ہو گئے
 تو وہ جنازے کے قریب ہوا۔ چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور بولا۔ الوداع۔
 وہ ہستی جو رنے زمین پر مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی الوداع۔ آسمان کی مقدس ترین روح
 زمین کی بہترین لڑکی۔ پھر پردہ کو ڈالتے پیچھے ہٹ گیا اور جنازہ اٹھانے کی اجازت دی۔
 وہ روتا ہوا اس کے جنازے کے اٹھنے ملا۔ اس کے جنازے کے پیچھے سوائے
 خادمہ اور ڈیوگ موہن کے کوئی موجود نہ تھا۔ ڈیوگ موہن اپنی چھڑی کا سہارا لئے رو رو
 کر کہہ رہا تھا۔ ارے میں اپنی لڑکی کو آنکھوں کے سامنے دوبارہ مرتے دیکھ رہا ہوں۔
 اور میری زندگی پھر بھی باقی ہے۔ جنازے میں مارگریٹ کی طرح بدامیب عورتیں بھی شامل تھیں۔
 ابھی دن ختم نہ ہوا تھا کہ سارا قصہ تمام ہو گیا۔ اور مارگریٹ اپنی آخری
 آرام گاہ میں جا سوئی۔ ارمان اس کے بستر سے لپٹ گیا۔ اسکی یادداشتیں پڑھ پڑھ
 کر بڑی طرح روتا جاتا تھا۔ جیسے ماں اپنے اکلوتے بیٹے کی موت پر روتی ہے۔
 پھر اسکی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا تو پرڈنٹس کو اس کے سوا کوئی راستہ
 نظر نہ آیا کہ اس کے والد اسکی حالت خرابی کی اطلاع دے۔ باپ اس کے
 ساتھ اسکی لڑکی اور شوہر بھی آئے ایک ماہ تک وہ اس کے پاس رہے
 وہ اس کا علاج و معالجہ کرتے رہے اس کے دل کو بہلاتے رہے
 رہے یہاں تک وہ اچھا ہو گیا اور اس کی زندگی خطرے سے باہر نکل گئی۔

مُذْهَبُوا جَمِيعًا إِلَى قَبْرِ مَرْغَرِيَتٍ لِيُودِعُوهَا قَبْلَ سَفَرِهِمْ فَبَكَوْا
 حَوْلَهُ بَكَاءً شَدِيدًا، وَكَانَتْ سَوَسَانُ أَشَدَّهُمْ بَكَاءً عَلَيْهَا، وَإِنْ
 كَانَتْ لَا تَعْلَمُ أَنَّهَا تَبْكِي الْمَرْأَةَ الَّتِي ضَحَّتْ بِنَفْسِهَا فِي سَبِيلِهَا.

مُتَقَدِّمَ الْمَسْبُوعِ دَوْفَالٍ إِلَى وُلْدِهِ وَقَالَ لَهُ: اتَّغْفِرُ لِي ذَنْبِي يَا
 بَيْتِي؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبْتَاهُ لِأَنَّهَا غَفَرَتْ لَكَ ذَنْبَكَ إِلَيْهَا، ثُمَّ انصَرَفُوا.

• • •

مَرَّتِ الْأَيَّامُ وَانْقَضَتِ الْأَعْوَامُ، وَمَاتَ الْمَسْبُوعُ دَوْفَالٌ، وَسَعِدَ
 وَلَدُهُ كَمَا أَرَادَ لَهُ أَبُوهُ، وَلَكِنْ بَقِيَتْ بَيْنَ جَنِينِهِ لَوْعَةٌ مُعْتَلِجَةٌ لَا
 يَرُوحُهَا عَنْهُ كَلَّمَا سَاوَرَتْهُ إِلَّا قِرَاءَةَ مَذَكِرَاتِ مَرْغَرِيَتٍ وَمُحَادَثَةَ
 بَرُودَنَسِ عَنْهَا وَزِيَارَةَ قَبْرِهَا مِنْ حِينٍ إِلَى حِينٍ.

تمت

! محبت یا عزم کی کوشش

پھر سب نے مارگریٹ کی قبر پر حاضری دی اور الوداع کہا۔ تاکہ سفر سے پہلے الوداع کہہ لیں وہاں وہ بیحد روئے سوسان سب زیادہ روئی۔ کیونکہ اس نے اس کے لئے قربانی دی تھی۔

پھر دوقال بیٹے کی طرف بڑھا اور کہنے بیٹا تو نے میرے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔ وہ بولا ہاں باپ کیونکہ اس نے آپکی خطا کو معاف کر دیا تھا۔ پھر سب لوٹ آئے۔ زمانہ گزر گیا دوقال اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کا بیٹا باپ کی خواہش کے مطابق خوش بخت ہو گیا۔ مگر اس کی زندگی کو ایک چھین بے چین کئے ہوئے تھی کہ وہ مارگریٹ کی یادداشتیں پڑھے۔ خادمہ سے اس کے قصے سنے اور اسکی قبر پر حاضری دے۔

استدعا

قارئین کرام بالخصوص طلباء و طالبات ہندہ کے لئے فلاح دہین اور حسن خاتمہ کی تہ دل سے دعا فرماویں۔

امین کھوکھر
پرنسپل

الامینیہ کالج لاہور۔ نارووال چکوال۔ کھروڑ پکا۔

افکار

الْأَشْقِيَاءُ فِي الدُّنْيَا كَثِيرٌ ، وَلَيْسَ فِي اسْتِطَاعَةِ بَأْسٍ مِثْلِهِ
أَنْ يَمَحُوا شَيْئًا مِنْ بُوسِهِمْ وَشَقَائِهِمْ ، فَلَا أَقْلَ مِنْ أَنْ أَسْكَبَ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ هَذِهِ الْعِبْرَاتِ ، عَلَيْهِمْ حَيْدُونَ فِي بَكَائِي عَلَيْهِمْ تَفْزِيَةٌ
وَسَلَوَى

مصطفیٰ لطفی القلوی

اس دنیا میں بہت سے بد بخت ہیں لیکن میرے جیسے عاجز کے بس کی
بات نہیں کہ ان کی تکلیف اور بد بختی کو مٹا سکوں پس اس سے کیا کم ہے
کہ ان کے سامنے میں اپنے یہ چند آنسو ہی بہا دوں شاید کہ میرے یہ آنسو ان
کے کرب و غم میں صبر و تسلی کا کام دے سکیں۔

امین کھوکھر

فاضل عربی کے لیے حکمے اور سے کی مع ترجمہ کتب و خلاصے

دیوان حسان رضی اللہ عنہ مترجم محمد بشیر صدیقی	دیوان المتنبین ... ۱۵ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی	دیوان حماسہ ... ۲۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی
الکامل للمبرور ... ۱۵ مترجم مولانا خیار اللہ	محیط الہدایہ ... ۲۰ مترجم علامہ محمد شفیع	المفصلیات ... ۲ مترجم محمد بشیر صدیقی
العبارات ... ۲۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	اسرار البلاغت ... ۲۱ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	مقامات الحریری ... ۶ مترجم مولانا افتخار علی دیوبندی
مقدمہ ابن خلدون ... ۹ مترجم عبد العزیز صاحب ڈاکٹر غلام احمد جیلانی	محاضرات ... ۱۸ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	تاریخ ادب عربی ... ۲۴ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم
جواہر العلوم ... ۶ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	موطا امام مالک ... ۵ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	تفسیر صفی صیوانی سورۃ البقرہ ... ۶ مکمل سورہ البقرہ
اصول حدیث ... ۶ مترجم ڈاکٹر عبدالغنی اللہ ماسمی	تاریخ الحدیث ... ۵ اسرار الرحمن بخاری ام لے	تاریخ القرآن ... ۵ مترجم چوہدری غلام رسول
ہدایہ ... ۲۴ مترجم مولانا محمد طفیل	حجۃ اللہ البالغہ ... ۱۸ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	الفوز البکیر ... ۹ مترجم مولانا زید احمد انصاری
قواعد عربی ... ۲۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	تاریخ فلاسفۃ الاسلام ... ۸ مترجم حافظ عبد الاعلیٰ رحمانی	تاریخ الفقہ ... ۱۰ مترجم مولانا محمد طفیل
سابقہ پرچے ... ۱۶ سابقہ دس سال کے	سیر فاضل عربی کا سید ... ۶ ماہ اساتذہ کے قلم سے	فہم العربی ... ۳ مترجم ڈاکٹر اسلم خاکی

۶ امتحان ان مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

سیر فاضل عربی گیسٹ

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
 جلال الدین ہسپتال
 اردو بازار لاہور

سپر گائیڈ سیریز



سپر
 او، آئی گائیڈ
 فاضل عربی، اردو اور فاضل فارسی کرنے کے بعد آپ او، آئی کا امتحان دے سکتے ہیں۔ او، آئی کرنے کے بعد ٹیچر حضرات کافی اچھا گریڈ حاصل کر سکتے ہیں۔
 او، آئی کے نصاب کی سہولت کے پیش نظر ہمارے ادارے او، آئی گائیڈ شائع کر دی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد طلبہ مزید کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت محسوس نہ کریں گے اور یہ گائیڈ انشا، اللہ طلبہ کی کامیابی کا ضامن ہوگی۔ قیمت ... ۳۶۔۔۔
 اردو معیے برائے فاضل اردو، ... ۱۰۔۔۔ تدریس فارسی برائے فاضل فارسی، ... ۱۰۔۔۔
 سنا کا پیارے ... ۲۵۔۔۔ نصاب سابقہ پرچے ... ۶۔۔۔

سپر
 فاضل عربی گائیڈ
 اس گائیڈ میں فاضل عربی کے مکمل چھ پرچے شامل ہیں یعنی حماسہ، المتنبی، حسان بن ثابت، منیاتیات، محیط الدائرہ، الکامل للمبرور، اسرار الباخہ، مقامات، العجرات، مختصر تاریخ ادب عربی، مقدمہ ابن خلدون، تفسیر زیناری، جوامع العلوم، تاریخ اصول تفسیر، تاریخ اصول حدیث، الموعظ امام مالک، ہدایہ، تاریخ الفقہ، تاریخ فلاسفۃ الاسلام اور مکمل چھٹا پرچہ (انشائات) تمامات کے قریب جب طلبہ زیادہ مطالعہ سے گھبرا جاتے ہیں تو ایسے وقت میں سپر گائیڈ ان کی رہنمائی کرے گی اور ہر قسم کی بنیادی معلومات اہم سوالات امتحان کے دنوں میں نیازی کا طریقہ کمرہ امتحان میں پیچھے حل کرنے کا طریقہ مختصر یہ کہ ٹیکسٹ بک کے مطالعہ کے بعد سپر گائیڈ کا مطالعہ انشاء اللہ آپ کی کامیابی کا ضامن ہوگا۔ قیمت ... ۶۰۔۔۔

سابقہ دس سالہ پرچہ جات
 ۱۲۔۔۔
 روز امتحان سے صرف ایک ماہ پہلے

پیش سپر گیس پیپر فاضل عربی
 ۶۔۔۔

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
 جلال الدین ہسپتال
 اردو بازار



فاضل عربی کے لیے عہدے ادارے کی معر ترجمہ کتب و خلاصے

دیوان حماسہ ۲۰/۰۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی	دیوان المتنبی ۱۵/۰۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی	دیوان حسان رضی اللہ عنہ ۶ مترجم محمد بشیر صدیقی
المفصلیات ۴/۰۰ مترجم محمد بشیر صدیقی	محیط الدائرہ ۲۰/۰۰ مترجم علامہ محمد شفیع	الکامل للمبرور ۱۵/۰۰ مترجم مولانا خیار اللہ
مقامات الحریری ۶/۰۰ مترجم مولانا افتخار علی دیوبندی	اسرار البلاغت ۴/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	العبرات ۳۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ ادب عربی ۲۴/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	محاضرات ۱۸/۰۰، خلاصہ ۲/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	مقدمہ ابن خلدون ۹/۰۰ مترجم عبد الصمد صام و ڈاکٹر غلام جیلانی
تفسیر بصیاء وی سورہ البقرہ ۳۶/۰۰ مکمل سورہ البقرہ	موسط امام مالک ۷/۵۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	جواهر العلوم ۶/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ القرآن ۷/۵۰ مترجم چوہدری غلام رسول	تاریخ الحدیث ۷/۵۰ اسرار الرحمن بخاری ایم اے	اصول حدیث ۳/۰۰ مترجم ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی
الفوز البکیر ۹/۰۰ مترجم مولانا رشید احمد انصاری	حجۃ اللہ البالغہ ۱۸/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	ہدایت ۲۴/۰۰ مترجم مولانا محمد طفیل
تاریخ الفقہ ۱۰/۰۰ مترجم مولانا محمد طفیل	تاریخ فلاسفۃ الاسلام ۸/۰۰ مترجم حافظ عبد الاعلیٰ رحمانی	قواعد عربی ۲۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
فہم العربی ۳۰/۰۰ مترجم ڈاکٹر اسلم خاکی	سیر فاضل عربی گائیڈ ۶/۰۰ ماہر اساتذہ کے قلم سے	سابقہ پرچے ۱۲/۰۰ سابقہ دس سال کے

سٹیپر فاضل عربی گیس پیپر، ۶/۰۰ امتحان کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

شیخ محمد بشیر انبند سنسر
جلال الدین ہسپتال
اردو بازار

فاضل عربی کے لیے عہدے ادارے کی معر ترجمہ کتب و خلاصے

دیوان حماسہ ۲۰/۰۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی	دیوان المتنبی ۱۵/۰۰ مترجم مولانا ذوالفقار علی دیوبندی	دیوان حسان رضی اللہ عنہ ۶ مترجم محمد بشیر صدیقی
المفصليات ۴/۰۰ مترجم محمد بشیر صدیقی	محیط الدائرہ ۲۰/۰۰ مترجم علامہ محمد شفیع	الکامل للمبرود ۱۵/۰۰ مترجم مولانا خیار اللہ
مقامات الحریری ۶/۰۰ مترجم مولانا افتخار علی دیوبندی	اسرار البلاغت ۴/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	العبرات ۳۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ ادب عربی ۲۴/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	محاضرات ۱۸/۰۰، خلاصہ ۲/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	مقدمہ ابن خلدون ۹/۰۰ مترجم عبد الصمد صام و ڈاکٹر غلام جیلانی
تفسیر بصیاء وی سورہ البقرہ ۳۶/۰۰ مکمل سورہ البقرہ	موطا امام مالک ۷/۵۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر	جواهر العلوم ۶/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
تاریخ القرآن ۷/۵۰ مترجم چوہدری غلام رسول	تاریخ الحدیث ۷/۵۰ اسرار الرحمن بخاری ایم اے	اصول حدیث ۳/۰۰ مترجم ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی
الفوز البکیر ۹/۰۰ مترجم مولانا رشید احمد انصاری	حجة اللہ البالغة ۱۸/۰۰ مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم	ہدایت ۲۴/۰۰ مترجم مولانا محمد طفیل
تاریخ الفقہ ۱۰/۰۰ مترجم مولانا محمد طفیل	تاریخ فلاسفۃ الاسلام ۸/۰۰ مترجم حافظ عبد الاعلیٰ رحمانی	قواعد عربی ۲۰/۰۰ مترجم قاری محمد امین کھوکھر
فہم العربی ۳۰/۰۰ مترجم ڈاکٹر اسلم خاکی	سپر فاضل عربی گائیڈ ۶/۰۰ ماہر اساتذہ کے قلم سے	سابقہ پرچے ۱۲/۰۰ سابقہ دس سال کے

سپر فاضل عربی گیس پیپر، ۶/۰۰ امتحان کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

شیخ محمد بشیر انبند سنسر

جلال الدین ہسپتال
اردو بازار

۹۶
دن

مجلد امین کیونکہ

عربی — اردو

الغیر لغت

مولانا احمیہ اللہ

شیخ محمد شہزاد طسزہ لاہور